شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برھان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العُمّالؒ

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصولِ سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

حصہ پانزدہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 730 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿.......ملنے کے پتے.........﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات......حصہ پانزدہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف قاف کی دوسری کتاب...... کتاب القصاص از قسم اقوال

اس میں دوباب ہیں۔

باب اول...... قصاص

اس کی چار فصلیں ہیں۔

فصل اول...... جان کے قصاص کے بارے میں اور متفرق احکام کے متعلق

۳۹۸۰۵..... جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا (قاتل کو) قتل کرنا ہے اور غلطی سے قتل کرنے سے دیت واجب ہوتی ہے۔ طبرانی عن ابن حزم

۳۹۸۰۶..... جس شخص نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کیا تو قاتل کو مقتول کے ورثاء کے حوالہ کیا جائے گا، چاہیں تو بدلہ میں اسے قتل کریں اور اگر چاہیں تو دیت وصول کرلیں، جس کی مقدار تیس چار سالے اونٹ اور تیس پانچ سالے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں اور جس مال پر وہ صلح کرلیں تو وہ ان کے لئے ہے۔ مسند احمد، ترمذی ابن ماجة عن ابن عمرو

۳۹۸۰۷..... صرف تلوار کی وجہ سے بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ ابن ماجة عن ابی بکرة و عن النعمان بن بشیر

۳۹۸۰۸..... جسے خون یا کوئی نقصان پہنچا ہو تو اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو بدلہ لے، یا دیت وصول کرے یا معاف کردے، سو اگر وہ چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ روک لو، اگر اس نے ان میں سے کوئی کام کیا اور حد سے تجاوز کیا اور بدلہ میں اسے قتل کردیا گیا تو اس کے لئے جہنم ہے اس میں ہمیشہ کے لئے رہے گا۔ مسند احمد، ابن ماجة عن ابی شریح

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۴۳۳

۳۹۸۰۹..... جو کوئی اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم بدلہ میں اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کی ناک کاٹی ہم اس کی ناک کاٹیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، نسائی عن سمرة

حضور علیہ السلام اپنے دور حیات میں حاکم تھے لہٰذا بعد میں یہ کام حکام ہی کریں گے کسی علاقہ کی پنچائت اور جرگہ نہیں کرسکتا۔ ع ش

۳۹۸۱۰..... جس نے اپنے غلام کو آختہ بنایا ہم اسے آختہ بنائیں گے۔ ابو داؤد حاکم، عن سمرة

کلام:..... ضعیف ابوداؤد ۹۷۵، ضعیف الجامع ۵۵۷۲

۳۹۸۱۱..... حاملہ عورت جب کسی کو قتل کردے تو وضع حمل اور اپنے بچہ کو کسی کے حوالہ کرنے سے پہلے اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

ابن ماجة عن معاذ بن جبل و ابی عبیدة بن الجراح و عبادة بن الصامت و شداد بن اوس

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۵۸۷، ضعیف الجامع ۵۹۲۴۔

۳۹۸۱۲..... بیٹے کے بدلہ میں باپ قتل نہیں کیا جائے گا۔ مسند احمد، ترمذی عن عمر

کلام:......اسنی المطالب ۱۷۵۲، التمیز ۱۹۷

یعنی باپ جب بیٹے کو پیٹے اور بیٹا مر جائے، کیونکہ کوئی والد اتنا بے رحم نہیں ہوتا کہ جان بوجھ کر اپنی اولاد کو مار ڈالے، دوسری بات یہ ہے کہ باپ بیٹے کی حیات کا سبب تھا۔ھدایہ ع ش

۳۹۸۱۳.....والد کو بیٹے کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ابن ماجة عن ابی عمرو عن ابن عباس

۳۹۸۱۴.....جہاں تک تمہارے اس بیٹے کا تعلق ہے تو تم پر اس کے جرم کی سزا نہیں اور نہ تمہارے جرم کی سزا اس پر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، حاکم عن ابی رمثة

یعنی ہر شخص اپنے جرم کی سزا خود بھگتے گا۔

۳۹۸۱۵.....کوئی ماں (اپنے) بیٹے پر گناہ نہ ڈالے۔نسائی، ابن ماجة عن طارق المحاربی

۳۹۸۱۶.....کوئی شخص دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔ترمذی، ابن ماجة عن اسامة بن شریک

۳۹۸۱۷.....کسی مؤمن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے، اور نہ کسی معاہدہ والے کو اس کے عہد کی میعاد میں قتل کیا جائے۔ابن ماجة عن ابن عباس

۳۹۸۱۸.....کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن ابن عمرو

۳۹۸۱۹ کسی آزاد کو غلام کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔بیهقی عن ابن عباس، اسنی المطالب ۱۷۵۳، حسن الاثر ۳۲۵

۳۹۸۲۰.....اگر قصاص نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے مارتا۔ابن سعد عن ام سلمة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۴۸

۳۹۸۲۱.....اگر قیامت کے روز بدلہ لینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے اذیت دیتا۔طبرانی، حلیة الاولیاء عن ام سلمة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۸۵۸

۳۹۸۲۲.....تم مجھے کیا کہنا چاہتے ہو؟ تم مجھے یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں ڈال دے اور پھر تم اسے ایسے چبا ڈالو جیسے اونٹ چباتا ہے، اپنے ہاتھ کو ادھر کر دو تا کہ وہ اسے کاٹ لے پھر ہٹا لو۔مسلم عن عمران بن حصین

آپ کے زمانہ میں ایک شخص کا ہاتھ دوسرے نے چبا لیا تھا تو وہ آپ کی خدمت میں فیصلہ کرانے حاضر ہوا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۳۹۸۲۳ قصاص اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اور فرض ہے۔مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن انس

۳۹۸۲۴.....برتن جیسا برتن اور کھانے جیسا کھانا۔نسائی عن عائشة

حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے کسی دوسری بیوی (غالباً حضرت صفیہ) نے پیالہ میں کھانا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کھانا پکا رہی تھیں آپ کو یہ دیکھ کر بے حد غصہ آیا اور فرط غیرت سے پیالہ زمین پر پٹخ دیا اس پر آپ نے فرمایا۔

۳۹۸۲۵.....کھانے کے بدلہ کھانا، اور برتن کے بدلہ برتن۔ترمذی عن عائشه

۳۹۸۲۶ اس کے کھانے جیسا کھانا اور اس کے برتن جیسا برتن بھیجو۔مسند احمد عن عائشه

۳۹۸۲۷ تم بدلہ لے لو۔ابن ماجه عن عائشه

”الاکمال“

۳۹۸۲۸.....انس! اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قصاص ہے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس

یہ حضرت انس کے چچا ہیں ان کا نام بھی انس ہے ان کی بہن سے کسی عورت کا دانت ٹوٹ گیا تھا تو ان لوگوں نے مطالبہ کیا کہ بدلہ میں ہم بھی دانت توڑیں گے، اس پر حضرت انس کے چچا نے قسم کھائی، تو بعد میں ان لوگوں نے معاف کر دیا۔

۳۹۸۲۹..... اگر قصاص نہ ہوتا تو میں تمہیں اس مسواک سے تکلیف دیتا۔ابن سعد عن ام سلمة
کہ نبی ﷺ نے ایک کنیز بھیجی جو دیر سے واپس آئی تو اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔
۳۹۸۳۰..... آؤ اور دیت وصول کرو۔مسند احمد عن ابی سعید
۳۹۸۳۱..... لوگو! میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں، ہوسکتا ہے تم سے میرے جدا ہوجانے کا وقت نزدیک ہوجائے (یعنی مری وفات قریب ہو) اور میں نے تم میں سے کسی کی ہتک کی، یا اس کی کھال بال کو کوئی اذیت پہنچائی ہو یا اس کا مال لیا ہو۔تو اب یہ محمد کی عزت کھال بال اور اس کا مال ہے تو جس کا کوئی حق ہو تو وہ اٹھے اور آکر اپنا بدلہ لے لے۔اور تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے! میں محمد سے دشمنی اور سختی کی وجہ سے ڈرتا ہوں، سن رکھو! یہ دونوں چیزیں نہ مری طبیعت میں اور نہ میرے اخلاق ہیں۔ابو یعلی، ابن عساکر عن الفضل ابن عباس
۳۹۸۳۲..... تم میں سے مرا سفر (آخرت) قریب آگیا ہے اور میں تم جیسا ایک انسان ہوں، سو میں نے جس کی بے عزتی کی ہو تو یہ مری عزت ہے وہ اپنا بدلہ لے لے، اور جس کی کھال کو میں نے کوئی تکلیف دی ہو تو یہ مری کھال ہے وہ اپنا بدلہ لے لے، اور میں نے جس کا مال لیا ہو تو یہ مرا مال ہے وہ اپنا مال وصول کرے۔آگاہ رہو تم میں سے میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جس کا کوئی حق ہو اور وہ وصول کرلے یا مجھے وہ حق بخش دے۔اور میں اپنے رب سے ایسی حالت میں ملاقات کروں کہ (وہ حق) اپنے لئے جائز کراچکا ہوں، ہرگز کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی دشمنی اور سختی سے ڈرتا ہوں یہ دونوں نہ مری طبیعت ہیں اور نہ میرے اخلاق، جس کا نفس کسی چیز کے بارے میں اس پر غالب آجائے تو وہ مجھ سے مدد چاہے تاکہ میں اس کے لئے دعا کردوں۔ابن سعد، طبرانی عن الفضل بن عباس
۳۹۸۳۳..... جس نے کسی مسلمان کو دھوکے سے قتل کیا تو اس کا بدلہ لیا جائے گا الا یہ کہ مقتول کے رشتہ دار (قصاص پر) راضی ہوجائیں۔
عبدالرزاق عن الزهری

قتل صرف تین وجوہات سے جائز ہے

۳۹۸۳۴..... قتل صرف تین صورتوں میں ہوسکتا ہے۔وہ شخص جس نے کسی کو قتل کیا ہو تو بدلہ میں اسے قتل کیا جائے گا، دوسرا وہ شخص جو اسلام لانے کے بعد کافر ہوجائے، تیسرا وہ شخص جو محصن ہونے کے بعد کسی حد میں مبتلا ہوجائے اور پھر اسے سنگسار کیا جائے۔(یعنی شادی شدہ زنا کا ارتکاب کرے)۔
ابن عساکر عن عائشة
۳۹۸۳۵..... جس نے کسی مسلمان کو دھوکے سے قتل کیا تو اس کا بدلہ لیا جائے گا، ہاں اگر مقتول کے رشتہ دار اور سارے مسلمان (قصاص پر) راضی ہوجائیں، جو مؤمن اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے روز پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اسے ٹھکانہ دے یا اس کی مدد کرے۔سو جس نے اسے ٹھکانہ دیا اور اس کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا اور جس چیز میں تمہیں اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔
عبدالرزاق عن عبدالرحمن بن ابی لیلی مرسلاً
۳۹۸۳۶..... جو شخص خون یا کسی زخم کا مطالبہ کرے تو اسے تین باتوں کا اختیار ہے اگر وہ چوتھی کا ارادہ کرے تو اسکا ہاتھ روک لیا جائے، یا تو بدلہ یا معاف کرے اور یا وہ چیز لے لے، اگر اس نے ان میں سے کوئی ایک کام کرلیا اور پھر اس کے بعد حد سے تجاوز کیا تو اس کے لئے جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا۔عبدالرزاق عن ابی شریح الخزاعی
۳۹۸۳۷..... جو شخص خفیہ طور پر پتھر سے یا کوڑوں کی مار سے یا لاٹھی سے قتل کردیا گیا ہو (اور قاتل کا اتا پتا نہیں) تو اس کا قتل قتلِ خطا ہے (اس میں دیت واجب ہوگی) اور جسے دھوکے سے قتل کیا گیا تو اس کا بدلہ ہوگا اس کے اور اس کے قاتل کے درمیان کوئی حائل نہ ہو جو اس کے اور اس کے قاتل کے درمیان حائل ہوا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کریں گے اور نہ نفل۔
عبدالرزاق عن ابن عباس

۳۹۸۳۸..... جب کوئی شخص (کسی کو) پکڑے اور دوسرا اسے قتل کرے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔
ابن عدی، بیهقی، عن ابن عمر

۳۹۸۳۹..... قاتل کو قتل کرو اور باندھنے والے کو باندھو۔ ابو عبید فی الغریب بیهقی عن اسمعیل بن امیة مرسلاً

۳۹۸۴۰..... اگر منی والے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر اتفاق کرلیں تو میں انہیں اس کے بدلہ میں قتل کردوں گا۔
الدیلمی عن ابی هریرة و ابن عباس معاً

۳۹۸۴۱..... قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔ دارقطنی، بیهقی عن اسمعیل بن امیة مرسلاً

۳۹۸۴۲..... تلوار کے ذریعہ ہی (قتل) عمد ہوتا ہے۔ مسند احمد عن النعمان

۳۹۸۴۳..... ہر چیز (قتل) خطاء میں شامل ہے صرف (دھاری دار) لوہا اور تلوار (وہ قتل عمد میں شمار ہوں گی)۔
طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن النعمان بن بشیر

۳۹۸۴۴..... لوہے کے سوا ہر چیز خطا ہے اور خطا کا ایک جرمانہ ہے۔
عبدالرزاق و ابن جریر، طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن النعمان بن بشیر

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۳۴، الکشف الالٰہی ۶۶۱۔

۳۹۸۴۵..... ہر چیز کی سزا خطا ہے صرف تلوار، اور ہر خطا کا ہرجانہ ہے۔ مسند احمد عن النعمان بن بشیر

۳۹۸۴۶..... صرف (دھاری دھار) لوہے کی وجہ سے قصاص لیا جائے گا۔ عبدالرزاق عن الحسن، مرسلاً

۳۹۸۴۷..... زخم کے ٹھیک ہونے تک قصاص نہیں لیا جائے گا۔ الطحاوی عن جابر

فصل ثانی..... قتل میں نرمی اور قصاص سے معاف کرنا

احسان

۳۹۸۴۸..... قتل کے بارے میں سب سے زیادہ معاف کرنے والے، ایمان والے ہیں۔ ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:..... ضعیف، ابوداؤد ۵۷۰ ضعیف الجامع ۹۶۳۔

۳۹۸۴۹..... اہل ایمان قتل کو سب سے زیادہ معاف کرنے والے ہیں۔ مسند احمد عن ابن مسعود

کلام:..... ضعیف، ابن ماجہ ۵۸۴ اضعیف الجامع ۱۳۹۴۔

”قصاص کی معافی“

۳۹۸۵۰..... جس مسلمان شخص کو اس کے بدن میں (کسی سے) کوئی تکلیف پہنچی ہو اور وہ اس کا صدقہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور ایک برائی کم کریں گے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن ابی الدرداء

کلام:..... ضعیف، الجامع ۵۱۷۵۔

۳۹۸۵۱..... جس مسلمان شخص کو اس کے بدن میں زخم لگا اور وہ اس کے صدقہ میں کوئی چیز دے تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ جتنے گناہ کم کردے گا۔
مسند احمد، والضیاء عن عبادة

۳۹۸۵۲.....جس نے اپنے بدن کی کسی چیز کا صدقہ دیا اس کو اس کے صدقہ کے بقدر دیا جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن عبادۃ

۳۹۸۵۳.....جسے،اس کے بدن میں کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اسے چھوڑ دیا تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔

مسند احمد، عن رجل

کلام:.....ضعیف، دیکھیں، الجامع ۵۴۳۶۔

۳۹۸۵۴.....جس نے کوئی خون معاف کردیا تو اس کا بدلہ جنت ہی ہے۔خطیب عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۷۰۰۔

۳۹۸۵۵.....جس (کے رشتہ داروں) نے اپنے قاتل کو معاف کردیا تو وہ جنت میں جائے گا۔ابن مندۃ عن جابر الراسبی

کلام:.....ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۷۰۱۔

۳۹۸۵۶.....ہم صبر کریں گے بدلہ نہیں لیں گے۔مسند احمد عن ابی

۳۹۸۵۷.....دو جھگڑا کرنے والوں کے بارے میں یہ ہے کہ پہلے ایک کو اور پھر دوسرے کو روکا جائے چاہے عورت ہو۔

ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عائشۃ

کلام:.....ضعیف، ابوداؤد ۹۸۱۔

یعنی قاتل ومقتول کے ورثاء جب آپس میں لڑپڑیں، اگر ایک عورت بھی رک گئی تو قصاص دیت میں بدل جائے گا۔

۳۹۸۵۸.....میں اسے معاف نہیں کرتا جو دیت لینے کے بعد قتل کردے۔مسند احمد، ابو داؤد عن جابر

کلام:.....ضعیف، دیکھیں ابوداؤد ۹۷۱ ضعیف، الجامع ۶۱۷۶۔

۳۹۸۵۹.....میں اس شخص کو معاف کرنے کا نہیں جو دیت لینے کے بعد قتل کرے۔الطیالسی عن جابر)

کلام:.....الحفاظ ۶۷۷۔

کلام:.....ضعیف، دیکھیں الجامع ۶۱۷۳۔

''الاکمال''

۳۹۸۶۰..... جس کے جسم پر کوئی زخم لگایا گیا پھر اس نے اسے معاف کردیا تو اس کے اتنے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا جتنا اس نے معاف کیا۔

ابن جریر عن عبادۃ بن الصامت

۳۹۸۶۱.....جس کے جسم کو نصف دیت کے بقدر کوئی تکلیف پہنچائی گی اور اس نے معاف کردی، تو اللہ تعالیٰ اس کے آدھے گناہ معاف کردے گا، اگر تہائی ہو تو تہائی یا چوتھائی تو اسی کے بقدر (معافی ہوگی)۔طبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۳۹۸۶۲..... جس مسلمان کو اس کے جسم پر کوئی تکلیف پہنچائی گئی پھر اس نے اسے معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ معاف کرے گا۔ابن جریر عن ابی الدرداء

فصل سوم.....جن سے دیتیں اور خون رائیگاں ہوجاتے ہیں

۳۹۸۶۳.....گھر محفوظ جگہ ہے جو تمہارے حرم میں داخل ہو اسے مارڈالو۔مسند احمد، طبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۷۔

کلام:.....ضعیف، دیکھیں الجامع ۲۹۹۵۔

۳۹۸۶۴ جس نے تلوار سونتی پھر چلادی تو اس کا خون معاف ہے۔نسائی حاکم عن ابن الزبیر

یعنی پھر قتل کردیا۔

کلام:......ضعیف، دیکھیں نسائی ۲۷۷، المعلة ۱۵۲۔

۳۹۸۶۵ ...مویشیوں کا لگایا ہوا زخم بے کار ہے (اسی طرح) کنویں اور کان (سے ہونے والی ہلاکت) معاف ہے، دفن شدہ خزانے (کسی کو ملیں تو اس) میں خمس واجب ہے۔مالک، مسند احمد، بخاری، عن ابی ہریرة، طبرانی عن عمرو بن عوف

۳۹۸۶۶ آگ (سے ہونے والی ہلاکت) رائیگاں ہے۔

ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی ہریرة) ذخیرة الحفاظ ۵۹۰۱، الوضع فی الحدیث ج۳ ص ۲۰۸

۳۹۸۶۷ پاؤں (سے لگنے والی ٹھوکر کی پاداش میں ہونے والی ہلاکت) رائیگاں ہے۔ابو داؤد، ابن ماجة عن ابی ہریرة

کلام:...... ضعیف ابوداؤد ۹۹۷ ضعیف، دیکھیں الجامع ۳۱۵۳۔

”الاکمال“

۳۹۸۶۸ جس نے شگاف سے کسی قوم کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی گئی تو وہ بے کار ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۳۹۸۶۹ جانور کے لگائے ہوئے زخم بے کار ہیں پاؤں، کنوئیں اور کان سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے دفینوں میں خمس واجب ہے۔

بخاری عن ابی ہریرة

۳۹۸۷۰ ...چرنے والے ہر جانوروں کا کیا نقصان معاف ہے کان سے ہونے والی ہلاکت رائیگاں اور دفینوں میں خمس ہے۔

مسند احمد، ابو عوانة والطحاوی عن جابر

۳۹۸۷۱ ...جانوروں کا لگایا زخم اور آگ سے ہونے والا نقصان معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔بخاری عن ابی ہریرة

۳۹۸۷۲ ...چوپاؤں، کنوئیں اور کان (سے ہونے والا نقصان) معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔(ابو عوانة عن ابن عباس)

۳۹۸۷۳ چوپاؤں کا لگایا زخم، کنوئیں اور کان سے ہونے والا زخم معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔

مالک، مسند احمد، عبدالرزاق، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی ہریرة۔ طبرانی فی الکبیر عن کثیر بن عبداللہ عن جدہ، طبرانی و ابو عوانہ عن عامر بن ربیعہ، وقال حسن غریب عجیب، طبرانی عن عبادة بن الصامت

کلام:......مرعزوہ رقم ۳۹۸۱۵

۳۹۸۷۴ ...چوپاؤں (کا نقصان) معاف، کان (کا نقصان) معاف اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۸۷۵ چوپاؤں اور کان کا نقصان معاف ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔دارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود وضعف

۳۹۸۷۶ ...کان، کنوئیں، چرنے والے جانوروں اور پاؤں سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے اور دفینوں میں خمس واجب ہے۔

عبدالرزاق، بخاری عن ہزیل بن شرحبیل

۳۹۸۷۷ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا قصد کرتا اور پھر اسے ایسے کاٹتا ہے جیسے کوئی جانور کاٹتا ہے پھر اس کے بعد بدلہ طلب کرنے کے لئے آتا ہے، جاؤ تمہارے لئے کوئی بدلہ نہیں۔ابن ماجة، حاکم، طبرانی عن یعلی و سلمة ابنی امیه

فصل چہارم......انسان، حیوانات اور پرندوں کو قتل کرنے والے کے لئے وعید

اس میں تین فروعات ہیں:

فرع اول......انسان کے قاتل کے بیان میں

۳۹۸۷۸......مسلمان کا اپنے بھائی کو قتل کرنا کفر (کے برابر) ہے اور اسے گالی دینا کھلا گناہ ہے۔

ترمذی، حسن صحیح عن ابن مسعود، نسائی عن سعد

۳۹۸۷۹......مسلمان کو قتل کرنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔مسند احمد ابویعلی، طبرانی و الضیاء عن سعد

۳۹۸۸۰......مؤمن کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بڑا ہے۔نسائی و الضیاء عن بریدة

کلام:......الاتقان ۱۲۳۱۔

۳۹۸۸۱......دنیا کا ٹل جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی مسلمان کے قتل کرنے سے زیادہ کم حیثیت بات ہے۔ترمذی، نسائی عن ابن عمر

۳۹۸۸۲......اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے قاتل کے لئے کسی قسم کی توبہ (کا ذریعہ) بنانے کا انکار کیا ہے۔طبرانی و الضیاء فی المختارہ عن انس

۳۹۸۸۳......آدمی جب اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں پس جب وہ (اگلا) اسے قتل کر دے تو دونوں جہنم میں چلے گئے۔الطیالسی، نسائی عن ابی بکرة

۳۹۸۸۴......جو اپنے بھائی کی طرف (دھاری دھار) لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگرچہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

مسلم، نسائی عن ابی ھریرة

ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت

۳۹۸۸۵ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اسے علم نہیں کہ ہوسکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے اچک لے یوں وہ جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرة

۳۹۸۸۶......جب مسلمان اپنے بھائی پر کوئی ہتھیار اٹھاتا ہے تو جب تک وہ نہ ہٹائے فرشتے برابر اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

البزار عن ابی بکرة

۳۹۸۸۷......قیامت کے روز لوگوں کے درمیان سب سے پہلے (ذمہ میں واجب) خونوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

۳۹۸۸۸......جہنم کو ستر حصوں میں بانٹا گیا ہے ان میں سے نناوے حصے (قتل کا) حکم دینے والے کے لئے اور ایک حصہ قتل کرنے والے کیلئے ہے۔

مسند احمد عن رجل

۳۹۸۸۹......امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر دے، ہاں جو شرک کرتے مرا یا جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا۔

ابو داؤد عن ابی الدرداء، مسند احمد، نسائی، حاکم عن معاویة

۳۹۸۹۰......جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار سونتے۔

(مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر

کلام:......ضعیف، دیکھیں ترمذی ۶۰۶، دیکھیں الجامع ۲۶۶۱۔

۳۹۸۹۱......جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔مالک، مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۳۹۸۹۲......جس نے ہم پر تلوار سونتی وہ ہم میں سے نہیں۔مسند احمد، مسلم عن سلمة بن الاکوع

۳۹۸۹۳..... اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان کے خون کے لئے اکٹھے ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔
ترمذی، عن ابی سعید، وابی هریرة معاً

۳۹۸۹۴..... جو قتل کے ارادے سے کسی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو اس کا خون بہانا واجب ہے۔ حاکم عن عائشة

کلام:...... ضعیف، دیکھیں الجامع ۵۴۱۸۔

۳۹۸۹۵..... جس نے ایک بات کے ٹکڑے کے ذریعہ بھی کسی مسلمان کے قتل کرنے میں مدد کی تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔

"آیس من رحمة اللّٰه" اللہ کی رحمت سے مایوس۔ ابن ماجه، عن ابی هريرة

کلام:...... دیکھیں، الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۴۱۵۔

۳۹۸۹۶..... جس نے کسی مؤمن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر خوش ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کریں گے نہ نفل۔ ابو داؤد والضياء عن عبادة

۳۹۸۹۷..... اللہ تعالیٰ نے تین بار　میرے سامنے ان لوگوں کو بخشنے سے انکار کیا جنہوں نے کسی مؤمن کو قتل کیا ہو۔
مسند احمد، نسائی، حاکم عن عقبة بن مالک

۳۹۸۹۸..... اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو مقبول ہو اور کسی نمازی (یعنی مسلمان) کو قتل نہ کرے تو ایسا ہی کرنا۔ ابن عساکر، عن سعد

کلام:...... ضعیف، دیکھیں الجامع ۱۲۸۶۔

۳۹۸۹۹..... جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں۔ تو جب ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہوجاتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجة عن ابی بکرة

۳۹۹۰۰..... جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے خلاف تلوار سونتتا ہے تو اس کے نیام تک رکھنے میں فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

کلام:...... ضعیف ہے، دیکھیں الجامع ص ۵۴۷۔

۳۹۹۰۱　اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو پہلے سے حرام کر رکھا ہے فتنہ میں ان میں سے کسی کو حلال قرار نہیں دیتا، تم میں سے کسی کی کیا حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس آتا ہے اسے سلام کرتا ہے اور پھر آکر اسے قتل کر دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۳۹۹۰۲..... سب سے پہلے بندوں میں خونوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ترمذی عن ابن مسعود

۳۹۹۰۳..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا ختم ہوجانا کسی مسلمان کے ناحق قتل کرنے سے زیادہ کم درجہ ہے۔ ابن ماجة عن البراء

کلام:...... اسنی المطالب ۱۱۶۴، التمیز ۱۳۲۔

قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہیں

۳۹۹۰۴..... جو دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو قاتل مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔ ابن ماجة عن انس

۳۹۹۰۵..... جو شخص میری امت میں سے کسی شخص کے پاس چل کر اسے قتل کرنے جائے تو وہ کہے، کیا اسی طرح! (یعنی ایک مسلمان کے ساتھ یہ سلوک کرے) تو اس صورت میں قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں جائے گا۔ ابو داؤد عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف، دیکھیں الجامع ص ۵۸۵۷۔

۳۹۹۰۶..... جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کی وجہ سے بوجھ ہوگا کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ نکالا۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

۳۹۹۰۷۔۔۔۔۔آدمی جب تک حرام خون میں مبتلا نہ ہو اپنے دین کی وسعت میں رہتا ہے۔ مسند احمد، بخاری عن ابن عمر

۳۹۹۰۸۔۔۔۔۔مؤمن اس وقت تک بلند گردن اور نیک رہتا ہے جب تک حرام خون میں مبتلا نہ ہو اور جب حرام خون میں مبتلا ہو جاتا ہے تو بے حس وحرکت ہو جاتا ہے۔ ابو داؤد عن ابی الدرداء عبادۃ بن الصامت

۳۹۹۰۹۔۔۔۔۔ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ تھامے آئے گا۔ وہ کہے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: کہ میں نے اس لئے اسے قتل کیا کہ آپ (کے دین) کا غلبہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرمائیں عزت وغلبہ تو مرے لئے ہے، (اسی طرح) ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ تھامے آئے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: تا کہ فلاں کے لئے غلبہ ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو وہ فلاں کے لئے نہیں، یوں وہ اپنے گناہ کی وجہ سے (سزا کا) مستحق ہوگا۔ نسائی عن ابن مسعود

۳۹۹۱۰۔۔۔۔۔قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کے ساتھ چمٹ کر آئے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے مرے رب! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اسے کس لئے قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: فلاں کی بادشاہت میں۔ نسائی عن جندب

۳۹۹۱۱۔۔۔۔۔قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا۔ اس کی پیشانی اور سر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا اے مرے رب! اس سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے عرش کے قریب کرے گا۔

ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

۳۹۹۱۲۔۔۔۔۔زندہ در گور کرنے والا اور زندہ در گور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گے۔ ابو داؤد عن ابی سعید

ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۷۸ کیونکہ دونوں شرک پر تھے۔

۳۹۹۱۳۔۔۔۔۔زندہ در گور کرنے والا اور زندہ در گور ہونے والی جہنمی ہیں الا یہ کہ زندہ در گور کرنے والا اسلام کا زمانہ پا کر اسلام قبول کر لے۔

مسند احمد، نسائی، البغوی طبرانی فی الکبیر عن سلمۃ بن یزید الجعفی

”الاکمال“

۳۹۹۱۴۔۔۔۔۔جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں پس اگر وہ اسے قتل کر دے تو دونوں جہنم میں جا پڑیں گے۔ (ابو داؤد طیالسی، نسائی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل عن ابی بکرۃ

۳۹۹۱۵۔۔۔۔۔جو مسلمان اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھاتا ہے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پہنچ جاتے ہیں پھر اگر وہ دونوں اپنے ہتھیار نیام میں ڈال لیں تو وہ اسی حالت (اسلام) پر واپس لوٹ آتے ہیں جس پر وہ تھے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

ابن عساکر عن انس

۳۹۹۱۶۔۔۔۔۔جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کا رخ کرتے ہیں اور پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو قاتل ومقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی نے کہا: یہ تو قاتل ہے مقتول کی کیا غلطی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے اپنے قاتل کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

ابن شیبۃ، مسند احمد، نسائی، طبرانی فی الاوسط، عن ابی موسیٰ نسائی، عبدالرزاق عن ابی بکرۃ

۳۹۹۱۷۔۔۔۔۔جہاں تک زمین کا تعلق ہے تو وہ اس سے زیادہ برے شخص کو قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تمہیں اپنے ہاں خون کی بڑائی دکھائے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمران بن الحصین، طبرانی فی الکبیر عن ابی الزناد بلاغا

یعنی مسلمان کا خون کتنا قیمتی ہے۔

۳۹۹۱۸۔۔۔۔۔حمد وثناء کے بعد: مسلمان کو کیا ہے کہ وہ مسلمان کو قتل کرے جب کہ وہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں، اللہ تعالیٰ نے مرے سامنے مسلمان کو

قتل کرنے والے (کی سفارش کرنے) کا انکار کیا ہے۔ابن ماجة عن عتبة بن مالک

۳۹۹۱۹......میں نے اپنے رب سے مؤمن کے قاتل کے بارے بحث کی کہ اس کی توبہ کی کوئی سبیل بنائے تو اللہ تعالیٰ نے انکار کردیا۔
الدیلمی عن انس

۳۹۹۲۰......میں نے اپنے رب عزوجل سے پوچھا کیا، مؤمن کے قاتل کے لئے کوئی توبہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے مرے سامنے انکار کیا۔
الدیلمی عن انس

۳۹۹۲۱......آدمی خون کے اس پچھنے (سینگی لگانے) کی وجہ سے جو وہ کسی مسلمان کا ناحق بہاتا ہے جنت کو دیکھنے سے اس کے دروازے سے ہٹادیا جاتا ہے۔ابن منده، طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن بریدة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۸۸۴۔

۳۹۹۲۲......ہرگز تم میں سے کسی ایک کے اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر خون حائل نہ ہو جسے وہ بہاتا ہے۔طبرانی عن ابن عمر

۳۹۹۲۳......ہرگز تم میں سے کسی ایک کے اور جنت کے درمیان، جب کہ وہ جنت کے دروازوں کی طرف دیکھ رہا ہو ہتھیلی بھر کسی مسلمان کا خون حائل نہ ہو جسے وہ ظلماً بہاتا ہے۔سمویہ عن جندب

۳۹۹۲۴......ابلیس ہر صبح وشام اپنے لشکر بھیجتا ہے اور کہتا ہے: جو کسی شخص کو گمراہ کرے گا میں اس کی عزت کروں گا، اور جس نے فلاں فلاں کام کیا، تو ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے کہ میں ایک شخص کے ساتھ چمٹا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، تو ابلیس کہتا ہے: وہ (دوسری) شادی کرلے گا۔تو وہ کہتا ہے: میں اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کیا، تو شیطان اسے انعام دیتا اور اس کا مرتبہ بڑھاتا ہے اور کہتا ہے: کہ اس جیسے کام کیا کرو۔پھر دوسرا آ کر کہتا ہے: میں فلاں کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کردیا، تو شیطان زور سے چیختا ہے، جن اس کے پاس جمع ہو کر کہتے ہیں ہمارے آقا! آپ کس وجہ سے اتنے خوش ہوئے؟ وہ کہتا ہے: کہ مجھے فلاں نے بتایا کہ وہ ایک انسان کے ساتھ رہا اسے فتنہ میں مبتلا رکھا اور راستہ سے روکتا رہا یہاں تک کہ اس نے ایک شخص کو قتل کردیا، جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جائے گا۔پھر شیطان اسے ایسے انعام واکرام سے نوازتا ہے کہ پورے لشکر میں سے کسی کو اس جیسا انعام نہیں دیتا، پھر تاج منگواتا ہے اور اسے اس کے سر پر رکھتا ہے اور اسے ان کا نگران بنادیتا ہے۔حلیة الاولیاء عن ابی موسیٰ

۳۹۹۲۵......اللہ تعالیٰ کے سامنے سب سے زیادہ جرأت کرنے والا وہ ہے جو حرم میں قتل کرے یا اپنے (مقتول کے) قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے، یا جاہلیت کے بدلہ میں کسی کو قتل کرے۔مسند احمد عن ابن عمرو

۳۹۹۲۶......جو جاہلیت کے بدلہ میں کسی کو قتل کرے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ابن جریر عن مجاهد مرسلاً

۳۹۹۲۷......اللہ تعالیٰ کے سامنے سب سے زیادہ سرکش تین شخص ہیں۔جو اپنے (رشتہ دار کے) قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے، یا جاہلیت کا بدلہ لینے کے لئے قتل کرے یا اللہ تعالیٰ کے حرم میں قتل کرے۔ابن جریر عن قتادة مرسلاً

۳۹۹۲۸......قیامت کے روز رحمٰن تعالیٰ کے عرش کے نزدیک تر وہ مومن ہوگا جسے ظلماً قتل کیا گیا، اس کا سر دائنی جانب ہوگا اس کا قاتل بائیں طرف اور اس کی رگوں سے خون پھوٹ رہا ہوگا۔وہ کہے گا: مرے رب! اس سے پوچھیے! کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا، یہ مرے اور نماز کے درمیان کیوں حائل ہوا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

قیامت کے روز سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا

۳۹۹۲۹......قیامت کے روز لوگوں میں سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا، ایک شخص ایک آدمی کا ہاتھ تھامے آئے گا۔وہ کہے گا: اے مرے رب! اس نے مجھے قتل کیا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا تاکہ آپ کے لئے عزت ہو، تو اللہ تعالیٰ

فرمائیں گے وہ تو میرے لئے ہے ہی۔ اور ایک آدمی ایک شخص کا ہاتھ تھامے آئے گا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اسے اس لئے قتل کیا تا کہ فلاں کے لئے عزت ہو، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہاں اس کے لئے آج وہ عزت نہیں۔نعیم بن حماد فی الفتن، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۳۹۹۳۰ اس شخص کو اس کی ماں روئے جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا، قیامت کے روز وہ اپنے قاتل کا ہاتھ اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے آئے گا اور اپنے سر کو اپنے دائیں یا بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوگا، اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا اور وہ عرش کی جانب ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے رب! اپنے بندے سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟مسند احمد عن ابن عباس

۳۹۹۳۱...... مقتول ایک ہاتھ میں اپنا سر اٹھائے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑے آئے گا اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے عرش کے نیچے لے آئے گا۔ پھر مقتول اللہ تعالیٰ سے کہے گا: اے میرے رب اس نے مجھے قتل کیا، اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائیں گے: تو ہلاک ہو۔ پھر اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۹۳۲...... مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے رب العزت کے پاس آئے گا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا، (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: تو نے فلاں کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے اس لئے قتل کیا تا کہ فلاں کی عزت ہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۳۹۹۳۳...... قیامت کے روز قاتل اور مقتول کو لایا جائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کس لئے قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس نے مجھے حکم دیا تھا، تو ان دونوں کے ہاتھوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن الدرداء

۳۹۹۳۴...... مقتول راستہ میں بیٹھا ہوگا جب وہاں سے قاتل گزرے گا تو وہ کہے گا اے میرے رب! اس نے میرے روزے اور مری نماز روک دی تھیں۔ تو اس وقت قاتل اور اسے قتل کا حکم دینے والے کو عذاب ہوگا۔طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداء

۳۹۹۳۵...... جو ایک بات کی وجہ سے بھی کسی حرام خون میں شریک ہوا، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس"۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۳۹۹۳۶ جس نے ایک بات کے ذریعہ مسلمان کے قتل میں کسی کی مدد کی وہ قیامت کے روز، اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس"۔ابن ابی عاصم فی الدیات عن ابی هریرة، وقال فیه یزید بن ابی زیاد الشامی منکر الحدیث

ترتیب الموضوعات ۹۰۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۳۶۔

۳۹۹۳۷...... جس نے ایک بات کے ذریعہ بھی کسی مومن کے قتل میں (کسی کی) مدد کی تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔

ابن ماجه، بیهقی عن ابی هریرة، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، ابن عساکر عن ابن عمر، بیهقی عن الزهری مرسلاً

کلام:...... اللآلی ج ۲ ص ۱۸۷، الموضوعات ج ۲ ص ۱۰۳، ۱۰۴

قاتل کی مدد کرنے پر وعید

۳۹۹۳۸...... جس نے ایک آدھی بات کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کے قتل میں (کسی کی) مدد کی تو قیامت کے روز اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:...... الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۳۱۶۔

۳۹۹۳۹......قیامت کے روز قاتل آئے گا اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید۔ الخطیب عن ابی سعید

کلام:......التنزیہ ج ۲ص ۲۲۵،الوضع فی الحدیث ج ۲ص ۴۱۶۔

۳۹۹۴۰......خبردار! تین آدمیوں کے قاتل سے بچو! وہ شخص جس نے اپنے بھائی کو بادشاہ کے حوالہ کیا،تو اس نے اپنے آپ کو،اپنے بھائی کو اور اپنے بادشاہ کو قتل کیا۔الدیلمی عن انس

۳۹۹۴۱......جس مومن نے کسی مؤمن کو پناہ دی اور پھر اسے قتل کردیا تو میں قاتل سے بری ہوں۔ابو داؤد عن عمرو بن الحمق

۳۹۹۴۲......جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں کا نہیں اور نہ وہ کسی راستہ کا انتظار کرنے والا ہے۔

ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۹۹۴۳......جس نے ہم پر ہتھیار بلند کیا وہ ہم میں کا نہیں۔ابن النجار عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۹

۳۹۹۴۴......اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! کسی مؤمن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بڑا ہے۔بیہقی عن ابن عمر

۳۹۹۴۵......اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! کسی مؤمن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز دنیا کے ٹل جانے سے زیادہ بھاری ہوگا۔طبرانی فی الکبیر عن عمر

۳۹۹۴۶......دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ختم ہوجانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناحق کسی مؤمن کو قتل کرنے سے زیادہ ہلکا ہے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۳۹۹۴۷......پوری دنیا کا ختم ہوجانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کا ناحق خون بہانے سے زیادہ ہلکا ہے۔

ابن ابی عاصم فی الدیات، بیہقی فی شعب الایمان عن البراء

۳۹۹۴۸......جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (قابیل) کے لئے گناہ کے دو بوجھ ہوتے ہیں کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔حاکم عن البراء

اپنے قتل کا گناہ اور اس کے طریقہ پر عمل کرنے والے کا گناہ۔

۳۹۹۴۹......جو جان ظلماً قتل کی جاتی ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے اور شیطان پر اس کے دو بوجھ ہوتے ہیں۔

ابن ابی عاصم، عن ابن مسعود

۳۹۹۵۰......سوائے مسلمان کے کسی کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔(الدیلمی عن ابی ہریرۃ) ذمی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۳۹۹۵۱......بندہ کا دل رغبت وخوف کو قبول کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی حرام خون بہائے، پس جب وہ اسے بہا دیتا ہے تو اس کا دل الٹا ہوجاتا ہے گویا وہ کوئلے کی بھٹی ہے گناہ کی وجہ سے سیاہ ہوتا ہے نہ کسی نیکی کو پہچانتا ہے اور نہ کسی برائی سے متغیر ہوتا ہے۔الدیلمی عن معاذ

۳۹۹۵۲......لوگو! کیا تمہارے بیچ میں مرے ہوتے ہوئے کوئی شخص قتل ہوجاتا ہے اور قاتل کا پتہ نہیں چلتا، اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان شخص کو قتل کرنے پر جمع ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بلاحساب وکتاب عذاب دے گا۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل، بیہقی عن ابن عباس

۳۹۹۵۳......اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان کو قتل کرنے پر اتفاق کرلیں تو اللہ تعالیٰ سب کو جہنم میں اوندھے منہ گرائے گا۔

طبرانی فی الکبیر والخطیب عن ابی بکرۃ

۳۹۹۵۴......اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان شخص کو قتل کرنے کے لئے یکجا ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں گرائے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۳۹۹۵۵.... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے اگر آسمان وزمین والے کسی مسلمان کو قتل کرنے کے لئے اکٹھے اور رضامند ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ سب کے سب کو جہنم میں داخل کرے گا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مری جان ہے، ہم اہل بیت سے جو بھی بغض رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔ ابن حبان، حاکم وتعقب سعید بن منصور عن ابی سعید

۳۹۹۵۶.... جو اپنے غلام کو قتل کرے گا تو (قصاصا) ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کی ناک کاٹے گا ہم اس کی ناک کاٹیں گے اور جو اپنے غلام کو آختہ کرے گا ہم اسے خصی کریں گے۔ ابوداؤد طیالسی ابن ابی شیب، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حسن غریب، نسائی، ابویعلی، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی، ضیاء عن سمرہ، حاکم عن بی ہریرۃ

کلام:...... ضعیف النسائی ۳۷۱۔

۳۹۹۵۷.... کسی مسلمان شخص کے لئے یہ روانہیں کہ وہ اپنے غلام کی ناک کاٹے یا اسے خصی کرے، جس نے اپنے غلام سے ان میں سے کوئی بھی برتاؤ کیا تو ہم بھی اس کے ساتھ وہی سلوک کریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۳۹۹۵۸.... جو بندہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ کسی حرام خون سے (اس کا دامن) تر نہ ہو تو وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا۔

بیھقی عن عقبۃ بن عامر

۳۹۹۵۹.... جس نے کسی چھوٹے یا بڑے کو قتل کیا یا کھجور کا درخت جلایا یا کوئی پھلدار درخت کاٹا یا کسی بکری کو اس کی کھال کی خاطر ذبح کیا تو وہ بدلہ نہ دے سکے گا۔ مسند احمد عن ثوبان

''خودکشی کرنے والا''

۳۹۹۶۰.... تم سے پہلے (زمانہ کا) کوئی شخص تھا اسے ایک پھوڑا نکلا، جب اس کی اسے زیادہ تکلیف ہوئی تو اس نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور پھوڑا چھیل ڈالا جس سے خون بہتا رہا اور وہ مرگیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مرے بندہ نے اپنی جان کے بارے میں مجھ سے جلدی کی، میں نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔ (مسند احمد، بیھقی عن جندب البجلی

تقدیر کی دو قسمیں ہوتی ہیں تقدیر مبرم، اس کا نام اٹل تقدیر بھی ہے اور تقدیر معلق، جو انسان کے اختیار پر ہوتی ہے۔ مثلاً تقدیر مبرم یہ ہے کہ فلاں شخص نے مرنا ہے لیکن وہ آگ میں جھلس کر مرتا ہے تو یہ تقدیر معلق ہوئی۔

۳۹۹۶۱.... جو شخص پھانسی لیتا ہے تو وہ اپنے آپ کو جہنم میں پھانسی دے گا اور جو اپنے آپ کو نیزہ مارتا ہے ''جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔''

بخاری عن ابی ہریرۃ

۳۹۹۶۲.... جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں کھونپے گا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہے گا اور جس نے زہر پیا اور خودکشی کرلی تو وہ جہنم میں اسے پئے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہے گا۔ اور جس نے اپنے آپ کو کسی پہاڑ سے گرایا اور خودکشی کرلی تو وہ جہنم کی آگ میں گرے گا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہے گا۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

''الاکمال''

۳۹۹۶۳.... جاؤ اپنی ماں کا جنازہ پڑھو کیوں کہ اس نے خودکشی کی ہے۔ تمام، ابن عساکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! مری ماں بے حد مشقت میں تھی پھر انہوں نے روزہ افطار نہیں کیا، یہاں تک کہ فوت ہوگئیں تو آپ نے فرمایا: جاؤ! اور یہ حدیث ذکر کی۔

آپ نے بطور وعید ایسا کہا کہ کوئی آئندہ ایسی حرکت نہ کرے۔

۳۹۹۶۴ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کرلی تو نبی ﷺ نے فرمایا: جہاں تک مرا معاملہ ہے تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ ترمذی عن جابر بن سمرۃ

۳۹۹۶۵ ...جس نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو قیامت کے روز اسے اسی سے عذاب دیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن الضحاک

خودکشی کرنے والا جہنمی ہے

۳۹۹۶۶ ...جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو اسے قیامت کے روز اسی سے جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ اور جس نے اسلام کے علاوہ کسی ملت کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا، اور جس نے کسی مؤمن کو کہا: ارے کافر! تو یہ کہنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ طبرانی عن ثابت ابن الضحاک

۳۹۹۶۷ ...جو اپنا گلا گھونٹتا ہے وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹے گا اور جو پانی میں ڈوبتا ہے وہ جہنم میں ڈوبے گا، اور جو اپنے آپ کو نیزہ مارتا ہے وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔ بیهقی فی شعب الایمان

قسم ثانی ...حیوانات اور پرندوں کے ناحق قتل کرنے کے بارے میں

۳۹۹۶۸ ...جو رینگنے والا جانور اور پرندہ یا کوئی اور ناحق کسی (جاندار) کو قتل کرے گا، قیامت کے دن (مقتول) اس سے جھگڑے گا۔

طبرانی، عن ابن عمرو

کلام: ...ضعیف الجامع ۵۱۶۸۔

۳۹۹۶۹ ...جس نے کسی چڑیا کو ناحق "قتل" کیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے اس کے بارے میں پوچھیں گے۔ مسند احمد، عن ابن عمرو

کلام: ...ضعیف النسائی ۵۷۵۰۔

۳۹۹۷۰ جو انسان کسی چڑیا یا اس سے چھوٹے پرندے کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے بارے میں اس سے پوچھے گا، کسی نے عرض کیا: ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا: تم انہیں ذبح کرو پھر کھالو اور ان کا سر کاٹ کر نہ پھینکو۔ دارقطنی عن ابن عمرو

کلام: ...ضعیف الجامع ۱۵۵۷۔ ضعیف ۲۹۱ النسائی

۳۹۹۷۱ ...جس نے فضول کسی چڑیا کو قتل کیا، وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے چیخ کر کہے گی: اے میرے رب! فلاں نے مجھے بے فائدہ قتل کیا اور کسی فائدے کے لئے قتل نہیں کیا۔ مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن الرشید ابن سوید

کلام: ...ضعیف الجامع ۵۷۵۱

۳۹۹۷۲ ...چوپائیوں کو نشانہ نہ بناؤ۔ نسائی، عن عبداللہ بن جعفر

۳۹۹۷۳ ...ٹدیوں کو نہ مارو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا لشکر ہے۔ طبرانی، بیهقی، عن ابی زهیر

کلام: ...الواضح ۲۶۰۳۔

۳۹۹۷۴ ...مینڈکوں کو مت مارو اس واسطے کہ ان کا ٹرانا تسبیح ہے۔ نسائی، عن ابن عمر

کلام: ...تبییض الصحیفہ ۴۷، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۲۴۔

۳۹۹۷۵۔۔۔جس نے کسی حیوان کونشانہ بنایا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔طبرانی. عن ابن عمر

کلام:۔۔۔ضعیف الجامع ۵۸۵۵

۳۹۹۷۶۔۔۔ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی اس نے اسے باندھے رکھا نہ اسے کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے حشرات کھا لیتی یہاں تک کہ وہ مرگئی۔مسند احمد، بیهقی، ابن ماجة عن ابی هریرة، بخاری عن ا بن عمر

۳۹۹۷۷۔۔۔چار جانداروں کو قتل کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ھد ھد اور لٹورا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجة، عن ابن عباس

کلام:۔۔۔المعلة ۱۹۵۔

۳۹۹۷۸۔۔۔دوا کے لئے مینڈک کو مارنے سے منع کیا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن عبدالرحمن بن عثمان التیمی

۳۹۹۷۹۔۔۔آپ ﷺ نے لٹورے، مینڈک، چیونٹی اور ھد ھد کو مارنے سے منع کیا ہے۔ابن ماجه عن ابی هریرة

۳۹۹۸۰۔۔۔چمکادڑوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔بیهقی عن عبدالرحمن معاویة المدادی مرسلاً

کلام:۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۷۴۔

۳۹۹۸۱۔۔۔آپ ﷺ نے ہر ذی روح کو قتل کرنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ وہ موذی ہو۔طبرانی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔ضعیف الجامع ۶۰۷۵۔

۳۹۹۸۲۔۔۔آپ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔بیهقی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن انس

۳۹۹۸۳۔۔۔آپ ﷺ نے کسی بھی جانور کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔مسند احمد، مسلم، ابن ماجة عن جابر

۳۹۹۸۴۔۔۔اللہ تعالیٰ مکڑی کو ہماری طرف سے اچھا بدلہ دے اس لئے کہ اس نے مجھ پر غار میں جالا تنا تھا۔

ابوسعید السمان فی مسلسلاته، فردوس. عن ابی بکر

کلام:۔۔۔ضعیف الجامع ۲۶۲۹، المنیر ۵۲.

”الاکمال“

۳۹۹۸۵۔۔۔جو شخص کسی چڑیا کو (ناحق) قتل کرے گا وہ چڑیا قیامت کے روز چیخ کر کہے گی: اے میرے رب! اس نے مجھے فضول میں قتل کیا، نہ تو میرے مارنے سے فائدہ اٹھایا اور نہ مجھے چھوڑا کہ میں آپ کی زمین میں رہتی۔طبرانی. عن عمرو بن زید عن ابیه

۳۹۹۸۶۔۔۔جس نے کسی چڑیا کو ناحق قتل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے بارے میں پوچھیں گے، لوگوں نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اچھی طرح ذبح کرے اور اس کی گردن سے پکڑ کر نہ کاٹے۔

مسند احمد، طبرانی والشیرازی فی الالقاب، طبرانی، بیهقی عن ابن عمرو

۳۹۹۸۷۔۔۔بہر کیف وہ ایک بھلائی ہے جو وہ تجھ سے قیامت کے روز کرے گا وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھئے، اس نے مجھے کیوں قتل کیا۔نسائی، عن بریده

۳۹۹۸۸۔۔۔اللہ تعالیٰ مکڑی کو ہماری طرف سے اچھا بدلہ دے، اس لئے کہ اس نے مجھ پر اور ابوبکر تم پر غار میں جالا تنا تھا، جس کی وجہ سے مشرکین نے نہ ہمیں دیکھا اور نہ ہم تک پہنچ سکے۔الدیلمی، عن ابی بکر

کلام:۔۔۔الضعیف ۱۸۹۔

''تیسری قسم......موذی جانوروں کو مارنے کے بارے میں''

۳۹۹۸۹... جب گھر میں سانپ نکل آئے تو اس سے کہو: ہم تجھ سے نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے ساتھ عہد کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہ تو ہمیں اذیت نہیں دے گا، پس اگر وہ پھر لوٹ آئے تو اسے مار ڈالو۔ ترمذی. عن ابن ابی لیلی

کلام:......ضعیف الترمذی ۲۵۲ ضعیف الجامع ۵۹۰۔

۳۹۹۹۰......سانپ جنوں میں سے ہیں، جو اپنے گھر میں سے کچھ دیکھے، تو وہ اسے تین مرتبہ بل کی طرف مجبور کرے پس اگر وہ لوٹ آئے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ابو داؤد. عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۱۸۱۱۔

۳۹۹۹۱......جنوں کا ایک گروہ مدینے میں مسلمان ہوا ہے پس جب ان میں سے تمہیں کوئی نظر آئے تو اسے تین مرتبہ ڈراؤ پھر اگر وہ ظاہر ہو تو اسے مار ڈالو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید

۳۹۹۹۲......سانپ، بچھو، چوہا اور کوا کھلے عام اذیت پہنچانے والے ہیں۔ ابن ماجة، بیهقی عن عائشة رضی الله تعالی عنها

۳۹۹۹۳... سانپ جنات کی مسخ شدہ صورت ہیں، جیسے بنی اسرائیل میں سے خنزیر اور بندر کی صورت مسخ کئے گئے۔

طبرانی وابو الشیخ فی العظمة. عن ابن عباس

۳۹۹۹۴... جس نے کسی سانپ کو مارا اس نے گویا ایک مشرک مرد کو مارا جس کا خون حلال تھا۔ خطیب. عن ابن مسعود

۳۹۹۹۵......جس نے کسی سانپ اور بچھو کو مارا گویا اس نے کافر کو مارا۔ (خطیب. عن ابن مسعود)

۳۹۹۹۶......جس نے کسی سانپ کو مارا اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جس نے کسی چھپکلی کو مارا اس کے لئے ایک نیکی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن مسعود

۳۹۹۹۷......انسان اور سانپ برابر پیدا کئے گئے ہیں، اگر اسے دیکھتا ہے تو ڈر جاتا ہے، اگر اسے ڈسے تو اسے تکلیف پہنچاتا ہے لہٰذا جہاں بھی اسے پاؤ مار ڈالو۔ الطیالسی، عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۸۳۷۔

۳۹۹۹۸......چار جانداروں کو نہیں مارا جاتا، چیونٹی، شہد کی مکھی ھدھد اور لٹورا۔ بیهقی عن ابن عباس

۳۹۹۹۹......مکڑی شیطان ہے لہٰذا اسے مار ڈالو۔ ابو داؤد فی مراسیله عن یزید بن مرشد مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۹۷ المُلآ لی ص ۱۶۱۔

۴۰۰۰۰......مکڑی شیطان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسخ کیا لہٰذا اسے مار ڈالو۔ ابن عدی. عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۹۸۔

۴۰۰۰۱... تمہارے لئے سانپ کو کوڑے کی ایک ضرب کافی ہے نشانہ پر مارو یا خطا کرو۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة

۴۰۰۰۲......جس نے سانپ کو دیکھ کر اس ڈر سے قتل نہیں کیا کہ وہ اس کے پیچھے پڑ جائے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی

۴۰۰۰۳......اگرچہ تم نماز میں ہو پھر بھی سانپ اور بچھو کو مار ڈالو۔ طبرانی عن ابن عباس

۴۰۰۰۴... تمام قسم کے سانپوں کو مار دیا کرو۔ جو ان کے بدلے سے ڈرے وہ میرا نہیں۔

ابو داؤد، نسائی عن ابن مسعود، طبرانی وابن جریر عن عثمان بن ابی العاص

۴۰۰۰۵ سانپ کو قتل کیا کرو اور دو نقطوں والے اور دم کٹے سانپ کو مارا کرو کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی تلاش میں رہتے ہیں اور حمل گرادیتے ہیں۔

مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر

۴۰۰۰۶ وہ تمہارے شر سے بچایا گیا اور تم اس کے شر سے بچائے گئے۔ بیھقی، نسائی عن ابن مسعود

۴۰۰۰۷ دو نقطوں والے سانپ کو مارا کرو کیونکہ وہ آنکھ کی تلاش میں رہتا ہے اور حمل گراتا ہے۔ بخاری۔ عن عائشة

۴۰۰۰۸ کتوں اور سانپوں کو مارا کرو دو نقطوں والے اور دم کٹے سانپ کو مارا کرو کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی تلاش میں رہتے ہیں اور حمل گرادیتے ہیں۔

مسلم۔ عن ابن عمر

سانپ کو مارنے کی تاکید

۴۰۰۰۹ سانپوں کو مارا کرو کیونکہ جب سے انہوں نے ہم سے جنگ کی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی۔ طبرانی عن ابن عمر

۴۰۰۱۰ چھوٹے بڑے سانپ ماردیا کرو چاہے وہ سیاہ ہوں یا سفید، اس لئے کہ مری امت میں سے جس نے انہیں مارا تو یہ اس کے لئے آگ سے چھٹکارا ہوں گے اور جسے یہ مار ڈالیں وہ شہید ہوگا۔ طبرانی عن سراء بنت نبھان

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۶۱۔

۴۰۰۱۱ سیاہ کالا کتا شیطان ہے۔ مسند احمد عن عائشة

۴۰۰۱۲ اگر کتے ایک (مستقل) گروہ نہ ہوتے (بلکہ صرف جنوں سے کتوں کی شکل میں متشکل ہوتے) تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا (البتہ) ان میں سے کالے سیاہ کتے کو مار ڈالو۔ ابو داؤد، ترمذی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:...... الالحاظ ۶۱۱۔

۴۰۰۱۳ اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا البتہ ان میں کالے سیاہ کو مار ڈالو، شکار، کھیتی اور بکریوں کے کتے کے علاوہ جو گھر والے بھی کسی کتے کو باندھ کر رکھیں گے ان کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جائے گا۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن عبداللہ بن مغفل

۴۰۰۱۴ اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے وہ نمازی، غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا اسے حل وحرم میں ماردیا کرو۔ ابن ماجة عن عائشة

۴۰۰۱۵ اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے وہ نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا ہر ایک کو ڈس لیتا ہے۔ بیھقی عن علی

۴۰۰۱۶ جس نے چھپکلی کو قتل کیا اللہ تعالیٰ اس کی سات خطائیں دور کردے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۷۵۳۔

۴۰۰۱۷ چھپکلی برا جانور ہے۔ نسائی، ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۰۰۱۸ چھپکلی کو مار ڈالو اگرچہ وہ کعبہ میں ہو۔ طبرانی عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۶۲۔

۴۰۰۱۹ جس نے پہلی بار میں چھپکلی کو مار ڈالا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے دوسری ضرب میں مار ڈالا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے تیسری ضرب میں اسے مار ڈالا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة، مسند احمد عن ابی ھریرة

۴۰۰۲۰ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو ہر جاندار نے جو زمین پر تھا آگ بجھانے کی کوشش کی سوائے چھپکلی کے، کہ اس نے آگ کو مزید پھونکا۔ مسند احمد، ابن ماجة، ابن حبان عن عائشة

۴۰۰۲۱ بلی گھریلو جانور ہے اور وہ تمہارے پاس آنے والے اور آنے والیوں (جیسی) ہے۔ مسند احمد عن قتادة

۴۰۰۲۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ شدہ قوم کی نسل اور اولاد نہیں چھوڑی خنزیر اور بندر پہلے سے تھے۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۴۰۰۲۳۔۔۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہوگیا اس کے بارے میں علم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ مجھے لگتا ہے وہ چوہے ہی ہیں۔ کیا تم انہیں دیکھتے نہیں کہ جب ان کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے، اور جب بکریوں کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۰۰۲۴۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی مسخ کی تو اس کی نسل اور اولاد نہیں ہوئی۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمۃ

''الاکمال''

۴۰۰۲۵۔۔۔ تمام قسم کے سانپوں کو قتل کیا کرو، جس نے ان کے انتقام کے ڈر سے انہیں چھوڑ دیا وہ ہم میں کا نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابراھیم بن جریر عن ابیہ، طبرانی عن عثمان بن ابی العاصی

۴۰۰۲۶۔۔۔ سانپوں کو مارا کرو، جس نے دو نقطوں والا اور دم کٹا سانپ دیکھا اور پھر انہیں مارا نہیں تو وہ ہم میں کا نہیں کیونکہ یہ دونوں آنکھ پر حملہ کرتے اور عورتوں کے پیٹ میں جو حمل ہوتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۰۰۲۷۔۔۔ تم اس کے شر سے اور وہ تمہارے شر سے بچا لیا گیا۔ بخاری، مسلم، نسائی عن ابن مسعود

فرماتے ہیں ہم نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ایک سانپ ہم پر گرا آپ نے فرمایا، سانپ کو مارو! ہم لوگ اس کی طرف بڑھے مگر وہ بل میں چلا گیا تو اس پر نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۰۰۲۸۔۔۔ ہر حال میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالو۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

سانپ کو مارنے سے پہلے وارننگ

۴۰۰۲۹۔۔۔ تمہارے گھروں میں کچھ رہنے والے ہوتے ہیں۔ انہیں تین بار تنگی میں مبتلا کرو اگر اس کے بعد بھی وہ تمہارے سامنے آ جائیں تو انہیں مار ڈالو۔ ترمذی عن ابی سعید

۴۰۰۳۰۔۔۔ جس نے سانپ کو دیکھ کر، اس سے ڈرتے ہوئے نہیں مارا وہ مرا متی نہیں۔ طبرانی عن ابراھیم بن جریر عن ابیہ

۴۰۰۳۱۔۔۔ جس نے ایک سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جس نے ایک چھپکلی ماری اس کے لئے ایک نیکی ہے اور جس نے سانپ کو اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا وہ ہمارا نہیں۔

مسند احمد، طبرانی، ابن حبان عن ابن مسعود، حاکم، بخاری مسلم ابن عمرو

۴۰۰۳۲۔۔۔ جس نے کسی سانپ کو مارا تو گویا اس نے کسی حربی کافر کو مارا اور جس نے کسی بھڑ کو مارا تو اس کے لئے تین نیکیاں لکھی جائیں گی اتنی ہی خطائیں معاف جائیں گی، اور جس نے کسی بچھو کو مارا تو اس کے لئے سات نیکیاں لکھی جائیں گی اور اتنی ہی خطائیں معاف جائیں گی۔

الدیلمی عن ابن مسعود

۴۰۰۳۳۔۔۔ سانپوں سے جب سے ہم نے جنگ چھیڑ رکھی ہے صلح نہیں کی، تو جس نے ان میں کسی کو ان کے خوف کی وجہ سے چھوڑا وہ ہم میں کا نہیں۔ مسند احمد، عن ابی ھریرۃ

۴۰۰۳۴۔۔۔ ابو رافع! مدینہ میں جتنے کتے ہیں ان سب کو مار ڈالو۔ مسند احمد، عن الفضل بن عبداللہ بن ابی رافع عن ابی رافع

۴۰۰۳۵۔۔۔ اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا۔ ابن حبان، عن جابر

۴۰۰۳۶۔۔۔ اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے مجھے ناپسند ہے کہ میں انہیں قتل کے ذریعے فنا کر دیتا تو میں حکم دے دیتا لہٰذا ان میں سے ہر سیاہ کا۔۔۔

کتے کو مارڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنوں سے پیدا کئے گئے ہیں کیا تم ان کی ہیئت اور آنکھوں کو نہیں دیکھتے جب یہ دیکھتے ہیں۔اور بکری کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ رحمت کے زیادہ قریب ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل المزنی

۴۰۰۳۷..... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیتا، لہٰذا ان میں سے سیاہ کالے کتے کو مارڈالو، جو گھر والے کوئی کتا باندھ کر رکھتے ہیں تو ان کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے ہاں جو کتا شکار، کھیتی اور بکریوں والا ہو۔

مسند احمد، ترمذی حسن، نسائی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن مغفل

۴۰۰۳۸..... اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں انہیں مارڈالنے کا حکم دے دیتا، البتہ ان میں سے سیاہ کالے کتے کو مارڈالا کرو، جس نے شکار، کھیتی اور بکری کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو روزانہ اس سے ایک قیراط احد کی مقدار نکل جائے گا۔ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولیا کرو ایک مرتبہ مٹی سے۔طبرانی فی الاوسط عن علی

۴۰۰۳۹..... سیاہ کالے دو نقطوں والے کتے کو نہ چھوڑو (مارڈالو) کیونکہ وہ شیطان ہے۔مسلم، ابن حبان عن جابر

فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے سے روکا اور ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۴۰۰۴۰..... اگر کتے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ہر کالے کتے کو مارڈالنے کا حکم دے دیتا لہٰذا ان میں خاص کتوں کو مارڈالو کیونکہ وہ ملعون، جنوں میں سے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۰۴۱..... رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا، فرمایا: یہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ میں پھونکیں مارتی تھی۔بخاری عن ام شریک

۴۰۰۴۲..... جس نے پہلی بار میں چھپکلی کو مارڈالا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے دوسری بار میں مارا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں پہلے کے علاوہ، اور جس نے تیسری ضرب میں اسے مارڈالا اس کے لئے دوسرے کے علاوہ اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ

۴۰۰۴۳..... ان درندوں میں سب سے برا جانور لومڑی ہے۔ابو داؤد و ابن سعد عن سالم بن وابصۃ

۴۰۰۴۴..... سنو! ان درندوں میں سب سے برا جانور لومڑی ہے۔ابن راھویہ والحسن بن سفیان و ابن مندہ والبغوی عن سالم بن وابصہ وضعفہ بغوی وقال مالہ غیرہ: ابن مندہ وابن عساکر عن سالم بن وابصہ، ابن معبد عن ابیہ. قالوا ھو الصواب

۴۰۰۴۵..... مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک قوم گم ہو گئی میں تو انہیں چوہے ہی سمجھتا ہوں، جب تم یہ جاننا چاہو تو ان کے لئے بکریوں کا دودھ رکھو اور ساتھ اونٹنیوں کا دودھ بھی رکھو چنانچہ وہ بکریوں کا دودھ پی لیں گے اور اونٹنیوں کا دودھ چھوڑ دیں گے۔الدیلمی عن ابی سعید

باب دوم......در بیان دیات

اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول......جان کی دیت اور بعض احکام کا بیان

۴۰۰۴۶..... لوہے کے سوا ہر چیز (سے قتل قتل) خطا ہے اور ہر خطا کا ہرجانہ ہے۔طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۲۳۴، الکشف الالٰہی ۶۶۱۔

۴۰۰۴۷..... آگاہ رہو! غلطی سے مقتول شخص (کا قتل) کوڑے اور لاٹھی کے ذریعہ قصداً قتل کے مشابہ ہے۔جس میں سو اونٹ ہیں جن کی تاکید کی جاتی ہے۔ ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں۔نسائی، بیہقی، عن ابن عمر

۴۰۰۴۸ جو اندھی لڑائی میں مارا گیا جوان کے درمیان پتھراؤ، کوڑے مارنے یا لاٹھی چلنے سے ہوتو یہ (قتل) خطا ہے۔جس کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی اور جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا تو اس میں قصاص ہے، جو قصاص دلوائی میں رکاوٹ بنا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کریں گے اور نہ اس کا فدیہ۔ابو داؤد، نسائی، عن ابن عباس

۴۰۰۴۹ ...جو شخص اندھا دھند لڑائی میں مارا گیا جوان کے درمیان تیراندازی پتھراؤ یا کوڑوں کے ذریعہ ہوئی ہو، تو اسکی دیت (قتل) خطا کی دیت ہے اور جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کر دیا تو (اس کی سزا) قصاص ہے جو اس کی ادائیگی میں حائل ہوا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

مقتول کے ورثاء کو دو باتوں کا اختیار

۴۰۰۵۰ ...جس کا کوئی (رشتہ دار) شخص مارا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے یا تو قصاص لے یا فدیہ۔نسائی، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۰۰۵۱ ...جو شخص غلطی سے قتل کیا گیا اس کی دیت سو اونٹ ہیں، تیس یکسالے تیس تین سالے اور دس دو سالے۔مسند احمد، نسائی عن ابن عمر

کلام: ...ضعاف الدار قطنی ۶۸۷۔

۴۰۰۵۲ ...قتل خطا کی دیت (۱) بیس تین سالے، (۲) بیس چار سالے، (۳) بیس یکسالے، (۴) بیس دو سالے اور (۵) بیس نر یکسالے۔

ابو داؤد عن ابن مسعود

۴۰۰۵۳ ...جان بوجھ کر (قتل کرنے) کے مشابہ قتل کی دیت جان بوجھ کر قتل کرنے کی طرح سخت ہے اور اس دیت والا شخص قتل نہیں کیا جائے گا۔

ابو داؤد عن ابن عمرو

۴۰۰۵۴ ...ہر بطن پر دیت ہے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

انساب عرب کے چھ مراتب ہیں۔شعب، قبیلہ، عمارہ، بطن، فخذ، فصیلہ شعب پہلا نسب جیسے عدنان، قبیلہ جس میں شعب کے انساب منقسم ہوں عمارہ جس میں قبیلہ کے انساب منقسم ہوں بطن جس میں عمارہ کے انساب منقسم ہوں، فخذ جس میں بطن کے انساب منقسم ہوں، فیصلہ جس میں فخذ کے انساب سما جائیں اس لحاظ سے خزیمہ شعب، کنانہ قبیلہ قریش عمارہ، قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ ہیں۔

القانون في اللغه مطبوعه نور محمد كتب خانه آرام كراچى

۴۰۰۵۵ ...عورت کی دیت مرد کی دیت جیسی ہے یہاں تک کہ اس کی ثلث دیت کے برابر ہو جائے۔نسائی عن ابن عمرو

کلام: ...ضعیف النسائی ۳۳۵ ضعیف الجامع ۳۷۱۹۔

۴۰۰۵۶ ...ذمیوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف حصہ ہے۔نسائی عن ابن عمرو

۴۰۰۵۷ ...دیت عصبہ پر ہے اور نا تمام بچہ کی وجہ سے ایک غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن حمل بن النابغة

۴۰۰۵۸ ...دیت ادا کرنے والوں پر کسی اعتراف کردہ بات کا الزام نہ لگاؤ۔طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

کلام: ...ضعیف الجامع ۶۱۹۶، الکشف الالٰہی ۱۱۳۵۔

۴۰۰۵۹ ...معاہد کی دیت آزاد کی دیت کا نصف حصہ ہے۔ابو داؤد عن ابن عمرو

۴۰۰۶۰ ...کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔ترمذی عن ابن عمرو

۴۰۰۶۱ ...مکاتب غلام کی دیت آزاد کی دیت کا اتنی مقدار ہے جس سے وہ آزاد ہو جائے اور غلام کی دیت کا اتنا حصہ ہے جس سے وہ غلام بن جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

یعنی جتنی سے آزاد اور غلام جتنی سے خرید اجا سکتا ہو۔

۴۰۰۶۲ ... ذمی کی دیت مسلمان کی دیت (کی طرح) ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۰۰۶۳ ......وہ ایک درہم جو میں کسی دیت میں ادا کروں یہ مجھے دیت کے علاوہ میں سو درہم دینے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔
طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۶۷۔

"الاکمال"

۴۰۰۶۴ ... جو جان بوجھ کر (کسی کو) قتل کرے تو اسے مقتول کے رشتہ داروں کے حوالہ کیا جائے گا۔ چاہیں تو اسے قتل کریں، چاہیں تو مسلمان کی دیت اس سے وصول کریں۔ جو سو اونٹ بنتی ہے۔ تیس ۳۰ تین سالے، تیس ۳۰ چار سالے اور چالیس گابھن اونٹنیاں، یہ اس صورت میں ہے قتل (قتل) عمد ہو اور قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔عبدالرزاق عن ابن عمرو بن شیبہ عن ابیہ عن جدہ مرسلاً . عبدالرزاق. عن الشعبی عن ابی موسی الاشعری و المغیرۃ ابن شعبۃ

۴۰۰۶۵ ... آگاہ رہو! غلطی سے قتل (کئے جانے والے کی دیت) قصداً کوڑے اور لاٹھی سے (قتل کرنے کے) مشابہ ہے، جس میں صرف سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے ایسی گابھن اونٹنیاں ہیں جن کے بچے ان کے پیٹوں میں ہوں۔رواہ الشافعی

۴۰۰۶۶ ......خبردار! (قتل) خطا کی دیت، اس (قتل) عمد کی طرح ہے جو کوڑوں اور لاٹھیوں کے ذریعہ ہو، جس میں سو اونٹ (واجب الاداء) ہیں ان میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں، آگاہ رہو ہر وہ خون، مال اور نقل جو جاہلیت میں تھی، وہ مرے قدموں تلے ہے۔ اور یہ بھی سن رکھو! کہ حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی جو خدمت تھی میں نے اسے انہی لوگوں کے لئے باقی رکھا ہے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابن عمر

۴۰۰۶۷ ......شبہ العمد (قتل کی دیت) پکی ہے، جس کی وجہ سے قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ ہوتا یوں ہے کہ دو قبیلوں کے درمیان شیطان کود پڑتا ہے اور پھر ان کے مابین اندھا دھند پتھراؤ بغیر کینہ اور بغیر ہتھیار اٹھائے ہوتا ہے۔
بخاری مسلم عن ابن عباس، بخاری مسلم عن ابن عمرو، عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب مرسلاً

قتل خطاء کی دیت......الاکمال

۴۰۰۶۸ ......آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص غلطی سے قتل کیا گیا تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ تیس یکسالے، تیس دو سالے، تیس چار سالے اور دس مذکر دو سالے ہوں۔ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۰۰۶۹ ......آپ علیہ السلام نے قتل خطاء کی دیت کا فیصلہ بیس یکسالے مونث بیس یکسالے مذکر اور بیس دو سالے بیس چار سالے اور بیس تین سالے کے ذریعہ کیا۔مسند احمد، ترمذی نسائی، ابن ماجۃ عن ابن مسعود

۴۰۰۷۰ مسلمان کی دیت سو اونٹ ہیں ۲۵ تین سالوں کے چوتھائی ۲۵ چار سالے، ۲۵ دو سالے، پس اگر یکسالہ نہ پایا جائے تو اس کی جگہ دو سالے مذکر کر دیئے جائیں۔عبدالرزاق عن عمر بن عبدالعزیز مرسلاً

عورت کی دیت......الاکمال

۴۰۰۷۱ ......عورت کی دیت مرد کی دیت کا آدھا ہے۔بخاری و مسلم عن معاذ

کلام:......حسن الاثر ۴۳۲۔

ذمیوں کی دیت......الاکمال

۴۰۰۷۲ کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔نسائی، بخاری ومسلم عن عکرمة مرسلاً

۴۰۰۷۳ حضور علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ کتابی کافروں کی دیت مسلمانوں کی دیت کا نصف حصہ ہے۔

مسند احمد، ابن ماجة عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۰۰۷۴ ذمی کی دیت مسلمان کی دیت (جیسی) ہے۔بخاری ومسلم وضعفہ عن ابن عمر

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۳۶، ترتیب الموضوعات ۹۳۸۔

۴۰۰۷۵ مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ابن عدی، بخاری مسلم، عن عقبة بن عامر

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۲۸۹۶۔

پیٹ کے بچہ کی دیت......الاکمال

۴۰۰۷۶......آپ علیہ السلام نے فرمایا پیٹ کے بچہ کی دیت ایک غلام یا لونڈی کی ہے۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة، طبرانی فی الکبیر عن المغیرة بن شعبہ ومحمد بن مسلمہ معا

۴۰۰۷۷ آپ علیہ السلام نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں ایک غلام لونڈی، گھوڑا یا خچر کا فیصلہ کیا۔ابو داؤد عن ابی هریرة

۴۰۰۷۸ آپ نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں ایک غلام کا فیصلہ کیا۔ابن ماجہ عن حمل بن مالک ابن النابغة

۴۰۰۷۹......دیت عصبہ پر ہے اور پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔بخاری، مسلم عن والدابی الملیح

۴۰۰۸۰......چھوڑو! مجھے عرب دیہاتیوں کے اشعار نہ سناؤ، پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم یا گھوڑا یا ایک سو بیس بکریاں ہیں۔

ترمذی وحسنہ، طبرانی فی الکبیر عن ابی المسیح عن ابیہ

فصل ثانی......اعضاء وجوارح اور زخموں کی دیت

۴۰۰۸۱......ناک میں دیت ہے جب پوری طرح ناک کاٹ دی جائے تو اس میں سو اونٹ ہیں۔اور ہاتھ میں پچاس، پاؤں میں پچاس، آنکھ میں پچاس اور وہ زخم جو دماغ تک پہنچ جائے اس میں جان کا تہائی اور وہ زخم جو پیٹ تک پہنچ جائے اس میں جان کا تہائی اور وہ زخم جس سے چھوٹی ہڈیاں ظاہر ہوکر اپنی جگہ سے ہٹ جائیں اس میں پندرہ اونٹ اور وہ زخم جو ہڈی کی سفیدی ظاہر کردے اس میں پانچ اونٹ، دانت میں پانچ اور ہر انگلی میں دس دس اونٹ ہیں۔بیهقی عن عمر

۴۰۰۸۲......کان میں سو اونٹ اور دیت میں (بھی) سو اونٹ ہیں۔بیهقی عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۰۱۔

۴۰۰۸۳......زبان کو جب (کاٹ کر) گفتگو سے روک دیا جائے تو اس میں دیت ہے اور آلہ تناسل کی جب ساری کاٹ دی جائے تو اس میں دیت ہے اور دونوں ہونٹوں میں دیت ہے۔ابن عدی، بیهقی عن ابن عمرو

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۳۶۸۶۔ضعیف الجامع ۴۰۰۵۔

اطراف (جسم)

۴۰۰۸۴... دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔ابو داؤد، نسائی عن ا بن عمر

۴۰۰۸۵... (سارے) دانت برابر ہیں پانچ پانچ (اونٹ واجب) ہیں۔نسائی عن ابن عمر

۴۰۰۸۶... دانت برابر ہیں۔سامنے والے دو دانت، اور داڑھ برابر ہیں۔ابن ماجة عن ابن عباس

۴۰۰۸۷... انگلیوں میں دس دس (اونٹ) ہیں۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۰۰۸۸... ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت ایک جیسی ہے۔ ہر انگلی کے بدلہ دس اونٹ ہیں۔ترمذی عن ابن عباس

۴۰۰۸۹... انگلیاں ساری برابر ہیں۔دس دس اونٹ ہیں۔ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابی موسیٰ

۴۰۰۹۰... انگلیاں ساری برابر ہیں۔ ہر ایک کے بدلہ دس دس اونٹ ہیں۔نسائی، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۰۰۹۱... انگلیاں ساری برابر ہیں، سامنے کے دانت، اور داڑھ برابر ہیں۔ یہ اور یہ برابر ہیں۔یعنی انگوٹھا اور چھنگلی۔

ابو داؤد، بیھقی عن ابن عباس

۴۰۰۹۲... یہ یعنی انگوٹھا اور یہ یعنی چھنگلی برابر ہیں۔مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

زخم

۴۰۰۹۳... جن زخموں سے ہڈی نظر آنے لگے ان میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔مسند احمد، عن ابن عمرو

۴۰۰۹۴... دماغ کے زخم میں قصاص نہیں۔بیھقی عن طلحة

۴۰۰۹۵... دماغ کے، پیٹ کے اور اس زخم میں قصاص نہیں جو ہڈی کا جوڑ منتقل کردے۔ابن ماجة عن ابن عباس

الاکمال

۴۰۰۹۶... آپ علیہ السلام نے ناک کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ کیا جب وہ کاٹ دی جائے۔اور اگر اس کی ایک جانب کاٹ دی جائے تو آدھی دیت ہے۔پچاس اونٹ یا ان (کی قیمت کے) برابر سونا، یا چاندی یا سو گائے یا ہزار بکریاں، اور ہاتھ میں، جب کاٹ دیا جائے تو آدھی دیت ہے۔اور پاؤں میں آدھی دیت، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت ۳۳ تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کا سونا، چاندی یا بکریاں اور پیٹ کے زخم میں اسی طرح، اور انگلیوں میں ہر انگلی کے بدلہ دس اونٹ اور دانتوں میں ہر دانت کے بدلہ پانچ اونٹ ہیں اور عورت کی دیت کا یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے ان عصبہ کے درمیان ہوگی جو اس کی کسی چیز کے وارث نہیں بنتے ہاں جو اس کے وارثوں سے بچ جائے۔پس اگر وہ عورت قتل کردی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کے درمیان ہوگی اور ان کے قاتل کو قتل کریں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۰۹۷... آپ علیہ السلام نے اس آنکھ کے بارے میں جو اپنی جگہ ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

ابو داؤد، نسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۰۹۸... آپ علیہ السلام نے دانت کے بارے میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ابن ماجة عن ابن عباس

۴۰۰۹۹... آپ علیہ السلام نے انگلیوں میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔مسند احمد عن ابی موسیٰ

کلام:۔۔۔۔۔ضعاف الدارقطنی ۶۹۱۔

۴۰۱۰۰۔۔۔ پیٹھ کی دیت سو اونٹ ہیں۔بخاری مسلم عن الزهری بلاغاً

متفرق احکام۔۔۔۔۔ازالاکمال

۴۰۱۰۱۔۔۔ آپ علیہ السلام نے اونٹ والے کے بارے میں سو اونٹوں کا فیصلہ کیا۔اور گائیوں والے کے بارے میں دوسوگائیوں کا اور بکری والوں کے بارے میں دوہزار بکریوں کا اور کپڑے کے تاجروں کے بارے میں سو جوڑوں کا فیصلہ فرمایا۔

ابوداؤد عن عطاء بن ابی رباح مرسلاً عن عطاء عن جابر

۴۰۱۰۲۔۔۔ آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا کہ جس کی دیت گائیوں میں ہو تو گائیوں والوں پر دوسوگائیں ہیں،اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو بکریوں والوں پر دوہزار بکریاں ہیں۔مسند احمد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۱۰۳۔۔۔ آپ علیہ السلام نے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ فرمایا۔ابن ماجة عن المغيرة بن شعبة

۴۰۱۰۴۔۔۔ آپ نے اس بات کا فیصلہ فرمایا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان ان کے قرابت کے درجات کے لحاظ سے میراث ہے پس جو بچ جائے وہ عصبہ کے لئے ہے۔ابوداؤد، نسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۱۰۵۔۔۔ دیت عصبہ پر اور دیت میراث پر ہے۔عبدالرزاق عن ابراهيم مرسلاً

۴۰۱۰۶۔۔۔ جنایت کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے والد کی غلطی کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور نہ والد بیٹے کی غلطی کا ذمہ دار ہے۔

مسند احمد عن عمرو بن الاحوص

۴۰۱۰۷۔۔۔ سنو! تم اپنے بیٹے کی غلطی کے اور وہ تمہاری غلطی کا ذمہ دار نہیں۔اور یہ آیت پڑھی،کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، والبغوی والباوردی وابن القانع، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی عن ابی رمثه. ابن ماجه. ابو يعلى والبغوی وابن نافع وابن مندة، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن الخشخاش العنبری

۴۰۱۰۸۔۔۔ مکاتب اتنی مقدار ادا کرے جتنی ادا کی جاتی ہے۔(مسند احمد، بخاری مسلم عن علی)

۴۰۱۰۹۔۔۔ زخموں کا اندازہ لگایا جائے پھر ایک سال تک انتظار کیا جائے پھر وہ جس مقدار کو پہنچیں اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔

ابن عدی، بیهقی عن جابر

۴۰۱۱۰۔۔۔ زخموں کا ایک سال تک انتظار کیا جائے۔دارقطنی وضعفه والخطیب عن جابر

کلام:۔۔۔ضعاف الدارقطنی ۶۷۴۔

نقصان کا سبب بننے والا ضامن ہے

۴۰۱۱۱۔۔۔ جس نے مسلمانوں کے کسی راستہ میں (اپنی) سواری کھڑی کی اور اس نے اپنے ہاتھ یا پاؤں سے کسی کو روندا تو وہ (سواری والا) ضامن ہے۔بیهقی وضعفه عن النعمان بن بشير

۴۰۱۱۲۔۔۔ جس نے مسلمانوں کے راستہ پر کوئی جانور باندھا اور اس سے کسی کو تکلیف پہنچی تو وہ (مالک) ضامن ہے۔

بیهقی عن النعمان بن بشير

۴۰۱۱۳.....سواری پر آگے بیٹھا شخص دو تہائی نقصان کا اور پیچھا بیٹھا شخص تہائی کا ضامن ہوگا۔ابن عساکر عن واثلة

ذمی کا قتل ہونا......از کمال

۴۰۱۱۴.....جس نے کسی ذمی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اگر چہ اس کی خوشبو سو سال کے فاصلے سے سونگھ لی جاتی ہے۔
طبرانی فی الکبیر حاکم، بیھقی عن ابن عمر

۴۰۱۱۵.....جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔اگر چہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے سے آجاتی ہے۔
طبرانی. حاکم عن ابی بکرة

۴۰۱۱۶.....جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا کہ وہ جنت کی خوشبو سونگھے،اگر چہ اس کی خوشبو ایک سال کے فاصلے سے آجاتی ہے۔ابویعلی، مسند احمد، نسائی، بیھقی عن ابی بکرة

قتل کرنے کے قریبی کام

۴۰۱۱۷.....جب تم میں سے کوئی اپنی تلوار کو دیکھ کر سونتے اور اپنے بھائی کو دینا چاہے تو اسے نیام میں ڈال کر اس کے حوالہ کردے۔
مسند احمد طبرانی، حاکم عن ابی بکرة

۴۰۱۱۸.....آپ علیہ السلام نے سونتی تلوار دینے سے منع فرمایا ہے۔مسند احمد ابوداؤد، ترمذی عن جابر

۴۰۱۱۹.....جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگر چہ وہ ماں، باپ شریک بھائی ہو۔
حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

۴۰۱۲۰.....جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہمارا نہیں۔مسند احمد عن ابی ھریرة

الاکمال

۴۰۱۲۱.....جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہمارا نہیں۔اور جو بغیر منڈیر کے چھت پر سویا اور گر کر مر گیا تو اس کا خون رائیگاں ہے۔
طبرانی عن عبداللہ بن جعفر

۴۰۱۲۲.....جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہمارا نہیں اور جس نے ہمیں نیزہ مارا وہ ہم میں کا نہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۰۱۲۳.....جب تم میں سے کوئی نیزہ لے کر مسجد سے گزرے تو اس کے پھل پر ہاتھ رکھ لے۔ابوعوانة عن جابر

۴۰۱۲۴.....اس کے پھل پر ہاتھ دھرلو۔مسند احمد، الدارمی، بخاری ومسلم نسائی، ابن ماجة وابن خزیمة،ابن حبان عن جابر
فرماتے ہیں ایک شخص مسجد سے گزرا اس کے پاس تیر تھے تو نبی علیہ السلام نے اس سے یہ فرمایا۔

۴۰۱۲۵.....جو ہمارے بازاروں اور مسجدوں سے نیزہ لے کر گزرے تو وہ اس کے پھل پر ہاتھ دھرلیا کرے تاکہ اس کے ہاتھ سے کوئی مسلمان زخمی نہ ہو۔بخاری عن ابی بردة بن ابی موسی عن ابیه

۴۰۱۲۶.....جب تم تیز سے لے کر مسلمانوں کے بازاروں یا ان کی مساجد سے گزرا کرو تو ان کے پھلوں پر کوئی چیز باندھ لیا کرو تاکہ کسی کو زخمی نہ کرو۔
عبدالرزاق عن ابی موسی

۴۰۱۲۷.....فرشتے تم میں سے اس شخص پر لعنت کرتے ہیں جو کسی لوہے سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے اگر چہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔
ابن ابی شیبة خطیب فی المتفق والمفترق. عن ابی ھریرة

۴۰۱۲۸..... تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی کی طرف کسی ہتھیار کا اشارہ نہ کرے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں ہوسکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے اچک لے اور وہ اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں پہنچا دے۔ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

۴۰۱۲۹..... تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی پر تلوار نہ سونتے۔ حاکم عن سھل بن سعد

۴۰۱۳۰..... بے نیام تلوار نہ دی جائے۔ ابن سعد عن جابر بن عبداللہ عن ابنۃ الجھنی

۴۰۱۳۱..... ابنۃ الجھنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مسجد میں کچھ لوگوں پر گزر ہوا جنہوں نے اپنی تلواریں سونت رکھی تھیں اور ایک دوسرے کو دے رہے تھے اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں پر لعنت کرے، کیا میں نے ایسے کرنے سے منع نہیں کیا، جب تم میں سے کسی نے تلوار سونتی ہو اور اپنے دوست کو دینا چاہئے تو اسے چاہئے کہ تلوار نیام میں ڈال کر اسے دے۔

البغوی والباوردی وابن اسکن وابن قانع طبرانی وابو نعیم عن ابنۃ الجھنی، قال البغوی لااعلم لہ غیرہ

۴۰۱۳۲..... اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں پر لعنت کرے کیا میں نے اس سے منع نہیں کیا تھا! جب تم میں سے کوئی تلوار دینا چاہے جسے کوئی دیکھ رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بھائی کو دیتے وقت نیام میں ڈالے پھر اسے دے۔ حاکم، طبرانی عن ابی بکرۃ

۴۰۱۳۳..... لوگ میری امت کے جس شخص کو قتل کرنا چاہیں گے تو وہ اس بات سے عاجز نہ ہو وہ کہے: ہاں ٹھیک ہے! تو میرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے تو وہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی طرح ہوں گے، قاتل جہنم میں اور مقتول جنت میں۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

۴۰۱۳۴..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف خوفناک نظر سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے خوفزدہ کریں گے۔

الخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام:..... المتناھیۃ ۱۲۷۹۔

قصاص، قتل، دیت اور قسامہ..... از قسم قصاص افعال

غلام کے بدلے آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا

۴۰۱۳۵..... (الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) غلام کے بدلہ آزاد کو قتل نہ کرتے تھے۔ ابن ابی شیبۃ، دارقطنی، بیھقی

۴۰۱۳۶..... طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن کسی شخص کو زوردار طمانچہ مارا، پھر اس سے کہا بدلہ لے لو تو اس شخص نے معاف کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۱۳۷..... حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور پہلی جماعت قسامت میں قتل نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

قسامت کا مطلب یہ ہے کہ کسی محلہ یا گاؤں یا آبادی کے قریب کوئی لاش ملے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس صورت میں وہاں کے لوگوں سے قسم لی جائے گی۔

۴۰۱۳۸..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جسے حد میں قتل کیا گیا تو اس کی دیت نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۱۳۹..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے: آقا کو اپنے غلام کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے البتہ اسے مارا جائے اور اسے لمبی سزا دی جاوے اور (بیت المال یا مال غنیمت سے) اسے محروم رکھا جائے۔ ابن ابی شیبہ، بیھقی

۴۰۱۴۰..... علی بن ماجدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مری ایک غلام سے لڑائی ہوگئی دوران لڑائی میں نے اس کی ناک کاٹ دی، پولیس نے مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے مرے بارے غور وحوض سے کام لیا تو قصاص مری سزا نہ ملی تو مرے عاقلہ پر دیت لازم کی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۱۴۱..... عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورت کے پستان کی چوٹی کا بدلہ سو دینار مقرر کئے اور مرد کی چوٹی میں پچاس دینار۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبة

کیونکہ عورت کی چھاتی قابل منفعت ہے اور مرد کی چھاتی محض زینت ہے۔

۴۰۱۴۲..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جو فیصلہ کیا وہ یہ ہے کہ پاؤں والا اگر اپنے پاؤں کو پھیلائے تو اسے سمیٹ نہ سکے یا سمیٹ تو سکے لیکن پھیلا نہ سکے یا زمین سے اٹھ جائے اس تک پہنچ نہ پائے تو اس کی دیت پوری ہے پس جتنی کم ہو اس کا حساب ہوگا۔ اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہاتھ کے زخم کے بارے جو فیصلہ فرمایا یہ ہے کہ جب آدمی اس سے کھا نہ سکے، ازار نہ پہن سکے، استنجا نہ کر سکے تو اس کی دیت پوری ہوگی جو کم ہو اس کا حساب لگایا جائے۔ ابن ابی شیبة، عبدالرزاق

کیونکہ ہاتھ پاؤں بنیاد منافع اور فوائد ہی ہیں جب یہ مفقود تو سمجھو ہاتھ پاؤں ہے ہی نہیں اس سے پوری دیت لازم ٹھہری۔

۴۰۱۴۳..... عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس زخم سے ہڈی صاف نظر آنے لگے وہ چاہے سر میں ہو یا چہرے میں برابر ہے۔ ابن ابی شیبة، بیھقی

۴۰۱۴۴..... ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی طرف سے دیت ادا کی اگرچہ ان سے مطالبہ بھی نہیں تھا حالانکہ وہ بادشاہ تھے۔ رواہ البیھقی

عوام پر شفقت ومہربانی کرتے ہوئے ایسا کیا۔

۴۰۱۴۵..... علی بن ماجدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مکہ میں مری ایک غلام سے مڈبھیڑ ہوگئی اس نے مرا کان کاٹ ڈالا یا میں نے اس کا کان کاٹ لیا تھا۔ جب حضرت ابوبکر ہمارے ہاں حج کے لئے تشریف لائے تو ہمارا مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوا، آپ نے فرمایا: انہیں عمر کے پاس لے جاؤ۔ اگر زخمی کرنے والا اس حد کو پہنچا ہے کہ اس سے بدلہ لیا جائے تو وہ بدلہ لے لے، جب ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچایا گیا آپ نے ہمیں دیکھا اور فرمایا: ہاں! یہ قصاص کی حد تک پہنچ گیا ہے مرے پاس حجام کو بلاؤ۔ مسند احمد

۴۰۱۴۶..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: میں اپنے والد کے ساتھ حضرت صدیق اکبر کے پاس گیا آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ مرے والد نے کہا: مرا بیٹا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تمہیں اس کے بدلہ اور اسے تمہارے بدلہ سزا نہیں مل سکتی۔ رواہ ابن عساکر

یہ بطور عام حکم کے آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

۴۰۱۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے آپ سے بدلہ لینے دیتے۔

عبدالرزاق، طبرانی، ابوداؤد طیالسی ومسدد وابن سعد، مسنداحمد، ابن ابی شیبة، ابن راھویہ، ابوداؤد ابن خزیمة وابن الجارود، دارقطنی فی الافراد وعبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال وابوذر الھروی حاکم، بیھقی، ضیاء

کلام:..... ضعیف النسائی ۳۳۰۔

کسی مسلمان کے قتل میں جتنے لوگ شریک ہوں گے سب سے قصاص لیا جائے گا

۴۰۱۴۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ: ایک لڑکا دھوکے سے قتل کر دیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے قتل میں صنعاء والے بھی شریک ہوتے تو میں ان سب کو اس کے بدلہ میں قتل کرتا۔ بخاری، ابن ابی شیبة بیھقی

۴۰۱۴۹......سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے جس سے بدلہ لیا جاتا اور اس دوران مرجاتا: اس کا قتل ہونا برحق تھا اس کی دیت نہیں۔ مسدد. حاکم

۴۰۱۵۰......ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی باندی کو (گرم) کڑاہی پر بٹھایا جس سے اس کا سرین جل گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باندی کو آزاد کردیا اور اس شخص کو دردناک ماردی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۱......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کا بدلہ آزاد سے نہ لیا جائے، البتہ عورت مرد سے ہراس قصد کا بدلہ لے سکتی ہے جو جان کے ضیاع یا زخم تک پہنچ جائے، پھر اگر وہ لوگ قتل پر صلح کرلیں تو عورت کی دیت میں، دیت ادا کی جائے جو بچ جائے تو عاقلہ پر کچھ واجب نہیں ہاں جو وہ چاہیں۔ اور غلام کی دیت غلام سے ہراس قصد میں لی جائے گی جو نفس انسانی کے ضیاع یا اس سے کم تک پہنچ جائے، پھر اگر وہ قتل پر صلح کرلیں تو مقتول کی قیمت قاتل یا زخمی کرنے والے کے مالکوں پر لازم ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۲......حضرت عمر رضی رللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص قصاص میں مرجائے تو اس کی دیت نہیں ہے۔

بیھقی عبدالرزاق، ومسدد

۴۰۱۵۳......ابوالملیح بن اسامہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو ضامن قرار دیا جو بچوں کے ختنے کرتا تھا کہ اگر اس نے کسی بچہ کا ذکر کاٹ دیا تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۴......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو بچہ بالغ نہیں ہوا اور اسے اسلام میں اپنے نفع ونقصان کا علم نہیں، تو اس پر دیت ہے نہ قصاص نہ تو کسی زخم میں اور نہ کسی قتل میں حد اور سزا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۵......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت میں ہے جیسے آزاد کی دیت اس کے خون بہا میں ہے۔

رواہ عبدالرزاق

ایک وارث کا قصاص معاف کرنا

۴۰۱۵۶......ابن وھب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک ایسے شخص کا مقدمہ پیش ہوا جس نے کسی شخص کو قتل کیا تھا تو مقتول کے وارثوں نے قاتل کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا، مقتول کی بہن کہنے لگی جو قاتل کی بیوی تھی میں نے اپنا حصہ اپنے خاوند کو معاف کردیا تو حضرت عمر رضی للہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ شخص قتل سے چھوٹ گیا اور سب کے لئے دیت (لینے) کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۷......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بادشاہ مقتول کے ذمہ دار کو معاف کرنے سے اگر وہ چاہے یا دیت لینے سے جب وہ صلح کرلیں، نہ روکے اور قتل کرنے سے روکے اگر وہ انکار کرے اور تحقیق سے قتل عمد کا ثبوت مل جانے کے بعد ہو تب۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۵۸......شعبی سے روایت ہے کہ وادعۃ اور شاکر کے درمیان ایک مقتول پایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ دونوں جگہوں کو ناپیں، تو اسے وادعۃ کے زیادہ قریب پایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر آدمی سے پچاس قسمیں لیں، نہ میں نے قتل کیا اور نہ مجھے قاتل کا علم ہے، پھر ان پر دیت کا تاوان مقرر کیا، انہوں نے کہا: امیر المومنین! نہ تو ہماری قسموں نے ہمارے مال کا دفاع کیا اور نہ ہمارے مال نے ہماری قسموں کا دفاع کیا آپ نے فرمایا: حق اسی طرح ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۱۵۹......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قسامۃ سے صرف دیت واجب ہوتی ہے اور خون رائیگاں نہیں کرتا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۱۶۰......سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے اس کے آقا کے بارے میں پچاس قسمیں لیں جسے تکلیف پہنچی، پھر اس کے لئے دیت مقرر کی۔

۴۰۱۶۱... حسن سے روایت ہے کہ ایک عورت کسی بستی سے گزری ان سے پانی مانگا لیکن انہوں نے پانی نہ دیا وہ پیاس مرگئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پراس کی دیت واجب قرار دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۶۲... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: چوپائے کی آنکھ (ضائع کرنے) میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ (واجب) ہے۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبة، بیھقی

۴۰۱۶۳... سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ کسی غلام کو کسی حاجی نے بے لگام چھوڑ دیا، تو بنی عائذ کا ایک شخص اور وہ کھیلتے تھے تو اس غلام نے اس عائذی کو مارڈالا، بعد میں اس (مقتول) کا باپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کے خون کا مطالبہ کرنے آیا، حضرت عمر نے اس کی دیت دینے سے انکار کردیا، اور فرمایا: اس کا مال نہیں، تو عائذی بولا: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اسے ماردیتا؟ آپ نے فرمایا: تب تم اس کی دیت ادا کرتے، وہ کہنے لگا: پھر تو وہ چتکبرا سانپ ہوا اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کاٹتا پھرے اور اگر اسے قتل کیا جائے تو اس کا انتقام لیا جائے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بس وہ سانپ ہی ہے۔ مالک، عبدالرزاق

سائبہ وہ آزاد کردہ غلام ہوتا ہے جس کا نہ کوئی وارث ہو اور نہ آزاد کنندہ کا ولاء، تو وہ جہاں چاہے اپنا مال صرف کرے، اس طرح غلام آزاد کرنے سے حدیث میں ممانعت آئی ہے۔

۴۰۱۶۴... حبیب بن صہبان سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ مسلمانوں کی پیٹھیں اللہ تعالیٰ کی رکھ ہیں (محفوظ جگہ) کسی کے لئے انہیں بغیر حد کے زخمی کرنا حلال نہیں، میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی کہ آپ کھڑے ہو کر اپنا بدلہ دلوار ہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۶۵... زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان ومعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مشرک کی دیت مسلمان سے نہ لیتے تھے۔ دار قطنی، بیھقی

۴۰۱۶۶... ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے قصداً قتل کیا تھا تو مقتول کے بعض ورثاء نے معاف کردیا آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ جان ان سب کے لئے تھی پس جب انہوں نے معاف کردیا تو جان زندہ کردی گئی لہٰذا آپ اس کا حق نہیں لے سکتے یہاں تک کہ کوئی دوسرا اسے لے، تو حضرت عمر نے فرمایا: آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: مری رائے یہ ہے کہ آپ اس کے مال میں دیت مقرر کریں اور معاف کرنے والوں کا حصہ ختم کردیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مری بھی یہی رائے ہے۔ الشافعی، بیھقی

۴۰۱۶۷... حکم بن عیینہ، عرفجہ سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: والد پر بیٹے کی دیت نہیں۔ بیھقی، ابن ابی شیبة

۴۰۱۶۸... یزید بن ابی منصور سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات کی اطلاع پہنچی کہ بحرین پران کے گورنر ابن الجارود یا ابن ابی الجارود کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے اور پاس کہا جاتا تھا اس کے خلاف گواہی تھی کہ وہ مسلمانوں کے دشمن سے خط وکتابت کرتا اور ان سے مل جانے کا عزم رکھتا ہے تو مذکورہ گورنر نے اسے قتل کردیا جب کہ وہ کہہ رہا تھا۔ ہائے عمر! ہائے عمر! مری مدد کرو، تو حضرت عمر نے اپنے گورنر کو لکھا کہ وہ ان کے پاس آئے جب وہ آیا تو حضرت عمر علیحدہ اس کے لئے بیٹھے آپ کے ہاتھ میں ایک بھالہ تھا، جب وہ آپ کے پاس کمرہ میں آیا تو آپ نے بھالہ سے اس کی داڑھی اوپر چڑھائی اور فرمانے لگے: اور پاس! میں حاضر ہوں اور پاس! میں حاضر ہوں اور جارود کہنے لگے: امیر المومنین اس نے ان سے مسلمانوں کی پوشیدہ باتیں کی ہیں اوران سے الحاق کا عزم کیا تھا، حضرت عمر نے فرمایا تم نے صرف اس کے ارادہ پر اسے مارڈالا، ہم میں سے کس نے اس کا ارادہ نہ کیا، اگر یہ طریقہ نہ پڑ جاتا تو میں تمہیں اس کے بدلہ قتل کردیتا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۱۶۹... نزال بن سبرة سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجناد کے گورنروں کو لکھا کہ مری وجہ سے کوئی جان قتل نہ کی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبة، بیھقی

حمل ساقط کرنے کا تاوان

۴۰۱۷۰.....مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ ایک عورت نے کسی عورت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہوگیا، یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا، تو آپ نے ہاتھ پھیرنے والی کو حکم دیا کہ وہ کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۱.....اسود بن قیس اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں: کہ ایک لڑکا زید بن مرجان کے گھر میں داخل ہوا جسے زید کی کسی اونٹنی نے مار کر ہلاک کر دیا ادھر لڑکے کے ورثاء نے اونٹنی کی کونچیں (ٹانگیں) کاٹ دیں پھر یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فیصلہ کرانے آئے، آپ نے لڑکے کا خون رائیگاں قرار دیا اور باپ پر اونٹنی کی قیمت (بطور ضمان) واجب کی۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۲.....قتادہ سے روایت ہے: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص کا مقدمہ لایا گیا جس نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا، مقتول کے ورثاء آئے ان میں سے ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا جو آپ کے پاس بیٹھتے تھے: آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ وہ قتل سے بچ گیا، تو آپ نے ان کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: علم سے بھرا برتن ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۳.....قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کے بدلہ میں ایک مرد کو قتل کیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۷۴.....قاسم بن ابی بزہ سے روایت ہے کہ شام میں ایک مسلمان نے کسی ذمی کو مار ڈالا، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے سامنے فیصلہ پیش ہوا، آپ نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً لکھا: کہ اگر یہ اس شخص کی عادت ہے تو اسے بھیج دو میں اسے قتل کروں اور اگر یہ اس کی غضبناکی تھی جو اس نے کی تو اس پر چار ہزار کی دیت واجب کرو۔عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۱۷۵.....حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک لونڈی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: کہ میرے آقا نے مجھ پر تہمت لگائی اور مجھے آگ پر بٹھایا جس کی وجہ سے میری شرمگاہ جھلس گئی تو حضرت عمر نے اس سے فرمایا: اس نے کوئی چیز دیکھی؟ وہ بولی: نہیں، آپ نے فرمایا: تم نے اس کے سامنے کوئی اعتراف کیا؟ اس نے کہا: نہیں حضرت عمر نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ، حضرت عمر نے جب اس شخص کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کا عذاب دینا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا، امیر المؤمنین! میں نے اس پر تہمت رکھی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے کوئی چیز دیکھی؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اس نے تمہارے سامنے کوئی اعتراف کیا؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ غلام کا بدلہ آقا سے اور بیٹے کا بدلہ باپ سے نہ لیا جائے تو میں تم سے اس کا بدلہ لیتا، اور اسے سو کوڑے مارے اور لونڈی سے فرمایا: تم جاؤ، تم اللہ تعالیٰ کی خاطر آزاد ہو (آج سے) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باندی ہو، میں گواہ ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو آگ سے جلایا گیا یا اس کا مثلہ کیا گیا تو وہ آزاد ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔

طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیہقی

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۱۴۔

۴۰۱۷۶.....احنف بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت علی و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آزاد کے بارے میں پوچھا گیا جو غلام کو قتل کر دے آپ دونوں حضرات نے فرمایا: اس میں جتنی اس کی قیمت بنتی ہے وہ واجب الاداء ہے۔مسند احمد، فی العلل، دارقطنی، بیہقی و صححہ

۴۰۱۷۷.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا آپ بیٹے سے باپ کا بدلہ لے رہے تھے اور باپ سے بیٹے کا بدلہ نہیں لے رہے تھے۔عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۱۷۸.....سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے بدلہ پانچ یا سات آدمی قتل کئے

جنہوں نے اسے دھوکے سے قتل کیا تھااور فرمایا: اگر اس کے قتل میں صنعاء والے شامل ہوتے تو میں ان سب کو اس کے بدلہ میں قتل کرتا۔
مالک والشافعی، عبدالرزاق، بیهقی

ہر قاتل سے بدلہ لیا جائے گا

۴۰۱۷۹ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو گوشت کے لقمہ کی طرح مارتا ہے پھر وہ سمجھتا ہے کہ میں اس سے بدلہ نہیں لوں گا، اللہ کی قسم! جو بھی ایسا کرے گا میں اس سے بدلہ لوں گا۔ ابن سعد وابو عبیدة فی الغریب بیهقی

۴۰۱۸۰ ... جریر سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص تھا پھر ان لوگوں نے مال غنیمت حاصل کیا حضرت ابوموسیٰ نے اسے اس کا حصہ دیا مگر پورا نہیں دیا تو اس نے پورے حصہ سے کم لینے سے انکار کر دیا، تو ابوموسیٰ نے اسے بیس کوڑے مارے اور اس کا سر منڈوا دیا، اس نے اپنے بال جمع کئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا، جیب سے بال نکال کر حضرت عمر کے سینے کی طرف پھینک دیئے آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اس نے اپنا قصہ بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوموسیٰ کو لکھا: (السلام علیکم) امابعد، فلاں بن فلاں نے مجھے اس طرح کے واقعہ کی خبر دی ہے میں تمہیں قسم دیتا ہوں تم نے جو کچھ کیا اگر بھری مجلس میں کیا تو اس کے لئے بھری مجلس میں بیٹھو اور وہ تم سے بدلہ لے گا اور اگر تم نے جو کچھ کیا وہ تنہائی میں کیا تو اس کے لئے تنہائی میں بیٹھو تا کہ وہ تم سے بدلہ لے، جب مذکورہ خط ان تک پہنچا اور آپ بدلہ دینے کے لئے بیٹھے تو وہ شخص کہنے لگا: میں نے اللہ کے لئے معاف کر دیا ہے۔ رواہ البیهقی

۴۰۱۸۱ ... زید بن وھب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کو قتل کر دیا اس کے تین بھائیوں نے اس (قاتل) کے خلاف حضرت عمر سے مدد طلب کی پھر ان میں سے ایک نے معاف کر دیا تو حضرت عمر نے باقیوں سے کہا: تم دونوں دو تہائی دیت لے لو کیونکہ اس کے قتل کی کوئی راہ نہیں رہی۔
رواہ البیهقی

۴۰۱۸۲ ... حکم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: کوئی شخص نبی ﷺ کے بعد ہرگز بیٹھ کر امامت نہ کرے، اور بچہ کا جان بوجھ کر یا غلطی سے قتل کرنا برابر ہے اور جو عورت اپنے غلام سے شادی کرے تو بطور حد اسے کوڑے مارو۔
سعد بن نصر فی الاول من حدیثه، بیهقی وقال هذا منقطع وفیه جابر الجعفی ضعیف

۴۰۱۸۳ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں ہڈی کا بدلہ نہیں لیتا۔ سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۱۸۴ ... عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی شخص کی ران توڑ دی وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فیصلہ کے لئے حاضر ہوا، اور کہنے لگا: امیر المؤمنین! مجھے بدلہ دلوائیے! آپ نے فرمایا: تیرے لئے بدلہ نہیں، تیرے لئے دیت ہے تو وہ شخص بولا: تو مجھے چتکبرے سانپ کی طرح سمجھیں! اسے قتل کیا جائے تو انتقام لیا جائے اور اسے چھوڑا جائے تو کاٹے، آپ نے فرمایا: تو چتکبرے سانپ جیسا ہی ہے۔ سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۱۸۵ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: کہ دیت ثابتہ میں تین سالے اور تیس چار سالے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں اور یہ عمداً قتل کے مشابہ ہے۔ سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۱۸۶ ... ابوقلابہ کے چچا سے روایت ہے کہ ایک شخص کو پتھر مارا گیا جس کی وجہ سے اس کی سماعت، گویائی، عقل اور مردانہ قوت جاتی رہی وہ عورتوں کے نزدیک جانے کا نہ رہا تو حضرت عمر نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ کیا جب کہ وہ زندہ تھا۔ عبدالرزاق، بیهقی

۴۰۱۸۷ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بازو کے توڑنے میں دو سو درہم ہیں۔ رواہ البیهقی

۴۰۱۸۸ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ انہوں نے ایک آدمی کی پنڈلی جو توڑی گئی اس کے بارے آٹھ اونٹ دینے کا فیصلہ کیا۔
مخاری فی تاریخه، بیهقی

دیت لینے کا ایک عجیب واقعہ

۴۰۱۸۹..... زید بن وھب سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے اور ان کے دونوں ہاتھ ان کے کانوں میں تھے اور وہ یہ کہتے جا رہے تھے: میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! لوگوں نے کہا: انہیں کیا ہو گیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ان کے پاس ان کے کسی امیر کی طرف سے خبر آئی کہ ان کے سامنے ایک نہر آ گئی اور ان کے پاس کشتیاں نہ تھیں تو ان کا امیر کہنے لگا: ہمارے لئے کوئی شخص تلاش کرو جو نہر کی گہرائی جان سکے، اتنے میں ایک بوڑھا شخص لایا گیا، وہ کہنے لگا: مجھے ٹھنڈک کا خدشہ ہے اور وہ سردیوں کا موسم تھا، چنانچہ امیر نے اسے مجبور کیا اور نہر میں اتار دیا، ٹھنڈک نے اسے زیادہ دیر نہیں رکھا کہ وہ پکار کر کہنے لگا: ہائے عمر! پھر وہ ڈوب گیا، آپ نے اس امیر کی طرف خط لکھا، وہ آپ کے پاس آیا، آپ کچھ دن اس سے اعراض کرتے رہے، آپ کو جب بھی کسی پہ غصہ آتا تو اسے اس کی سزا دیتے، پھر آپ نے فرمایا: اس شخص کا کیا ہوا جسے تم نے قتل کر دیا تھا؟ وہ کہنے لگا: امیر المومنین! میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ تو نہ کیا تھا، ہمارے پاس نہر عبور کرنے کی کوئی چیز نہ تھی ہم نے چاہا کہ پانی کی گہرائی کا پتہ لگا سکیں، پھر ہم نے اس طرح کیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: ایک مسلمان شخص مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ عزیز ہے جو تم لے کر آئے ہو، اگر طریقہ پڑ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا جاؤ! اس کے گھر والوں کو دیت دو اور یہاں سے چلے جاؤ، پھر مجھے نظر نہ آنا۔ رواہ البیھقی

۴۰۱۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو قصداً قتل کرے پھر اس پر قصاص واجب نہ ہو سکے، اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۱..... قاسم بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ کوفہ کے دو شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، ان دونوں نے کہا: امیر المومنین! ہمارا چچازاد بھائی قتل ہو گیا ہے، ہم اس کے خون میں برابر سرابر ہیں۔ آپ برابر خاموش رہے اور ان کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہے تھے یہاں تک کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی قسم لی، اور ان پر حملہ کرنے لگے تو انہوں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا تو آپ رک گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمارے لئے ہلاکت ہو اگر ہم اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کریں، ہمارے لئے ہلاکت ہو اگر ہم اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کریں، تم میں دو انصاف والے گواہ ہوں انہیں مرے پاس لاؤ وہ مجھے بتائیں کہ اسے کس نے قتل کیا پھر میں تمہیں اس کا بدلہ دلواؤں گا، ورنہ تمہارے گاؤں کے لوگ قسمیں کھائیں اللہ کی قسم نہ ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے، پھر اگر وہ قسم کھانے سے رک جائیں، تو تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں پھر تمہارے لئے دیت ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۰۱۹۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے ایک آدمی کو پکڑا اور دوسرے نے اسے قتل کیا، قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے۔ رواہ دارقطنی

۴۰۱۹۳..... اسی طرح عاصم بن ضمرۃ سے روایت ہے فرمایا حضرت علی نے فرمایا: قتل خطا کی دیت چار چوتھائی ہے، پچیس تین سالے، پچیس چار سالے، پچیس دو سالے پچیس یکسالے۔ ابو داؤد، دارقطنی، ابن ماجۃ، عبدالرزاق

۴۱۰۹۴..... ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عطا سے کہا: ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑ کر رکھا اور دوسرے نے اسے قتل کر دیا، انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو تاموت جیل میں رکھا جائے۔ ابن حبان

قتل میں مدد کرنے والے کو عمر قید کی سزا

۴۱۰۹۵..... قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا: کہ قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو موت تک قید

کیا جائے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۶ ...ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: کسی نے دیوار پر بچہ کو آواز دی: پیچھے ہٹ، تو وہ گر کر مر گیا؟ انہوں نے فرمایا: لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ اسے تاوان دینا پڑے گا فرماتے ہیں: اس نے اسے ڈرادیا اس لئے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۷ ...حیی بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص یعلیٰ کے پاس آیا اور کہا: یہ مرے بھائی کا قاتل ہے! انہوں نے اسے اس کے حوالہ کر دیا، اس نے تلوار سے اس کی ناک کاٹ دی اور وہ یہ سمجھا کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے جب کہ اس کی کچھ سانس باقی تھی، اس کے گھر والے اسے لے گئے اور اس کا علاج معالجہ کیا اور وہ تندرست ہوگیا، پھر وہ یعلیٰ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مرے بھائی کا قاتل! تو انہوں نے کہا کیا میں نے اسے تمہارے حوالہ نہ کر دیا تھا؟ تو اس نے اس کا قصہ سنایا، یعلیٰ نے اسے بلا بھیجا، اس کے اعضا شل ہو چکے تھے آپ نے اس کے زخموں کا اندازہ لگایا تو اس میں دیت پائی، پھر یعلیٰ نے اس سے کہا: چاہو تو اسے دیت دے دو اور اسے قتل کر دو ورنہ اسے چھوڑ دو، وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا اور یعلیٰ کے خلاف مدد طلب کرنے لگا، حضرت عمر نے یعلیٰ کو لکھا: کہ مرے پاس آجاؤ! وہ آپ کے پاس آئے اور سارا واقعہ بتایا، حضرت عمر نے حضرت علی سے مشورہ کیا، تو انہوں نے یعلیٰ کے فیصلہ کے مطابق مشورہ دیا، پھر دونوں حضرات یعلیٰ کے فیصلہ پر متفق ہو گئے کہ وہ اسے دیت دے کر اسے قتل کر دے یا اسے چھوڑ دے قتل نہ کرے، حضرت عمر نے یعلیٰ سے کہا: تم قاضی ہو اور انہیں ان کے عہدہ پر واپس بھیج دیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۱۹۸ ابن المسیب سے روایت ہے کہ شام کا ایک شخص تھا جسے جبیر کہا جاتا تھا، اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا اور اسے قتل کر دیا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بارےمیں فیصلہ کرنے میں مشکل میں پڑ گئے، انہوں نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ وہ اس بارے میں حضرت علی سے پوچھیں، انہوں نے حضرت علی سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: جس کی تم نے اطلاع دی ہمارے شہروں میں ایسا نہیں ہوتا، تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں آپ سے اس بارے میں پوچھوں، تو حضرت علی نے فرمایا: میں ابوالحسن عظیم سردار ہوں، وہ اپنا سب کچھ دے دے البتہ اگر وہ چار گواہ پیش کرے تو دوسری بات ہے۔الشافعی، عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیهقی

۴۰۱۹۹ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مرد عورت کے درمیان، زخموں، خون کرنے یا اس کے علاوہ کوئی قصداً معاملہ ہو تو اس میں قصاص ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۰ ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے محمد نے بتایا جس کے بارے مرا گمان ہے کہ وہ عبیداللہ العرزمی کے بیٹے ہیں کہ حضرت عمر وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص قصاص میں مر جائے تو اس کے لئے کوئی حد نہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے فیصلہ) نے اسے قتل کیا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۱ ...حسن بصری سے روایت ہے: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کی طرف پیغام بھیجا جس کا خاوند گھر پر نہیں تھا کہ اس کے گھر کوئی آتا ہے، اس نے اس کا انکار کیا آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا، لوگوں نے اس سے کہا: کہ امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہو! وہ کہنے لگی: ہائے افسوس! مرا اور عمر کا کیا واسطہ! اچانک جب وہ راستہ میں تھی گھبرا گئی اسے دردزہ شروع ہوا پھر وہ کسی گھر میں داخل ہوئی جہاں اس نے اپنا بچہ جنا، بچہ نے دو چیخیں ماریں اور مر گیا، بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رسول اللہ ﷺ سے مشورہ طلب کیا، تو کچھ نے یہ مشورہ دیا کہ آپ پر کوئی چیز واجب نہیں کیونکہ آپ تو صرف والی اور ادب سکھانے والے ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش بیٹھے تھے، آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر انہوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی ہے تو ان کی رائے غلط ہے اور اگر انہوں نے آپ کی خواہش میں یہ بات کہی ہے تو انہوں نے آپ سے خیر خواہی نہیں کی، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی دیت آپ کے ذمہ ہے، کیونکہ آپ ہی نے اسے خوفزدہ کیا اور آپ کی خاطر اس نے اپنے بچہ کو جنم دیا، چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اس بچہ کی دیت قریش پر تقسیم کریں، یعنی قریش سے اس کی دیت

وصول کریں کیونکہ ان سے غلطی ہوئی۔ عبدالرزاق، بیہقی

معالج سے تاوان وصول کرنا

۴۰۲۰۲..... مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طبیب کے بارے میں فرمایا: اگر وہ علاج پر کسی کو گواہ نہ بنائے تو اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے، یعنی وہ ضامن ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۳ ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا اے طبیبو، جانوروں کا علاج کرنے والو اور حکیمو اتم میں سے جو کوئی کسی انسان یا کسی جانور کا علاج کرے، تو وہ اپنے لئے برائت حاصل کر لیا کرے، اس لئے کہ جس نے کسی بیماری کا علاج کیا اور اپنے لئے برأت حاصل نہ کی اور بعد وہ انسان یا جانور ہلاک ہو گیا تو وہ طبیب ضامن ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۴ ..... حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت ہے اگر چہ وہ آزاد کی دیت کی قسم کھائے۔ رواہ عبدالرزاق،

۴۰۲۰۵ ..... (مسند جابر رضی اللہ عنہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ میں ایک شخص کا مقدمہ پیش ہوا، جس نے دوسرے شخص کی ران پر سینگ مارا تھا، تو جس کی ران میں سینگ مارا گیا تو وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوائیے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا علاج کراؤ اور کچھ عرصہ دیکھو کیا بنتا ہے، وہ شخص کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوائیے تو آپ نے پھر یہی فرمایا، پھر وہ کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے بدلہ دلوائیے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بدلہ دلوایا، تو جس نے بدلہ طلب کیا اس کی ٹانگ خشک ہو گئی اور جس سے بدلہ لیا گیا وہ تندرست ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون بے کار قرار دیا۔ رواہ ابن عساکر

اگر یہ شخص خاموش رہتا اور معاملہ نبی ﷺ کی مرضی پر چھوڑ دیتا تو اسے بدلہ مل جاتا لیکن اس نے بے صبری کی جس کا نتیجہ ظاہر ہو گیا۔

۴۰۲۰۶ سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ بیٹے سے باپ کا بدلہ دلوار ہے تھے اور باپ سے بیٹے کا بدلہ نہیں دلوار ہے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ..... ضعیف الترمذی ۲۳۴۔ مسند ابی لیلیٰ۔

۴۰۲۰۷ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنس مکھ اور خوش طبع آدمی تھے، ایک دفعہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگوں سے گفتگو کر کے انہیں ہنسا رہے تھے، نبی ﷺ ان کی کوکھ میں اپنی انگلی سے کچوکا لگایا تو وہ کہنے لگے، آپ نے مجھے تکلیف دی آپ علیہ السلام نے فرمایا: بدلہ لے لو، وہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! آپ کے جسم پر قمیص ہے اور مرے قمیص نہ تھی، تو نبی علیہ السلام نے اپنی قمیص اٹھائی تو وہ آپ سے چمٹ گئے اور آپ کے پہلو کو بوسہ دے کر کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ! میرا صرف یہ ارادہ تھا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۲۰۸ ..... ابن زبیر سے روایت ہے، جس نے ہتھیار سے اشارہ کیا پھر اس سے مارا تو اس کا خون رائیگاں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۰۹ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر سو آدمی ایک شخص کو قتل کر دیں تو سو اس کے بدلہ میں قتل کئے جائیں گے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۰ عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے ایک شخص سینگ سے زخمی کیا، تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے بدلہ دلوائیے آپ نے فرمایا: رہنے دو یہاں تک کہ تم تندرست ہو جاؤ (لیکن) اس نے دو یا تین مرتبہ یہی تکرار کی اور نبی علیہ السلام فرما رہے تھے تندرست ہونے تک رہنے دو، پھر آپ نے اسے بدلہ دلوایا، بعد میں بدلہ لینے والا لنگڑا ہو گیا، دوبارہ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میرا شریک ٹھیک ہو گیا اور میں لنگڑا ہو گیا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ ٹھیک ہونے تک بدلہ نہ طلب کرو (لیکن) تم نے میری نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دور کیا اور تمہاری لنگڑاہٹ برباد کر دی، پھر نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ جس کے زخم ہوں وہ اپنے زخم

ٹھیک ہونے تک بدلہ طلب نہ کرے۔ زخم جس مقدار کو پہنچے اس کے مطابق معاملہ ہوگا، اور عضو کی بے کارگی یا لنگڑاہٹ تو اس میں بدلہ نہیں بلکہ اس میں تاوان ہے، اور جس نے کسی زخم کا بدلہ طلب کیا پھر جس سے بدلہ طلب کیا گیا اسے نقصان پہنچا تو اس کے شریک کے زخم سے جتنا نقصان ہوا اس کا تاوان دینا پڑے گا اور آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے غلام سے کسی آدمی کو قتل کرنے کا حکم دے تو یہ اس کی تلوار یا کوڑے کی طرح ہے، آقا کو قتل کیا جائے اور غلام کو جیل میں بند کیا جائے گا۔ الشافعی، بیھقی

۴۰۲۱۲۔۔۔ اسی طرح میسرہ سے روایت ہے فرمایا ایک شخص اور اس کی ماں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، وہ کہنے لگی، میرے اس بیٹے نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے تو بیٹا بولا: میرے غلام نے میری ماں سے صحبت کی ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم دونوں بڑے نقصان اور خسارہ میں پڑ گئے ہو، اگر تم سچی ہو تو تمہارا بیٹا قتل کیا جائے گا اور اگر تمہارا بیٹا سچا ہے تو ہم تمہیں سنگسار کریں گے، پھر حضرت علی نماز کے لئے چلے گئے، تو لڑکا ماں سے کہنے لگا: کیا سوچتی ہو؟ وہ مجھے قتل کریں اور تمہیں سنگسار کریں، پھر وہ دونوں چلے گئے، جب آپ نماز پڑھ چکے تو ان دونوں کے بارے میں پوچھا، تو لوگوں نے بتایا وہ چلے گئے ہیں۔ بیھقی، دار قطنی

۴۰۲۱۳۔۔۔ اسی طرح حکم سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ایک دوسرے کو مارا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے کا ضامن قرار دیا۔

۴۰۲۱۴۔۔۔ شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ایسی قوم کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو آپس میں لڑے ان میں سے بعض نے بعض کو قتل کر دیا، تو آپ نے ان لوگوں کے لئے جو قتل کئے گئے ان پر جنہوں نے قتل کیا دیت کا فیصلہ کیا اور جتنے ان کے زخم تھے ان کے بقدر ان کی دیت معاف کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۱۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بچہ اور مجنون کا قصد (قتل کرنا) (قتل) خطا ہے۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۲۱۶۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کو قتل کر دیا، اور قتل بھی زیور کی وجہ سے کیا پھر اس کا سر پتھر سے کچل کر اسے انصار کے کنویں میں ڈال دیا، تو اسے نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا کہ اسی حالت میں مر جائے، چنانچہ اسے رجم کیا گیا اور وہ مر گیا۔ رواہ عبدالرزاق

قصاص سے منسلک

۴۰۲۱۷۔۔۔ حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بدلہ لینے کے لئے ایک اعرابی کو بلایا جسے ان جانے میں آپ کے ہاتھ سے خراش لگ گئی تھی۔ تو جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے، اور کہنے لگے اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ آپ کو زبردست اور متکبر بنا کر نہیں بھیجا تو آپ نے اعرابی کو بلایا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لو، تو اعرابی نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے آپ کے لئے جائز کر دیا، اگر آپ مجھے مار بھی دیتے تب بھی میں آپ سے کبھی بدلہ نہ لیتا، چنانچہ آپ نے اس کے لئے دعائے خیر کی۔ (ز)

۴۰۲۱۸۔۔۔ ہم سے ابوخالد الاحمر نے ابن اسحاق کے حوالہ سے نقل کیا وہ یزید بن عبداللہ بن ابی قسیط سے وہ قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اضم کی طرف ایک سریہ میں بھیجا راستہ میں ہم لوگ عامر بن اضبط سے ملے اس نے اسلام، والا سلام کیا، تو ہم اس کے قتل سے رک گئے (لیکن) محلم بن جثامہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، اور جب اسے قتل کر دیا تو اس کا اونٹ، اس کے چمڑے اور جو اس کا سامان تھا لے لیا، پھر جب ہم لوگ واپس آئے تو ہم نے اس کی چیزیں ساتھ لائیں اور آپ کو اس کے واقعہ کی اطلاع دی، اتنے میں آیت نازل ہوئی:

اے ایمان والو! ”جب تم زمین میں سفر کرنے لگو تو خوب تحقیق کر لیا کرو“۔ آیت سورہ نساء

ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے محمد بن جعفر نے زید بن ضمیرہ کے حوالہ سے بتایا، فرماتے ہیں: مجھے میرے والد اور چچا نے بتایا وہ دونوں حنین میں

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر درخت کے نیچے بیٹھ گئے، تو اقرع بن حابس جو خندف کے سردار تھے محلم کا دفاع کرنے کھڑے ہوئے۔ اور عیینہ بن حصن عامر بن اضبط قیسی جو اشجعی تھے کے خون کا مطالبہ کرتے نبی علیہ السلام کے پاس کھڑے ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے عیینہ بن حصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں اس کی عورتوں کو ایسا ہی غم چکھاؤں گا جیسا اس نے مری عورتوں کو چکھایا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ دیت قبول کرو گے، تو انہوں نے انکار کر دیا، تو بنی لیث کا ایک شخص کھڑا ہوا جسے مکیتل کہا جاتا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اس مقتول کو اسلام کی ابتداء میں صرف ان بکریوں سے تشبیہ دے سکتا ہوں جو آئی ہوں اور ان پہ پتھراؤ کیا جائے اور آخری کو بدکا دیا جائے، آج کوئی قانون بنایا جائے اور کل تبدیل کر دیا جائے، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ہم تمہیں اپنے اس سفر میں پچاس اونٹ دیت دیتے ہیں اور پچاس جب ہم واپس ہوں گے، تو انہوں نے دیت قبول کر لی، اور کہنے لگے: اپنے آدمی کو بلاؤ رسول اللہ اس کے لئے استغفار کریں، اسے لایا گیا اور اس کا حلیہ بیان کیا گیا، اس کے اوپر ایک لباس تھا جس میں وہ قتل ہونے کے لئے تیار تھا، یہاں تک کہ اسے نبی علیہ السلام کے سامنے بٹھایا گیا، تو آپ نے فرمایا: تمہارا نام؟ اس نے کہا: محلم بن جثامہ، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! محلم بن جثامہ کی بخشش نہ فرمانا، فرماتے ہیں: ہم لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آپ نے ظاہری طور پر ایسا کیا ہوگا پوشیدہ طور پر اس کے لئے استغفار کیا ہوگا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے عمرو بن عبید نے حسن کے واسطہ سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: تو نے اللہ کے لئے اسے امان دی اور پھر قتل کر دیا، اللہ کی قسم! وہ شخص یعنی محلم ایک ہفتہ میں مر گیا، فرماتے ہیں میں نے حسن سے سنا: اللہ کی قسم وہ تین بار دفن کیا گیا اور ہر بار زمین اسے باہر پھینک دیتی، تو انہوں نے اسے پہاڑ کے شگاف میں ڈال دیا اور اس پر پتھر پھینک دیئے، پھر اسے درندے کھا گئے، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا واقعہ ذکر کیا تو اس پر فرمایا: اللہ کی قسم! زمین اس سے زیادہ برے کو پھینک دیتی، لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تمہیں تمہاری عزت وحرمت سے آگاہ کریں۔ مصنف ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۱۹۔۔۔ ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: میں نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنے غلام کو کسی کے قتل کرنے کا حکم دیتا ہے تو (اس کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: حکم دینے والے پر، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے ہیں: حکم دینے والا آزاد شخص قتل کیا جائے اور غلام قتل نہ کیا جائے۔ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ

۴۰۲۲۰۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نشائی نشہ کی حالت میں جو تہمت کرے اس پر حد قائم کی جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

بدلہ چکانے کا انوکھا طریقہ

۴۰۲۲۱۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں میں نے مالیدہ بنایا اور لے کر آئی میں نے سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: کھاؤ! وہ کہنے لگیں: مجھے پسند نہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں کھانا پڑے گا ورنہ میں اس سے تمہارا چہرہ تھوپ دوں گی، تو وہ کہنے لگیں: میں تو نہیں چکھوں گی، میں نے پیالہ سے تھوڑا سا مالیدہ لیا اور ان کے چہرہ پر مل دیا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، آپ نے ان کے لئے اپنا گھٹنہ جھکایا تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لیں، انہوں نے پیالہ سے تھوڑا سا مالیدہ لیا اور میرے چہرہ پر مل دیا، رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ رواہ ابن النجار

۴۰۲۲۲۔۔۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص سے ملے جس پر زرد رنگ لگا ہوا تھا اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی (جو کھجور کی شاخ کی تھی) نبی ﷺ نے فرمایا: رنگدار بوٹی کا نشان لگا لیتے، پھر آپ نے شاخ سے اس شخص کے پیٹ میں کچوکا لگایا اور فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا! اس شخص کے پیٹ پر بغیر خون نکلے اس کا نشان پڑ گیا تو وہ شخص کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے بدلہ چاہئے! لوگوں نے کہا: کیا تم

رسول اللہ ﷺ سے بدلہ لوگے، وہ صاحب کہنے لگے: کسی کی جلد کو مری جلد پر کوئی فضیلت نہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا: بدلہ لے لو! تو اس شخص نے نبی علیہ السلام کے پیٹ کو بوسہ دیا اور کہا: میں اس لئے آپ سے بدلہ نہیں لیتا کہ آپ قیامت کے روز مرے لئے شفاعت فرمائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۳ ...... حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی تھے جنہیں سوادۃ بن عمرو کہا جاتا تھا وہ ایسے خوشبو لگاتے گویا کہ وہ شاخ ہیں نبی علیہ السلام جب بھی ان کو دیکھتے تو جھومنے لگتے، ایک دن وہ آئے اور اسی طرح خوشبو میں بسے تھے تو نبی علیہ السلام نے جھک کر ایک لکڑی جو آپ کے ہاتھ میں تھی سے انہیں کچوکا لگایا جس سے وہ زخمی ہو گئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! مجھے بدلہ چاہئے، تو نبی علیہ السلام نے انہیں وہ لکڑی دی، آپ دو قمیصیں پہنے ہوئے تھے آپ انہیں اٹھانے لگے تو لوگوں نے انہیں ڈانٹا تو وہ رک گئے پھر جب اس جگہ پہنچے جہاں انہیں خراش لگی تھی تو چھڑی پھینک کر آپ سے چمٹ گئے اور آپ کو چومنے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! میں اس لئے اپنا بدلہ چھوڑتا ہوں کہ آپ اس کی وجہ سے قیامت کے روز مرے لئے شفاعت کریں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۴ ...... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سے ایک شخص کو بدلہ لینے دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سے بدلہ لینے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۵ ...... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ضرار بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا کہ ایک لڑکا آیا اور اس نے مجھے طمانچہ مارا تو میں نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور لڑکے کے منہ پر طمانچہ مارنے لگا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: بدلہ لو۔ خطیب

اسلام سے پہلے کا خون بہا معاف ہے

۴۰۲۲۶ ...... (مسند ابان بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت کے ہر خون کو ختم کردیا۔ بخاری فی تاریخه والبزار وابن ابی داؤد، عبدالرزاق والبغوی وابن قانع والباوردی وابو نعیم والخطیب فی المتفق والمفترق، قال البغوی: لا نعلم لا بان بن سعید مسندًا غیرہ

۴۰۲۲۷ ...... حضرت عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم کو حنین کی غنیمتوں کا نگراں بنا کر بھیجا، ادھر ابوجہم کو یہ اطلاع ملی کہ مالک بن برصاء، یا حارث بن برصاء نے غنیمت میں خیانت کی ہے، تو ابوجہم نے انہیں مار کر زخمی کردیا جس سے ان کی ہڈی ٹل گئی وہ شخص نبی علیہ السلام کے پاس آئے، اور آپ سے بدلہ کا سوال کرنے لگے، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس نے تمہیں کسی گناہ پر مارا ہے جو تم نے کیا ہے تمہارے لئے کوئی بدلہ نہیں، البتہ تمہارے لئے سو بکریاں ہیں، لیکن وہ راضی نہ ہوئے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے لئے دو سو بکریاں ہیں، پھر بھی وہ راضی نہیں ہوئے، تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے تین سو بکریاں ہیں لیکن میں اس میں اضافہ نہیں کروں گا چنانچہ وہ شخص راضی ہو گیا۔ رواہ عبدالرزاق

غلام کا قصاص

۴۰۲۲۸ ...... عمرو بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آدمی کو اپنے غلام کی وجہ سے قتل نہیں کرتے تھے، البتہ اسے سو کوڑے مارتے تھے، اور ایک سال قید خانہ میں رکھتے اور سال بھر مسلمانوں کے ساتھ جو حصہ اس کا بنتا تھا اس سے محروم رکھتے تھے۔ یہ تب ہے جب آقا اسے جان بوجھ کر قتل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۲۹ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سو کوڑے لگوائے، اور سال کے لئے اسے جلاوطن کیا اور مسلمانوں میں سے اس کا حصہ ختم کیا اور اس سے بدلہ نہیں لیا۔
مصنف بن ابی شیبه، ابن ماجه، ابویعلی، والحارث، حاکم، بیهقی

۴۰۲۳۰..... (مسند سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبداللہ بن سندر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ زنباع بن سلامہ جذامی کا ایک غلام تھا تو انہوں نے اس پر مشقت ڈالی اور اسے کنکری ماری جس سے اس کی ناک کٹ گئی، تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور سارا واقعہ کہہ سنایا، تو آپ نے زنباع کو سخت ڈانٹا اور اس غلام کو ان سے آزاد کرالیا، تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے وصیت کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں ہر مسلمان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۲۳۱..... (مسند عبداللہ بن عمرو، زنباع) ابو روح بن زنباع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو اپنی لونڈی کے ساتھ مشغول پایا تو اس کا ذکر اور ناک کاٹ دی، وہ غلام نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کیا، تو نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ایسا کرنے پر تمہیں کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا: بس ایسے ویسے، تو نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: جاؤ تم آزاد ہو۔ رواہ عبدالرزاق

ذمی کا قصاص

۴۰۲۳۲..... مکحول سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نبطی کو بلایا کہ وہ بیت المقدس کے پاس ان کی سواری پکڑے اس نے انکار کر دیا، حضرت عبادہ نے اسے مار کر زخمی کر دیا، اس نے ان کے خلاف حضرت عمر بن خطاب سے مدد طلب کی، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ انہوں نے کہا: امیر المومنین! میں نے اسے کہا: کہ مری سواری پکڑ، اس نے انکار کیا، اور میں ایسا شخص ہوں جس میں تیزی ہے اس لئے میں نے اسے مار دیا، حضرت عمر نے فرمایا قصاص کے لئے بیٹھو، تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کے لئے اپنے بھائی سے بدلہ لیں گے تو حضرت عمر نے قصاص چھوڑ دیا اور دیت کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی

۴۰۲۳۳..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے ساتھیوں میں ایک شخص لایا گیا جس نے کسی ذمی کو زخمی کیا تھا آپ نے اس سے بدلہ لینا چاہا تو لوگوں نے کہا: آپ کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تب ہم اس پر دیت دوگنی کریں گے چنانچہ آپ نے اس پر دیت دوگنی کی۔ رواہ البیہقی

۴۰۲۳۴..... عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ شام میں ایک ذمی شخص عمداً قتل کر دیا گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت شام میں تھے، آپ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے ذمیوں میں دخل اندازی شروع کر دی ہے میں اس کے بدلہ اسے (قاتل کو) قتل کردوں گا، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ کے لئے ایسا کرنا صحیح نہیں ہے، آپ نے نماز پڑھی اور ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا، آپ نے فرمایا: تم نے کیسے گمان کیا کہ میں اسے اس کے بدلہ قتل نہیں کروں گا؟ تو ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دیکھیں اگر وہ اپنے غلام کو قتل کر دیتا تو بھی آپ اسے قتل کرتے؟ تو آپ خاموش ہو گئے، پھر اس شخص پر سختی کے لئے ایک ہزار دینار دیت دینے کا فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی

۴۰۲۳۵..... ابراہیم سے روایت ہے کہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے اہل حیرہ کے ایک شخص کو مار ڈالا، تو اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے لکھا کہ اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے، چاہیں اسے قتل کریں اور چاہیں تو معاف کریں، تو اس شخص کو ان کے حوالہ کر دیا گیا اور انہوں نے اسے قتل کر دیا، اس کے بعد حضرت عمر نے لکھا: اگر اس شخص کو قتل نہیں کیا گیا تو اسے قتل نہ کرنا۔ (الشافعی، بیہقی، امام شافعی فرماتے ہیں: جس بات کی طرف انہوں نے رجوع کیا وہ زیادہ بہتر ہے، ہوسکتا ہے کہ قتل کے ذریعہ اسے ڈرانا مقصود ہو نہ کہ اسے قتل کرنا بہرکیف اس بارے حضرت عمر سے جو کچھ مروی ہے وہ منقطع ضعیف، یا انقطاع وضعف دونوں کو شامل ہے۔)

۴۰۲۳۶..... قاسم بن ابی بزہ سے روایت ہے کہ شام میں ایک مسلمان نے کسی ذمی کو قتل کر دیا، تو یہ مقدمہ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش ہوا، انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: اگر ایسا کرنا اس کی عادت ہے تو اسے سامنے لا کر اس کی گردن اڑا دو اور اگر اس نے غصہ کی وجہ سے ایسا کیا تو اس پر اس کی دیت کا تاوان چار ہزار دینار مقرر کرو۔

حسنہ ابو ... بیہقی

کافر کے بدلہ میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا

۴۰۲۳۷۔۔۔ نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے اہل حیرہ کے کسی نصرانی کو عمداً قتل کردیا، تو اس کے متعلق حضرت عمر کو لکھا گیا، آپ نے جواباً لکھا: کہ اسے قصاص میں دے دو، تو وہ شخص ان کے حوالہ کردیا گیا، تو وارث سے کہا گیا: اسے قتل کرو، تو کہنے لگا: جب غصہ آئے، یہاں تک کہ جب غضب بھڑکے گا، وہ لوگ اسی شش و پنج میں تھے کہ حضرت عمر کا خط آیا کہ اسے قتل نہ کرنا کیونکہ کافر کے بدلہ میں کسی ایماندار کو قتل نہیں کیا جائے گا البتہ دیت ادا کی جائے۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۳۸۔۔۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المقدس فتح کیا اور لشکر میں ایک شخص نے اہل خراج کے ایک شخص کو مار دیا، حضرت نے قصاص لینا چاہا، تو لوگوں نے کہا: آپ کو کیا ہوا؟ آپ مسلمان سے کافر کا قصاص لیں گے، تو آپ نے فرمایا، پھر میں اس کی دیت دوگنی کردوں گا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۳۹۔۔۔ عمرو بن دینار ایک شخص سے نقل کرتے ہیں: کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایسے شخص کے بارے میں لکھا جس نے کسی کتابی کو قتل کردیا، تو حضرت عمر نے جواباً لکھا اگر وہ چور یا فتنہ پرور ہے تو اس کی گردن اڑادو، اور اگر ایسا اس سے غصہ کی وجہ سے ہوا تو اس پر چار ہزار درہم بطور تاوان مقرر کرو۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۲۴۰۔۔۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ مسلمان (ذمیوں) سے لڑتے اور انہیں قتل کردیتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمر نے لکھا: یہ غلام ہیں پس غلام کی قیمت لگالو، تو ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا چھ سو درہم، تو حضرت عمر نے اسے مجوسی کے لئے مقرر کردیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۱۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی دھوکے سے قتل کردیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں بارہ ہزار درہم کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۲۔۔۔ مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے، آپ نے دیکھا کہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کردیا، تو آپ نے اس سے قصاص لینے کا ارادہ کرلیا، تو زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا: کیا آپ اپنے غلام کا بدلہ اپنے بھائی سے لیں گے؟ تو حضرت عمر نے اسے دیت میں تبدیل کردیا۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۴۰۲۴۳۔۔۔ ابن ابی حسین سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی ذمی کو زخمی کردیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے بدلہ لینا چاہا، تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ کو علم ہے کہ آپ کو ایسا کرنے کا اختیار نہیں، اور نبی علیہ السلام کا قول نقل کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے زخم پر ایک دینار دیا تو وہ شخص راضی ہوگیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۴۴۔۔۔ ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے کسی کتابی کو قتل کردیا، جو حیرہ والوں میں سے تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اس کا قصاص دلوایا۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۴۰۲۴۵۔۔۔ شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانی شخص کے بارے میں لکھا جو اہل حیرہ سے تھا جسے کسی مسلمان نے قتل کردیا تھا کہ اس کے قاتل سے قصاص لیا جائے، تو لوگ نصرانی سے کہنے لگے، اسے قتل کرو، تو اس نے کہا ابھی نہیں جب مجھے غصہ آئے گا، چنانچہ وہ اسی حالت میں تھے کہ حضرت عمر کا خط آگیا، کہ اس سے اس کا قصاص نہ لینا۔

۴۰۲۴۶۔۔۔ شعبی سے روایت ہے: کہ یہ سنت عمل ہے کہ مسلمان سے کافر کا قصاص نہ لیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۴۷۔۔۔ مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حکم سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے: کہ جس نے غلام، یہودی، نصرانی یا کسی عورت کو قصداً قتل کیا اسے اس کے بدلہ میں قتل کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

ہدرورائیگاں کی صورتیں

۴۰۲۴۸ مسند الصدیق، ابن ابی ملیکۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹا جس سے اس کے سامنے کے دانت گر گئے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے رائیگاں قرار دیا۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، ابوداؤد، بیھقی

۴۰۲۴۹ ۔۔۔ ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے باطل قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۵۰ ۔۔۔ سلیمان بن یسار سے وہ جندب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنے گھر میں ایک شخص کو پکڑا اور اس کے دانت توڑ دیئے تو حضرت عمر نے اسے ہدر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۱ ۔۔۔ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے گھر کسی آدمی کو دیکھا تو اس کی کمر کے تمام مہرے توڑ ڈالے تو حضرت عمر نے اسے ہدر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۲ ابوجعفر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا: کہ جو شخص بھی اندھے کے پاس بیٹھا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ ہدر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۵۳ شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک نابینا مسلمان تھا، تو وہ ایک یہودی عورت کے پاس آیا کرتا تھا، وہ اسے کھانا کھلاتی اور پانی پلاتی اور اس کے قریب بیٹھتی اور اسے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اذیت پہنچاتی، ایک رات جب اس نے اس سے یہ بات سنی تو اٹھ کر اس کا گلا گھونٹ دیا اور اسے قتل کر ڈالا، تو نبی علیہ السلام کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے اس بارے میں لوگوں کو جمع کیا تو ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا وہ نبی علیہ السلام کے بارے میں اسے اذیت پہنچاتی تھی اور آپ کو گالیاں دیتی اور آپ کی عیب جوئی کرتی تھی اس لئے اس نے اسے قتل کر دیا تو آپ علیہ السلام نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

معلوم ہوا نبی کی توہین کرنے والے کا خون ہدر و معاف ہے۔

۴۰۲۵۴ ۔۔۔ مسند علی، خلاس بن عمرو سے روایت ہے کہ کچھ لڑکے سردار سردار بنا کھیل رہے تھے ان میں سے ایک لڑکا کسی لڑکے پر چڑھ بیٹھا تو اس نے اسے مارا اور لڑکے کے دانت پر لگی جس سے وہ ٹوٹ گیا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضامن قرار دیا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۵۵ ۔۔۔ مجاہد سے روایت ہے کہ یعلی بن امیہ کا ایک مزدور تھا اس نے کسی آدمی کا ہاتھ کاٹا، تو اس دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا، جس سے اس کے دانت اکھڑ گئے۔ وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ایسے کاٹتا ہے جیسے نر جانور کاٹتا ہے پھر بدلہ کا مطالبہ کرتا ہے، پھر آپ نے اسے ناکارہ قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

نقصان دہ جانوروں کو مارنا

۴۰۲۵۶ مسند خباب بن الارت، مجھے رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کے لئے بھیجا تو عصبہ تک جو کتا مجھے نظر آیا میں نے اسے مار ڈالا، پھر وہاں مجھے ایک کتا دکھائی دیا، میں نے اسے قتل کرنے کے لئے ڈرایا تو گھر سے مجھے ایک عورت نے آواز دی: کہ کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مارنے کے لئے بھیجا ہے، تو وہ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ میں ایک نابینا عورت ہوں۔ اور مجھے آنے والوں سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ درندوں کو ہٹاتا ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا، اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اسے مار ڈالو، چنانچہ میں واپس لوٹا اور اسے قتل کر دیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۲۵۷ ۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حرم میں چھ جانوروں کو مارنے کا حکم دیا: چیل، کوا، سانپ، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔ ابن عدی، ابن عساکر

کلام:۔۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۱۔

کالے کتے کو قتل کرنے کا حکم

۴۰۲۵۸ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور سے خطاب کے وقت درخت کی شاخیں ہٹاتے تھے، آپ نے فرمایا: اگر کتے ایک مستقل مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دے دیتا، البتہ ان میں سے ہر سیاہ کالے کتے کو مار ڈالو، جو گھر والے بھی (تین کتوں کے علاوہ) کوئی کتا باندھ کر رکھتے ہیں تو ان کے اجر وثواب سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے ہاں، شکار، کھیت اور بکریوں کا کتا مستثنیٰ ہے۔مسند احمد، ترمذی، وقال حسن، نسائی، و ابن النجار

۴۰۲۵۹۔۔۔۔۔مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبیث اور دم کٹے سانپوں اور سیاہ کالے کتوں جن کی آنکھوں کے اوپر دو نشان سفید رنگ کے ہوتے ہیں، کے قتل کرنے کا حکم دیا۔عقیلی فی الضعفاء

۴۰۲۶۰۔۔۔۔۔جعفر بن محمد سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور عبداللہ بن جعفر کا کتا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چارپائی کے نیچے تھا تو جھٹ سے بولے، ابا جان! مرا کتا! تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: مرے بیٹے کے کتے کو قتل نہ کرنا، پھر حکم دیا اور اسے پکڑ لیا گیا، حضرت ابوبکر نے ان کی والدہ اسماء بنت عمیس سے حضرت جعفر کے بعد شادی کر لی تھی۔ابن سعد، ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۶۱ ابن شہاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت عمر حرم میں سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے تھے۔رواہ مالک

۴۰۲۶۲ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمایا: ہر حالت میں تمام سانپوں کو مار ڈالو۔بیھقی، ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۶۳۔۔۔۔۔حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عثمان کے پاس موجود تھا آپ اپنے خطبہ میں کتوں کے مارنے اور کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دے رہے تھے۔ابن احمد، ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی، بیھقی، ابن عساکر

۴۰۲۶۴۔۔۔۔۔اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کہا کرتے تھے: لوگو! اپنے گھروں میں رہا کرو اور سانپوں کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں، ان کے مسلمان ہرگز تمہارے سامنے ظاہر نہیں ہوں گے، اللہ کی قسم! جب سے ہم نے ان سے دشمنی کی اس وقت سے ان سے صلح نہیں کی۔نسائی، بخاری فی الادب

۴۰۲۶۵۔۔۔۔۔مسند ابی رافع، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھتے ایک بچھو کو مارا۔طبرانی فی الکبیر

۴۰۲۶۶۔۔۔۔۔انہی سے روایت ہے کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ اس وقت سو رہے تھے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی، کہ گھر کے کونے میں ایک سانپ نظر پڑا مجھے اچھا نہ لگا کہ اسے ماروں اور آپ کو بیدار کروں، چنانچہ میں آپ کے اور سانپ کے درمیان سو گیا، پس ایک چیز تھی جو مرے ساتھ تھی اور آپ سے ورے تھی، پھر آپ بیدار ہو گئے اور آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے "تمہارا دوست تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں" آیت، پھر آپ نے فرمایا: الحمدللہ، مجھے اپنے پاس دیکھ کر فرمایا: یہاں کس وجہ سے لیٹے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس سانپ کی وجہ سے، آپ نے فرمایا: اٹھو اور اسے مار ڈالو، چنانچہ میں فوراً اٹھا اور اسے مار ڈالا، پھر آپ نے مرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ابورافع! مرے بعد ایک قوم ہوگی جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے جنگ کرے گی، اللہ تعالیٰ پر ان کا جہاد ضروری ہے، (یعنی اللہ تعالیٰ کی خاطر ان سے لڑنا ضروری ہے) پس جو کوئی اپنے ہاتھ سے ان کے ساتھ جہاد نہ کر سکے وہ اپنی زبان سے کرے اور جو اپنی زبان سے نہ کر سکے وہ اپنے دل سے برا جانے، اس کے بعد کوئی درجہ نہیں۔طبرانی و ابن مردویہ، ابونعیم

اس روایت میں علی بن ہاشم بن ابرید ایک شخص ہے جس کی روایتیں منقول تو ہیں لیکن وہ غالی شیعہ تھا اور اس کی منکر روایات ہیں۔

۴۰۲۶۷۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ ان کے مارنے یعنی گھر میں رہنے والے سانپوں سے روکا گیا ہے۔

بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

۴۰۲۶۸.....ابن عمر، ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے مارنے سے روکا ہے۔
رواہ ابونعیم

دیتیں

۴۰۲۶۹.....مسند الصدیق، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس کی دیت گائیوں میں ہوتو ہر اونٹ دوگائیوں کے بدلہ اور جس کی دیت بکریوں میں ہوتو ہر اونٹ بیس بکریوں کے عوض شمار ہوگا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة

۴۰۲۷۰.....عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر اونٹ کے بدلہ دوگائیوں کا فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۱.....عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر نے ابرو کے بارے میں جب اذیت پہنچا کر اس کے بال ختم کردیئے جائیں دو زخموں کا ہرجانہ دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیہقی

۴۰۲۷۲.....عکرمہ اور طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کان کے بارے میں پندرہ اونٹ کا فیصلہ کیا اور فرمایا: یہ تو ایک عیب ہے جو نہ سماعت کو نقصان دیتا ہے اور نہ قوت کو کم کرتا ہے بال اور عمامہ اسے (کان کو) چھپا لیتے ہیں۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیہقی

۴۰۲۷۳.....عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں ہونٹوں کی دیت میں سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور زبان کی دیت، جب وہ کاٹ دی جائے اور جڑ سے کھینچ لی جائے، کامل دیت کا فیصلہ فرمایا، اور زبان کی نوک کٹی اور زبان والا بات کرسکے، تو نصف دیت کا فیصلہ فرمایا، اور مرد کے پستانوں کی چوسنی کاٹ دی جائے تو پانچ اونٹوں کا اور عورت کے پستان کی چوسنی کاٹ دی جائے تو دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، یہ تب ہے جب صرف چوسنی کو نقصان پہنچا ہو، اور وہ جڑ سے ختم کردیا جائے تو پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور مرد کی پیٹھ کے بارے میں جب وہ توڑ دی جائے اور پھر جوڑ دی جائے، کامل دیت کا فیصلہ فرمایا، یہ تب ہے جب وہ کوئی چیز اٹھا نہ سکے اور جب کوئی چیز اٹھا سکے تو نصف دیت کا فیصلہ کیا، اور مرد کے ذکر میں سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیہقی

۴۰۲۷۴.....حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب پیٹ کا زخم آرپار ہوجائے تو وہ دو زخموں کے برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۵.....ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیٹ کے اس زخم کے بارے میں دو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا جب دونوں کناروں کے آرپار ہوجائے اور زخم والا ٹھیک ہوجائے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، ضیاء بن بیطار، بیہقی

۴۰۲۷۶.....ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: مجھے اسمٰعیل بن مسلم نے بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیانت کے بارے میں فرمایا: کہ اس میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۷۷.....زہری حضرت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت آزاد مسلمان کی طرح ہے۔ ابن خسرو فی مسند ابی حنیفة

۴۰۲۷۸.....علی بن ماجد سے روایت ہے کہ مری ایک لڑکے سے لڑائی ہوئی اور میں نے اس کی ناک کاٹ دی، حضرت ابوبکر کے ہاں فیصلہ پیش ہوا، آپ نے دیکھا تو میں قصاص کی مقدار تک نہیں پہنچا تھا تو میرے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ کیا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۲۷۹.....اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈاڑھ کے بارے میں ایک اونٹ کا اور ہنسلی کے بارے میں ایک اونٹ کا اور پسلی کے بارے میں ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔ مالک، عبدالرزاق، والشافعی وابن راھویہ، ابن ابی شیبة، بیہقی

۴۰۲۸۰.....شعبی سے روایت ہے فرمایا، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عمد، غلام، صلح اور اعتراف کی دیت عاقلہ نہیں دے سکتی۔
عبدالرزاق، دارقطنی، بیہقی، وقال منقطع

۴۰۲۸۱.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پیٹ کے بچہ کے فیصلہ میں حاضر تھا۔ مسند احمد

۴۰۲۸۲ .....سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل کتاب یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔ الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، وابن جریر، بیھقی

۴۰۲۸۳ .....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شبہ عمد میں تیس تین سالے، تیس چار سالے اور چالیس ایسی اونٹنیاں جو دو سال اور نو کی عمر میں ہوں اور حاملہ ہوں۔ کی روایت ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیھقی

۴۰۲۸۴ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گائیوں والوں پر دو سو گائیں، سو چار سالے اور سو یکسالے ہیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں ہیں۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۲۸۵ .....حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سونے سے دیت کا فرض ایک ہزار دینار اور چاندی سے بارہ ہزار درہم ہیں۔

مالک والشافعی، عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۲۸۶ .....مجاہد سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جو حرمت کے مہینوں میں، یا حرم یا حالت احرام میں قتل کیا گیا دیت کامل اور تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۲۸۷ .....سلیمان بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکروں کی طرف لکھا، اور ہمیں معلوم نہیں کہ نبی علیہ السلام نے گہرے زخم سے کم میں کسی چیز کا فیصلہ فرمایا ہو، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں یا ان (کی قیمت) کے برابر سونا یا چاندی ہو اس کا فیصلہ فرمایا، اور عورت کے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں یا ان (کی قیمت) کے برابر سونے یا چاندی کا فیصلہ فرمایا۔

رواہ عبدالرزاق

زخموں کی دیت کے بارے میں فیصلے

۴۰۲۸۸ .....عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: جن زخموں کے بارے میں نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا، ان کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ فرمایا ہے۔ چنانچہ جسم انسانی میں وہ زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے اور وہ زخم سر میں نہ لگا ہو، ہر ہڈی کے زخم کا علیحدہ تاوان مقرر ہو تو اس کے زخم میں، اس کے تاوان کا بیسواں حصہ ہے۔ جب ایسا زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جاتی ہو ہاتھ میں ہو، تو اگر وہ زخم انگلیوں تک نہیں پہنچا تو اس کے تاوان کا بیسواں حصہ ہوگا، اور اگر وہ زخم انگلی میں ہو تو انگلی کے زخم کے تاوان کا بیسواں حصہ ہے۔

اور جو زخم انگلیوں سے اوپر ہتھیلی میں ہو تو اس کا تاوان بازو اور کندھے کے گہرے زخم کی طرح ہے اور پاؤں میں ہاتھ کی طرح ہے اور جس زخم سے ہڈی ٹل جائے، بازو کی، کندھے، پنڈلی یا ران کی تو سر کی ہڈی ٹل جانے کے تاوان کا نصف ہے اور انگلی کے پوروں کا فیصلہ بھی فرمایا، ہر پورے میں تین اونٹنیاں اور ایک اونٹنی کی قیمت کا تہائی حصہ، اور ناخن کے بارے میں جب وہ سراخدار اور خراب ہو جائے ایک اونٹنی کا فیصلہ فرمایا، اور گاؤں والوں پر بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ فرمایا، اور فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ بدل رہا ہے اور مجھے اپنے بعد تمہارے حکمرانوں کا ڈر ہے کہ مسلمان آدمی کو تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی دیت فضول میں چلی جائے یا ناحق اس کی دیت ختم کر دی جائے اور ایسے مسلمان اقوام پر واجب کی جائے جو انہیں ہلاکت میں مبتلا کر دے، لہٰذا سونے چاندی والوں پر حرمت کے اور بغیر حرمت کے مہینوں میں دیت کی شدت میں کوئی زیادتی نہیں، اور گاؤں والوں کی دیت جتنی بھی سخت ہو بارہ ہزار درہم سے بڑھ کر نہیں، اور عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جب وہ اپنے آپ پر غالب آ جائے اور وہ اپنا پردہ بکارت پھاڑ کر کنوار پن کھو دے، اس کی دیت کا تہائی حصہ ہے اور اس پر حد نہیں، اور مجوسی کے بارے میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: وہ تو اہل کتاب میں کا غلام ہے تو اس کی دیت ان کی دیت جیسی ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۸۹ .....ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سر کی ہڈی پر باریک جھلی کے بارے میں گہرے زخم کی

دیت کے نصف کا فیصلہ فرمایا۔ الشافعی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۹۰...... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دماغ کے پردہ تک کے زخم میں دیت کا تہائی حصہ تینتیس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر چاندی یا بکریوں کے دینے کا فیصلہ فرمایا، اور جسم میں اگر پنڈلی، ران، کندھے یا بازو کو نقصان پہنچا یہاں تک کہ اس (کی ہڈی) کا گودا نکل آیا اور ہڈی ظاہر ہوگئی اور جڑ بھی نہیں سکتی تو (اس کا تاوان) سر کے زخم کا نصف، ساڑھے سولہ اونٹنیاں ہیں۔ اور حضرت عمر نے اس زخم یا چوٹ کے بارے میں جس سے ہڈی ٹل جائے پندرہ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا بکریاں دینے کا فیصلہ فرمایا، اگر ایسی چوٹ ہو جس سے کندھے، بازو، پنڈلی یا ران کی ہڈی ٹل جائے تو سر کی ہڈی ٹل جانے کا تاوان یعنی ساڑھے سات اونٹنیاں دینے کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۱...... عکرمہ اور طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کان کے بارے میں جب وہ جڑ سے کاٹ دیا جائے نصف دیت کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۹۲...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آنکھ میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کی آنکھ میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۳...... ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما نے، بھینگے کی صحیح آنکھ جب پھوڑ دی جائے تو پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۴...... ابن عباس اور ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناکارہ ہاتھ اور پاؤں، موجود بھینگی آنکھ اور سیاہ دانت میں سے ہر ایک کے بارے میں تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۴۰۲۹۵...... شریح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف لکھا: کہ انگلیاں اور دانت برابر ہیں۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

یعنی پانچوں انگلیاں اور بتیس دانت برابر ہیں۔

۴۰۲۹۶...... ابن شبرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر داڑھ میں پانچ اونٹ مقرر کئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۲۹۷...... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دانت میں پانچ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت کامل ہے اور اگر دانت سیاہ کئے بغیر کسی دانت کو توڑا تو اس کے حساب سے، اور عورت کے دانت میں اس کی طرح ہے۔ رواہ عبدالرزاق

دودھ پینے والے بچہ کے دانت کی دیت

۴۰۲۹۸...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس بچہ کے دانتوں میں جس کے دودھ کے دانت ابھی نہیں گرے ایک ایک اونٹ مقرر کیا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۰۲۹۹...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ناک جب مکمل کاٹ دی جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور جو اس سے کم ناک کو نقصان پہنچے تو وہ اس کے حساب سے یا اس کے برابر (قیمت) سونا یا چاندی ہے۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۰۰...... مکحول سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناکارہ ہاتھ، اور گونگے کی زبان جو جڑ سے کاٹ لی جائے، یا آختہ کا ذکر جو جڑ سے کاٹ دیا جائے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۱...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زخم جب پیٹ میں ہو تو دیت کا تہائی واجب ہوتا ہے یعنی تینتیس اونٹ، یا ان کی

قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا بکریاں اور عورت کے پیٹ کے زخم میں دیت کا تہائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۲..... ابن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوطہ کے بارے میں جب اس کے اوپر والی جلد کو نقصان پہنچے دیت کے چھٹے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۳..... عکرمہ سے روایت ہے کہ عورت جب شہوت سے مغلوب ہو کر پردہ بکارت پھاڑ دے یا اس کا کنوار پن جاتا رہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہاتھ اور پاؤں میں نصف دیت یا اس (کی قیمت) کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کے ہاتھ اور پاؤں میں سے ہر ایک میں نصف دیت یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے اور (ہاتھ پاؤں کی) ہر انگلی کے عوض دس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے اور انگلیوں کے ہر جوڑ میں جب وہ کاٹ دیا جائے یا بے کار کر دیا جائے انگلی کی دیت کا تہائی ہے اور عورت کے ہاتھ یا پاؤں کی جو انگلی کاٹی جائے اس میں پانچ اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی ہے اور عورت کی انگلی کے ہر جوڑ میں جو کاٹا جائے انگلی کی دیت کا تہائی یا اس کی قیمت کا سونا یا چاندی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر پورے میں انگلی کی دیت کا تہائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۰۶..... عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناخن کے بارے میں جب وہ سراخدار اور خراب کر دیا جائے ایک اونٹنی کا فیصلہ فرمایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۴۰۳۰۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ پنڈلی، بازو، کندھا یا ران کو توڑ کر دوبارہ بغیر کجی (ٹیڑھے پن کے بغیر) کے جوڑ دیا جائے تو بیس دینار یا دو تین سالے ہیں۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۰۸..... سلیمان بن یسار سے روایت ہے بنی مدلج کے ایک شخص نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اس کا قصاص نہیں لیا، البتہ اس کی دیت کا تاوان اس پر عائد کیا اور اسے اس کا وارث نہیں بنایا اور اس کی ماں اور باپ شریک بھائی کو اس کا وارث قرار دیا۔
الشافعی، عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۳۰۹..... عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کامل دیت تین سالوں میں اور نصف دیت اور دو تہائی دو سال میں اور جو نصف سے کم ہو یا تہائی سے تھوڑی ہو اسے اسی سال ادا کرنا مقرر کیا ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ بیھقی

۴۰۳۱۰..... ابو عیاض حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سخت دیت میں چالیس چار سال والی حاملہ اونٹنیاں اور تیس تین سالے اور تیس دو سالے ہیں اور قتل خطا میں تیس تین سالے اور تیس دو سالے اور بیس دو سالے مذکر اور بیس ایک سال والے مونث۔ رواہ ابوداؤد

انگلیوں کی دیت

۴۰۳۱۱..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی میں ہتھیلی کی نصف دیت مقرر کرتے اور صرف انگوٹھے میں پندرہ اونٹ اور اس کے ساتھ والی انگلی میں (علیحدہ) نو اونٹ مقرر کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو آپ کو نبی کریم ﷺ کا وہ خط ملا جو آپ علیہ السلام نے حضرت عمرو بن حزم کو لکھوایا تھا جس میں تھا، انگلیوں میں دس دس اونٹ تو حضرت عثمان نے اسے دس دس بنا دیا۔ ابن راھویہ

۴۰۳۱۲..... ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: شبہ عمد میں چالیس چار سالہ سے نو سال کی حاملہ اونٹنیاں اور تیس تین سالے اور تیس دو سالہ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۳ عمر بن عبدالعزیز اور عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیت کی زیادتی میں چار ہزار دراہم کا فیصلہ کیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۴ ابونجیح سے روایت ہے فرمایا: کہ حج کے زمانہ میں ایک شخص نے ایک عورت کی گھوڑے سے پسلی توڑ دی اور وہ مرگئی تو حضرت عثمان نے اس کے بارے میں آٹھ ہزار دراہم اور تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا کیونکہ وہ حرم میں تھی اس لئے اس کی کامل اور تہائی دیت مقرر کی۔

الشافعی، عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیھقی

۴۰۳۱۵ حضرت ابن المسیب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ جس شخص کو اتنا مارا جائے کہ اس کی ہوا نکل جائے تو آپ نے اس کے بارے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۶ ابن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے اس شخص کے بارے میں جس نے دوسرے شخص کو مارا اور اسے روندا یہاں تک کہ اس کے جسم پر نشان پڑ گئے چالیس اونٹنیوں کا فیصلہ فرمایا۔عبدالرزاق، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

۴۰۳۱۷ ابن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب دو شخص آپس میں لڑیں تو انہیں لگنے والے زخم آپس میں بدلہ ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۱۸ ابوعیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے سامنے ایسے بھینگے کا مقدمہ پیش ہوا جس نے صحیح شخص کی آنکھ پھوڑ دی تو آپ نے اس سے بدلہ نہیں لیا بلکہ اس کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔رواہ البیھقی

۴۰۳۱۹ ابوعیاض سے روایت ہے کہ حضرت عثمان وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سخت دیت میں چالیس چار سالہ حاملہ اونٹنیوں، تیس تین سالوں، تیس دو سالوں اور بیس کو ادا کیا جائے اور فرمایا (قتل) خطا کی دیت تیس تین سالے، تیس دو سالے اور بیس یکسالے اور بیس دو سالے مذکر ہیں۔دار قطنی، بیھقی، مالک

۴۰۳۲۰ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: جس کے پاس دیت کا علم ہے وہ مجھے بتائے، تو ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور کہا: مری طرف رسول اللہ ﷺ نے لکھا: کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی دیت کا وارث بناؤں، تو حضرت عمر نے فرمایا: آپ خیمہ میں جائیں میں آپ کے پاس آتا ہوں، جب حضرت عمر آئے تو حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا، ابن شہاب فرماتے ہیں، کہ اشیم غلطی سے قتل کئے گئے تھے۔

ابوداؤد، ترمذی، وقال حسن صحیح، نسائی، ابن ماجۃ

۴۰۳۲۱ یحییٰ بن عبداللہ بن سالم سے روایت ہے فرمایا: کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کے ساتھ ایک خط تھا جس میں دیتوں کی تفصیل تھی، دانت جب سیاہ ہو جائیں تو اس کی دیت کامل ہے اور اگر اس کے بعد گرادیئے جائیں تو دوسری مرتبہ اس کی دیت باقی رہے گی۔بیھقی وقال منقطع

۴۰۳۲۲ ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: دیت چوپائے ہیں یا سونا، تو انہوں نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو اونٹوں میں، اونٹوں کی فی اونٹ ایک سو بیس دینار قیمت لگائی جاتی، پھر دیہاتی اگر چاہتا تو سو اونٹنیاں دیتا اور سونا نہ دیتا، اسی طرح پہلا معاملہ تھا۔

الشافعی، ابن عساکر

دیت کا قانون

۴۰۳۲۳ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد ایسے حکمران کا خوف ہے جو مسلمان آدمی کی دیت ختم کردے، تو اس بارے میں ایک قانون بناتا ہوں، اونٹ والوں پر سو اونٹ اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی

والوں پر بارہ ہزار دراہم ہیں۔ رواہ البیھقی

۴۰۳۲۴۔۔۔ ابن شہاب مکحول اور عطاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ ہم لوگوں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں آزاد مسلمان کی دیت سواونٹ تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گاؤں والوں کے لئے اس دیت کی قیمت ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درھم لگائی، اور آزاد مسلمان عورت کی دیت جب وہ دیہاتی ہو پانچ سو دینار یا چھ ہزار دراہم ہیں۔ اگر کسی بدوی نے اسے قتل کیا تو اس کی دیت، پچاس اونٹ ہیں۔ اور بدوی عورت کی دیت، جب کسی بدوی نے اسے نقصان پہنچایا ہو پچاس اونٹ ہیں، اعرابی کو سونے چاندی کا مکلف نہ بنایا جائے۔

الشافعی، بیھقی

۴۰۳۲۵۔۔۔ موسیٰ بن علی بن رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ ایک نابینا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں حج کے زمانہ میں یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ لوگو! میں نے ایک عجیب معاملہ دیکھا، کیا اندھا صحیح بینا شخص کی دیت بن سکتا ہے۔ دونوں اکٹھے گرے اور ٹوٹ گئے۔

اور اس کا قصہ یہ ہوا کہ ایک اندھا شخص جس کا ایک بینا آدمی ہاتھ پکڑ کر لے جارہا تھا اچانک دونوں کنوئیں میں جا گرے، اندھا، بینا پر جا گرا جس سے وہ بینا مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نابینے سے بینا کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ البیھقی

۴۰۳۲۶۔۔۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص پانی والوں کے پاس آیا، ان سے پانی مانگا تو انہوں نے اسے پانی نہ دیا اور وہ پیاسا مر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر اس کی دیت کا تاوان مقرر کیا۔ رواہ البیھقی

۴۰۳۲۷۔۔۔ عروہ بارقی سے روایت ہے کہ انہوں نے جانور کی آنکھ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا، تو حضرت عمر نے جواباً انہیں لکھا: ہم اس کے بارے میں ایسے فیصلہ کیا کرتے تھے جیسے انسان کی آنکھ کا کرتے تھے پھر ہمارا اتفاق چوتھائی دیت پر ہوا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۳۲۸۔۔۔ عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ ایک عورت نے مرد کے فوطوں کو پکڑا اور جلد پھاڑ دی لیکن باریک پردہ نہیں پھاڑا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کہ اس بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: اسے پیٹ کے زخم کے مقام سمجھ لیں، آپ نے فرمایا: لیکن میری رائے اس کے علاوہ ہے، کہ اس میں پیٹ کے زخم کی دیت کا نصف ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۲۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو ہڈی میں توڑی گئی اور اسی طرح جوڑ دی گئی پھر بھی اس میں دو تین سال والے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۰۔۔۔ ابراہیم، عمر و عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: قتل خطا کی دیت پانچواں پانچواں حصہ ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۱۔۔۔ حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: ذکر میں پوری دیت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۲۔۔۔ حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: جو وار ایسا ہو کہ عضو سے پار ہو جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تہائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۳۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: پیٹ کے زخم میں تہائی دیت ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۴۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے غلام کی قیمت پچاس دینار لگائی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۵۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہڈی ٹل جانے سے جو نقصان پہنچے تو اس شخص پر کوئی ضمان نہیں، اور جو ہڈی ٹل جانے کے نقصان کو پہنچے وہ ضامن ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

یعنی ایسی تکلیف پہنچائے جس سے ہڈی اپنی جگہ سے ہل، اتر جائے۔

۴۰۳۳۶۔۔۔ نافع بن عبدالحارث سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر کو لکھا اور ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس کے ہاتھ کا ایک گٹا (پونچھا) کاٹ دیا گیا تو آپ نے جواباً لکھا: اس میں دو تین سالے ہیں جو جوان ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۷ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو ورغلانا چاہا اس نے پتھر اٹھایا اور اسے مار کر ہلاک کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا آپ نے فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے قتل کیا گیا جس کی دیت کبھی ادا نہیں کی جائے گی۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، الخرائطی فی اعتلال القلوب، بیہقی

۴۰۳۳۸ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص گدھا ہنکائے جا رہا تھا (راستہ میں) اس نے اس لاٹھی سے جو اس کے پاس تھی گدھے کو مارا، جس کا ایک ٹکڑا اڑا اور اس کی آنکھ پر لگا اور آنکھ پھوٹ گئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا آپ نے فرمایا، یہ مسلمانوں کے ہاتھ کی مصیبت ہے کسی نے کسی پر کوئی ظلم زیادتی نہیں کی، اور اس کی آنکھ کی دیت اس کے عاقلہ پر مقرر کی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۳۳۹ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو شخص قصاص میں مارا جائے اس کی دیت نہیں۔

ابن ابی شیبة، بیہقی

ختنہ کرنے والی سے تاوان

۴۰۳۴۰ ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بچیوں کا ختنہ کرتی تھی اس نے غلط ختنہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضامن قرار دیا اور فرمایا: کیا تو اس طرح باقی نہیں رکھ سکتی۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبة

۴۰۳۴۱ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس بھینگے کے بارے میں جس کی صحیح آنکھ پھوڑی جائے کامل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، ومسدد، بیہقی

۴۰۳۴۲ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زبان جب جڑ سے کاٹ دی جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر زبان کو اتنا نقصان پہنچا کہ جس سے صرف بولا نہ جا سکتا ہو تو اس میں بھی پوری دیت ہے اور عورت کی زبان میں پوری دیت ہے اور اگر اس کی زبان کو اتنا نقصان پہنچایا گیا جس سے بولا نہ جا سکتا ہو تو اس میں کامل دیت ہے اور جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیہقی

۴۰۳۴۳ سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگوٹھے اور اس کی ساتھ والی انگلی کا ہتھیلی کی دیت کے نصف کا فیصلہ کیا اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: انگوٹھے میں پندرہ، شہادت کی انگلی میں دس، درمیانی میں دس، درمیانی انگلی کی ساتھ والی میں نو اور چھنگلی میں چھ (اونٹوں کا) فیصلہ کیا یہاں تک کہ آپ کو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس ایک خط ملا جس کے بارے میں ان لوگوں کا گمان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے جس میں ہے: ہر انگلی میں دس اونٹ، تو اسی پر عمل کیا یوں دس دس اونٹ ہر انگلی میں مقرر ہو گئے۔

الشافعی، عبدالرزاق، ابن راھویہ، بیہقی وقال الحافظ بن حجر: اسنادہ صحیح متصل ابی ابن المسیب کان سمعہ من عمر فذاک

۴۰۳۴۴ ثقیف کے ایک شخص سے روایت ہے کہتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا، کہ ایک دیہاتی آیا جو سر کے زخم کا بدلہ طلب کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم دیہاتی لوگ آپس میں چبانے کا بدلہ نہیں لیتے۔

مسدد وابو عبید فی الغریب

۴۰۳۴۵ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹ کے بارے میں، جس کی آنکھ کو نقصان پہنچا اسکی قیمت کے نصف کا فیصلہ فرمایا، پھر کچھ عرصہ بعد اس میں غور کیا تو فرمایا: میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کی طاقت اور رہنمائی کم ہوئی ہو، چنانچہ آپ نے اس میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۴۶ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ بادشاہ، دین سے لڑنے والے کا نگران ہے اگرچہ اس کے باپ اور بھائی کو قتل

کرے، دین سے لڑنے والے اور زمین میں فساد پیدا کرنے والے کے معاملہ کا، خون کا مطالبہ کرنے والے کو کچھ اختیار نہیں۔ رواہ عبدالرزاق
یعنی ملحد کے خون کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

۴۰۳۴۷..... حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو آگ سے داغا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔
رواہ عبدالرزاق

غلام کو قتل کرنے والے کی سزا

۴۰۳۴۸..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آزاد کو سو کوڑے مارنے اور سال کے لئے جلا وطن کیا جس نے غلام کو قتل کیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۴۹..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: جو جرم بھی (غلام) کرے اس کی دیت اس کے وارثوں پر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۰..... زہری اور قتادہ سے اس شخص کے بارے میں روایت ہے جو اپنے آپ کو قتل کردے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں کا ہاتھ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مرد اور عورتوں کے زخم، مردوں کی دیت کے تہائی تک برابر ہیں۔
عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۳۵۲..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس طرح صدقہ میں وہ جانور جس کے سامنے کے (دودھ کے) دانت گر گئے ہوں اور چار سالہ لیا جاتا ہے اسی طرح قتل خطا میں یہ دونوں جانور لئے جائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گاؤں والوں کو کوئی زیادتی نہیں، نہ حرمت کے مہینوں میں اور نہ حرم میں کیونکہ ان کے ذمہ سونا ہے اور سونا زیادتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے اس کا اندازہ انگوٹھے سے لگایا جائے گا، جو اس سے بڑھ جائے وہ اس کے حساب سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۵..... حضرت ابن زبیر اور دوسرے شخص سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گہرے زخم کے بارے میں فرماتے تھے، شہر والے اس کی دیت نہ دیں، دیہات والے اس کی دیت دیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۶..... قتادہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی آنکھ پھوڑ لی تو حضرت عمر نے اس کی دیت اس کی عاقلہ (باپ کی طرف سے رشتہ داروں) پر عائد کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۷..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منہ کے اوپر اور نیچے والے حصہ کا پانچ اونٹنیوں کا فیصلہ کیا اور داڑھوں میں اونٹ، اونٹ کا، یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان کی داڑھیں حادثہ میں گریں تو آپ نے فرمایا مجھے داڑھوں کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ پتہ ہے (کیونکہ مجھے خود واسطہ پڑا) اور آپ نے پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔
عبدالرزاق، بیہقی

۴۰۳۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر عورت کی دو انگلیوں کو نقصان پہنچے تو اس میں دس اونٹ ہیں اور اگر تین کو نقصان پہنچے تو اس میں ۱۵ پندرہ اونٹ ہیں اور اگر چار کو اکٹھے نقصان پہنچے تو اس میں بیس بیس اونٹ ہیں۔ اور اگر اس کی تمام انگلیوں کو نقصان پہنچے تو آدھی دیت ہے، اور مرد و عورت کی دیت ثلث (تہائی) تک برابر ہے پھر مرد کی دیت کا عورت کی دیت سے فرق ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۵۹..... عمرو بن شعیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس مسلمان کے ذمہ کوئی دیت

کسی چیز کے بارے میں ہوتو وہ دیت اس کے عاقلہ پر ہے اگر وہ چاہیں، اور اگر وہ انکار کریں تو ان کے لئے اس کا جواز نہیں کہ وہ اسے اس چیز میں چھوڑ دیں۔رواہ عبدالرزاق

یعنی اس کی مدد نہ کریں۔

بیوی کو قتل کرنے کی سزا

۴۰۳۶۰.....ہانی بن حزام سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا تو اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا (طیش میں آکر) اس نے دونوں کو قتل کر دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے سامنے ایک خط اپنے گورنر کو بھیجا کہ اس سے قصاص لو، اور گورنر نے پوشیدہ طور پر لکھا کہ وہ دیت لیں گے۔عبدالرزاق، وابن سعد

۴۰۳۶۱.....شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کو آواز دی تو اس کا حمل ساقط ہوگیا، جس کے عوض میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا۔بیھقی وقال منقطع

۴۰۳۶۲.....شریح سے روایت ہے فرمایا: میرے پاس عروہ البارقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے آئے کہ مردوں عورتوں کے زخم دانتوں اور گہرے زخم میں برابر ہیں۔اور جو اس سے اوپر ہوں اس میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۳۶۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے کنواں یا کوئی لکڑی گاڑھی جس سے کسی انسان کا نقصان ہوا تو وہ ضامن ہوگا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۶۴.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتی اور آپ کی عیب جوئی کرتی تھی ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا جس سے وہ مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت باطل قرار دی۔ابو داؤد، بیھقی، سعید بن منصور

۴۰۳۶۵.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس سے قصاص لیا گیا اور مرا نہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ اس پر دیت نہیں۔مسدد

۴۰۳۶۶ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ماں شریک بھائی اپنے ماں شریک مقتول بھائی کی دیت کے وارث نہیں ہوں گے۔سعید بن منصور، ابویعلی

۴۰۳۶۷ یزید بن مذکور ہمدانی سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز ہجوم کی وجہ سے مسجد میں مرگیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال سے اس کی دیت دی۔عبدالرزاق، مسدد

۴۰۳۶۸ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شبہ عمد میں لاٹھی کے ساتھ لڑائی اور بھاری پتھر سے تین بار (قتل کیا جاتا ہے) جس کی سزا، تین چار سالے اور تین ایسی اونٹنیاں جن کے (دودھ کے) دانت گر گئے ہوں اس عمر سے نو سال کی عمر تک کی۔یزید فرماتے ہیں: مجھے یہ پتہ نہیں لیکن انہوں نے فرمایا تھا، حاملہ اونٹنیاں۔الحارثہ وصحیح

۴۰۳۶۹.....ابن جریج سے روایت ہے کہ ہم سے عبدالکریم نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: ہتھیار سے قتل، عمداً قتل کرنا ہے اور پتھر اور لاٹھی سے شبہ عمد ہے شبہ عمد میں دیت زیادہ ہوگی اس کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، موٹی لکڑی اور بڑے پتھر سے مارنا شبہ عمد ہے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شبہ عمد میں تینتیس تین سالے، تینتیس چار سالے، چونتیس جن کے دودھ کے دانت گر گئے نو سال کی عمر تک کے، سب کے سب حاملہ جانور ہوں اور قتل خطا میں پچیس تین سالے، پچیس چار سالے، پچیس یکسالے، اور پچیس دو سالے۔عبدالرزاق، ابو داؤد، بیھقی

۴۰۳۷۲..... ثوری اور معمر ابو اسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: گہرے زخم میں پانچ اونٹ، پیٹ کے زخم میں دیت کا تہائی، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت اور کان میں آدھی دیت اور آنکھ میں آدھی پچاس اونٹ اور ناک میں پوری دیت جب اسے جڑ سے کاٹ دیا جائے، ہونٹوں میں پوری دیت، دانت میں پانچ اونٹ، زبان میں پوری دیت، آلہ تناسل میں پوری دیت، حشفہ (سپاری، سیون، ٹوپی) میں پوری دیت، اور فوطہ میں آدھی دیت، ہاتھ میں آدھی دیت، اور پاؤں میں آدھی دیت اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔ سعید بن منصور، بیھقی

۴۰۳۷۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فوطوں کی کھال کے باریک پردے کی دیت کا چار اونٹوں سے فیصلہ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

دونوں آنکھوں پر پوری دیت ہے

۴۰۳۷۴ معمر زہری اور قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دونوں آنکھوں میں پوری دیت اور ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور جتنی نظر آئے تو اس کے حساب سے، کسی نے معمر سے کہا: اس کا پتہ کیسے چلے گا، فرمایا: مجھے حضرت علی کا ارشاد پہنچا ہے انہوں نے فرمایا: اس کی وہ آنکھ بند کی جائے جس کا نقصان ہوا پھر دوسری سے دیکھا جائے تو جہاں تک دیکھ سکتا ہے دیکھے پھر اس سے دیکھے جسے چوٹ لگی ہے تو جتنی نظر کم ہو اس کا حساب کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۵ حکم بن عیینہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے آدمی کو طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ تو سلامت رہی لیکن اس کی نظر چلی گئی، تو لوگوں نے اس سے بدلہ لینا چاہا، مگر انہیں یہ سوجھی کہ کیسے بدلہ لیں، اتنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے تو آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے چہرہ پر روئی رکھی جائے پھر وہ سورج کی طرف اپنا رخ کرے اور اس کی آنکھ کے قریب آئینہ کیا گیا تو اس کی آنکھ برقرار رہی اور اس کی نظر جاتی رہی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۶..... حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ایک بھینگے شخص کی صحیح آنکھ قصداً پھوڑ دی گئی تو آپ نے فرمایا: چاہے تو پوری دیت لے اور چاہے تو اس کی آنکھ پھوڑے اور آدھی دیت لے۔ عبدالرزاق، سعید بن منصور بیھقی

۴۰۳۷۷ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس دانت کو چوٹ لگی اور لوگوں کو اس کے سیاہ ہونے کا ڈر ہو تو ایک سال تک انتظار کریں، اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی چوٹ کا تاوان پورا ہے اور اگر سیاہ نہ ہو تو کوئی چیز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۸ قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جس نے دوسرے آدمی کا ہاتھ چبایا تو اس کے دانت گر گئے فرمایا اگر چاہو تو اسے اپنا ہاتھ دو اور وہ چبائے پھر تم اسے کھینچ لینا اور اس کی دیت باطل قرار دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۷۹ ابراہیم سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت کے زخم مرد کے زخموں سے نصف ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دانتوں اور گہرے زخم میں دونوں برابر ہیں اور اس کے علاوہ میں نصف ہے اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: تہائی تک (برابر ہیں)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان ماں شریک بھائیوں نے ظلم کیا جنہوں نے ان کے لئے دیت میراث نہیں بنائی۔

عبدالرزاق، سعید بن منصور

۴۰۳۸۱ حسن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی ماں کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا تو حضرت علی ابن ابی طالب کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا، آپ نے اس کے بارے میں دیت کا فیصلہ فرمایا اور اسے اس کی کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۲..... نمر سے وہ ابن جاریہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور ایک قوم کے درمیان لڑائی ہوئی، اور لڑائی کی وجہ بکریوں کا باڑہ

تھا، تو انہوں نے ان کا ہاتھ کاٹ دیا، حضرت نبی ﷺ کے پاس فیصلہ کرانے آئے، نبی علیہ السلام نے اس شخص سے کہا جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ اسے دے دے، تو جس کا ہاتھ کٹا تھا کہنے لگا: یارسول اللہ! وہ میرا داہنا ہاتھ تھا، آپ نے فرمایا اس کی دیت لے لو اس میں تم برکت پاؤ گے، وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! نبی عنبر کے اس غلام کے بارے میں آپ کی کیا رائے جس کی پانچ یا چھ سال عمر ہے جسے میں نے بکریاں چرانے کو رکھا اس کی وجہ سے قوم کونہ بڑھائیں کیا میں اسے ملا تا لوں؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: میری رائے ہے کہ تم اسے آزاد کر دو اور اس پر مہربانی کرو اور اچھا سلوک کرو اگر وہ مر گیا تو تم اس کے وارث ہو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارا وارث نہیں ہوگا۔ ابونعیم

۴۰۳۸۳۔۔۔عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے آدمی کو کاٹا جس سے اس کے سامنے والے دانت گر گئے، تو نبی علیہ السلام نے اسے باطل قرار دیا اور فرمایا: کیا تم اپنے بھائی کا ہاتھ ایسے چبانا چاہتے تھے جیسے مرچبا تا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۴۔۔۔مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک سوکن نے اپنی سوکن کو خیمہ کا کھونٹا مار کر ہلاک کر دیا، تو نبی علیہ السلام نے اس کی دیت کا فیصلہ قتل کرنے والی کے عصبہ (رشتہ داروں) کے ذمہ کیا، اور جو اس کے پیٹ میں بچہ تھا، اس کے بارے میں ایک غلام کا فیصلہ کیا، تو اعرابی نے کہا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کے تاوان کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں، جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ چیخا چلایا، صرف آواز نکالی (کہ وہ زندہ ہے) تو اس جیسا بے کار چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم دیہاتیوں کی طرح اشعار کہتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۵۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عورت کے بچہ گرانے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں ایک غلام کا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: اگر آپ کی یہ بات سچی ہے تو اس بات کو جاننے والا کوئی شخص لائیں، تو محمد بن مسلمہ نے گواہی دی کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو اس کے بارے میں غلام کا فیصلہ فرماتے سنا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کی گواہی کو نافذ کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۶۔۔۔زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: شبہ عمد میں تیس تین سال والے اور تیس چار سالے اور چالیس ایسے جن کے (دودھ کے) دانت گر گئے اس عمر سے نو سال کی عمر تک کے حاملہ جانور ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۷۔۔۔زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے خون بہہ پڑے اس میں ایک اونٹ اور جس زخم سے کھال چر جائے اس میں دو اونٹ اور جس سے گوشت کٹ جائے اور باریک کھال بچ جائے اور باریک کھال زخمی ہو اس میں چار اونٹ اور گہرے زخم میں پانچ اونٹ سر کا وہ زخم جس سے ہڈی ٹوٹ جائے اس میں دس اونٹ اور جس سے ہڈی ہل جائے اس میں پندرہ اونٹ، اور دماغ کے زخم میں تہائی دیت ہے۔

اور جس شخص کو اتنا مارا گیا کہ اس کی عقل ختم ہوگئی تو کامل دیت ہے یا اتنا مارا گیا کہ وہ فنا ہو گیا اور کھڑا نہیں ہوسکتا تو کامل دیت ہے یا اس کی آواز بیٹھ گئی کہ اس کی بات سمجھ نہیں آتی تو کامل دیت ہے، اور آنکھوں پپوٹوں میں چوتھائی دیت ہے اور پستان کی چوٹی میں چوتھائی دیت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۸۔۔۔زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گہرا زخم سر میں، ابرو اور ناک میں برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۸۹۔۔۔زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: وہ زخم جو سر میں گوشت اور کھال کو ظاہر کردے (اس کی دیت) پچاس درہم ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۰۔۔۔زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کان کی لو میں تہائی دیت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۱۔۔۔زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دانت کی چوٹ میں سال بھر انتظار کیا جائے، پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس میں پوری دیت ہے ورنہ جتنا سیاہ ہو اس کے حساب سے، اور زائد دانت میں دانت کی تہائی دیت ہے اور زائد انگلی میں انگلی کی دیت کی تہائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۲۔۔۔حضرت ابوحنیفہ سے روایت ہے فرمایا: جس بچہ کے دودھ کے دانت نہیں گرے اس کے دانت میں فیصلہ کیا جائے حضرت زید نے

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس میں دس دینار ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۳ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چھوٹا بچہ جب کھڑا نہ ہوسکتا ہوتو کامل دیت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۴...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کمر کے مہروں میں کامل دیت کا فیصلہ کیا، جوایک ہزار دینار ہیں اور کمر کی ہڈی کے بتیس مہرے ہیں۔ ہر مہرہ میں اکتیس ۳۱ دینار اور دینار کا چوتھائی حصہ ہے جب اسے توڑا جائے اور پھر سیدھا جوڑ دیا جائے، پھر اگر اسے ٹیڑھا جوڑا گیا تو اس کے توڑنے میں اکتیس ۳۱ دینار اور دینار کا چوتھائی حصہ ہے اور ٹیڑھے پن میں اس کے علاوہ مستقل حکم ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۵ ... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا: جب اس کا خاوند مباشرت کرے اور آگے پیچھے کے دونوں مقاموں کو ایک بنالے، اگر وہ پیشاب پاخانہ کی ضرورت اور بچہ کو روک لے تو اس میں تہائی دیت ہے اور اگر دونوں کو نہ روکے تو اس میں کامل دیت ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۳۹۶...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ناخن جب اکھیڑا جائے، اگر وہ سیاہ نکلے یا نہ نکلے (دونوں صورتوں میں) دس دینار ہیں اور اگر سفید نکلے تو اس میں پانچ دینار ہیں۔

۴۰۳۹۷...... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: دیت (حقیقت میں) دس اونٹ تھے، عبدالمطلب پہلے شخص ہیں جنہوں نے انسانی جان کی دیت سو اونٹ رائج کی ہے یوں قریش اور عرب میں سو اونٹوں کا رواج پڑ گیا، اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی کو برقرار رکھا۔

ابن سعد و الکلبی عن ابی صالح

ہڈی توڑنے کی دیت

۴۰۳۹۸ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ شفاء ام سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے روز ابوجہم بن حذیفہ بن غانم کو غنیمتوں کا نگران بنایا تو انہوں نے ایک شخص کو اپنی کمان ماری جس سے اس کے سر کی ہڈی ٹل گئی تو نبی علیہ السلام نے اس کے بارے میں پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۳۹۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم بن حذیفہ کو زکوٰۃ وصول کرنے بھیجا تو ایک شخص اپنی زکوٰۃ پر ان سے جھگڑ پڑا، تو ابوجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مارا جس سے اس کا سر زخمی ہوگیا، وہ لوگ نبی علیہ السلام کے پاس بدلہ طلب کرنے آپہنچے، نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے سے اتنا اتنا مال (بصورت بکریاں) ہوگا وہ راضی نہ ہوئے پھر آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا اتنا مال ہوگا، وہ راضی نہ ہوئے، آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا اتنا مال ہوگا تو وہ راضی ہوگئے، پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کر کے تمہاری رضامندی بتانے والا ہوں، وہ کہنے لگے: ٹھیک ہے، تو نبی علیہ السلام نے خطاب میں فرمایا: یہ بنی لیث کے لوگ میرے پاس بدلہ طلب کرنے آئے، تو میں نے ان کے سامنے اتنا اتنا مال رکھا، اور یہ لوگ راضی ہوگئے، (اے بنی لیث) کیا تم لوگ راضی ہو؟ لوگوں نے کہا: نہیں، تو مہاجرین نے (حملہ کرنے کا) ارادہ کیا تو نبی علیہ السلام نے انہیں رکنے کا حکم دیا، تو وہ باز آ گئے، پھر آپ نے انہیں بلایا اور مال میں اضافہ کر کے فرمایا: کیا اب تم راضی ہو؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: میں لوگوں سے خطاب کر کے انہیں تمہاری رضامندی بتانا چاہتا ہوں، انہوں کہا: ٹھیک ہے، پھر آپ نے خطاب میں فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ رواہ عبدالرزاق

یعنی نبی علیہ السلام ان کی رضامندی کو ان کے اپنے الفاظ میں لوگوں کے سامنے ظاہر کرنا چاہتے تھے۔

۴۰۴۰۰ ... مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں اور دانتوں میں برابری کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۱ ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیت (بصورت مال) میراث پر اور دیت (بصورت جانور) عصبہ پر ہے۔

رواہ سعید بن منصور

۴۰۴۰۲..... حسن سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے گہرے زخم کے علاوہ میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا؟ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۳..... ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابن المسیب سے پوچھا، عورت کی ایک انگلی میں کیا دیت ہے؟ فرمایا: دس اونٹ، میں نے کہا: دو انگلیوں کی؟ فرمایا: بیس اونٹ، میں نے کہا: تین کی؟ فرمایا: تیس اونٹ، میں نے کہا: چار کی؟ فرمایا: بیس، میں نے کہا: جب اس کا زخم بڑھا اور مصیبت زیادہ ہوئی تو اس کی دیت کم ہوگئی کیوں؟ فرمایا: کیا تم دیہاتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں: میں وضاحت طلب کرنے والا عالم یا سیکھنے والا ناواقف ہوں، فرمایا: سنت کی وجہ سے۔ (پس میں خاموش ہوگیا کہ رسول اکرم کے فرمان کے سامنے عقل نارسا ہے)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۴..... ابن جریج سے وہ ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ ہمارے پاس ایک خط تھا جس میں ان دیتوں کی تفصیل تھی جن کی وحی نبی علیہ السلام کی طرف ہوئی تھی، کیونکہ نبی علیہ السلام نے دیت یا زکوۃ کا جو فیصلہ بھی فرمایا وہ وحی سے فرمایا، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام کے اس خط میں تھا۔

جب قتل عمد میں صلح کرلیں تو جتنے پر صلح کرلیں (وہی ادا کیا جائے) اور نبی علیہ السلام کے اس خط میں تھا: (قتل) خطا کی دیت (اونٹوں کی صورت میں) تیس تین سالے، تیس دو سالے، بیس یکسالے، بیس دو سالے مذکر، نبی علیہ السلام سے منقول ہے پڑوسی اور اشہر حرم میں (دیت میں) زیادتی ہے، اور گہرے زخم کے بارے میں نبی علیہ السلام سے پانچ اونٹ اور ہڈی ٹکڑے ٹکڑے اور گل جانے والے زخم میں پندرہ اونٹ اور دماغ کے زخم میں تینتیس اونٹ، اور پیٹ کے زخم میں تینتیس اونٹ، آنکھ میں پچاس اور ناک جب اس کا بانسہ کاٹ دیا جائے سو اونٹ اور دانت میں پانچ اونٹ اور اگر ذکر (آلہ تناسل) کاٹ دیا تو اس میں سو اونٹنیاں اور اگر اس کی شہوت ختم ہوگئی اور اس کا سلسلہ نسل ختم ہوگیا۔ اور ہاتھ میں پچاس اونٹ اور پاؤں میں پچاس اونٹ اور انگلیوں میں دس اونٹ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۵..... عکرمہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے، ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو پوری دیت کا اور اگر اس کا کنارہ کاٹا گیا تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

قاتل مقتول کے ورثاء کے حوالہ ہوگا

۴۰۴۰۶..... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا، عمرو بن شعیب نے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو جان بوجھ کر قتل کرے، اسے مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے چاہے اسے قتل کریں چاہے پوری دیت جو سو اونٹ ہیں لے لیں۔ جن میں تیس ۳۰ تین سالے تیس ۳۰ چار سالے، چالیس ۴۰ حاملہ اونٹنیاں ہیں یہ تو قتل عمد کے لئے ہیں جب قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت سخت ہے وہ یوں کہ لوگوں میں شیطان اتر آئے اور ان کے درمیان اندھا دھند تیر اندازی ہو جس کا سبب نہ کینہ وحسد اور نہ (ایک دوسرے پر) ہتھیار اٹھانا، سو جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہمارا نہیں، اور نہ راستہ میں تیر اندازی کرتے ہوئے، سو جو شخص اس کے علاوہ کسی صورت میں مر جائے تو وہ شبہ عمد ہے اس کی دیت سخت ہے اور قتل کو قلت نہیں کیا جائے گا، قتل خطاء کی دیت تیس ۳۰ تین سالے، تیس ۳۰ دو سالے، بیس ۲۰ یکسالہ اور بیس ۲۰ دو سالے مذکر، اور جس کی دیت گائیوں میں ہو تو دو سو گائیں اور قتل خطا میں چار سالہ اور جس کے سامنے کے (دودھ والے) دانت گر گئے ہوں دیا جائے اور دیت مغلظہ میں بہترین مال دیا جائے۔

اور جس کی دیت بکریوں میں ہو تو دو ہزار بکریاں ہیں، اور رسول اللہ ﷺ گاؤں والوں پر اونٹوں کی قیمت چار سو دینار یا ان کے برابر چاندی، جس کی قیمت اونٹوں کی قیمت کے برابر ہو، جب چاندی مہنگی ہوتی تو اس کی قیمت پر لگائی جاتی اور جب اس کی قیمت کم ہوتی تو جتنی بھی اونٹوں کی قیمت ہوتی اس پر، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت جیسی ہے یہاں تک کہ اس کی دیت کا تہائی ہو جائے، جو اس زخم میں ہے جس سے ہڈی ٹوٹ کر نکل جائے، تو جو اس سے زیادہ ہو تو وہ مرد کی دیت کا آدھا ہے۔ اگر عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں میں (میراث) ہے وہ اس کا بدلہ لیں اور اس کے قاتل کو قتل کریں، اور عورت اپنے خاوند کے مال اور اس کی دیت کی وارث ہوگی اور مرد

اپنی بیوی کے مال اور دیت کا وارث ہوگا، جب ایک دوسرے کو انہوں نے قتل نہ کیا ہو۔

اور دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان ان کے حصوں کے بقدر میراث ہے جو بچ جائے وہ عصبہ کے لئے اور عورت کے جو بھی عصبہ ہیں وہ اس کی دیت ادا کریں، اور اس کے وارث نہیں ہوں گے ہاں جو وارثوں سے بچ جائے۔ اس کے وہ وارث ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۷..... عبداللہ بن بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے گہرے زخم میں پانچ اونٹوں اور پیٹ کے زخم میں تہائی دیت اور آنکھ میں پچاس اونٹوں اور ناک ساری کاٹ دی جائے پوری دیت کا جو سو اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹوں کا اور دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں ہر انگلی میں (ایک کے حساب سے) بیس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۰۸..... زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناک میں پوری دیت کا ذکر میں پوری دیت کا اور دونوں ہاتھوں میں پوری دیت کا اور دونوں پاؤں میں مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

دیت اور غرّہ

۴۰۴۰۹..... زہری سے روایت ہے فرمایا: یہ سنت جاری ہے کہ بچہ اور مجنون کا قصد (قتل) خطا ہے اور جس نے نابالغ بچہ کو قتل کیا ہم اس سے اس کا بدلہ لیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۰..... ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں جس نے اپنی سوکن کو مار کر ہلاک کر دیا اور جو اس کے پیٹ میں تھا اسے بھی تو اس کی دیت کا (قاتلہ اور اس) کے خاندان والوں کے ذمہ اور بچہ کے عوض غلام آزاد کرانے کا فیصلہ فرمایا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۱..... ابوقلابہ اور یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے انصار سے قسم لینے کا آغاز کیا اور فرمایا قسم کھاؤ تو انہوں نے قسم کھانے سے انکار کیا، تو آپ نے انصار سے فرمایا: تب یہود تمہارے لئے قسم کھائیں گے تو انصار بولے: یہود کو قسم کھانے کی کیا پرواہ، تو رسول اللہ ﷺ نے (انصار کے) مقتول شخص کی اپنی طرف سے سو اونٹ دیت ادا کی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۱۲..... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ فرمایا۔

الشافعی، بیہقی

۴۰۴۱۳ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس زخم سے ہڈی ٹوٹ کر ٹل جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

سعید بن منصور، بیہقی

۴۰۴۱۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دانت کے بارے میں روایت ہے فرمایا: جب کچھ دانت ٹوٹے تو جس کا دانت ٹوٹا اسے جتنا اس کا نقصان ہوا اس کے حساب سے دیا جائے اور سال بھر انتظار کیا جائے، پس اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت ہے ورنہ اس سے زیادہ نہ دیا جائے۔

رواہ البیہقی

۴۰۴۱۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے چٹکی لگانے والی، اچھلنے والی اور گردن توڑنے والی عورتوں میں تین تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ ابو عبیدہ فی الغریب، بیہقی

یہ تین لڑکیاں تھیں جو ایک کھیل میں ایک دوسری پر سوار ہوئیں، تو سب سے نچلی نے درمیان والی کو چٹکی لگائی اور وہ اچھلی تو سب سے اوپر والی گری تو اس کی گردن ٹوٹ گئی تو آپ نے دو تہائی دیت دونوں عورتوں پر عائد کی اور سب سے اوپر والی کی دیت ساقط کر دی کیونکہ اس نے اپنے خلاف مدد دی تھی۔

۴۰۴۱۶..... مسند اسامہ بن عمیر، ہم میں ایک شخص تھا جس کا نام حمل بن مالک تھا جس کی دو بیویاں تھیں، ایک کا تعلق قبیلہ ھذیل سے تھا اور دوسری

قبیلہ عامری سے تھی، تو ہذیلیہ نے عامریہ کے پیٹ پر خیمہ یا کیمپ کا کھونٹا مارا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ مردہ حالت میں گر پڑا، تو مارنے والی کے ساتھ اس کا بھائی اسے لے کر جس کا نام عمران بن عویمر تھا نبی علیہ السلام کے پاس آیا، جب نبی علیہ السلام کے سامنے سارا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا: اس بچہ کی دیت دو، تو عمران نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا پس پیدا ہوا اس جیسا رائیگاں جاتا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: رہنے دو مجھے دیہاتیوں کے اشعار والی گفتگو نہ سناؤ، اس میں ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو یا ایک گھوڑا یا ایک سو بیس بکریاں (قابل ادا) ہیں۔

تو وہ کہنے لگا: یا نبی اللہ! اس کے دو بیٹے ہیں جو قبیلہ کے سردار ہیں وہ اپنی ماں کی دیت دینے کے زیادہ حق دار ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی بہن کی دیت دینے کے اس کے دونوں بیٹوں سے زیادہ حقدار ہو، تو وہ بولا: مجھے اس میں دیت دینے کی کوئی چیز نہیں ملتی۔ تو آپ نے فرمایا: حمل بن مالک! وہ اس وقت حذیل کی زکوۃ لینے پر مامور تھے وہی دونوں عورتوں کے خاوند اور مقتول بچے کے باپ تھے، حذیل کی زکوۃ سے اپنے ہاتھ میں ایک سو بیس ۱۲۰ بکریاں کر لینا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۴۱۷ ۔۔۔ اسی طرح اسامہ بن عمیر سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں دو عورتیں رہتی تھیں، ایک نے دوسری کو کھونٹا مار کر ہلاک کر دیا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا، تو نبی علیہ السلام نے عورت کے بارے میں دیت کا اور بچہ کے بارے میں غلام، لونڈی گھوڑے یا دو اونٹوں یا اتنی اتنی (ایک سو بیس) بکریوں کا فیصلہ کیا۔ تو ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! ہم اس کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا، اور اس جیسے کا خون رائیگاں ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم موزوں گفتگو کرتے ہو؟ اور عورت کی میراث کا اس کے خاوند اور اس کے بیٹے کے لئے اور دیت قتل کرنے والی کے عصبہ پر عائد کرنے کا فیصلہ کیا۔ رواہ الطبرانی

۴۰۴۱۸ ۔۔۔ اسامہ بن عمیر سے یہ بھی روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت تھی اور پھر ایک اور عورت سے شادی کر لی، وہ آپس میں لڑ پڑیں تو ہذلیہ نے عامریہ کو میرے خیمہ کا کھونٹا مارا جس سے مردہ بچہ گر پڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی دیت دو، تو اس کا وارث آ کر کہنے لگا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا، اس جیسا رائیگاں ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا: دیہاتیوں کے اشعار سناتے ہو، ہاں اس کی دیت دو، اس میں غلام یا لونڈی آزاد کرو۔ طبرانی عن الهذلی

پیٹ کے بچہ کی دیت

۴۰۴۱۹ مسند حسین بن عوف الخثعمی، کہ حمل بن مالک بن نابغہ کے زیر نکاح دو سوکنیں ملیکہ اور ام عفیف تھیں تو ان میں سے ایک نے اپنی سوکن کو پتھر مارا جو اس کی شرمگاہ پر لگا جس سے اس کے پیٹ کا بچہ مردہ ہو کر گر پڑا اور وہ خود بھی مر گئی، نبی علیہ السلام کے سامنے مقدمہ پیش کیا گیا، تو نبی علیہ السلام نے اس عورت کی دیت، قتل کرنے والی عورت کی قوم پر عائد کی اور اس کے پیٹ کے بچہ میں غلام یا لونڈی یا بیس اونٹ یا سو بکریاں مقرر کیں، تو اس کا ولی کہنے لگا: یا نبی اللہ! جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اس جیسے کا خون رائیگاں ہے۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ہمیں جاہلیت کے اشعار کی کوئی ضرورت نہیں۔ طبرانی عن ابی الملیح بن اسامة

۴۰۴۲۰ مسند حمل بن مالک بن نابغہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے، اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ پیٹ کے بچے کے بارے میں سنا تھا، تو حمل بن مالک بن نابغہ الھذلی اٹھے اور کہا: امیر المومنین! میری دو بیویاں آپس میں سوکنیں تھیں، تو ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی ماری جس کے نتیجہ میں وہ اور اس کے پیٹ کا بچہ دونوں مر گئے، تو نبی علیہ السلام نے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی (کی قیمت) کا فیصلہ فرمایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اگر میں یہ بات نہ سنتا تو اس کے خلاف فیصلہ کر دیتا۔ عبدالرزاق، طبرانی، وابو نعیم

۴۰۴۲۱ ۔۔۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر

لگا جس سے وہ قتل ہوگئی اور اس کے پیٹ کا بچہ گر گیا، تو نبی علیہ السلام نے اس (مقتول عورت) کی دیت قتل کرنے والی کی عاقلہ (باپ کے رشتہ داروں) پر عائد کی اور اس کے بچہ کے بارے میں ایک غلام یا لونڈی (کی قیمت) کا فیصلہ فرمایا، تو ایک شخص بولا: ہم اس کے دیت کیسے دیں، جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا اس جیسا تو رائیگاں ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۲۔۔۔۔ ابن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا، تو وہ ھذلی جس کے خلاف فیصلہ ہوا کہنے لگا: یا رسول اللہ میں اس کا تاوان کیسے دوں جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اور اس جیسا بے کار رہتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۳۔۔۔۔ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ ھذلی جس کی دو بیویوں میں سے ایک نے دوسری کو قتل کردیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بچہ کے بارے میں غلام کا اور عورت کے بارے میں دیت کا فیصلہ فرمایا تھا اس کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا جو بنی کثیر بن حباشہ سے تعلق رکھتا تھا، قاتل عورت کا نام ام عفیف بنت مسروح تھا جس کا تعلق بنی سعد بن ھذیل سے تھا اور اس کا بھائی علاء بن مسروح تھا، اور مقتول عورت کا نام ملیکہ بنت عویمر تھا جس کا تعلق بنی لحیان بن ھذیل سے تھا اور اس کا بھائی عمرو بن عویمر تھا۔

علاء بن مسروح کہنے لگا: جس نے کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا اس جیسا رائیگاں ہوتا ہے تو عمرو بن عویمر نے کہا: ہمارا بیٹا تھا، تو نبی علیہ السلام نے پیٹ کے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی یا گھوڑے یا سو بکریوں یا دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۴۔۔۔۔ ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عمرو بن شعیب نے بتایا کہ ھذیل کی دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں تھیں ان میں سے ایک کے پاؤں بھاری تھے تو اس کی سوکن نے اسے چرغد کی لکڑی سے مارا جس سے اس کا بچہ گر گیا، اس کا خاوند نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کو سارے واقعہ سے خبردار کیا تو نبی علیہ السلام نے اس کے گرے ہوئے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا، تو مارنے والی کا چچازاد کہنے لگا: جسے حمل بن مالک کہا جاتا تھا، اس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا چلایا اس جیسا تو رائیگاں جاتا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم شعر کہتے ہو یا باقی دن شعر کہتے رہوگے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۵۔۔۔۔ معمر زہری اور قتادہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچہ کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا۔
طبرانی عن الهذلی

ذمی کی دیت

۴۰۴۲۶۔۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے ایک شخص کو قصداً قتل کردیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا آپ نے اسے قتل نہیں کیا اس پر مسلمان کی دیت کی طرح دیت میں سختی کی۔ عبدالرزاق، دار قطنی، بیهقی

۴۰۴۲۷۔۔۔۔ عبدالرزاق: ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے وہ حکم بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ یہودی، عیسائی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی میرا قول ہے۔

۴۰۴۲۸۔۔۔۔ ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عمرو بن شعیب نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس مسلمان پر جس نے کسی کتابی کو قتل کیا، چار ہزار درہم عائد کئے اور یہ کہ اسے اس کی زمین سے دوسری زمین کی طرف جلاوطن کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۲۹۔۔۔۔ معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی، عیسائی، مجوسی اور ہر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور تک یہی رہی، پھر جب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آدھی دیت بیت المال میں اور آدھی مقتول کے وارثوں کو دی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۳۰۔۔۔۔ مسند اسامہ، رسول اللہ ﷺ نے معاہد (جس سے عہد و پیمان ہو) کی دیت مسلمان کی دیت جیسی مقرر کی۔ دار قطنی، وضعفه

مجوسی کی دیت

۴۰۴۳۱.....مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجوسی کی دیت میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۳۲.....(مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما مجوسی کی دیت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: آٹھ سو درہم۔ رواہ البیھقی

قسامہ

قسامہ قسم ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ مقتول کے ورثاء جب اسے کسی قوم میں مردہ پائیں اور قاتل کا بھی پتہ نہ ہو، تو پچاس ورثاء اپنے آدمی کے خون کے مطالبہ کی قسم کھائیں اور اگر وہ پچاس آدمی نہ ہوں تو موجودہ افراد پچاس قسمیں کھائیں جن میں بچہ، عورت، پاگل، غلام نہ ہو یا جن پر قتل کی تہمت لگی وہ قتل کی نفی کی قسم کھائیں، جب دعویدار قسم کھالیں تو دیت کے مستحق ہو جائیں گے اور اگر وہ لوگ قسم کھائیں جن پر قتل کی تہمت تھی تو ورثاء دیت کے حق دار نہیں ہو سکتے۔ النہایہ فی غریب الحدیث

۴۰۴۳۳.....مسند الصدیق، مہاجر بن ابی امیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف لکھا: قیس بن مکشوح کو بیڑیاں پہنا کر میرے پاس بھیج دو میں اس سے منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پچاس قسمیں لوں گا کہ اس نے ان دونوں کو قتل نہیں کیا۔

الشافعی، بیھقی

۴۰۴۳۴.....شعبی سے روایت ہے کہ وادعة ھمدان کے کسی ویرانہ میں ایک مقتول پایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا، آپ نے ان سے پچاس قسمیں لیں: کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ ہے، پھر آپ نے ان پر دیت مقرر کی، پھر فرمایا اے ہمدان کے لوگو! تم نے اپنی قسموں کے ذریعہ اپنے خون بچالئے تو اس مسلمان آدمی کا خون رائیگاں کیوں جائے۔ سعید بن منصور، بیھقی

۴۰۴۳۵.....شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص قتل کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حطیم میں پچاس آدمی داخل کئے جن پر دعویٰ تھا تو انہوں نے قسم کھائی۔ ہم نے نہ اسے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔ رواہ البیھقی

۴۰۴۳۶.....سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا آخری حج کیا تو وادعہ کے اطراف میں ایک مسلمان شخص کو مردہ پایا تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ تم میں سے اس کا قاتل کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پچاس بوڑھے آدمی نکالے اور انہیں حطیم میں داخل کیا اور ان سے اللہ کی قسم لی جو بیت الحرام کا، حرمت والے شہر کا اور حرمت والے مہینہ کا رب ہے کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ تمہیں قاتل کا پتہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کی قسم کھائی، جب انہوں نے قسمیں کھالیں تو آپ نے فرمایا: اس کی زیادہ دیت ادا کرو۔ تو ایک شخص بولا: امیر المومنین؟! کیا میری قسم میرے مال کی جگہ نہیں لے سکتی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے تمہارے سامنے تمہارے نبی علیہ السلام کا فیصلہ کیا۔ (دارقطنی بیہقی وقال: نبی علیہ السلام تک اس روایت کی نسبت کچھ زیادتی کے ساتھ ہے، اس سند میں عمر ابن صبح ہے جس کی روایت ترک کرنے پر اجماع ہے)۔

کلام:.....ضعاف الدارقطنی ۱۸۴۔

۴۰۴۳۷.....سلیمان بن یسار اور عراک بن مالک سے روایت ہے کہ بنی سعد بن لیث کے ایک شخص نے گھوڑا دوڑایا اور جھینہ کے شخص کی انگلی روندی جس سے اس کا سارا خون بہہ گیا اور اس کی ہلاکت ہوگئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدعا علیہم سے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ وہ اس سے نہیں مرا؟ تو انہوں نے انکار کیا اور قسمیں کھانے سے ہچکچائے، تو آپ نے دوسروں سے فرمایا: تم قسمیں کھاؤ! تو انہوں نے انکار کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی سعد والوں پر آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ مالک والشافعی، عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۴۳۸ ... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعید بن وھب سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (سفر پر) نکلے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہولیا، جب واپس آئے تو وہ ان میں نہیں تھا، تو اس کے رشتہ داروں نے ان پر (قتل کا) الزام لگایا، تو قاضی شریح نے فرمایا: تمہارے گواہوں کا بیان ہے تمہارے آدمی نے اسے قتل کیا ہے، ورنہ اللہ کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا، تو وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، سعید فرماتے ہیں! میں ان کے پاس تھا تو آپ نے ان سے جدا جدا پوچھا تو انہوں نے اعتراف کیا، میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: میں ابوالحسن سردار ہوں، پھر آپ نے انہیں قتل کئے جانے کا حکم کیا تو وہ قتل کردیئے گئے۔ دارقطنی

۴۰۴۳۹ ... ابن سیرین سے روایت ہے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ ایک شخص نے اپنے دوستوں کے ساتھ سفر کیا، لیکن جب وہ لوٹے تو وہ واپس نہیں آیا، تو اس کے رشتہ داروں نے اس کے دوستوں پر الزام قتل لگایا، انہوں نے قاضی شریح کے مقدمہ دائر کروایا تو آپ نے اس قتل کے گواہوں کا پوچھا، تو وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اور قاضی شریح کی بات انہیں بتائی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''ان اونٹوں کو سعد پانی پر لایا اور سعد چادر اوڑھے تھا، اے سعد! اس طرح اونٹوں کو پانی پر نہیں لایا جاتا'' پھر فرمایا: سب سے گھٹیا پلانا پتلا پلانا ہے۔ فرماتے ہیں: پھر انہیں جدا جدا کیا اور ان سے پوچھا، تو پہلے ان کا آپس میں اختلاف ہوگیا پھر اس کے قتل کا اقرار کیا، تو آپ نے اس کی وجہ سے انہیں قتل کیا۔ ابو عبید فی الغریب، بیهقی

جس مقتول کا قاتل معلوم نہ ہو

۴۰۴۴۰ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی جنگل میں کوئی مقتول پایا گیا، تو اس کی دیت، بیت المال سے ہوگی، تاکہ اسلام میں اس کا خون باطل نہ ہو، اور جو مقتول دو بستیوں میں پایا گیا تو وہ اس کے ذمہ ہے جس کے زیادہ قریب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۱ ... اسود سے روایت ہے کہ ایک شخص کعبہ میں قتل کیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بیت المال سے (اس کی دیت ادا کی جائے)۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۲ ... سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیبر گئے وہاں جا کر منتشر ہوئے تو انہیں ایک مقتول پڑا ملا، تو انہوں نے ان لوگوں سے کہا جن کے پاس تھا تم نے ہمارا آدمی قتل کیا ہے! تو انہوں نے کہا نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ ہے تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ! ہم خیبر گئے اور وہاں ہمارے کسی آدمی نے ایک مقتول دیکھا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: بڑا معاملہ ہے، بڑا معاملہ ہے، پھر ان سے فرمایا: کیا تم قاتل کے گواہ لاسکتے ہو؟ تو وہ کہنے لگے: ہمارا کوئی گواہ نہیں ہے آپ نے فرمایا: پھر وہ تمہارے لئے قسمیں کھائیں؟ انہوں نے کہا: یہودیوں کی قسموں پر ہم راضی نہیں، تو آپ نے یہ ناپسند سمجھا کہ اس کا خون رائیگاں جائے، تو آپ نے اپنی طرف سے صدقہ کے سو اونٹوں سے اس کی دیت دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۴۴۳ ... مسند (عبداللہ بن عمرو بن العاص) حویصہ اور محیصہ مسعود کے بیٹے اور عبداللہ، عبدالرحمن فلاں کے بیٹے، خیبر سے غلہ لینے گئے، تو عبداللہ پر کسی نے حملہ کر کے قتل کردیا، انہوں نے اس کا نبی علیہ السلام سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاؤ یوں تم دیت کے مستحق ہوجاؤ گے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے جب دیکھا ہی نہیں تو ہم کیسے قسمیں کھائیں؟ آپ نے فرمایا: پھر یہود تم سے بری ہیں۔ انہوں نے عرض کی پھر تو یہودی ہمیں (ایک ایک کر کے) قتل کردیں گے تو آپ علیہ السلام نے اپنی طرف سے اس کی دیت دی۔

رواہ ابن ابی شیبة

۴۰۴۴۴ ... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ قسامت جاہلیت میں تھی تو نبی علیہ السلام نے اسے برقرار رکھا، (جس کی صورت یہ ہوئی کہ) انصار کا ایک شخص یہود کے کنوئیں میں مقتول پایا گیا، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام نے یہود سے ابتدا کی اور ان سے قسم کھانے کو کہا: تو یہود نے کہا: ہم تو ہرگز قسمیں نہیں کھائیں گے، تو نبی علیہ السلام نے انصار سے فرمایا: کیا تم قسمیں کھاؤ گے؟ انصار نے کہا: ہم تو قسمیں نہیں کھائیں گے، تو نبی

علیہ السلام نے یہود پر دیت کا تاوان مقرر کیا کیونکہ وہ ان کے درمیان قتل کیا گیا۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ ابن حبان

۴۰۴۴۵.... ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: مجھے یونس بن یوسف نے بتایا،فرماتے ہیں! میں نے ابن المسیب سے کہا: قسامۃ پر تعجب ہوتا ہے! ایک شخص جو قاتل کو اور مقتول کو نہیں جانتا اور آ کر قسمیں کھاتا ہے تو انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے مقتول کے بارے میں قسامت کا فیصلہ فرمایا، اگر آپ کو یہ علم ہوتا کہ لوگ اتنی جرأت کریں گے تو اسکا فیصلہ نہ فرماتے۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۶.... حسن بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے (قسامت) کا آغاز کیا تو انہوں نے انکار کیا تو آپ انصار قسمیں دیں،تو انصار نے بھی انکار کر دیا تو نبی علیہ السلام نے یہود پر دیت عائد کی۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۷.... زہری سے روایت ہے فرماتے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے قسامت کے بارے میں پوچھا،تو میں نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے بعد خلفاء نے اس سے فیصلہ کیا ہے۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

جانور کی زیادتی اور جانور پر زیادتی

۴۰۴۴۸.... عبدالعزیز بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغ کو قلعہ بندی اور سدھائے ہوئے درندوں (کے شر سے) باڑ کو مضبوط کرنے کا حکم دیتے پھر تین مرتبہ ان جانوروں کو ان کے مالکوں کے پاس واپس کرتے اس کے بعد ان کے پاؤں کاٹ دیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۴۹.... عبدالکریم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: اونٹ گائے، گدھا یا سدھائے ہوئے درندوں کو تین بار ان کے مالکوں کے پاس بھیجا جائے جب وہ باغ میں آئیں پھر ان کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۰.... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے گھوڑے کے بارے میں جس کی آنکھوں کو نقصان پہنچایا گیا،اس کی قیمت کے نصف (تاوان ادا کرنے) کا فیصلہ فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

فصل......قتل کرنے سے ڈراوا

۴۰۴۵۱.... (مسند بکر بن حارثۃ الجہنی) بکر بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس لشکر میں تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا تھا ہماری اور مشرکین کی مڈبھیڑ ہوئی، (دوران جنگ) میں نے ایک مشرک شخص پر حملہ کر دیا تو اسلام (لانے) کے ذریعہ مجھ سے بچنے لگا پھر بھی میں نے اسے قتل کر دیا، نبی علیہ السلام تک یہ بات پہنچی، تو آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور مجھے اپنے سے دور کر دیا،تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی بھیجی ''کہ کسی ایماندار کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن کو قتل کرے، البتہ اگر غلطی سے قتل کرے'' الایۃ تو آپ مجھ سے راضی ہو گئے اور مجھے اپنے قریب کر لیا۔

الدولابی وابن مندہ وابونعیم

۴۰۴۵۲.... جندب بن عبداللہ سے روایت ہے تم میں سے ہرگز کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر نہ ہو کہ اس کے ہاتھ پر کسی ایسے شخص کا خون لگا ہو جو لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا، کیونکہ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے تو تم میں ہرگز کوئی اللہ تعالیٰ سے اپنا عہد نہ توڑے ورنہ اللہ تعالیٰ جب اولین آخرین کو جمع کرے گا تو اسے جہنم میں اوندھے منہ گرا دے گا۔ابونعیم بن حماد فی الفتن

۴۰۴۵۳.... جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہ کچھ لوگ ان کے خون میں پڑ گئے دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے لگے اور لمبی لمبی اونچی عمارتیں بنانے لگے: اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم پر تھوڑا ہی عرصہ گزرے گا کہ بندھا اونٹ دو رسیاں اور پالان ایک بڑے گاؤں سے زیادہ پسندیدہ ہوں گے، جانتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہرگز تم میں سے کسی کے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ اس کے دروازہ کو دیکھ رہا ہو کسی مسلمان آدمی کے خون سے رنگا ہاتھ حائل نہ ہو جس کو اس نے ناجائز بنایا ہو، خبردار! جس نے نماز فجر پڑھ لی

وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے لہٰذا ایسا ہرگز نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ کی کسی چیز کا مطالبہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۴..... قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے شکست خوردہ جماعت پر حملہ کیا اور ایک مشرک شخص کو گھیر لیا، وہ شکست کھا چکا تھا جب اس مسلمان نے تلوار کے ذریعہ اس پر چڑھنا چاہا، تو وہ شخص (فوراً) کہنے لگا: لا الٰہ الا اللہ، تو یہ شخص اس سے نہ رکا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا، پھر اس مسلمان کو اس کے قتل کرنے سے دل میں کھٹک ہوئی اور نبی علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا اور آپ سے کہا: کہ اس نے یہ کلمہ بچنے کے لئے کہا تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم نے اس کا سینہ پھاڑ کر کیوں نہ دیکھا! زبان ہی دل کی ترجمان ہے، کچھ ہی عرصہ بعد اس قاتل شخص کا انتقال ہو گیا، کفن دفن کیا گیا تو وہ (قبر سے اچھال کر) زمین پر پڑا ہوا تھا اس کے رشتہ داروں نے آکر نبی علیہ السلام سے اس کا حال بیان کیا، آپ نے فرمایا: اسے (دوبارہ) دفن کر دو، چنانچہ اسی طرح دفن کر دیا گیا، تو پھر زمین پر پڑا پایا، اس کے رشتہ داروں نے پھر نبی علیہ السلام کو بتایا: تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کہ زمین نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے اسے کسی غار میں پھینک دو۔ عبدالرزاق، ابن عساکر

۴۰۴۵۵..... (مسند ابی رفاعہ) مسلمان کا اپنے (مسلمان) بھائی کو قتل کرنا کفر اور اسے گالی دینا کھلی برائی ہے اور اس کے مال کی عزت اس کے خون کی طرح ہے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق، ابن عساکر

۴۰۴۵۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس قتل کی وجہ سے جو اس نے (ناحق) کیا ہوگا قیامت کے روز ہزار بار قتل کیا جائے گا۔ ابن ابی شیبۃ، سندہ صحیح

۴۰۴۵۷..... (مسند ابی ہریرۃ) ابوہریرہ اگر تم چاہتے ہو کہ پلک جھپکنے کی مقدار بھی پل صراط پر نہ ٹھہرو اور جنت میں داخل ہو جاؤ تو مسلمانوں کے خون، ان کی عزتوں اور ان کے اموال سے اپنی پیٹھ ہلکی کر لو۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۰۴۵۸..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہم میں ایسے کھڑے ہوئے جیسے تمہارے درمیان میں کھڑا ہوں، اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، جو شخص لا الٰہ الا اللہ کی اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دے، اس کا خون تین وجوہات میں سے کسی ایک وجہ کے بغیر جائز نہیں، جان کے بدلہ جان، شادی شدہ زناکار، اور اسلام کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۵۹..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ آدمی اپنے دین کی (طرف سے) اس وقت تک وسعت وکشادگی میں رہتا ہے جب تک حرمت والے خون کو نہ بہائے جونہی وہ حرمت والے خون کو بہادے گا، تو اس سے حیا کھینچ لی جائے گی۔ ابو نعیم، عبدالرزاق

ذیل قتل

۴۰۴۶۰..... (مسند جابر بن عبداللہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بغیر نیام کے تلوار لینے دینے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

کتاب القصص..... از قسم اقوال

گنجے، سفید کوڑھ والے اور اندھے کا قصہ

۴۰۴۶۱..... بنی اسرائیل میں تین آدمی، سفید کوڑھ والا، گنجا اور اندھا تھے، جن کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لینا چاہا، تو ان کی طرف ایک فرشتہ (بصورت انسان) بھیجا، وہ فرشتہ (سب سے پہلے) کوڑھی کے پاس آکر کہنے لگا: تمہیں سب سے زیادہ کیا اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور اچھی

جلد، کیونکہ لوگ مجھے گھٹیا سمجھتے ہیں تو فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور اچھی جلد عطا کردی، پھر اس سے کہا: تمہیں کون سامال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، تو اسے حاملہ اونٹنی دے دی گئی، پھر فرشتہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں (تمہارے مال میں) برکت دے۔ اس کے بعد وہ گنجے کے پاس آیا، اس سے کہا: تمہیں سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ اس نے کہا، اچھے بال تا کہ یہ گنجا پن مجھ سے دور ہو جائے۔ کیونکہ لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔ فرشتہ نے اس (کے سر) پر ہاتھ پھیرا اور (اس کا گنجا پن) چلا گیا اور اسے اچھے بال عطا ہو گئے، کہا: تمہیں کون سامال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: گائے، تو اسے ایک حاملہ گائے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عطا کرے۔

اس کے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور کہا: تمہیں کیا چیز سب سے بھلی لگتی ہے؟ اس نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری نظر عطا کردے تا کہ میں لوگوں کو اس سے دیکھ سکوں فرشتہ نے (اس کی آنکھوں پر) ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر واپس کردی، کہا: کون سامال زیادہ اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: بکریاں تو اسے ایک ماں بننے والی بکری دے دی، پھر کچھ عرصہ بعد ان دونوں (کوڑھی اور گنجے) کے جانوروں نے بچوں کو جنم دیا، اور اس کی بکری بھی بچہ والی ہوگئی۔ کوڑھی کی اونٹوں سے بھری وادی ہوگئی، اور گنجے کی گائیوں سے اور نابینے کی بکریوں کی وادی ہوگئی۔ پھر وہ فرشتہ اسی شکل وصورت میں کوڑھی کے پاس آیا، اور کہا: میں غریب مسکین آدمی ہوں سفر میں میرے اسباب (سفر) ختم ہو گئے آج میں اللہ تعالیٰ اور تمہارے سہارے پر ہوں، میں اس ذات کے واسطہ سے تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھا رنگ، اچھی جلد اور (اونٹوں کی صورت میں) مال عطا کیا، مجھے ایک اونٹ اپنے سفر میں کام میں لانے کے لئے دے دو! اس نے کہا: مجھ پر کئی حقوق ہیں، فرشتہ نے اس سے کہا، لگتا ہے میں تمہیں جانتا ہوں، کیا تم وہ کوڑھی نہ تھے جسے لوگ فقیر سمجھ کر نفرت کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا؟ اس نے کہا: (نہیں) مجھے بڑے کے بعد بڑے سے یہ مال وراثت میں ملا ہے، تو اس نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر ویسا ہی کردے جیسا تم تھے!

پھر وہ اسی شکل وصورت میں گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا، کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پھر ویسا کردے جیسا تم تھے، اس کے بعد وہ اندھے کے پاس اسی صورت میں آیا اور اس سے کہا: مسکین آدمی ہوں، مسافر ہوں، سفر میں میرے اسباب سفر ختم ہو گئے آج میرا اللہ تعالیٰ کے سوا اور تمہارے علاوہ کوئی آسرا نہیں، میں تم سے اس ذات کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں بصارت عطا کی مجھے ایک بکری دو جس کے ذریعہ میں اپنے سفر کا خرچ چلا سکوں۔

اس نے کہا! میں نابینا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نظر دی، اور میں فقیر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار کیا جتنی بکریاں چاہو لے لو، اللہ کی قسم! میں کسی اس چیز میں تم پر مشقت نہیں ڈالوں گا جو تم اللہ تعالیٰ کے لئے لو گے، فرشتہ نے کہا: اپنے مال کو محفوظ رکھو، تمہارا تو صرف امتحان مقصود تھا اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ

ہزار روپے قرض لینے والے کا قصہ

۴۰۴۶۴ ... بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے کسی اسرائیلی سے ہزار دینار قرض مانگا، تو اس نے کہا: میرے پاس گواہ لاؤ تا کہ میں انہیں گواہ کرلوں، تو اس نے کہا: اللہ گواہ کافی ہے، تو اس نے کہا: میرے پاس کوئی ضامن لاؤ، اس نے کہا: اللہ ضامن کافی ہے، اس نے کہا تم نے سچ کہا، پھر اسے ایک مقررہ مدت تک کے لئے وہ پیسے دے دیئے، چنانچہ وہ سمندر کے سفر پر نکل گیا اور اپنی ضرورت پوری کرلی، پھر وہ سوار ہونے کے لئے کوئی کشتی تلاش کرنے لگا تا کہ جو مدت اس سے طے کی تھی اس پر اس کے پاس جا سکے لیکن اسے کشتی نہ ملی تو اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں کھدائی کر کے ہزار دینار اور اپنی طرف سے ایک خط اپنے دوست کی طرف ڈالا، پھر اس کی جگہ کو ہموار کردیا، اس کے بعد سمندر کے پاس آ کر کہنے لگا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار قرض لیا تھا اس نے مجھ سے ضامن کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ ضامن کافی ہے تو وہ آپ پر راضی ہو گیا تھا پھر وہ مجھ سے کہنے لگا گواہ لاؤ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے تو وہ آپ پر راضی ہو گیا، اور میں نے بھرپور کوشش کی کہ مجھے کوئی کشتی مل جائے تو جس کے پاس اس کی طرف بھیجوں لیکن مجھے کشتی نہ ملی۔

میں اس رقم کو آپ کے سپرد کرتا ہوں، پھر اسے سمندر میں پھینک دیا، یہاں تک کہ وہ لکڑی سمندر میں داخل ہوگئی اس کے بعد وہ شخص واپس لوٹ گیا اور اسی حال میں کشتی تلاش کرنے لگا تا کہ اپنے شہر جائے، (ادھر) وہ شخص جس نے اسے قرض دیا تھا دیکھ رہا تھا کہ شاید کوئی کشتی اس کا مال لے کر آ جائے اچانک وہ لکڑی نظر پڑی جس میں مال تھا، اسے پکڑا اور اپنے گھر والوں کے لئے بطور ایندھن لے آیا، جب اسے چیرا تو اس میں مال اور خط پایا، بعد میں وہ شخص بھی ہزار دینا لے کر آ گیا جسے اس نے قرض دیا تھا، کہا: میں بخدا کشتی کی تلاش میں رہا تا کہ تمہارے پاس تمہارا مال لاؤں لیکن مجھے اس طرف سے کوئی کشتی نہ ملی، جس سمت سے میں آیا، اس نے کہا: کیا تو نے کوئی چیز میری طرف بھیجی ہے؟ کہا: میں نے تمہیں بتایا نا کہ مجھے اس طرف سے کوئی کشتی نہیں ملی جس طرف سے میں آیا ہوں تو وہ شخص کہنے لگا: تو اللہ تعالیٰ نے وہ تمہاری طرف سے ادا کر دیئے ہیں جو تم نے لکڑی میں بھیجے تھے، چنانچہ وہ شخص خوشی خوشی واپس لوٹ گیا۔ مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ

غار والوں کا قصہ

۴۰۴۶۳..... تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص سفر پر نکلے اور رات انہیں ایک غار میں آ گئی وہ غار میں داخل ہوئے، تو پہاڑ سے چٹان ڈھلکی اور غار کا دروازہ بند کر دیا، تو وہ (آپس میں) کہنے لگے: تم اس غار سے اسی صورت میں نجات پا سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے اچھے اعمال کے ذریعہ دعا کرو، تو ان میں کا ایک کہنے لگا: اے اللہ! میرے انتہائی بوڑھے والدین تھے اور میں ان سے پہلے نہ اہل وعیال کو دودھ پلاتا نہ مال کو، ایک دن مجھے کسی چیز کی تلاش میں دیر ہوگئی تو میں اس وقت ان کے پاس آیا جب وہ سو گئے، تو میں ان کے دودھ کا حصہ لے کر آیا اور انہیں سویا ہوا پایا، مجھے اچھا نہ لگا کہ میں ان کے حصہ سے پہلے اہل وعیال اور مال کو پلاؤں، میں اسی انتظار میں تھا کہ وہ بیدار ہوں اور دودھ کا برتن میرے ہاتھ میں تھا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ وہ بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنا حصہ پیا، اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس چٹان کی مصیبت کو دور کر دے، تو اتنی چٹان ہٹی جس سے وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، تو ایک دن میں نے اس سے مباشرت کرنا چاہی لیکن وہ رک گئی، پھر اس پر (تنگدستی کا) سال آیا تو وہ میرے پاس آ کر سوال کرنے لگی تو میں نے اسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ مجھے صحبت کرنے سے نہیں روکے گی۔ تو اس نے ایسے ہی کیا، میں نے جب اس پر قابو پا لیا تو وہ بولی: تمہارے لئے ناحق مہر توڑنا جائز نہیں تو میں نے اس سے صحبت کرنے سے احتراز کیا، اور اس سے اعراض کیا جب کہ وہ میری سب سے زیادہ محبوب تھی، اور جو سونا میں نے اسے دیا وہ (واپس لینا) چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور کر دے، تو چٹان اتنی سرکی جس سے وہ باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے اجرت پر کچھ مزدور لئے اور انہیں ان کی مزدوری دے دی، صرف ایک آدمی نے اپنی اجرت جو اس کی بنتی تھی چھوڑ دی اور چلا گیا، اس کی مزدوری (سے میں نے مویشی خرید لئے جس سے اس کی) بار آور ہوئی اور اس کی وجہ سے (اس کا) مال بڑھ گیا، پھر وہ کچھ مدت بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دو! میں نے اس سے کہا: جو اونٹ، گائے بکریاں اور غلام تمہیں نظر آ رہے ہیں سب تمہاری مزدوری ہیں، تو وہ کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھ سے مزاح مت کرو! میں نے کہا: میں تم سے مزاح نہیں کر رہا، چنانچہ اس نے سارا مال لیا اور آگے لگا لیا اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

اے اللہ! اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور فرما، تو چٹان ہٹ گئی وہ چلتے ہوئے باہر نکل آئے۔

بیھقی عن ابن عمرو

۴۰۴۶۴..... ایک دفعہ تین آدمی جا رہے تھے کہ بارش نے انہیں آ گھیرا، تو وہ پہاڑ کی ایک کھوہ میں پناہ گزیں ہوئے، ادھر غار کے دہانے پر پہاڑ کی ایک چٹان گر پڑی جس سے غار کا دہانہ بند ہو گیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: اپنے ان نیک اعمال کو یاد کرو جو تم نے اللہ تعالیٰ کے لئے

کئے ہیں اوران کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو یقینی بات ہے اللہ تعالیٰ تمہاری مصیبت دور فرمادے گا۔ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے میری بیوی اور چھوٹے بچے تھے، میں ان کی خاطر بکریاں چرایا کرتا تھا جب شام کے وقت آتا دودھ دوہتا تو اپنے والدین سے شروع کرتا انہیں اپنے بچوں سے پہلے دودھ پلاتا، ایک درخت (سے شاخیں اتارنے) کی مشغولی نے مجھے دیر کرادی تو میں شام ڈھلے آسکا میں نے دیکھا کہ وہ دونوں سو چکے ہیں، (حسب عادت) میں نے دودھ دوہا، پھر میں دودھ کا برتن لے کر آیا اوران کے سرہانے کھڑا رہا، میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اوران سے پہلے اپنے بچوں کو پلانا اچھا نہ لگا جب کہ وہ میرے پاؤں (بھوک پیاس کی وجہ سے) میں بلک رہے تھے میری اوران کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اگر آپ کی خاطر میں نے یہ کام کیا ہے تو اتنا شگاف کردیں کہ ہم آسمان دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا شگاف کردیا جس سے انہوں نے آسمان دیکھا۔

دوسرے نے کہا، اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جس سے مجھے اسی طرح شدید محبت تھی جیسی مرد، عورتوں سے کرتے ہیں میں نے اس سے قربت کرنا چاہی تو اس نے انکار کردیا کہ پہلے سو دینار لاؤ، تو میں نے محنت کوشش کر کے سو دینار اکھٹے کئے اوراس کے پاس لے آیا، جب میں صحبت کے لئے اس کے پاؤں میں آیا تو وہ کہنے لگی: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور ناحق مہر کو نہ توڑ، تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضاجوئی کے لئے کیا ہے ہم سے یہ تنگی دور فرمادیں، توان کے لئے کچھ اور گنجائش ہوگئی۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے چاول کے پیمانہ کے عوض ایک مزدور رکھا جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو مجھے کہنے لگا: مجھے میرا حق دو تو میں نے اسے اس کا پیمانہ دینا چاہا مگر اس نے اعراض کیا، تو میں اس کو برابر کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ اس سے گائیں اور چرواہے جمع کرلئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آکر کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرا حق دبا کر مجھ پر ظلم نہ کر، میں نے کہا: ان گائیوں اوران کے چرواہوں کی طرف جاؤ اورانہیں لے لو وہ کہنے لگا: اللہ سے ڈر مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تجھ سے مزاح نہیں کررہا ان گائیوں اوران کے چرواہوں کو لے لو، چنانچہ اس نے انہیں لیا اور روانہ ہوگیا، آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ کام آپ کی خوشنودی کے لئے کیا اس لئے اس مصیبت کو ہم سے دور فرما! تو اللہ تعالیٰ نے باقی ماندہ چٹان کو ہٹادیا۔ بیھقی عن ابن عمرو

حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ

۴۰۴۶۵..... حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے (تقریر کرنے) کھڑے ہوئے، تو کسی نے آپ سے پوچھا: (روئے زمین میں) کون سا آدمی سب سے زیادہ عالم ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: (چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی شریعت کا علم دیا اس لئے) میں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب کیا، کیونکہ آپ نے علم کا معاملہ باری تعالیٰ کی طرف نہیں لوٹایا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ دو دریاؤں (یا سمندروں) کے ملنے کی جگہ میں ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میرے رب! میں اس تک کیسے پہنچ سکتا ہوں؟ تو ان سے کہا گیا: زنبیل میں ایک مچھلی اٹھالے جاؤ جہاں مچھلی گم پاؤ گے وہیں وہ ہوگا۔

چنانچہ آپ اور آپ کے ساتھ آپ کا خدمت گار یوشع بن نون اپنے ساتھ زنبیل میں مچھلی لئے چل نکلے پھر جب وہ چٹان کے پاس پہنچے اور (ستانے کے لئے) لیٹے اور دونوں سو گئے، مچھلی زنبیل سے کھسک گئی اور سمندروں میں اپنا خشک راستہ بنالیا، تو موسیٰ علیہ السلام اوران کے خدمت گار کے لئے یہ تعجب کی بات تھی۔ پھر اپنا (سفر کا) باقی حصہ رات دن چل کر پورا کیا صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خدمت گار سے کہا: دوپہر کا کھانا لاؤ، ہم اپنے اس سفر سے تھک گئے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کو تھکاوٹ اسی وقت محسوس ہوئی جب انہوں نے اس مقررہ جگہ سے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا آگے نکل گئے تھے۔ تو ان کے خدمت گار نے کہا: آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی ہمارا مطلوبہ مقام ہے چنانچہ وہ اپنے نشان قدم دیکھتے دیکھتے واپس پلٹے، جب وہ چٹان کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کپڑا اوڑھے لیٹا ہے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا، تو خضر بولے: تمہاری زمین میں سلام کہاں ہے؟ تو موسیٰ

علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ، انہوں نے کہا: بنی اسرائیل والا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں، پھر کہا: کیا میں علم کی ان باتوں میں جن کا آپ کو علم ہے۔ پیروی کر سکتا ہوں، انہوں نے فرمایا: آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے، اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے جو علم عطا کیا ہے اسے آپ نہیں جانتے، اور جو علم آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اسے میں نہیں جانتا، تو موسیٰ علیہ السلام بولے: انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی کام میں، میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

(اس عہد و پیمان کے بعد) وہ ساحل کے کنارے چلتے چلتے جا رہے تھے کہ ان کے پاس سے ایک کشتی گزری، ان سے گفتگو ہوئی کہ انہیں سوار کر لیں، تو وہ خضر علیہ السلام کو پہچان گئے اور بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ کر سمندر میں ایک یا دو ٹھونگیں ماریں، تو خضر علیہ السلام نے فرمایا: میرے اور آپ کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا ہے جتنا اس چڑیا نے اس سمندر سے پانی کم کیا ہے، اس کے بعد خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختے اکھیڑ لئے، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی توڑ دی، تاکہ اس کے سوار ڈوب جائیں، تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا: کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میری بھول پر مواخذہ نہ فرمائیں، تو یہ پہلی بات موسیٰ علیہ السلام سے بھولے سے ہوگئی تھی۔

پھر وہ چلتے چلتے ایک لڑکے کے پاس پہنچے جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام نے اوپر سے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اس کا سر تن سے جدا کر دیا، تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے ایک معصوم جان کا ناحق خون کر دیا؟ خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، پھر چل پڑے اور ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے انہیں کھانا دینے سے انکار کر دیا، (چلتے چلتے) انہیں دیوار نظر آئی جو گرنے والی تھی تو خضر علیہ السلام نے اسے (تعمیر کر کے) سیدھا کر دیا، فرماتے ہیں: کہ خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا، تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے لیتے، انہوں نے کہا: پس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ہماری چاہت تھی کہ اگر وہ صبر کرتے تو ہمیں ان کے قصہ کا پتہ چلتا۔

بیھقی، ترمذی، نسائی

کھائی والوں کا قصہ اور اس میں بچہ کی گفتگو بھی ہے

۴۰۴۴۶..... تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کا ایک جادوگر تھا جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: میں بوڑھا ہو چکا ہوں میرے پاس ایک لڑکا بھیجیں جسے میں جادو سکھاؤں، تو بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، جسے وہ جادو سکھاتا تھا، جس راستہ سے وہ چل کر آتا تھا اس میں ایک راہب تھا وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اس کی گفتگو سنی جو اسے بھلی لگی، پھر وہ جب بھی ساحر کے پاس آتا راہب کے پاس سے گزرتے ہوئے ضرور بیٹھتا، جب وہ جادوگر کے پاس آیا تو اس نے اسے مارا، جس کی شکایت اس نے راہب سے کی، تو اس نے کہا: جب تمہیں جادوگر کا ڈر ہو تو کہنا، مجھے گھر سے دیر ہو گئی تھی اور جب گھر والوں کا خوف ہو تو کہنا: مجھے جادوگر کے ہاں دیر ہو گئی تھی۔

اسی طرح سلسلہ چلتا رہا کہ اس نے ایک بہت بڑا جانور دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا، تو وہ (دل میں) کہنے لگا آج مجھے پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے، تو اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر آپ کو راہب کا کام جادوگر کے کام سے زیادہ پسند ہے تو اس جانور کو ہلاک کر دیں تاکہ لوگ گزر جائیں، اور پتھر دے مارا جس سے وہ جانور مر گیا، اور لوگ گزر گئے۔ راہب کے پاس آ کر سے بتا دیا، تو راہب نے اسے کہا: بیٹا! آج تو مجھ سے افضل ہے، میں نے تیرا مرتبہ دیکھ لیا ہے عنقریب تمہارا امتحان ہوگا، اور جب تمہارا امتحان ہو تو میرے بارے میں نہ بتانا، تو وہ لڑکا مادرزاد اندھوں اور کوڑھی کو چنگا کرتا اور باقی بیماریوں کا علاج کرتا، ادھر بادشاہ کے ہمنشین نے سنا جو اندھا ہو چکا تھا، تو وہ اس کے پاس بہت سے ہدیئے تحفے لے کر آیا، اور کہا: اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہاں جو کچھ تمہارے لئے جمع کر دوں گا، تو اس نے کہا: میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا وہ تمہیں شفا دے گا

چنانچہ وہ ایمان لے آیا، اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفادے دی، پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اور جس طرح پہلے بیٹھتا تھا بیٹھ گیا، بادشاہ نے کہا تمہاری نظر کس نے لوٹائی؟ اس نے کہا: میرے رب نے بادشاہ بولا: میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور تمہارا رب اللہ ہے تو بادشاہ اسے سزا دینے لگا تو اس نے لڑکے کا بتادیا، لڑکے کو لایا گیا تو بادشاہ نے اسے کہا: بیٹا! تمہارا جادو اس حد تک پہنچ گیا کہ تم مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو درست کرنے لگے، اور یہ یہ کام کرنے لگے ہو۔ تو اس نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے بھی سزا دینا شروع کردی تو اس نے راہب کا پتہ بتادیا، راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا، تو اس نے انکار کردیا، تو آرے سے جو اس کے سر کے درمیان رکھا گیا، اس کے دوٹکڑے کردیئے گئے اور وہ دونوں ٹکڑے زمین پر آگرے، پھر بادشاہ کے ہمنشین کو لایا گیا، کہا گیا: دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کردیا، تو اس کی مانگ میں آرہ رکھا گیا اور اس کے ٹکڑے کردیئے گئے اور اس کے دونوں ٹکڑے زمین پر آرہے۔ پھر لڑکے کو لایا گیا: کہا گیا: اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کیا تو اسے اپنے سپاہیوں کے حوالہ کردیا اور کہا: اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچو تو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو بہتر ورنہ اسے نیچے گرادینا، چنانچہ وہ اسے لے کر چل دیئے اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! ان کے مقابلے میں میری کفایت فرما، جیسی تو چاہے! تو پہاڑ میں جنبش ہوئی اور وہ گر گئے اور وہ لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے سامنے آ گیا، بادشاہ نے اس سے کہا: تمہارے ساتھ والے لوگوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: (میرا) اللہ ان کے مقابلہ میں مجھے کافی ہوگیا، تو اس نے اسے اپنے آدمیوں کے حوالہ کیا اور کہا: اسے لے جاکر لمبی کشتی میں سوار کرنا اور جب درمیان میں پہنچ جاؤ تو اسے اگر یہ اپنے دین سے نہ پھرے پانی میں پھینک دینا، چنانچہ وہ اسے لے گئے، تو اس نے کہا: (اے اللہ!) ان کے مقابلہ میں میری جیسی تو چاہے کفایت کر، تو کشتی انہیں لے کر الٹ گئی اور وہ ڈوب گئے، اور وہ بادشاہ کے پاس چلتا ہوا آیا بادشاہ نے پوچھا تمہارے ساتھ والے لوگ کہاں گئے؟ اس نے کہا ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے میری کفایت کی۔

پھر اس نے بادشاہ سے کہا: آپ مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک وہ نہ کرو جو میں آپ سے کہوں، بادشاہ نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرو اور مجھے تنے پر سولی دو، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر اس کو کمان کی درمیان میں رکھنا پھر کہنا: (اس) لڑکے کے رب اللہ کے نام سے پھر میری طرف تیر چلا دینا، پس جب تم یہ کروگے تو مجھے قتل کر سکوگے۔ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا، اور اسے تنے پر سولی دی، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور کمان کی درمیان میں رکھا پھر کہا: اس لڑکے کے رب، اللہ کے نام سے، پھر اسے تیر مارا تیر اس کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنی کنپٹی پر تیر کی جگہ ہاتھ رکھا اور مر گیا، لوگوں نے کہا: آمنا برب الغلام، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں، تین مرتبہ کہا: بادشاہ کے پاس کوئی آکر کہنے لگا: جس سے آپ ڈر رہے تھے، اللہ کی قسم! آپ کو خوف زدہ کرنے والی چیز پیش آچکی، لوگ ایمان لے آئے، تو بادشاہ نے گلیوں کے دہانوں جیسی کھائیاں کھودنے کا حکم دیا، کھائیاں کھودی گئیں اور ان میں آگ بھڑکائی گئی، اور کہا: جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے ان میں ڈال دینا، چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا، آخر میں ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا (دودھ پیتا) بچہ بھی تھا، عورت (آگ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹی کہ مبادا اس میں گر جائے تو اس کے بچہ نے کہا: اے ماں! صبر کر بے شک تو حق پر ہے۔

مسند احمد، مسلم عن صهيب

پنگوڑے میں بات کرنے والے بچے

۴۴۶۷۷ پنگوڑے میں صرف تین بچے بولے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل میں ایک جریج نامی تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا تو اس کی ماں نے اسے بلایا، تو اس نے (دل میں) کہا: میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں! تو اس کی ماں نے کہا: اے اللہ! رنڈیوں کا منہ دکھائے بغیر اسے موت نہ دینا، ایک دفعہ جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آکر خواہش کرنے لگی تو اس نے انکار کردیا، پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اسے اپنے آپ پر قدرت دی (جس کے نتیجہ میں) اس نے ایک لڑکا جنا، تو کہنے لگی: یہ جریج سے ہے، تو لوگوں نے

آ کر اس کا عبادت خانہ توڑ دیا اور اسے نیچے اتار کر گالیاں دینے لگے، اس نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر بچہ کے پاس آیا اور کہا: لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: چرواہا، لوگوں نے کہا: ہم تمہارا عبادت خانہ سونے سے بنائیں گے، اس نے کہا: نہیں صرف مٹی سے بنادو، (تیسرا بچہ) ایک دفعہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلارہی تھی تو اس کے پاس ایک عمدہ سواری والا گزرا، تو وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنادے، تو اس نے پستان ترک کر کے سوار کو دیکھ کر کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنا، پھر پستان چوسنے لگا، پھر اس کی ماں کے پاس ایک باندی گذری تو وہ کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنا تو اس نے پستان ترک کر کے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا، تو وہ کہنے لگی: ایسا کیوں؟ تو وہ بولا: سوار ایک ظالم تھا اور یہ باندی ایسی ہے جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں: کہ اس نے چوری کی زنا کیا جب کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔

مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرۃ

فرعون کی بیٹی کی ماما کا قصہ

۴۰۴۶۸ ...... جس رات مجھے معراج کرائی گئی اس رات میں نے ایک سوندھی خوشبو محسوس کی، میں نے کہا: جبرائیل یہ اتنی اچھی خوشبو کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ فرعون کی بیٹی کی ماما اور اس کے بچوں کی خوشبو ہے، میں نے کہا: ان کا کیا قصہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: ایک دفعہ وہ (عورت) فرعون کی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی نیچے گر گئی تو اس عورت نے کہا: بسم اللہ، تو فرعون کی بیٹی نے کہا: میرا باپ (مراد ہے)؟ وہ عورت بولی نہیں بلکہ میرا، تمہارا اور باپ کا رب اللہ (مراد ہے) وہ کہنے لگی: کیا میرے باپ کے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں، وہ بولی: تب میں اسے اس کے بارے میں بتادوں؟ اس عورت نے کہا: ہاں (بتادو) اس نے فرعون کو بتادیا، فرعون نے کہا: اری فلانی! کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں، میرا اور تمہارا رب وہ ہے جو آسمان میں ہے، تو فرعون نے تانبے کی ایک گائے کا حکم دیا جسے تپایا گیا پھر اس کے بچوں کو پکڑا اور ایک ایک کر کے اس میں ڈالنے لگے، تو وہ عورت بولی: مجھے تم سے ایک کام ہے فرعون نے کہا: کیا ہے، اس نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ آپ میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں یکجا کریں اور پھر انہیں ایک کپڑے میں ڈال کر دفن کردیں، فرعون نے کہا: ہم تمہاری یہ بات مان لیتے ہیں کیونکہ تمہارا ہم پر حق ہے تو اس کے بیٹے گائے میں ڈالتے رہے آخر اس کا وہ بچہ رہ گیا جو دودھ پیتا تھا تو عورت اس کی وجہ سے پیچھے ہٹی، تو اس بچے نے کہا: اے ماں! کود پڑو کیونکہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے پھر وہ اپنے بچہ سمیت ڈال دی گئی۔ (یوں) چار چھوٹے بچوں نے گفتگو کی، (ایک) یہ بچہ، یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والا، جریج والا اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام۔

مسند احمد، نسائی، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان، عن ابن عباس

۴۰۴۶۹　ایک آدمی نے دوسرے سے اس کی زمین خریدی، تو خریدنے والے نے اس میں ایک گھڑا دیکھا جس میں سونا تھا، جس نے زمین خریدی وہ کہنے لگا مجھ سے اپنا سونا لے لے، میں نے زمین خریدی تھی سونا نہیں، تو جس کی زمین تھی اس نے کہا: میں نے تمہارے ہاتھ زمین اور جو کچھ اس میں تھا (سب کچھ) بیچ دیا تھا تو وہ دونوں ایک شخص کے پاس فیصلہ کرانے گئے، تو حکم نے ان سے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ تو ایک نے کہا: میرا بیٹا ہے اور دوسرے نے کہا: میری بیٹی ہے تو حکم نے کہا: لڑکے کا لڑکی سے نکاح کردو اور اس سونے کو ان پر خرچ کرو اور صدقہ کردو۔

مسند احمد، بیھقی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

اکمال

۴۰۴۷۰　بنی اسرائیل نے اپنا ایک خلیفہ بنایا، وہ بیت المقدس کی چھت پر چاندنی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اسے اپنے وہ کام یاد آ گئے جو اس نے کئے تھے تو وہ ایک رسی سے لٹک کر نیچے اتر آیا، صبح کے وقت وہ رسی مسجد کے ساتھ لٹک رہی تھی، اور وہ جا چکا تھا۔ چلتے چلتے وہ نہر کے کنارے ایک قوم کے پاس پہنچا جنہیں دیکھا کہ وہ کچی اینٹیں بنا رہے ہیں، اس نے ان سے پوچھا: کہ تم ان اینٹوں کی کتنی اجرت لیتے ہو، تو انہوں نے اسے

بتایا، تو یہ ان کے پاس ٹھہر گیا، وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے لگا، جب نماز کا وقت ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی، اس مزدور کی خبر ان کے سردار تک پہنچی، تو اس نے کہا: ہم میں ایک شخص ہے جو اس طرح کام کرتا ہے، سردار نے اس کی طرف (آنے کا) پیام بھیجا اس نے انکار کردیا، پھر وہ سردار سواری پر چلتے ہوئے اس کے پاس آیا، یہ اسے دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا، اس نے اس کا پیچھا کیا اور اس تک پہنچ گیا، اور کہا: ٹھہرو میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے تو وہ ٹھہر گیا تو اسے بتایا کہ وہ بادشاہ تھا اپنے دین کے خوف کی وجہ سے وہ بھاگا ہے تو اس شخص نے کہا: میں اسی وجہ سے تمہارا ساتھ اختیار کرنا چاہتا ہوں، تو دونوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان دونوں کو اکھٹے موت دے چنانچہ وہ اکھٹے فوت ہوئے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۳۔

۴۰۴۷۱..... ایک نبی اپنی امت کی کثرت دیکھ کر خوش ہوا، اور کہا: ان کے سامنے کون ٹھہرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی امت کے لئے تین باتوں میں سے ایک پسند کریں، یا میں ان پر موت مسلط کروں یا دشمن یا بھوک تو نبی نے انہیں بات بتائی، انہوں نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں ہم آپ کے سپرد کرتے ہیں آپ خود ہمارے لئے منتخب کرلیں، وہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وہ جب بھی کسی مشکل میں پڑتے تو نماز کا سہارا لیتے تو نبی نے نماز پڑھی، اور (دل میں) کہا، جہاں تک بھوک کا تعلق ہے تو ہمیں اس کی طاقت نہیں، نہ ہمیں دشمن سے مقابلہ کی قوت ہے، لیکن موت تو ان پر موت مسلط کی گئی، چنانچہ تین دن میں ان کے ستر ہزار آدمی مرگئے، اس لئے میں آج کہتا ہوں: اے اللہ! تیرے ذریعہ میں قصد کرتا، تیرے بھروسے پر حملہ کرتا اور تیرے سہارے میں جنگ کرتا ہوں، برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ مسند احمد، ابویعلی طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء، بیهقی، سعید بن منصور عن صهیب

کتاب القصص......از قسم افعال

فرعون کی بیٹی کی ماما کا قصہ

۴۰۴۷۲..... (مسند ابی) معراج کی رات میں نے ایک اچھی خوشبو محسوس کی، میں نے جبرائیل سے کہا: یہ اچھی خوشبو کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: کنگھی کرانے والی، اس کے دونوں بیٹوں اور اس کے خاوند کی خوشبو ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوا کہ خضر بنی اسرائیل کے مالدار لوگوں سے تعلق رکھتے تھے ان کا گزر ایک راہب پر اس کے عبادت خانہ کے پاس سے ہوتا تھا راہب انہیں دیکھتا اور اسلام کی تعلیم دیتا، جب خضر بالغ ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کرادی، خضر نے اسے اسلام کی تعلیم دی اور اس سے یہ عہد لیا کہ وہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دے، وہ عورتوں کے قریب زیادہ نہ ہوتے تھے اس لئے اسے طلاق دے دی۔

پھر ان کے والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی، اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ وہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دے پھر اسے بھی طلاق دے دی، تو ان میں سے ایک نے (ان کا اسلام) چھپایا اور دوسری نے ظاہر کردیا، تو وہ بھاگ نکلے اور سمندر کے ایک جزیرہ میں پہنچ گئے، وہاں دو آدمی لڑنے لگے، ان دونوں نے خضر کو دیکھا، تو ایک نے چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کردیا، کہنے لگا: میں نے خضر کو دیکھا ہے کسی نے کہا: تمہارے ساتھ کسی اور نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: فلاں نے، اس سے پوچھا گیا تو اس نے چھپایا، اور ان کے دین میں تھا کہ جو جھوٹ بولے اسے قتل کردیا جائے، پھر (ان کا اسلام) چھپانے والی عورت کی شادی ہوگئی، ایک دفعہ وہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کررہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گرگئی، تو اس نے کہا: فرعون کا ناس ہو، تو بیٹی نے اپنے باپ کو بتادیا، اس عورت کے دو بیٹے اور خاوند تھا، فرعون نے انہیں بلا بھیجا، عورت اور اس کے خاوند کو ورغلایا کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں مگر انہوں نے انکار کیا، (فرعون نے) کہا میں تمہیں قتل کرنے والا ہوں انہوں نے کہا: تمہاری طرف سے ہم پر احسان ہوگا کہ ہمیں قتل کرنے کے بعد ایک کمرہ میں ڈال دینا، اس نے ایسا ہی کیا۔

ابن مردویه عن ابی ذر وسنده حسن

۴۰۴۷۳.....اسی طرح قتادہ سے وہ مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ جس رات مجھے معراج ہوا، میں نے ایک اچھی خوشبو محسوس کی میں نے کہا: جبرائیل! یہ کیسی خوشبو ہے؟ تو انہوں نے کہا: کنگھی کرانے والی عورت، اس کے بیٹوں اور اس کے خاوند کی قبر کی خوشبو ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوا کہ خضر بنی اسرائیل کے شرفاء سے تعلق رکھتے تھے ان کا گزر ایک راہب پر اس کے عبادت خانہ سے ہوتا تھا وہ باہر جھانکتا اور انہیں اسلام کی تعلیم دیتا، اس نے ان سے یہ عہد لیا کہ وہ اس کا کسی کو نہ بتائیں، پھر ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کردی، انہوں نے اس وعدہ پر اسے اسلام کی تعلیم دی کہ کسی کو ان کا نہیں بتائے گی، وہ عورتوں کے زیادہ قریب نہ ہوتے تھے (اس لئے اسے طلاق دے دی) پھر ان کے والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کردی، اسے بھی اس شرط پر کہ وہ ان کا کسی کو نہیں بتائے گی اسلام کی تعلیم دی بعد میں اسے بھی طلاق دے دی، تو ایک نے ان کا راز فاش کیا اور دوسری نے پوشیدہ رکھا، (راز فاش ہونے کے بعد) وہ (گھبرا کر) بھاگ نکلے اور ایک جزیرہ جو سمندر میں تھا اس میں فروکش ہوئے، وہاں انہیں دو آدمیوں نے دیکھا تو ان میں سے ایک نے ان کا بھید چھپایا اور دوسرے نے ظاہر کردیا، دیکھنے والے سے کہا گیا: تمہارے ساتھ اور کس نے دیکھا ہے؟ اور ان کے دین میں یہ قانون تھا کہ جو جھوٹ بولتا اسے قتل کردیا جاتا، تو جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے پوشیدہ رکھا (یوں بتانے والا جھوٹا پڑ گیا جس کی پاداش میں) بتانے والے کو قتل کردیا گیا۔

بعد میں راز چھپانے والے کی راز چھپانے والی سے شادی ہوگئی، ایک دفعہ وہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی کررہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گری تو اس نے کہا: فرعون موا، تو بچی نے اپنے والد کو بتادیا، تو فرعون نے اسے، اس کے دونوں بیٹوں اور اس کے خاوند کو بلا بھیجا، اور انہیں ان کے دین سے ہٹانے کا ارادہ کیا، انہوں نے انکار کیا، فرعون نے کہا: میں تمہیں قتل کرنے والا ہوں، انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں قتل کرنے کے بعد ایک قبر میں دفن کردیں تو انہیں قتل کرنے کے بعد ایک قبر میں دفن کردیا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگرچہ میں جنت میں داخل ہو چکا تھا مگر میں نے اس سے اچھی خوشبو نہیں سونگھی۔ ابن ماجة، ابن عساکر

غار والے

۴۰۴۷۴.....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی ﷺ سے روایت ہے، فرمایا: تین شخص (سفر پر) نکلے، ان پر (سخت) بارش ہوئی تو وہ ایک غار میں داخل ہوگئے، تو ان پر چٹان نے دروازہ بند کردیا، تو وہاں ایک دوسرے سے کہنے لگے: یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے ہر شخص صرف اپنے اچھے عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، تو ان میں سے ایک شخص اٹھا اور کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے، میں انہیں دودھ کا حصہ دینے سے پہلے دودھ نہ پیتا ایک رات میں ان کا حصہ لے کر ان کے سرہانے آیا تو وہ سوگئے تھے میں نے نہ چاہا کہ انہیں ان کی نیند سے بیدار کروں، اور یہ بھی نہ چاہا کہ انہیں دودھ پلائے بغیر واپس پلٹ جاؤں، میں ان کے سرہانے کھڑا ہی رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کے لئے کیا تو یہ چٹان ہٹادیں، تو چٹان تھوڑی سی سرکی کہ انہیں روشنی نظر آنے لگی، پھر دوسرا اٹھا اور کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میری ایک چچازاد تھی جس سے میں بے حد محبت کرتا تھا، میں نے اس کی خواہش کی تو اس نے کہا: سو دینار دو تب، تو میں نے اس کے لئے سو دینار جمع کئے، جب اس نے مجھے اپنے آپ پر قدرت دے دی، تو کہنے لگی: تمہارے لئے ناحق مہر توڑنا جائز نہیں، تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور اسے چھوڑ دیا، اے اللہ! آپ کو علم ہے اگر میں نے یہ کام آپ کے لئے کیا ہے تو ہم سے یہ مصیبت دور کردیں، تو چٹان تھوڑی سی ہٹی جس سے لگتا تھا وہ نکل جائیں۔

پھر تیسرا کھڑا ہوا، اور کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میرے کئی مزدور تھے جن میں کسی کی مزدوری میرے پاس ایک رات بھی نہ رہتی تھی، اور ایک مزدور اپنی مزدوری میرے پاس چھوڑ گیا، میں نے اس سے کاشت کی، جس سے پیداوار ہوئی، میں نے اس کے ذریعہ غلام اور بہت سا مال خریدا، پھر کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس آکر کہنے لگا: اللہ کے بندے! مجھے میرے مزدوری دو، میں نے کہا: یہ ساری تمہاری مزدوری ہے وہ کہنے لگا: اللہ کے بندہ! مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مزاح نہیں کررہا، تو اس نے سب کچھ لیا اور میرے لئے تھوڑا یا زیادہ کچھ بھی نہیں

چھوڑا، اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کے لئے کیا تو ہم سے یہ مصیبت دور کردیں، تو چٹان ہٹ گئی اور وہ باہر نکل آئے۔

الحسن بن سفیان

۴۴۰۷۵..... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین شخص اپنے گھر والوں کے لئے کھانے کی تلاش میں نکلے، تو بارش نے انہیں آلیا، تو وہ ایک پہاڑ کی (کھوہ میں) پناہ میں ہوگئے، اوپر سے ایک چٹان آگئی (غار کا منہ بند ہوگیا) اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: (بارش سے ہمارے) قدموں کے نشان مٹ گئے اور (غار کے دہانے پر) پتھر آگیا، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو تمہاری جگہ کا علم نہیں، اپنے ان اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو جن پر تمہیں بھروسہ ہو، تو ان میں سے ایک کہنے لگا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ایک عورت مجھے اچھی لگتی تھی میں نے اس سے خواہش ظاہر کی تو اس نے اجرت کے بغیر انکار کیا۔ (اجرت کا بندوبست کرنے کے بعد) جب میں اس کے قریب ہوا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ جانتے ہیں، اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے کیا ہے تو ہمیں باہر نکالیں، تو چٹان کا تہائی حصہ ہٹ گیا۔

بوڑھے والدین کی خدمت کا صلہ

دوسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں میرے بوڑھے والدین تھے میں ان کے برتن میں ان کے لئے دودھ دوہتا، ایک دفعہ (حسب عادت) جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سوئے ہوئے تھے، تو میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا، پھر جب بیدار ہوئے تو دودھ پیا، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں یہاں سے نکال دیں، تو تہائی پتھر ہٹ گیا۔

تیسرے نے کہا اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک دن مزدور کو کام پر لگایا تو اس نے آدھا دن کام کیا میں نے اسے مزدوری دی تو وہ ناراض ہوکر چھوڑ گیا، تو میں نے اسے بڑھایا تو وہ کل مال کے برابر ہوگئی، پھر وہ اپنی مزدوری طلب کرنے آیا، میں نے کہا: یہ سب کچھ تمہارا ہے اگر میں چاہتا تو اسے صرف اس کی مزدوری دیتا، آپ جانتے ہیں: اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں یہاں سے نکال دیں، تو پتھر ہٹ گیا اور وہ چلتے ہوئے باہر آگئے۔ ابن حبان، طبرانی فی الاوسط

۴۴۰۷۶..... حنش بن الحارث سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: تین آدمی چل رہے تھے انہیں بارش نے آلیا انہوں نے پہاڑ کی ایک کھوہ میں پناہ لی، ان کی کھوہ پر پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے کھوہ کا راستہ بند کردیا، تو ان میں سے کسی نے کہا: اپنے ان اعمال صالحہ کو یاد کرو جو تم نے اللہ تعالیٰ کے لئے کئے ہیں ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ، ایک بیوی اور بچے تھے۔ میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا، جب میں شام کو واپس آتا تو ان کے لئے دودھ دوہتا تو میں اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا، ایک دن کسی درخت کی وجہ سے مجھے دیر ہوگئی تو میں شام کے وقت ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے حسب عادت جیسے میں دودھ دوہتا تھا دودھ دوہا، اور آکر ان کے سرہانے کھڑا ہوگیا مجھے اچھا نہ لگا کہ میں انہیں ان کی نیند سے بیدار کروں اور نہ یہ اچھا لگا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں وہ میرے پاؤں پر بلک رہے تھے میری اور ان کی طلوع فجر تک یہی حالت رہی، آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا کے لئے کیا ہے ہمارے لئے اتنی گنجائش کردیں کہ ہم آسمان کو دیکھیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تھوڑی سی گنجائش پیدا فرمادی۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جس سے میں ایسی ہی محبت کرتا تھا جیسے مرد عورتوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں میں نے اس سے خواہش کا اظہار کیا تو اس نے انکار کیا یہاں تک کہ میں سو دینار لاؤں، تو میں کوشش محنت کرکے اس کے پاس سو دینار جمع کرکے آیا، جب میں صحبت کے لئے اس کے پاؤں میں آیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور ناحق مہر نہ توڑ تو میں اسے چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا، آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کی رضاجوئی کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے اتنی وسعت پیدا کردیں کہ ہم آسمان دیکھیں، تو اللہ تعالیٰ نے

ان کے لئے اتنی وسعت پیدا فرمادی۔

تیسرے نے کہا: میں نے اجرت پر ایک مزدور رکھا، جب اس نے اپنا کام ختم کیا، تو میں نے اسے اس کا حق دیا، تو اس نے اعراض کیا اور چھوڑ کر بے رغبت ہوگیا، تو میں نے ان سے ایک گائے خریدی جسے میں اس کے لئے چرانے لگا، پھر وہ کچھ عرصہ بعد آیا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ سے ڈر، مجھ پر ظلم نہ کرے مجھے میرا حق دے، میں نے کہا: اس گائے اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ اور اسے پکڑ لو وہ تمہاری ہے تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈر مجھ سے مزاح نہ کر، میں نے کہا: میں تجھ سے مزاح نہیں کر رہا، اس گائے اور اس کے چرواہے کو لے لے، آپ جانتے ہیں میں نے اگر یہ کام آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو باقی چٹان ہٹادیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کا راستہ کھول دیا۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب

۴۰۴۷۷۔۔۔ (مسند انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سابقہ لوگوں میں سے تین آدمی اپنے گھر والوں کے لئے معاش کی طلب میں نکلے تو بارش نے انہیں گھیر لیا وہ ایک غار میں داخل ہوگئے ایک ترچھا پتھر ان (کے غار) پر گرا جس سے انہیں صرف تھوڑا سا نظر آتا تھا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: پتھر آ پڑا، نشان قدم مٹ گئے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی تمہاری جگہ کو نہیں جانتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے اپنے ان اعمال کے ذریعہ دعا مانگو! جن (کی قبولیت) پر بھروسا ہے۔

تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں میرے بوڑھے والدین تھے میں ان کے برتن میں دودھ دوہ کر ان کے پاس لاتا، اور جب وہ سوئے ہوتے تو میں ان کی نیند میں خلل ڈالے بغیر ان کے سرہانے کھڑا رہتا پر جب وہ جاگتے سو جاگتے، اے اللہ! اگر آپ کو میرا یہ عمل پسند ہے کہ میں نے آپ کی رضا جوئی اور آپ کے عذاب سے ڈرنے کے لئے ایسا کیا تو ہمیں باہر نکالیں، تو تہائی پتھر ہٹ گیا۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں نے ایک کام کے لئے مزدور اجرت پر لیا جب وہ میرے پاس مزدوری مانگنے آیا تو میں غصہ میں تھا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا، میں نے اسے جمع رکھا اور وہ بار آور ہوئی یہاں تک کہ اس سے سارا مال بن گیا، پھر وہ میرے پاس اپنی مزدوری مانگنے آیا تو میں نے سب کچھ اسے دے دیا اگر میں چاہتا تو اسے اس کی پہلی مزدوری دیتا اے اللہ! آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رضا جوئی اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں باہر نکال دیں تو تہائی پتھر پھر ہٹ گیا۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ایک عورت اچھی لگی پھر اس کے لئے اجرت مقرر کی جب وہ اس پر قادر ہوا اور پوری طرح قابو پالیا اور اس کی اجرت اسے دے دی، اے اللہ! آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ کی رحمت کی امید اور آپ کے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمیں باہر نکال دیں تو (سارا) پتھر ہٹ گیا تو وہ دوڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔ طبرانی مسند احمد، وابو عوانہ عن انس

قرض ومضاربت۔۔۔۔۔۔از قسم افعال

۴۰۴۷۸۔۔۔ علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال میں اس شرط پر کام کیا کہ نفع ان کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔ مالک، بیھقی

۴۰۴۷۹۔۔۔ علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: کچھ سامان آیا ہے کیا آپ کو کوئی رغبت ہے کہ مجھے کچھ مال دیں اور میں اس سے (سامان) خریدوں، انہوں نے فرمایا: کیا تم ایسا کروگے؟ میں نے کہا: ہاں، لیکن چونکہ میں ایسا شخص ہوں جو غلام ہے اور عہد و پیمان کئے ہوئے ہے میں (وہ سامان) اس شرط پر خریدوں گا کہ نفع ہمارے درمیان نصف اور نصف ہوگا، تو انہوں نے فرمایا ٹھیک ہے پھر انہوں نے مجھے اس شرط پر مال دیا۔ رواہ البیھقی

۴۰۴۸۰۔۔۔ عبداللہ بن حمید اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یتیم کا مال بطور مضاربت دیا گیا، تو آپ نے اس میں طلب کی تو فائدہ ہوا اور فالتو مال آپس میں تقسیم کرلیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۴۸۱ ... اسلم سے روایت ہے کہ عبداللہ اور عبیداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک لشکر میں عراق گئے واپسی پر وہ موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے انہیں خوش آمدید کہا، اس وقت وہ بصرہ کے گورنر تھے، انہوں نے فرمایا: میں اگر کسی ایسے کام کی قدرت رکھتا جس سے آپ دونوں کو فائدہ ہوتا تو میں ایسا کر لیتا، پھر فرمایا: ہاں یاد آیا، یہاں اللہ تعالیٰ کا کچھ مال ہے میں اسے امیر المؤمنین کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں میں وہ تمہیں قرض دے دیتا ہوں آپ اس سے عراق کا کوئی سامان خرید لیں پھر مدینہ منورہ میں اسے بیچ ڈالیں اصل مال امیر المؤمنین کو دے دیں اور نفع آپ دونوں کے لئے ہو جائے گا، انہوں نے کہا: ہمیں پسند ہے، انہوں نے ایسا ہی کیا، ادھر انہوں نے (ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ ان دونوں سے مال لے لیں۔

جب وہ دونوں آئے تو سامان بیچا اور نفع کمایا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہوں نے مال دیا تو آپ نے فرمایا: کیا انہوں نے پورے لشکر کو ایسے قرض دیا جیسے تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم امیر المؤمنین کے بیٹے ہو اس لئے دیا ہے! مال اور نفع مجھے دے دو، تو عبداللہ بن عمر نے تو حوالہ کر دیا، رہے عبیداللہ تو انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کے لئے ایسا کرنا مناسب نہیں، اگر مال ہلاک ہو جاتا یا کم ہوتا تو ہم ضامن ہوتے، حضرت عمر نے فرمایا: دونوں ادا کر دو۔ تو عبداللہ چپ رہے اور عبیداللہ یہی کہتے رہے تو آپ کے ہمنشینیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: امیر المؤمنین!؟ اگر آپ اسے مضاربت کر دیں، تو آپ نے فرمایا: میں نے اسے مضاربت کر دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مال اور آدھا نفع وصول کر لیا، اور عبداللہ اور عبیداللہ نے مال کا آدھا نفع لے لیا۔

مالک والشافعی

۴۰۴۸۲ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مضاربت اور شریکوں کے بارے میں فرماتے ہیں نقصان مال پر اور نفع جو وہ طے کر لیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۸۳ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے نفع آپس میں تقسیم کیا اس پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

حرف الکاف ...... کتاب الکفالۃ (نان ونفقہ کی ذمہ داری)

از قسم الاقوال

یتیم کے نان ونفقہ کی ذمہ داری

۴۰۴۸۴ ... یتیموں کے مال میں تجارت کیا کرو (پڑے رہنے سے) زکوٰۃ انہیں کھا نہ جائے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام: ...... اسنی المطالب ۳۵ ضعیف الجامع ۸۷۔

۴۰۴۸۵ ... یتیموں کے مال میں (نفع) تلاش کرو، زکوٰۃ نہ انہیں کھا جائے۔ الشافعی عن یوسف بن ماھک مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۳۔

۴۰۴۸۶ ... جو کسی ایسے یتیم کا والی وارث ہو، جس کا مال ہو تو وہ اس میں تجارت کرے اسے (ایسے ہی) نہ چھوڑے کہ زکوٰۃ اسے کھا جائے۔

ترمذی عن ابن عمرو

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۹۶ ضعیف الجامع ۲۱۷۹۔

۴۰۴۸۷ ... اپنے یتیم کے مال سے (تجارت کر کے نفع) کھا، نہ اس میں زیادتی کرنہ فضول خرچی اور نہ مال کی زکوٰۃ دیتے ہوئے، اور اس کے

مال کے ذریعہ اپنا مال مت بچا۔ابو داؤد نسائی، ابن ماجة عن ابن عمرو

۴۰۴۸۸...... جس نے تین یتیموں کی نگہداشت کی تو وہ رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے اور اس جیسا ہے جس نے صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی تلوار اٹھائی، تو وہ اور میں دونوں جنت میں ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔ابن ماجة عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۶۹۳۔

۴۰۴۸۹...... جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کا ہاتھ اپنے کھانے اور پینے کی طرف پکڑا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، البتہ اس نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو۔ترمذی عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۳۲۵ ضعیف الجامع ۵۷۴۵۔

الکمال

۴۰۴۹۰...... ذمہ دار تاوان بھرتا ہے۔عن ابی اسامة

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۴، کشف الخفاء ۱۶۳۹۔

۴۰۴۹۱...... یتیموں کے مال کی حفاظت کرو تاکہ اسے زکوٰۃ نہ کھائے۔الشافعی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کتاب الکفالۃ ...... از قسم الافعال

۴۰۴۹۲...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے ایک بار یتیم کے مال میں تجارت کی۔

رواہ البیھقی

۴۰۴۹۳...... یتیموں کے مال میں تجارت کرو اور ان کی زکوٰۃ دو۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۴۹۴...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرے لئے یتیموں کا مال تلاش کرو اس سے پہلے کہ زکوٰۃ انہیں ختم کردے۔

عبدالرزاق وابو عبید فی الاموال، بیھقی وصححه

۴۰۴۹۵...... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یتیم کے مال کے ذمہ دار ہوئے تو فرمایا: اسے ہم نے چھوڑے رکھا تو اس پر زکوٰۃ آپڑے گی، یعنی اگر اسے تجارت میں نہ لگایا۔ابو عبید

۴۰۴۹۶...... مجن یا ابن مجن یا ابومجن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان بن ابی الصاحی سے فرمایا: تمہاری زمین کی منڈی کیسی ہے ہمارے پاس ایک یتیم کا مال ہے جسے زکوٰۃ ہلاک کرنے والی ہے؟ پھر آپ نے انہیں وہ مال دیا اور وہ نفع کے ساتھ واپس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم نے ہمارے کام میں تجارت کی، اصل مال ہمیں واپس کردو، چنانچہ آپ نے اصل مال لے لیا اور نفع انہیں واپس کردیا۔ابو عبید

۴۰۴۹۷...... حکم بن ابی العاص سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا تمہاری طرف کوئی منڈی ہے کیونکہ میرے پاس ایک یتیم کا مال ہے جسے زکوٰۃ ہلاک کرنے والی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے مجھے دس ہزار دیئے، پھر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا میں ان سے غائب رہا پھر ان کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے فرمایا: مال کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: مال یہ ہے اور وہ ایک لاکھ تک پہنچ گیا ہے آپ نے فرمایا: ہمیں (صرف) ہمارا مال (دس ہزار) واپس کردو، ہمیں اس (نفع) کی ضرورت نہیں۔

ابن ابی شیبة، بیھقی، ورواہ الشافعی، بیھقی من طرق عن عمر

یتیم کے مال سے مضاربت

۴۰۴۹۸..... (ازمسند جابر بن عبداللہ) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے یتیم سے کیسے مضاربت کروں؟ آپ نے فرمایا، جیسے تم اپنے بیٹے (کے مال) سے مضاربت کرتے ہو نہ اس کے مال کے ذریعہ اپنے مال کو بچاؤ اور نہ اس کے مال سے مال (بطور زکوٰۃ) ادا کرو۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۴۹۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات یاد کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں، اور نہ دن میں رات تک خاموش رہنا (کوئی عبادت) ہے۔

۴۰۵۰۰..... قتادہ سے روایت ہے کہ ثابت بن رفاعہ کے چچا ایک انصاری تھے اور ثابت اس وقت یتیم تھے اور ان کی کفالت میں تھے انہوں نے نبی علیہ السلام سے آکر پوچھا: یارسول اللہ! ثابت یتیم ہے جس کی کفالت وذمہ داری مجھ پر ہے تو اس کے مال میں سے کتنا میرے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا! دستور کے مطابق کھاؤ اور اسکے مال کے ذریعہ اپنا مال نہ بچاؤ۔ رواہ ابونعیم

۴۰۵۰۱..... مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسن سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: امیر المؤمنین میرا اور میری یتیم کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی کس حالت کے بارے میں تم پوچھتے ہو؟ پھر اس سے فرمایا: کیا تو اس سے اس حالت میں شادی کرنا چاہتا جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو؟ اس نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! آپ نے فرمایا: تو پھر اس سے اس حال میں شادی کر کہ وہ بدصورت اور بے مال ہو، اس سے اختیار کر لے اور اگر تمہارے علاوہ کوئی ہے تو اسے اختیار کے ساتھ ملا دے۔ ضیاء

حرف لام

اس میں تین کتابیں ہیں۔

لقطہ، لعان، لہو، گانے کے ساتھ کھیل تماشا

کتاب اللقطہ ......ازقسم اقوال

۴۰۵۰۲..... (جو چیز تجھے ملے) اس کی تعداد، اس کا تھیلا اور اس کا تسمہ (اچھی طرح) پہچان پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ وہ تمہارے مال کی طرح ہے۔ مسند احمد، بیھقی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی بن کعب

۴۰۵۰۳..... مسلمانوں کے گمشدہ (اونٹ اور گائیں جیسا) مال، آگ کی جلن ہے۔ ابن سعد عن الشیخین

۴۰۵۰۴..... وہ گم شدہ اونٹ جو چھپائے گئے ہیں (جب مل جائیں) تو ان کا تاوان اور اس جیسے اونٹ ان کے ساتھ ہیں۔

ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۰۱۳۔

تاوان کی زیادتی اوائل اسلام میں تھی یا بطور زجر تھی پھر منسوخ ہوگئی۔ حاشیہ مشکوۃ کتاب اللقطہ

۴۰۵۰۵..... ان میں سے جو چلتے راستہ اور بڑے گاؤں میں ہو تو اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو اور اگر نہ آئے تو وہ تمہاری ہے اور جو ویرانہ میں ہو تو اس میں اور زمین کی گاڑی ہوئی چیزوں میں پانچواں حصہ (بیت المال کا) ہے۔

ابوداؤد، نسائی عن ابن عمرو

۴۰۵۰۶ جسے کوئی چیز ملے تو وہ دو عادل گواہ کر لے نہ اسے چھپائے نہ غیب کرے، پھر اگر اسے اس کا مالک مل جائے تو وہ اسے واپس کر دے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عیاض بن حمار

۴۰۵۰۷ جسے کوئی ایسا جانور ملا جس سے اس کے مالک چارا دینے سے عاجز آ گئے ہوں، اور اسے ایسے ہی چھوڑ دیا ہو پھر اس نے اسے پکڑ لیا اور (چارا دے کر) اسے زندہ رکھا تو اسی کا ہے۔ ابو داؤد عن رجال من الصحابۃ

۴۰۵۰۸ گمشدہ اونٹ اور گائے کو کوئی گمراہ ہی پناہ دیتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن جریر

یعنی آگر وہ اس کا اعلان نہ کرے۔

۴۰۵۰۹ گمشدہ اونٹ یا کسی چیز کو (جب) تو پائے تو اس کا اعلان کر نہ اسے چھپا نہ غیب کر پھر اگر تجھے اس کا مالک ملے تو اسے دے دے، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ طبرانی عن الجارود

۴۰۵۱۰ جس نے کسی گمشدہ اونٹ کو پناہ دی تو وہ خود گمراہ ہے جب تک اس کا اعلان نہ کرے۔ مسند احمد، مسلم عن زید بن خالد

۴۰۵۱۱ بدلے کے اونٹ واپس کئے جائیں۔ ابن عدی، ابن ماجۃ، بیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام: ضعیف الجامع ۳۴۴۴۔

۴۰۵۱۲ مسلمان کا گمشدہ مال (جو اونٹ اور گائیوں کی صورت میں ہو) آگ کی جلن ہے۔ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن الجارود بن المصلی، مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن عبداللہ بن الشخیر، طبرانی فی الکبیر عن عصمۃ من مالک

۴۰۵۱۳ حاجیوں کی گری پڑی چیز سے روکا گیا ہے۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن عبدالرحمن بن عثمان التیمی

اکمال

۴۰۵۱۴ اس کا تھیلا، اس کا بند اور اس کی تعداد یاد رکھ، پھر اگر کوئی تمہیں اس کی اطلاع دے تو اسے دے دے، ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

ابن حبان عن ابی

۴۰۵۱۵ اس کا تھیلا اور اس کی ڈوری اچھی طرح پہچان لے پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ، کسی نے کہا: گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے یا تمہارے بھائی یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے کسی نے کہا: گمشدہ اونٹ؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اور اس کا کیا واسطہ! اس کے ساتھ اس کے پینے کا سامان اس کے چلنے (کا پاؤں جوگویا) جوتا ہے۔ پانی پر آ کر پانی پی لیتا اور درخت چر لیتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے مل جائے۔

(مالک، مسنداحمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن زید بن خالد)

کلام: مر ۴۰۵۰۲۔

۴۰۵۱۶ اس کی تعداد، اس کا تھیلا اور اس کا تسمہ پہچان لے پھر جب کوئی تمہیں اس کا پتہ بتا دے کہ اس کی تعداد، اس کا تھیلا، اور تسمہ یہ ہے تو وہ اسے دے دے ورنہ اس سے فائدہ اٹھا۔ ابن حبان عن ابی

کلام: راجع ۴۰۵۱۴۔

لقطہ کا اعلان

۴۰۵۱۷ اگر تجھے وہ چیز کسی آباد بستی میں یا چلتے راستہ میں ملے تو اس کا اعلان کر، اور اگر کسی پرانے ویرانہ میں یا غیر آباد بستی میں یا راستہ میں نہ ملے تو اس میں اور زمین کی دفن شدہ چیزوں میں پانچواں حصہ ہے۔ الشافعی حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۴۰۵۱۸..... جو چیز تجھے چلتی راہ یا آبادی میں ملے تو ایک سال تک اس کا اعلان کر، پھر اگر تجھے اس کا مالک نہ ملے تو وہ تیری ہے۔ اور جو چیز غیر آبادبستی میں یا کم چلتی راہ میں ملے تو اس میں پانچواں حصہ ہے۔ طبرانی عن ابی ثعلبة

۴۰۵۱۹..... جسے کوئی چیز ملے تو وہ دو گواہ کرلے، پھر نہ چھپائے، نہ غائب کرے، (بلکہ) سال بھر اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عیاض بن حمار

۴۰۵۲۰..... جو کوئی گمشدہ چیز اٹھائے تو وہ دو گواہ کرلے، پھر نہ اسے چھپائے اور نہ غائب کرے، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو وہ زیادہ حق دار ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ ابن حبان عن عیاض بن حمار

۴۰۵۲۱..... جس نے کوئی معمولی چیز اٹھائی جیسے کپڑا یا اس جیسی کوئی چیز تو وہ تین دن تک اس کا اعلان کرے، اور جس نے اس سے زیادہ قیمت کی چیز اٹھائی تو وہ سات دن اعلان کرے پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ اسے صدقہ کردے، (بعد میں) اگر اس کا مالک آئے تو اسے بتادے۔
مسند احمد، طبرانی، بیهقی عن یعلی بن مرة

۴۰۵۲۲..... جو کوئی چیز اٹھائے تو وہ ایک سال اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ اس کی تعداد اور اس کا تھیلا مشہور کرے پھر اسے کھالے، بعد میں اگر اس کا مالک آجائے تو اس کی قیمت اسے دےدے۔ بیهقی عن زید بن خالد

۴۰۵۲۳..... تم اس کا اعلان کرو، نہ اسے غائب کرو، نہ چھپاؤ، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے (حاکم عن ابی ہریرۃ) کہ رسول اللہ ﷺ سے جب گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔

۴۰۵۲۴..... گمشدہ اونٹ جو چھپائے گئے تو ان کا تاوان اور ان جیسے اونٹوں کا تاوان ہے۔ عبدالرزاق عن ابی هريرة

۴۰۵۲۵..... مسلمان کا گمشدہ جانور آگ کی جلن ہے اس کی قریب بھی نہ جا۔
ابو داؤد، طیالسی، عبدالرزاق، مسند احمد، ترمذی، نسائی، الدارمی، الطحاوی، ابویعلی والحسن بن سفیان، ابن حبان، البغوی، الباوردی، ابن قانع، طبرانی، ابو نعیم بیهقی، ضیاء عن الجارود بن المعلی

کتاب اللقطہ ...... از قسم افعال

۴۰۵۲۶..... ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں نے ایک دینار پایا تو میں نے اسے اٹھالیا یہاں تک کہ وہ سو دینار ہوگئے انہوں نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، چنانچہ سال تک انہوں نے اعلان کیا پھر وہ چوتھی بار آئے تو آپ نے فرمایا: اعلان کرو پھر تم جانو اور دینار (یعنی استعمال کرلو)۔ مسدد

۴۰۵۲۷..... عمرو بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ اور عاصم بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی سے روایت ہے کہ سفیان بن عبداللہ کو چمڑے کی ایک زنبیل ملی تو وہ اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے کر آئے، آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، اگر تم نے اس کا اعلان کیا تو بہتر ورنہ وہ تمہاری ہے تو اس کا مالک نہیں پایا گیا تو وہ آئندہ سال زمانہ حج میں ان کے پاس لے کر آئے اور اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ایک سال اور اس کا اعلان کرو، پھر اس کا مالک نہ ملے تو وہ تمہاری ہے تو انہوں نے ایسا ہی کیا تو اس کا پتہ نہ چلا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ تمہاری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے لے کر بیت المال میں جمع کرلیا۔ المحاملی، ورواه عبدالرزاق عن مجاهد نحوه، بدون ذكر المرفوع

۴۰۵۲۸..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گمشدہ اونٹوں کو کوئی گمراہ ہی سنبھالتا ہے۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبة

۴۰۵۲۹..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس نے گمشدہ اونٹ لیا تو وہ گمراہ ہے۔ مالک، عبدالرزاق، ابن ابی شیبه، بیهقی

۴۰۵۳۰..... عبداللہ بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا جسے ایک تھیلی ملی جس میں ستو تھے تو آپ نے اسے تین دن اعلان کرنے کا حکم دیا۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۰۵۳۱۔۔۔ طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راستہ میں ایک کھجور ملی تو آپ نے اسے کھالیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۳۲۔۔۔ شعبی سے روایت ہے کہ ایک عربی لڑکے کو تھیلی ملی جس میں دس ہزار درہم تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے پاس لایا آپ نے وہ لے لئے اور ان میں سے ان کا پانچواں حصہ دو ہزار لے لئے اور اسے آٹھ ہزار واپس کردیئے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۳۳۔۔۔ ابوعقرب سے روایت ہے کہ مجھے دس ہزار درہم ملے تو میں انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا: زمانہ حج میں لانا، پھر زمانہ حج میں، میں انہیں لایا اور اس کا اعلان کیا تو مجھے کوئی بھی اس کا پہچاننے والا نہیں ملا، تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کا بہتر ین راستہ نہ بتادوں؟ اسے صدقہ کردو، بعد میں اگر اس کا مالک آجائے اور مال لینا چاہے تو تم تاوان ادا کردو تمہیں اجر ملے گا اور اگر وہ اجر کو پسند کرے تو اس کے لئے اور جو تم نے نیت کی اس کا ثواب ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۵۳۴۔۔۔ اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا تو انہیں ایک گری ہوئی کھجور نظر آئی، آپ نے فرمایا: اسے اٹھالو، میں نے کہا: کھجور کا میں کیا کروں گا؟ فرمایا: ایک ایک کھجور سے کئی کھجوریں بن جائیں گی، پھر ایک کھجوروں کے کھلیان سے گزرے تو فرمایا اسے یہاں ڈال دو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۵۳۵۔۔۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ثابت بن الضحاک انصاری نے انہیں بتایا کہ انہیں مقام حرہ پر ایک اونٹ ملا جس کا انہوں نے اعلان کیا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے انہیں اس کے اعلان کا حکم دیا، انہوں نے کہا: میں نے اعلان کردیا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: پھر بھی اعلان کردو، تو حضرت ثابت نے ان سے کہا: کہ اس کی مشغولی مجھے اپنی زمین سے غافل کردے گی آپ نے فرمایا: جہاں سے یہ تمہیں ملا ہے وہیں چھوڑ دو۔ مالک، بیھقی

۴۰۵۳۶۔۔۔ ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گمشدہ اونٹ، آزاد اونٹ تھے جو بچے جنتے رہتے کوئی انہیں ہاتھ نہ لگاتا، یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور ہوا تو آپ نے ان کے اعلان کا حکم دیا پھر انہیں بیچا جاتا، بعد میں اس کے مالک کو ان کی قیمت دی جاتی۔ مالک، عبدالرزاق

۴۰۵۳۷۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تجھے کوئی چیز ملے تو اسے مسجد کے دروازہ پر مشہور کر پھر اگر اس کا پہچاننے والا آجائے تو بہتر ورنہ وہ چیز تیری ہے۔ رواہ البیھقی

۴۰۵۳۸۔۔۔ عبداللہ بن بدر سے روایت ہے کہ وہ شام کے راستہ میں کسی منزل پر اترے تو انہیں ایک تھیلی ملی جس میں اسی دینار تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: مساجد کے دروازوں پر اس کا اعلان کرو اور شام سے آنے والوں سے اس کا تذکرہ کرو، جب ایک سال گزر جائے تو وہ تمہاری ہے۔ مالک، الشافعی، عبدالرزاق

۴۰۵۳۹۔۔۔ زہری ابن المسیب سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: گمشدہ اونٹوں کو نہ سنبھالو، یوں اونٹ آزادانہ بچے جننے لگے اور پانی پر آنے لگے کوئی ان سے چھیڑ چھاڑ نہ کرتا، پھر ان کا پہچاننے والا کوئی آتا تو انہیں پکڑ لیتا، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ ہوا، تو آپ نے لکھا: انہیں سنبھالو اور ان کا اعلان کرو، پھر اگر ان کا جاننے والا آجائے تو بہتر ورنہ انہیں بیچ کر ان کی قیمت بیت المال میں شامل کردو۔ (بیچنے کے بعد) اگر ان کا جاننے والا آجائے تو اسے ان کی قیمت دے دو۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۰۔۔۔ عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص کو گمشدہ اونٹ ملا تو وہ حضرت عمر کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا: مہینہ بھر اس کا اعلان کرو، اس نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ کے پاس آگیا، آپ نے فرمایا: ایک مہینہ اور کرو (تیسری بار) پھر وہ آیا تو آپ نے فرمایا: ایک مہینہ اور کرو، وہ اعلان کرکے آگیا، پھر جب وہ آیا تو اس نے کہا: ہم نے اسے موٹا کردیا اور وہ ہمارے پانی لانے والے اونٹ کا چارا کھا گیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: تو تمہارا اور اس کا کیا واسطہ! یہ تمہیں کہاں سے ملا ہے؟ اس نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اسے وہاں چھوڑ دو جہاں سے تمہیں یہ ملا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لقطہ کا اعلان سال بھر

۴۰۵۴۱ ... سوید بن غفلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: لقطہ کا ایک سال تک اعلان کیا جائے، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ اسے صدقہ کر دیا جائے اور اگر صدقہ کرنے کے بعد اس کا مالک آیا، اسے اختیار دیا جائے اگر وہ اجر وثواب کو پسند کرے تو اسے ثواب ملے گا اور اگر وہ اپنے مال کو پسند کرے تو اسے اس کا مال دیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۲ ... ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے اس شخص پر تاوان مقرر کیا جس نے ایک محرم کی اونٹنی گم کر دی تھی جس کا تاوان تہائی مقرر کیا جو اس کی قیمت سے زیادہ تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۳ ... ابان بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اشہر حرم میں کسی کی گمشدہ اونٹنی سنبھال لی تھی اور اس کے پاس اس کی آنکھ کو نقصان پہنچا، تو آپ نے اس کی قیمت اور قیمت کے تہائی جیسا تاوان اس پر مقرر کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۴ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ صغیر بن شعبہ کا ایک برچھا تھا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں جاتے تو وہ اسے ساتھ لے کر جاتے تو وہ اسے گاڑ دیتے اور لوگ اس پر سے گزرتے تو اسے اٹھا لیتے، میں نے کہا: اگر تم نبی علیہ السلام کے پاس آئے تو میں انہیں بتادوں گا انہوں نے کہا: ایسا نہ کرنا، اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری گمشدہ چیز کبھی نہ اٹھائی جائے گی۔ تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابو یعلی وابن جریر وصححہ والدورقی، ضیاء

۴۰۵۴۵ ... اسی طرح بلال بن یحییٰ العبسی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ انہیں ایک دینار ملا جس سے آٹا خرید لیا، تو آٹے والے نے آپ کو پہچان لیا انہیں دینار واپس کر دیا، آپ نے وہ دینار لیا اور اس سے دو قیراط بنا لئے اور اس سے گوشت خرید لیا۔

ابو داؤد، بیھقی وضعفہ، زاد ابن ابی شیبۃ

پھر وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے اور فرمایا: ہمارے لئے کھانا پکاؤ اس کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں بلایا، تو آپ اور جو لوگ آپ کے ساتھ آ گئے حضرت علی ان کے پاس ایک بڑا پیالہ لائے نبی علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو آپ ہچکچائے، پھر فرمایا: یہ کیا ہے، تو انہوں نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: کیا ایک ایک لقطہ دو قیراط بن گیا، اپنے ہاتھ رکھو بسم اللہ۔ (یعنی کھاؤ)۔

۴۰۵۴۶ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: انہیں ایک دینار ملا جس سے انہوں نے دو قیراط بنا لئے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا: ہمارے لئے کھانا پکاؤ اس کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں دعوت دی آپ کے اور اصحاب آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس ایک بڑا پیالہ لائے، نبی علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو اسے انوکھا جانا اور فرمایا: یہ کیا ہے: دو قیراط کا کھانا، بسم اللہ کھانا شروع کرو۔ ابن ابی شیبۃ، حسن

۴۰۵۴۷ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گمشدہ چیز کو گمراہ ہی کھاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لقطہ کے مالک نہ ملنے کی صورت میں؟

۴۰۵۴۸ ... مالک بن مغول سے روایت ہے فرمایا: میں نے ایک عورت کو کہتے سنا: میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انار کا ایک یا کئی دانے اٹھا کر کھائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۴۹ ... بنی رواس کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ مجھے تین سو دراھم ملے تو میں نے ان کا اعلان کیا تو مجھے ان کے جاننے والا کوئی نہ ملا، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان سے پوچھا: تو آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کر دو، پھر اگر ان کا مالک آ گیا تو اسے اختیار دینا اگر وہ

ثواب اختیار کرے تو اسے ثواب ملے گا ورنہ تم تاوان اٹھاؤ گے اور تمہیں ثواب ملے گا۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۵۵۰..... (مسند الجارود بن المعلی) جارود بن معلی سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لقطہ جو ہمیں ملتا (ہے اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: اس کا اعلان کرو، نہ اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو پھر اگر تمہیں اس کا مالک مل جائے تو وہ اسے دے دو، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۴۰۵۵۱..... زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا کسی اور آدمی نے چرواہے کی گمشدہ بکری کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: وہ یا تو تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ اونٹوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان سے تمہیں کیا، ان کے ساتھ ان کے پینے کا سامان اور چلنے کے جوتے (یعنی پاؤں) ہیں، درختوں کی شاخیں کھالیں گے، اس نے کہا: یارسول اللہ! چاندی کے بارے کیا ارشاد ہے اگر وہ مجھے ملے؟ آپ نے فرمایا: اس کی تھیلی، تسمہ اور تعداد اچھی طرح پہچان لو پھر ایک سال تک اعلان کرو پس اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو ورنہ وہ تمہاری ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۲..... زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی علیہ السلام کے پاس آ کر لقطہ کے بارے میں پوچھنے لگا: آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، پھر اس کا تھیلا اور ڈوری پہچانو پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ یا اسے خرچ میں لاؤ، اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ بکری؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے لئے یا تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے پھر اس نے گمشدہ اونٹوں کے متعلق پوچھا: آپ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا: تمہیں ان سے کیا واسطہ! ان کے ساتھ چلنے اور پینے کا سامان ہے پانی گھاٹ سے پی لیں گے اور درختوں کے پتے چر لیں گے، انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ ان کا مالک آ جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۳..... ہمیں ابوبکر ازھری نے بتایا کہ ہمیں ایوب بن خالد خزاعی نے انہیں اوزاعی نے انہیں ثابت بن عمیر نے وہ فرماتے ہیں: کہ مجھ سے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے جو ایک انصاری صاحب ہیں فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، (جب) آپ سے کسی نے لقطہ کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو پھر اس کے تھیلے اور تسمہ کی حفاظت کرو، پھر اسے خرچ کرلو: فرمایا، اپنی ضرورت میں لگالو۔

ابن عدی، ابن عساکر وقال ابن عساکر ابن الشرفی فی هذا الاسناد عندی خطاء ؤوهم، انما هو ربیعه بن ابی عبدالرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجهنی عن رسول اللّٰه ﷺ کما رواه مالک وابن عینیة وسلیمان ابن بلال واسماعیل بن جعفر وحماد بن سلمة وعمرو بن الحارث وغیرهم عن ربیعة وقال: ابن عدی، کذا وقع وانما هو باب بن عمیر

۴۰۵۵۵..... حسن سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ نبی علیہ السلام کے پاس سواری کے اونٹ طلب کرنے آئے جو نہ ملے تو وہ کہنے لگے: کیا آپ ہمیں گمشدہ اونٹوں کے بارے میں اجازت دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ تو آگ کی جلن ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۶..... ابن جریج سے روایت ہے کہ ہمیں عمرو بن شعیب نے ایک حدیث سنائی جس کی سند عبداللہ بن عمرو تک ہے رہے مثنی تو انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے سعید بن المسیب کے حوالہ سے ہمیں بتایا کہ مزنی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! گمشدہ بکری (کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمہارے لئے، تمہارے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیئے کے لئے ہے اسے پکڑ کر اپنے پاس رکھو یہاں تک کہ اس کا طلب گار آ جائے۔

اس نے کہا: یارسول اللہ! گمشدہ اونٹ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ ان کے پینے اور چلنے کا سامان ہے زمین پر چلیں گے نہ انہیں بھیڑیئے کا خطرہ ہے انہیں رہنے دو یہاں تک کہ انہیں تلاش کرنے والا آ جائے، اس نے کہا: یارسول اللہ! جو مال ملے؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو چلتی راہ میں یا آباد بستی میں ملے تو اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اگر اس کا طلب گار آ جائے تو اسے دے دو، پھر اگر تمہیں اس کا تلاش کرنے والا نہ ملے تو وہ چیز تمہاری ہے بعد میں کسی دن اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے واپس کر دو، اس نے کہا: یارسول اللہ! جو غیر آباد گاؤں

میں ملے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں اور زمین میں دفن شدہ چیزوں میں پانچواں حصہ ہے، اس نے کہا: یارسول اللہ! پہاڑ پر دہ جانے والی بکری؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں اس کا اور اس جیسا تاوان اور سزا کے کچھ کوڑے ہیں، اس نے کہا: یارسول اللہ! درخت سے لگا ہوا پھل؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا اور اس جیسے کا تاوان اور سزا کے کچھ کوڑے ہیں، اس نے کہا: یارسول اللہ! جو کھلیان اور باڑے میں ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی قیمت ڈھال تک پہنچ جائے اس میں اٹھانے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور ڈھال کی قیمت دس درہم ہے جو اس سے کم ہو تو اس کا تاوان اور اس جیسا اس کے ساتھ اور چند کوڑے سزا کے ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حدود ایک دوسرے کو میرے پاس آنے سے پہلے معاف کر دیا کرو، مجھ تک جو حد پہنچے گی وہ واجب ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لقطہ صدقہ کرنے کے بعد مالک مل جائے تو؟

۴۰۵۵۷..... ابن جریج، عمرو بن مسلم سے وہ طاؤس اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان دونوں کو فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے گمشدہ چھپائے ہوئے اونٹوں کے بارے میں فرمایا: اگر اس نے چھپانے کے بعد ادا کیا تو اس جیسا، جب اس کے پاس پایا گیا تو اس پر اس جیسا ادا کرنا ضروری ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دینار ملا، جس کا ذکر آپ نے نبی علیہ السلام سے کیا، تو آپ نے انہیں اس کے اعلان کا حکم دیا تو اس کا کوئی مالک نہ ملا، آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا بعد میں اس کا مالک آ گیا تو آپ نے انہیں تاوان ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ الشافعی، بیھقی

۴۰۵۵۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مغیرہ بن شعبہ جب کوچ کرتے تو اپنا نیزہ چھوڑ جاتے مسلمان گزرتے تو اٹھا کر انہیں دے دیتے، تو وہ آ کے کہتا: کوئی نیزہ کو پہچانتا ہے تو وہ اسے لیتے، میں نے کہا تم مسلمانوں پر اپنا بوجھ ڈالتے ہو میں رسول اللہ ﷺ کو تمہاری اس حرکت کی اطلاع ضرور کروں گا، انہوں نے کہا: ابو طالب کے بیٹے! ایسا نہ کرنا، اس لئے کہ مجھے ڈر ہے اگر تم نے ان سے کہہ دیا تو ہو سکتا ہے وہ لقطہ کے بارے کوئی حکم فرما دیں جو قیامت کے روز تک جاری ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھ گیا کہ ایسا ہی ہونا ہے جیسا انہوں نے کہا۔ رواہ ابن جریر

۴۰۵۶۰..... اسی طرح عطاء سے روایت ہے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کئی دنوں سے ہمارے اور نبی علیہ السلام کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز نہ تھی، میں باہر نکلا تو مجھے راستہ میں پڑا ہوا ایک دینار ملا، تھوڑی دیر میں اپنے دل میں اسے اٹھانے یا چھوڑنے کی کشمکش میں رہا، پھر اپنی مشقت کی وجہ سے میں نے اسے اٹھا لیا، اس کے بعد میں بنجارے کے پاس آیا اور اس سے آٹا خریدا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لا کر کہا: یہ آٹا گوندھ کر اس کی روٹی بنا دو تو وہ آٹا گوندھنے لگیں اور فاقہ کی وجہ سے ان کی پیشانی کے بال صحنک کے ساتھ لگ رہے تھے۔ پھر انہوں نے روٹیاں پکائیں میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں بتایا، آپ نے فرمایا: کھا لو وہ اللہ کا رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ ھناد

۴۰۵۶۱..... مسند علی رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا تو آپ کو ایک چمڑے کا تھیلا ملا جس میں دو کھجوریں تھیں، تو آپ نے ایک کھجور لی اور ایک مجھے دی۔ بقی بن مخلد

۴۰۵۶۲..... (مسند ابی) مجھے نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے ان سے تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: سال بھر اس کا اعلان کرو، تو میں نے سال بھر اعلان کیا تو مجھے کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا، میں پھر ان کے پاس آیا اور عرض کیا: میں نے اس کا اعلان کیا، آپ نے فرمایا: تو تین سال اس کا اعلان کرو، پھر میں تین سال کے بعد آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: اس کی تعداد اس کا تھیلا اور اس کی ڈوری یاد رکھو پھر اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جو تمہیں اس کی تعداد، اس کے تھیلے اور ڈوری کی اطلاع دے تو وہ اسے دے دو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ابو داؤد طیالسی، عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، مسند احمد بخاری، دار قطنی فی الافراد

۴۰۵۶۳ ...انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک کھجور ملی آپ نے فرمایا: اگر تو صدقہ کی کھجور نہ ہوتی تو میں تجھے کھالیتا۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

معمولی درجہ کی چیز مل جائے

۴۰۵۶۴ ...انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ راستہ میں پڑی ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی کھجور ہے تو میں اسے کھالیتا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۶۵ ...انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی، کھجور کے پاس سے گزرتے تو سوائے اس ڈر سے کہ وہ صدقہ کی ہوگی اس کے اٹھانے سے کوئی اور چیز مانع نہ ہوتی۔ رواہ ابن النجار

۴۰۵۶۶ مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ اہل عراق قحط سالی میں مبتلا ہوئے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگو! خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرے گا کہ تم شادابی اور آسانی دیکھ کر خوش ہوگے مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ بھوک سے میں مرجاؤں گا۔ میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ وہ میرے لئے ان سے کھانا طلب کریں، تو آپ نے فرمایا: بیٹی! اللہ کی قسم! گھر میں اتنی چیز نہیں جسے کوئی جاندار کھائے یہی ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ تھوڑی سی چیز جو آپ کے سامنے تھی۔ البتہ ابھی واپس چلی جاؤ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دے گا جب وہ آئیں تو مجھے بتایا میں وہاں سے باہر چلا گیا بنی قریظہ کے پاس آیا وہاں کنوئیں کے کنارے ایک یہودی ملا، وہ کہنے لگا: اے عربی! کیا تم میرے نخلستان کو سیراب کرو گے میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا میں نے کہا: ہاں، میں نے اس سے یہ طے کیا کہ میں ہر کھجور کے بدلہ ایک ڈول کھینچوں گا، میں ڈول کھینچنے لگا۔ جب میں ایک ڈول کھینچتا وہ مجھے ایک کھجور دیتا، جب میرے ہاتھ کھجوروں سے بھر گئے تو میں بیٹھ گیا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر کہا: ارے پیٹ! آج تو نے بڑی مشقت اٹھائی، پھر اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے لئے ڈول نکالے، پھر ڈول رکھا اور وہاں سے واپس پلٹا، چلتے چلتے میں کسی راستہ پر تھا کہ مجھے ایک پڑا ہوا دینار ملا، جب میں نے اسے دیکھا تو ٹھہر گیا اور دل سے یہ کشمکش ہونے لگی کہ اسے اٹھاؤں یا چھوڑ دوں تو میرے دل نے انکار کیا کہ میں اسے چھوڑ کر تہ جاؤں بلکہ اٹھالوں، میں نے دل میں کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کروں گا، چنانچہ وہ اٹھایا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آکر انہیں سارا واقعہ بتایا، انہوں نے کہا: یہ اللہ کا رزق ہے اس سے ہمارے لئے آٹا خرید لائیں۔

میں وہاں سے سیدھا بازار گیا وہاں فدک کے ایک یہودی نے جو کا آٹا جمع کر رکھا تھا میں نے اس سے آٹا خریدا، جب اس سے آٹا تلوایا تو وہ کہنے لگا: تم ابوالقاسم (محمد ﷺ) کے کیا ہوتے ہو؟ وہ میرے چچا زاد ہیں اور ان کی بیٹی سے میں منسوب ہوں۔ تو اس نے مجھے دینار واپس کر دیا، میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور انہیں سارا ماجرا سنایا، تو انہوں نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے جائیں اسے آٹھ قیراط سونے کے عوض میں گوشت کے لئے رہن رکھ آئیں چنانچہ (میں گیا) اور ایسا ہی کیا پھر ان کے پاس گوشت لے آیا اور انہیں کاٹ کر دیا انہوں نے ہنڈیا چڑھائی پھر آٹا گوندھا اور روٹیاں پکائیں پھر ہم نے کھانا تیار کیا، میں نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ کیا، اتنے میں آپ ہمارے پاس آگئے، آپ نے جب کھانا دیکھا تو فرمایا: یہ کیا؟ ابھی تم میرے پاس نہیں آئیں مجھ سے پوچھ رہی تھیں؟ ہم نے کہا: جی ہاں، یارسول اللہ! تشریف رکھیں ہم آپ کو ساری بات بتاتے ہیں، اگر آپ نے اسے بہتر جانا اور کھانا کھایا تو ہم بھی کھالیں گے، پھر ہم نے انہیں بتایا، آپ نے فرمایا: پاک ہے کھاؤ بسم اللہ، پھر رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چل دیئے، انہیں ایک دیہاتی عورت ملی جو بڑی بے چین گویا اس کا دل نکلا جا رہا ہو کہنے لگی: یارسول اللہ! میری کل پونجی جو ایک دینار میرے پاس تھا گر گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں گرا؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ دیکھیں کوئی آپ سے اس کا ذکر کرے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس علی بن ابی طالب کو بلالاؤ، میں آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: قصاب کے پاس جاؤ اور اس سے کہو رسول اللہ ﷺ کہہ رہے ہیں تمہارے قیراط میرے ذمہ تم وہ دینار بھیج

دو چنانچہ اس نے وہ دینار بھیج دیا تو آپ نے وہ اس دیہاتی عورت کو دے دیا اور وہ لے کر چلی گئی۔ العدنی

اللقیط (لاوارث پڑا بچہ)

از قسم الافعال

۴۰۵۶۷ ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک بچہ ملا وہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور انہوں نے اس پر (والد الزنا ہونے کی) تہمت لگائی آپ نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آزاد ہے اور اس کی رشتہ داری تم سے ہے اور اسکا خرچ بیت المال سے ہوگا۔ مالک والشافعی، عبدالرزاق وابن سعد، بیھقی

۴۰۵۶۸ شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور کہا: امیر المؤمنین مجھے ایک بچہ اور ایک کتان کا کپڑا ملا ہے جس میں سو دینار ہیں۔ میں نے وہ بچہ اٹھالیا اور اس کے لئے ایک دائی اجرت پر لے لی ہے، جب کہ چار عورتیں آکر اس بچہ کو چومتی ہیں مجھے معلوم نہیں ان میں سے اس کی ماں کون ہے؟ تو آپ نے اس سے فرمایا: جب وہ اس کے پاس آئیں تو مجھے بتانا اس نے ایسا ہی کیا، آپ نے ان میں سے ایک عورت سے فرمایا: تم میں سے اس بچہ کی ماں کون ہے؟ تو اس عورت نے کہا: عمر! تم نے اچھا اور بہتر کام نہیں کیا، ایک عورت جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال رکھا ہے آپ اسے رسوا کرنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم سچ کہتی ہو پھر اس عورت سے کہا: اب جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے کچھ نہ پوچھنا اور ان کے بچہ سے اچھا سلوک کرتی رہنا پھر آپ واپس چلے گئے۔
بیھقی فی شعب الایمان

۴۰۵۶۹ معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے بیان کیا کہ وہ اپنے گھر آئے تو گھر والوں نے ایک پڑا بچہ اٹھالیا تھا وہ اسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا:
گویا آپ نے اس پر تہمت لگائی وہ شخص بولا جب انہوں نے یہ بچہ اٹھایا تو میں گھر سے باہر تھا تو حضرت عمر نے اس بچے بارے میں پوچھا اس نے اس کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کی رشتہ داری تمہارے ساتھ اور اس کا خرچ ہمارے ذمہ بیت المال سے۔
عبدالرزاق، بیھقی

۴۰۵۷۰ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ناجائز بچہ اٹھایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسے دودھ پلواؤ اس کی رشتہ داری تمہارے ساتھ اور رضاعت (دودھ پلوائی) کا خرچ بیت المال سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۷۱ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسلام میں ناجائز بچہ کا دعویٰ جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۷۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لاوارث بچے کے بارے میں آزاد ہونے کا فیصلہ فرمایا، اور انہوں نے (یوسف علیہ السلام) کو کم قیمت پر بیچ دیا۔ ابو الشیخ، بیھقی

کتاب اللعان (خاوند بیوی کا آپس میں لعن طعن کرنا)

از قسم اقوال

۴۰۵۷۳ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس (عورت) کا حال دیکھنے والا ہوتا۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عباس [illegible]

۴۰۵۷۴ .... گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد (قذف، تہمت کے) کوڑے لگیں گے۔ ابو داؤد، ترمذی، حاکم، ابن ماجة عن ابن عباس

اکمال

۴۰۵۷۵ .... چار عورتیں ایسی ہیں کہ ان کے (اور ان کے خاوندوں کے) درمیان لعان نہیں نصرانی (عیسائی) عورت جو کسی مسلمان کے نکاح میں ہو، یہودی عورت جو کسی مسلمان کی بیوی ہو، آزاد عورت جو کسی غلام کی بیوی ہو، باندی جو کسی آزاد کے نکاح میں ہو۔

ابن ماجه بیهقی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۰۵۷۶ .... چار عورتوں کے درمیان لعان نہیں، آزاد مرد اور باندی کے درمیان لعان نہیں، نہ آزاد عورت اور غلام کے درمیان لعان ہے اور نہ مسلمان مرد اور یہودی عورت کے درمیان لعان ہے اور نہ مسلمان مرد اور نصرانی عورت کے مابین لعان ہے۔ دار قطنی، بیهقی وضعفاه عن ابن عمرو

۴۰۵۷۷ .... چار اشخاص کے درمیان لعان نہیں، یہودی عورت جو مسلمان کے ماتحت ہو، نصرانی عورت جو مسلمان کی بیوہ ہو، غلام جو آزاد عورت کے پاس ہو، آزاد مرد جو کسی لونڈی کے پاس ہو۔ ابن عدی، بیهقی عن ابن عباس

۴۰۵۷۸ .... اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے کیا تم میں سے کوئی رجوع کرنے والا ہے آپ نے آپس میں لعان کرنے والے (خاوند بیوی) سے فرمایا۔ بخاری مسلم عن ابن عمر، بخاری عن ابن عباس

۴۰۵۷۹ .... تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے تجھے اس پر کوئی اختیار نہیں، اس نے کہا: یا رسول اللہ! (مہر میں دیا گیا) میرا مال! آپ نے فرمایا: تمہیں مال بھی نہیں ملے گا اگر تم نے اس کے بارے میں سچ کہا تو وہ اس کا عوض ہو گیا جو تم نے اس کی شرم گاہ کو حلال جانا اور اگر تم نے اس کے بارے میں جھوٹ بولا تو وہ تمہیں اس سے دور کرنے والا ہے، آپ نے دو لعان کرنے والوں سے فرمایا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۴۰۵۸۰ .... یہ تم دونوں لعان کرنے والوں میں جدائی ہے۔ مسلم عن سهل ابن سعد

۴۰۵۸۱ .... اگر ایمان نہ ہوتا تو میرا اور اس (عورت کا) حال دیدنی تھا۔ ابو داؤد طیالسی، عن ابن عباس

کتاب اللعان ...... از قسم افعال

۴۰۵۸۲ .... لعان کرنے والوں میں جدائی ہوگی کبھی جمع نہیں ہوسکیں گے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، بیهقی

۴۰۵۸۳ .... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر وہ ایک گھڑی بھی اپنے بیٹے کا اعتراف کرے اور بعد میں انکار کرے تو وہ اس کے ساتھ ملایا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۸۴ .... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام کے پاس جو لعان کرنے والوں کا حال تھا میں پسند نہیں کرتا کہ ان چاروں میں پہلا میں ہوں۔ عبدالرزاق، وابن راهویه

۴۰۵۸۵ .... ابن جریج سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر اس (خاوند) نے اس عورت پر تہمت لگائی اور اسے طلاق دے چکا اور وہ اس سے رجوع کر سکتا ہو تو وہ اس سے لعان کرے گا۔ اور اگر اس پر تہمت لگائی اور طلاق بھی طلاق بائن دے چکا تو وہ اس سے لعان نہیں کر سکتا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۸۶ .... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والے جمع نہیں ہو سکتے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۸۷ .... حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والی عورت کے بچہ کا عصبہ (باپ کی جانب سے رشتہ دار) اس (بچہ) کی ماں کا عصبہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۸۸ حذیفہ سے روایت ہے کہ جس قوم نے بھی لعان کیا تو ان پر دیت ثابت ہوگئی۔ابن ابی شیبۃ، عبدالرزاق

۴۰۵۸۹ ہمیں ابن جریج فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب سے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے خبر دی کہ انصار کے ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھتا ہے کیا اسے قتل کردے پھر وہ اسے قتل کریں، یا کیا کرے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں لعان کرنے والوں کا حکم نازل کیا جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے تو آپ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے درمیان فیصلہ فرمادیا ہے تم دونوں مسجد میں لعان کرو میں گواہ ہوں جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اگر اسے رکھوں تو میں اس کے خلاف جھوٹ بولوں، تو نبی علیہ السلام کے حکم دینے سے پہلے انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، جب وہ لعان سے فارغ ہوئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اور انہوں نے نبی علیہ السلام کی موجودگی میں اس سے جدائی اختیار کی۔ ہر دو لعان کرنے والوں کے درمیان یہ جدائی ہے، وہ عورت حاملہ تھی، اور ان صاحب نے انکار کیا، بعد میں ان کا بیٹا ماں کے نام سے پکارا جاتا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس نے سرخ رنگ کا کمزور بچہ جنا جیسا سانڈا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس عورت نے سچ کہا اور اس نے جھوٹا دعوی کیا، اور اگر اس نے کالا، بڑے سرینوں والا بچہ جنا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اس عورت کے بارے میں سچ کہا، تو وہ اس بیان کردہ کیفیت سے بھی برا بچہ پیدا ہوا۔

ابن جریج کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کو فرماتے سنا: کہ کسی نے نبی علیہ السلام سے کہا: اس عورت کے بچہ کے بارے میں وہ یہ ہے یا رسول اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا (کہ ادھر بلاؤ) آپ اسے دیکھتے رہے ہم سمجھے کہ آپ اسے کچھ کہہ رہے ہیں، (مگر) آپ نے اسے کچھ نہیں کہا، ابن جریج کہتے ہیں: کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو فرماتے سنا: کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ دونوں لعان کر چکے۔ جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تو تم دونوں جانتے ہو کہ میں غیب نہیں جانتا، اور ابن جریج نے جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا لعان کرنے والوں کی جو حالت میں نے نبی علیہ السلام کے پاس دیکھی، مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں ان میں سے چوتھا شخص بنوں۔رواہ عبدالرزاق

یہ شخص عویمر عجلانی تھے، مشکوۃ، کتاب اللعان ۲۸۵، رجال نزل فیھم القرآن۔

لعان کے بعد تفریق

۴۰۵۹۰ سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لعان کرنے والوں کے پاس تھا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی جب انہوں نے لعان کرلیا تو نبی علیہ السلام نے ان میں تفریق کردی۔رواہ ابن عساکر

۴۰۵۹۱ (مسند ابن عباس) نبی ﷺ نے حمل میں لعان کا حکم دیا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۵۹۲ اسی طرح، نبی علیہ السلام نے لعان کرنے والوں میں جدائی کرائی۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۵۹۳ قاسم بن محمد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگا: تا بیرنخل کے زمانہ سے میری نئی نئی شادی ہوئی تو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص پایا اور اس عورت کا خاوند پیلے رنگ پتلی پنڈلیوں اور سیدھے بالوں والا تھا۔ اور جس کے ساتھ اس کی تہمت لگی تھی وہ موٹی پنڈلیوں والا سیاہ فام، گھنگریالے بالوں والا اور بڑے سرین والا تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! (معاملہ) واضح فرما، پھر ان کے درمیان لعان ہوا، اور اس عورت نے ایسا بچہ جنم دیا جیسی اس پر تہمت لگی تھی، ابن شداد بن الھادی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔ تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: نہیں وہ عورت اسلام میں مشہور تھی۔رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۴ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے مدینہ کے رہنے والے بنی زریق کے ایک شخص کو لکھا کہ وہ میرے لئے

لعان کرنے والی عورت کے بچہ کے بارے میں پوچھے کہ وہ کس کا وارث ہوگا تو اس نے مجھے لکھا کہ ان (اہل علم) کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس کے بارے میں ماں کے حق میں فیصلہ فرمایا اور اسے ماں باپ دونوں کی جگہ قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۵ معمر سے روایت ہے فرمایا: کہ ابراہیم نخعی اور عامر شعبی رحمہما اللہ کا لعان کرنے والی عورت کے بچہ کی میراث میں اختلاف ہوگیا، تو انہوں نے مدینہ ایک قاصد روانہ کیا جو اس کے بارے میں پوچھے تو وہ واپس آ کر ان سے مدینہ والوں کی بات کرنے لگا کہ جس عورت نے نبی علیہ السلام کے زمانہ میں اپنے خاوند سے لعان کیا تھا، آپ نے ان میں تفریق کردی، پھر اس عورت نے شادی کرلی اور کئی بچے جنے، پر جس بچہ کی بنا پر اس نے لعان کیا تھا فوت ہوگیا تو اس کی ماں اس کے چھٹے حصہ کی وارث ہوئی، اور اس کے بھائی اس کی تہائی میراث کے وارث ہوئے اور جو باقی بچا وہ ان کی میراث کے بقدر اس کی ماں اور اس کے بھائیوں کے درمیان میں تقسیم ہوا، یوں اس کی ماں کے لئے ایک تہائی اور اس کے بھائیوں کے لئے دو تہائی حصہ قرار پایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۶ ..... (مسند زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لعان کرنے والی کا بچہ، اس کی ماں اس کے تہائی کی وارث ہوگی جو بچے گا وہ بیت المال میں جمع ہوگا، حضرت ابن عباس نے بھی یہی فرمایا۔ عبدالرزاق

۴۰۵۹۷ ..... جابر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خاوند جب بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے پھر اس پر تہمت لگائے تو اسے کوڑے لگائے جائیں۔ ان کے درمیان لعان نہیں، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب خاوند رجوع کرسکتا ہو تو ان میں لعان ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۵۹۸ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے دو افراد (یعنی خاوند بیوی) کے درمیان تفریق کی اور فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی رجوع کرنے والا ہے؟ تو ان میں سے کسی نے کوئی اعتراف نہیں کیا، پھر انہوں نے آپس میں لعان کیا۔

اس نے کہا یارسول اللہ! میرا (ادا کردہ) مہر، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو اس سے فائدہ اٹھانے کے عوض اور اگر جھوٹے ہو تو وہ اس کی زیادہ حق دار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

لعان کرنے والوں میں سے ایک جھوٹا ہے

۴۰۵۹۹ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ، تم میں سے ایک جھوٹا ہے تجھے اس عورت پر کوئی اختیار نہیں، اس نے کہا: یارسول اللہ! میرا مال، آپ نے فرمایا: تیرا کوئی مال نہیں، اگر تم سچے ہو تو اس کی شرم گاہ کے حلال سمجھنے کے عوض اور اگر جھوٹے ہو تو وہ اس عورت سے بھی زیادہ تم سے دور ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۰ ..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور ان میں تفریق کی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۶۰۱ (مسند ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچہ کی نفی کی تو نبی علیہ السلام نے ان میں تفریق کیا اور بچہ ماں کو دے دیا۔ خطیب فی المتفق

۴۰۶۰۲ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے کو ماں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا اور جس نے اس کی ماں پر یہ تہمت کہ (اے زانیہ کے بیٹے) تہمت لگائی تو اسے حد میں کوڑے مارے جائیں اس کی ماں اس کی عصبہ ہے وہ اس کا اور وہ اس کی وارث ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۳ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا مندرجہ ذیل عورتوں میں اور ان کے خاوندوں کے درمیان لعان نہیں ہے۔ یہودی یا نصرانی عورت جو کسی مسلمان کے نکاح میں ہو، آزاد عورت جو کسی غلام سے منسوب ہو یا لونڈی جو کسی آزاد کی بیوی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۴......(مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور فرمایا: ہوسکتا ہے یہ سیاہ فام گھنگریالے بالوں والا بچہ جنے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۰۶۰۵......ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والے کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۶......ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے کی ساری میراث اس کی ماں کے لئے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۷......ابن جریج سے روایت ہے فرمایا: میں نے عطاء سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے کہ خاوند اگر بچہ کی پیدائش کے بعد اس کا انکار کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ عورت سے لعان کرے اور بچہ عورت کا ہوگا، میں نے کہا: کیا نبی علیہ السلام نے نہیں فرمایا: بچہ بستر (والے خاوند) کا اور زانی کے لئے پتھر ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، یہ اس لئے کہ (ابتداء) اسلام میں لوگ ان بچوں کا دعویٰ کرتے تھے جو لوگوں کے بستروں پر پیدا ہوتے کہتے یہ بچے ہمارے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: بچہ بستر کا اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

جو بچے آقا کی لونڈیاں جنم دیتیں انہیں اولاد الامہ اور لونڈی کو ام الولد کہا جاتا۔

۴۰۶۰۸......ابن جریج سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا: ملاعنہ میں یہ سنت جاری ہے کہ بچہ اس کا اور وہ بچہ کی وارث ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۰۹......کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے حضرت عتاب بن اسید کو جو وصیت فرمائی یہ ہے کہ چار مردوں اور ان کی بیویوں کے درمیان میں لعان نہیں، یہودی یا نصرانی جو کسی مسلمان کی بیوی ہو لونڈی آزاد کے پاس یا غلام کے نکاح میں آزاد۔ رواہ عبدالرزاق

۴۰۶۱۰......حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لعان کرنے والوں کے بارے میں یہ سنت جاری ہے کہ وہ کبھی جمع نہیں ہوں گے۔
دارقطنی، بیہقی

کتاب اللھو واللعب والتغنی (کھیل کود اور گانا گانا)

از قسم اقوال مباح کھیل وکود

۴۰۶۱۱......مؤمن کا بہترین مشغلہ تیراکی اور عورت کا بہترین مشغلہ چرخہ کاتنا ہے۔ ابن عدی عن ابن عباس

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۳۴، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۷۔

۴۰۶۱۲......ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ کھیل تماشا ہے ہاں یہ کہ چار کام ہوں تو جدا بات ہے مرد کا اپنی بیوی سے بوس وکنار، مرد کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا، اور مرد کا دو نشانوں کے درمیان دوڑنا، اور مرد کا پیراکی سکھانا۔ نسائی عن جابر بن عبداللہ وجابر بن عمیر

۴۰۶۱۳......تین چیزوں میں مشغلہ ہے تمہارا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا تمہارا اپنی کمان سے تیر پھینکنا، اور تمہارا اپنی بیوی سے بوس وکنار کرنا۔
القراب فی فضل الرمی عن ابی الدرداء

۴۰۶۱۴......یہ (میری جیت) اس دوڑ کے بدلہ ہوگئی (جو تم جیتی تھی)۔ مسند احمد، ابوداؤد عن عائشۃ

۴۰۶۱۵......فرشتے تمہارے کھیل کود میں صرف گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے وقت حاضر ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۴۴، النواخ ۱۵۷۱۔

۴۰۶۱۶......کھیلو کودو کیونکہ مجھے یہ ناپسند ہے کہ تمہارے دین میں سختی دیکھی جائے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن المطلب بن عبداللہ

۴۰۶۱۷......اے بنی ارفدہ! (تیر) لو! یہاں تک کہ یہود ونصاریٰ کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے (تنگ نظری نہیں)۔
ابو عبید فی الغریب، والخرائطی فی اعتلال القلوب عن الشعبی مرسلاً

۴۰۶۱۸......انصار ایسے لوگ ہیں جن میں غزل کہی جاتی ہے اگر تم اس عورت کے ساتھ کوئی ایسی بچیاں بھیج دیتے جو کہتی جائیں، ہم تمہارے ہاں

آنے ،ہم تمہارے ہاں آئے تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔ابن ماجۃ عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۲۰۔

۴۰۶۱۹......اے عائشہ! کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں ہوتا، انصار کو تو مشغلہ پسند ہے۔بخاری عن عائشة

۴۰۶۲۰......ابوبکر! ہر قوم کی خوشی کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید ہے۔بیھقی نسائی، ابن ماجۃ عن عائشة

۴۰۶۲۱......اے انجشہ ٹھہر کر، تم شیشوں کو لے جا رہے ہو۔مسند احمد، بیھقی، حاکم نسائی عن انس

الاکمال

۴۰۶۲۲......اے عامر! اترو اور ہمیں اپنی گنگناہٹ سناؤ۔طبرانی فی الکبیر عن سلمة ابن الاکوع

۴۰۶۲۳......انصار میں غزل کا رواج ہے اگر تم کوئی ایسی بچیاں بھیج دیتے جو کہتیں، ہم تمہارے ہاں آئے ہم تمہارے ہاں آئے تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔بیھقی عن عائشة

۴۰۶۲۴......تم لوگوں نے لڑکی (دلہن بنا کر) روانہ کردی اس کے ساتھ ایسی بچیاں کیوں نہیں بھیجیں جو کہتیں: ہم تمہارے ہاں آئے، ہم تمہارے ہاں آئے، تم ہمارے لئے سلامتی مانگو ہم تمہارے لئے مانگیں! کیونکہ انصار ایسے لوگ ہیں کہ ان میں غزل کا رواج ہے۔

مسند احمد، ابن منیع سعید بن منصور عن جابر

۴۰۶۲۵......کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں! انصار تو کھیل تماشا پسند کرتے ہیں۔حاکم عن عائشة

۴۰۶۲۶......کیا کوئی مشغلہ ہے (مسند احمد عن زوج بنت ابی لھب) فرماتے ہیں جب میں نے ابولہب کی بیٹی سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو فرمایا۔

۴۰۶۲۷......(تیراندازی) کرتے رہو تا کہ یہود یہ جان لیں کہ ہمارے دین میں کشادگی ہے اور مجھے واضح دین فطرت دے کر بھیجا گیا ہے۔

الدیلمی عن وجه آخر عن عائشة

۴۰۶۲۸......ابوبکر بچیوں کو کھیلنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں تا کہ یہودیوں کو پتہ چلے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے اور مجھے آسان دین فطرت دے کر بھیجا گیا۔مسند احمد عن عائشة

۴۰۶۲۹......ام سلمہ! اس بچی کو کھیلنے دو اس واسطے کہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔طبرانی عن ام سلمة

۴۰۶۳۰......سبحان اللہ! کل کی خبر تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اسی طرح کہا کرو (کہ ہمارے درمیان ایسے نبی ہیں جنہیں کل کی باتوں کا علم ہے) اور یوں کہو: ہم کو تمہارے ہاں آئے ہم تمہارے ہاں، تمہیں اور ہمیں سلامتی ہو۔بیھقی عن عمرة بنت عبدالرحمن

۴۰۶۳۱......اے عائشہ! اس لڑکی کو جانتی ہو؟ یہ بنی فلاں کی باندی ہے کیا تم اس کا گانا سنوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، پھر اس نے آپ کو گانا سنایا، آپ نے فرمایا: شیطان نے اس کے نتھوں میں پھونک ماری ہے۔مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۴۰۶۳۲......فرشتے صرف تین قسم کے مشغلوں میں حاضر ہوتے ہیں: جب مرد اپنی عورت کے ساتھ کھیل کود کرے، گھوڑوں کو دوڑانا، نیزہ بازی کرنا۔

الحاکم فی السکنی عن ابی ایوب

۴۰۶۳۳......شیشوں (جیسی نرم ونازک عورتوں) کو بچاؤ شیشوں کو بچاؤ۔حلیة الاولیاء عبدالرزاق عن انس

۴۰۶۳۴......اے عائشہ! کیا تمہارے ہاں کوئی مشغلہ نہیں ہوتا؟ انصار تو کھیل تماشا پسند کرتے ہیں۔بخاری عن عائشة

انہوں نے انصار کے ایک شخص کی دلہن تیار کر کے روانہ کی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

کلام:......مر برقم ۴۰۶۱۹

۴۰۶۳۵ ..... اے براتیشوں کو بچاؤ وہ تمہاری آواز نہ سنیں۔ ابونعیم عن انس

ممنوع مشغلہ

۴۰۶۳۶ ..... شطرنج کھیلنے والا ملعون اور اس کی طرف دیکھنے والا سور کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے۔

عبدان و ابوموسی و ابن حزم عن حبة بن مسلم

کلام: .... الاسرار المرفوعة ۵۴۴۔ التنکیت والافادہ ۱۶۴۔

شطرنج، اصل میں شش رنگ کا معرب ہے یہ وہ مشہور کھیل ہے جو حکیم نے نوشیرواں کے لئے ایجاد کیا تھا شش رنگ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے مہرے چھ قسم کے ہیں۔ شاہ، وزیر، فیل، اسپ، رخ، پیادہ۔

۴۰۶۳۷ ..... جو نردشیر کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبویا۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجة عن بریدة

نردشیر اس کھیل کا موجد بزرجمہر ہے یا اردشیر، بہرکیف یہ کھیل شطرنج کے مقابلہ میں ایجاد ہوا۔

۴۰۶۳۸ ..... جو چوسر کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ مسند احمد، مسلم ابوداؤد، ابن ماجة عن ابی موسی

۴۰۶۳۹ ..... تین چیزیں جوا ہیں۔ تیروں سے جوا کھیلنا، نرد کے مہروں سے کھیلنا اور حمام میں سیٹی بجانا۔

ابو داؤد فی مراسله عن یزیدشریح التیمی مرسلاً

۴۰۶۴۰ ..... مجھے ڈھول اور بانسری کے توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بیھقی عن ابن عباس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۲۶۴۔

۴۰۶۴۱ ..... شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے جارہا ہے۔ یہ آپ نے تب فرمایا جب ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے جاتے دیکھا۔

ابوداؤد، ابن ماجة عن ابی هریرة، ابن ماجة عن انس ابوداؤد عن عثمان

۴۰۶۴۲ ..... انگلی سے کنکری پھینکنے سے منع کیا گیا ہے۔ مسند احمد، مسلم، بیھقی، ابو داؤد، ابن ماجة عن عبدالله بن مغفل

اکمال

۴۰۶۴۳ ..... ان دو مہروں سے بچو جنہیں کہا جاتا ہے کہ وہ ڈانٹتے ہیں، کیونکہ یہ عجم کا جوا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی، بیھقی عن ابن مسعود

۴۰۶۴۴ ..... جب ان لوگوں کے پاس سے گزرو جو تیروں، شطرنج اور نرد سے کھیل رہے ہوں یا ان جیسے کھیلوں میں مصروف ہوں تو انہیں سلام نہ کرو اور اگر سلام کریں تو ان کے سلام کا جواب نہ دو۔ الدیلمی عن ابی هریرة

۴۰۶۴۵ ..... ان گوٹیوں سے بچو جن کا نام ہے کہ جو ڈانٹتی ہیں اس واسطے کہ وہ جوا ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۴۰۶۴۶ ..... جو نرد سے کھیلتا ہے پھر اٹھ کر نماز پڑھتا ہے ایسا ہے جیسا کوئی پیپ اور سور کے خون سے وضو کرے پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

مسند احمد عن ابی عبدالرحمن الخطمی ابویعلی، بیھقی، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۰۶۴۷ ..... ان دو گوٹیوں سے بچو جن کا نام ہے کہ وہ ڈانٹتی ہیں کیونکہ وہ جوا ہے عجم کا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۴۰۶۴۸ ..... جو مہروں سے کھیلا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ مسند احمد عن ابی موسی

۴۰۶۴۹ ..... جس نے جوا کھیلا پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو ایسا ہے جیسے کوئی پیپ اور سور کے خون سے وضو کرے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی عبدالرحمن الخطمی

۴۰۶۵۰..... جو نردشیر کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون اور گوشت میں ڈبویا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة وابو عوانة عن سلیمان بن بریدة

۴۰۶۵۱..... غافل دل، کام کرنے والے ہاتھ اور بے ہودہ بکنے والی زبانیں۔ (ابن ابی الدنیا فی ذم الملاہی بیہقی عن یحیی بن ابی کثیر قال: فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو نرد کھیل رہے تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۰۶۵۲..... لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ شطرنج سے کھیلیں گے اور اس سے بر متکبر ہی کھیلتا ہے متکبر جہنم میں ہوگا اس میں نہ کسی بڑے کی عزت ہوتی ہے نہ کسی چھوٹے پر شفقت دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہیں۔ ان کے دل عجمیوں جیسے اور ان کی زبانیں عربوں کی ہیں راستہ میں کسی نیکی کو نہیں دیکھتے اور نہ کسی غلط چیز پر فکر کرتے ہیں۔ نیک شخص ان میں حقیر سمجھا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بنظر رحمت انہیں نہیں دیکھے گا۔ الدیلمی عن انس

۴۰۶۵۳..... جو شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے۔ الدیلمی عن انس

۴۰۶۵۴..... شطرنج والے جہنمی ہیں جو کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے تیرا بادشاہ (گوٹی) مار دیا۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۰۶۵۵..... شیطان ہے جو شیطان کا پیچھا کر رہا ہے، جب ایک شخص کبوتر کے پیچھے جا رہا تھا تب آپ نے فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة، بیهقی عن ابی هریرة

۴۰۶۵۶..... اللہ تعالیٰ روزانہ تین سو ساٹھ بار (نظر رحمت سے) دیکھتا ہے جس میں شطرنج والے کو نہیں دیکھتا۔ الدیلمی عن واثلة

۴۰۶۵۷..... اللہ تعالیٰ کی ایک تختی ہے جس میں روزانہ تین سو ساٹھ بار دیکھتا ہے، ان کی وجہ سے اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اس میں شطرنج والوں کا کوئی حصہ نہیں۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن واثلة

ممنوع گانا

۴۰۶۵۸..... گانے سے دل میں نفاق ایسے پیدا ہوتا ہے جیسے پانی سے سبزا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاهی عن ابن مسعود

۴۰۶۵۹..... گانا دل میں منافقت ایسی جنم دیتا ہے جیسے پانی سے کھیتی اگتی ہے۔ بیهقی فی شعب الایمان عن جابر

۴۰۶۶۰..... جس نے گانے کی آواز پر کان لگایا وہ روحانیوں کی آواز نہ سن سکے گا، ضعیف الجامع ۵۴۰۹۔ کسی نے کہا: روحانیین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جنت کے قاری۔ الحکیم عن ابی موسیٰ

۴۰۶۶۱..... دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں کسی نعمت کے وقت بانسری بجانا اور کسی مصیبت پر بلند آواز سے رونا۔

البزار والضیاء عن انس

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۱۶۔

۴۰۶۶۲..... گانے سے اور گانے پر کان لگانے سے منع کیا گیا ہے غیبت کرنے اور غیبت پر کان لگانے سے روکا گیا ہے چغلی کھانے سے اور چغلی پر کان لگانے سے روکا گیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر خطیب عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۵۲۔

۴۰۶۶۳..... ڈفلی، جھانجھ اور بانسری بجانے سے روکا گیا ہے نہ میرا کھیل تماشے سے کوئی تعلق ہے اور نہ وہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے۔

بخاری فی الادب، بیهقی فی السنن عن انس طبرانی فی الکبیر عن معاویة

۴۰۶۶۴..... نہ کھیل تماشے سے مجھے کچھ لگاؤ ہے نہ کھیل کود میرا مشغلہ ہے، نہ باطل کو میں پسند کرتا ہوں اور نہ باطل میرا طریقہ ہے۔

ابن عساکر عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۴۶۷۴۔ النافلہ ۱۱۱۔

اکمال

۴۰۶۶۵......جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو شیطانی بانسریوں سے بچاتے تھے؟ انہیں علیحدہ کرو چنانچہ انہیں جدا کیا جائے گا اور مشک وعنبر کے ٹیلوں پر ٹھہرایا جائے گا پھر فرشتوں سے ارشاد فرمائیں گے۔ انہیں میری تسبیح اور تمجید سناؤ، تو وہ ایسی آوازوں سے سنائیں گے کہ سننے والوں نے ان جیسی آوازیں کبھی نہ سنی ہوں گی۔ الدیلمی عن جابر

۴۰۶۶۶...... جس نے کان کسی گانے کی آواز پر لگایا تو اسے جنت میں روحانیین کی آواز سننے کی اجازت نہیں ہوگی، ضعیف الجامع ۵۴۰۹۔ کسی نے کہا: روحانیین کون ہیں؟ فرمایا: جنت کے قاری۔ الحکیم عن ابی موسیٰ

۴۰۶۶۷......خبردار! تم لوگ گانے بجانے کے آلات اور گانے (کی آواز) پر کان لگانے سے بچنا کیونکہ یہ دونوں چیزیں دل میں منافقت کو ایسے پیدا کرتی ہیں جیسے پانی سے سبزا پروان چڑھتا ہے۔ ابن مصری فی امالیہ عن ابن مسعود

کلام:......الضعیفہ ۲۴۷۴۔

۴۰۶۶۸......گانے کی چاہت دل میں منافقت کو ایسے جنم دیتی ہے جیسے پانی سے گھاس اگتی ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:......تبییض الصحیفہ ۳۱۔

۴۰۶۶۹......جس نے کسی باندی کے پاس (گانا سنا یا اس کی آواز پر) کان لگانے بیٹھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ ڈالیں گے۔ ابن مصری فی امالیہ، ابن عساکر عن انس

۴۰۶۷۰......کھیل اور گانے سے دل میں منافقت یوں پیدا ہوتی ہے جیسے پانی سے گھاس، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قرآن اور ذکر سے دل میں ایمان ایسے پیدا ہوتا ہے جیسے پانی سے سبزہ۔ الدیلمی عن انس

کلام:......الاتقان ۱۱۶۸، الاسرار المرفوعۃ ۲۱۱۔

۴۰۶۷۱......عمرو بن قرۃ ایک شخص تھا جو گانے بجانے کا کام کرتا تھا وہ آکر نبی علیہ السلام سے کہنے لگا: یارسول اللہ آپ نے میرے متعلق بڑا سخت حکم نامہ جاری کیا ہے میں تو اپنے ہاتھ سے اپنی ڈفلی بجا کر رزق کماتا ہوں تو کیا آپ مجھے، بے حیائی کے بغیر گانے کی اجازت دے دیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں تجھے اجازت نہیں دیتا۔ (اس کام میں) نہ کوئی عزت ہے اور نہ آنکھ کی کوئی نعمت ہے، اللہ کے دشمن! تم نے جھوٹ بولا! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال پاکیزہ رزق عطاء کیا (جس کے مقابلہ میں) تم نے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ رزق سے پسند کیا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ اپنے حلال رزق کو لکھا ہے اگر میں تمہارے پاس پہلے آجاتا تو میں تمہاری وہ حالت کرتا کہ تم یاد رکھتے میرے پاس سے اٹھ جاؤ اللہ کے حضور توبہ کرو، (یہ دیلمی کی روایت ہے، جس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے، اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے حلال سے وسعت پیدا کر، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد (کی طرح) ہے اور یہ جان رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے) اب جب کہ تم آچکے تو آنے کے بعد تم نے پھر کوئی ایسا کام کیا تو میں تمہاری دردناک پٹائی کروں گا، بطور مثلہ تمہارا سر منڈواؤں گا، اور تمہیں تمہارے گھر والوں سے جدا کردوں گا اور تمہارا سامان مدینہ کے نوجوانوں کے لئے حلال کردوں گا۔

یہ (گویئے) نافرمان لوگ ہیں ان میں سے جو بھی بغیر توبہ کے مرا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اسی طرح اٹھائے گا جیسا وہ دنیا میں ننگا ہیجڑا تھا کپڑے کے پلو کے ذریعہ بھی اپنے آپ کو نہیں چھپاتا تھا، وہ جب بھی اٹھے گا اسے مرگی پڑ جائے گی۔

۴۰۶۷۲......دو آوازیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں نعمت کے وقت بانسری اور مصیبت کے وقت بلند آواز سے رونے کی آواز۔

ابن مردویہ والبزار، سعید بن منصور عن انس، نعیم ابن ماجۃ عن عائشۃ

کلام :......ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۱۶۔

۴۰۶۷۳......جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی لونڈی گلوکارتھی تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔

حکم فی تاریخه والدیلمی عن علی وفیه داؤد بن سلیمان الخواص عن حازم وابن حله، قال الازدی: ضعیف جدا

کتاب اللھو واللعب از قسم افعال

۴۰۶۷۴...سعید بن المسیب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک شخص کو دوسرے سے کہتے سنا: آؤ جوا کھیلیں، تو آپ نے اسے کچھ صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ابو یعلی

کلام :......ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۴۶۔

۴۰۶۷۵......حکیم بن عباد بن حنیف سے روایت ہے فرمایا: مدینہ میں سب سے پہلا فتنہ جو دنیا کی مسلسل آمد اور لوگوں کے موٹاپے کی انتہا کے وقت ظاہر ہوا، وہ کبوتروں کا اڑانا، اور غلیل چلانا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں ایک شخص کو گورنر بنایا جو بنی لیث سے تعلق رکھتا تھا وہ اسے کاٹ دیتا اور غلیل توڑ دیتا۔ رواہ ابن عساکر

۴۰۶۷۶...عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا مدینہ میں ان لوگوں پر گزر ہوا جو مشق کررہے تھے آپ ان کے پاس ٹھہر گئے میں آپ کے کندھے پر سے دیکھنے لگی، آپ فرمارہے تھے اے بنی ارفدہ! لو! (پھینکو) تاکہ یہود ونصاریٰ کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں وسعت ہے تو وہ کہنے لگے: ابوالقاسم اچھے ہیں، ابوالقاسم اچھے ہیں اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے تو وہ گھبرا گئے۔

رواہ الدیلمی

۴۰۶۷۷...حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میری امت کی ایک جماعت بندر اور ایک جماعت خنزیر بنادی جائے گی اور ایک گروہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور ایک جتھہ پر خطرناک ہوا چلے گی، اس واسطے کہ انہوں نے شرابیں پیں، ریشم پہنا، لونڈیاں (جوناچتی گاتی تھیں) رکھیں اور ڈفلیاں بجاتی ہوں گی۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی وابوالشیخ فی الفتن

نرد (چوسر)

۴۰۶۷۸......زید بن صلت سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو منبر پر فرماتے سنا: لوگو جوئے سے بچو۔ ان کی مراد چوسر سے تھی۔ مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ تم میں سے کچھ گھروں میں ہے سو جس کے گھر میں ہو تو وہ اسے جلادے یا توڑ دے، اسی طرح ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر فرمایا: لوگو! میں نے تم سے اس چوسر کے بارے میں گفتگو کی تھی لیکن میں نے نہیں دیکھا کہ تم نے اسے باہر نکالا ہو سو میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں ایندھن کے گٹھوں کا حکم دوں پھر وہ ان گھروں میں بھیجوں جن میں وہ ہے پھر میں اس آگ کو ان پر لگادوں۔ رواہ البیھقی

۴۰۶۷۹......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چوسر اور شطرنج جوا ہیں۔ ابن ابی شیبة وابن المنذر وابن ابی حاتم، بیھقی

مباح کھیل کود

۴۰۶۸۰......عبداللہ بن قیس یا ابن ابی قیس سے روایت ہے فرمایا: میں ان لوگوں میں تھا جو ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کی شام سے واپسی پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے، اسی اثنا میں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل رہے تھے کہ انہیں آذرعات کے کچھ لوگ تلواریں

اور نیزوں کے ساتھ گاتے بجاتے ملے آپ نے فرمایا: ارے! انہیں واپس کرو اور منع کرو، تو ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین! یہ عجم کا طریقہ ہے آپ اگر انہیں منع کریں گے تو وہ سمجھیں گے کہ آپ کے دل میں ان کے لئے بدعہدی ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: انہیں ابوعبیدہ کی فرمانبرداری میں بلاؤ! ابو عبیدۃ، ابن عساکر

۴۰۶۸۱..... حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو زبیر آپ سے آگے نکل گئے تو انہوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم میں تم سے جیت گیا، پھر ایک بار ان دونوں کا مقابلہ ہوا تو حضرت عمر آگے نکل گئے، حضرت عمر نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم میں تم سے آگے نکل گیا ہوں۔ المحاملی

۴۰۶۸۲..... (مسند ثابت بن یزید الانصاری) عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں قرظۃ بن کعب، ثابت بن یزید اور ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے پاس کچھ لونڈیاں اور دوسری اشیاء ہیں میں نے (تعجب سے) کہا: آپ لوگ اصحاب محمد ﷺ ہو کر یہ کام کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: سننا چاہتے ہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ اس واسطے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شادی کے موقعہ پر کھیل کود اور موت کے وقت رونے کی اجازت دی ہے۔ ابو نعیم

۴۰۶۸۳..... قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ام قثم سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت علی بن ابی طالب تشریف لائے اور ہم لوگ چودہ گولیوں سے کھیل رہی تھیں، تو انہوں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم لوگ روزے سے تھیں تو ہم نے چاہا کہ اس سے دل بہلا لیں انہوں نے کہا: کیا میں آپ کے لئے اخروٹ نہ خرید لاؤں جس سے کھیل لیں اور اسے چھوڑ دیں ہم نے کہا: ٹھیک ہے، چنانچہ وہ اخروٹ خرید لائے اور ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

شطرنج

۴۰۶۸۴..... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ لوگوں پر گزر ہوا جو شطرنج کھیل رہے تھے تو ان پر لپک پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم کیا اس کے علاوہ کسی کام کے لئے تم پیدا نہیں ہوئے، اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ ایک طریقہ بن جائے گا تو میں اسے تمہارے چہروں پر مارتا۔ بیہقی، ابن عساکر

۴۰۶۸۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ شطرنج کھیلتے لوگوں پر آپ کا گزر ہوا تو فرمایا: ''یہ کیا مورتیاں ہیں جن کے سامنے تم ادب سے بیٹھے ہو'' کوئی تم میں سے انگارے کو چھوئے یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ اسے چھوئے۔

ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، وابن ابی الدنیا فی ذم الملاھی وابن المنذر وابن ابی حاتم، بیھقی

۴۰۶۸۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم چوسر اور شطرنج کھیلنے والوں کو سلام نہیں کرتے۔ رواہ ابن عساکر

کبوتر سے کھیل

۴۰۶۸۷..... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتر کے پیچھے جا رہا ہے آپ نے فرمایا شیطان کے پیچھے شیطان لگا ہوا ہے۔ ابن ماجہ ورجالہ ثقات

گانا

۴۰۶۸۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے گانے والیوں اور نوحہ کرنے والیوں (کو لانے) اور ان کی خرید و فروخت اور ان پر تجارت کرنے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ان کی کمائی حرام ہے۔ ابو یعلیٰ

۴۰۶۸۹۔۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بانسریوں کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے مجھے اپنے رب تعالیٰ کی قسم! جو بندہ اس دنیا میں شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز کھولتا ہوا پانی پلائے گا یا اسے عذاب دے گا یا بخش دے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گلوکار اور گلوکارہ کی کمائی حرام ہے، زانی عورت کی کمائی باطل ہے اللہ تعالیٰ کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسے بدن کو جنت میں داخل نہ کرے جو حرام (چیز) سے پلا بڑھا۔ابوبکر الشافعی فی الغلانیات، نسائی وسندہ ضعیف

۴۰۶۹۰۔۔۔۔۔۔(مسند رافع بن خدیج) ہشام بن العاص اپنے والد سے وہ اپنے دادا ربیعہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میری امت کے آخری لوگوں میں زمین دھنسنے، چہرے بگڑنے اور پتھر برسنے (کا عذاب) ہوگا لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: ان کے لونڈیاں (جو گاتی ناچتی ہوں گی) رکھنے اور شرابیں پینے کی وجہ سے۔رواہ ابن عساکر

۴۰۶۹۱۔۔۔۔۔۔زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دفعہ مدینہ منورہ کی کسی گلی میں جارہے تھے کہ آپ کے پاس سے ایک نوجوان گاتے ہوئے گزرا، آپ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: ارے نوجوان تمہارا بھلا، کیا تم قرآن پڑھ کر نہیں گنگنا سکتے، آپ نے یہ بات کئی بار فرمائی۔

الحسن بن سفیان و الدیلمی

۴۰۶۹۲۔۔۔۔۔۔نافع سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا میں نے بانسری بجانے والے چرواہوں کی آواز سنی، تو آپ راستے سے ہٹ گئے پھر فرمایا: تم نے کوئی آواز سنی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، پھر واپس راستہ پر آگئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔رواہ ابن عساکر

۴۰۶۹۳۔۔۔۔۔۔(مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مطر بن سالم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈفلی بجانے، جھانجھ سے کھیلنے اور بانسری کی آواز (سننے) سے منع فرمایا ہے۔دار قطنی، قال فی المغنی، مطر بن سالم عن مجھول

مباح گانا

۴۰۶۹۴۔۔۔۔۔۔مجاہد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حدی خواں کی آواز سنتے تو فرماتے: عورتوں کا ذکر نہ چھیڑنا۔

رواہ البیھقی

۴۰۶۹۵۔۔۔۔۔۔اسلم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین کے کسی جنگل میں ایک شخص کے گنگنانے کی آواز سنی تو فرمایا: گانا سوار (مسافر) کا توشہ ہے۔رواہ البیھقی

۴۰۶۹۶۔۔۔۔۔۔علاء بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سفر پر تھے تو گنگنانے لگے پھر فرمایا: تم لوگ مجھے کیوں نہیں ڈانٹتے جب میں بیہودہ کام کروں۔ابن ابی الدنیا فی الصمت

مراد بغیر آلات لہولعب کے اشعار پڑھنا جو موسیقی سے خارج ہے۔

۴۰۶۹۷۔۔۔۔۔۔خوات بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کے لئے نکلے، ہم جس قافلہ میں چل رہے تھے ان میں ابوعبیدہ بن الجراح اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے لوگوں نے کہا: خوات ہمیں گانا سناؤ، تو ہم نے انہیں گانا سنایا پھر کہا: ہم نے ضرار کے اشعار گائے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابوعبداللہ کو بلاؤ وہ اپنے دل کی گنگناہٹ گائے یعنی اپنے شعر، تو میں انہیں گا کر سناتا رہا یہاں تک کہ سحر ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خوات! اپنی زبان روکو ہمیں سحر ہوگئی ہے۔

بیھقی، ابن عساکر

۴۰۶۹۸۔۔۔۔۔۔حارث بن عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مکہ کی راہ میں ان کے زمانہ خلافت میں چل رہے تھے آپ کے ہمراہ مہاجرین وانصار تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شعر ترنم کے ساتھ پڑھا، تو ان سے ایک عراقی شخص

کہنے لگا۔اس کے علاوہ کوئی اور عراقی نہ تھا۔امیر المومنین! پھر کہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرما گئے اور اپنی سواری کو ایڑھ لگائی تو وہ قافلہ سے علیحدہ ہوگئی۔بیھقی، والشافعی

۴۰۶۹۹ ہمیں عبدالرحمن بن الحسن بن القاسم الازرقی نے اپنے والد کے حوالہ سے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے آپ نے احرام باندھا ہوا تھا تو وہ ست رفتار ہوکر کبھی ایک پاؤں آگے بڑھاتی اور کبھی پیچھے کرتی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گویا اس کا سوار ٹہنی کا پنکھا ہے جب وہ اسے لے کر ٹھہر جاتی ہے یا پرانی شراب سے مست ہے، پھر فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

رواہ البیھقی

۴۰۷۰۰..... محمد بن عباد بن جعفر اوران کے ساتھ کسی اور سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ کے لئے نکلے تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خوات سے کہا: کہ ہمیں شعر گا کر سنائیں تو انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجازت دیں تب، آپ نے ان سے اجازت مانگی انہوں نے اجازت دے دی، تو حضرت خوات نے اشعار گائے، حضرت عمر نے فرمایا: خوات! بہت اچھے! بہت اچھے! پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعار پڑھنے لگے: گویا اس کا سوار ٹہنی کا پنکھا ہے جب وہ اسے لے کر ٹھہر جاتی ہے یا پرانی شراب سے مست ہے۔

وکیع الصغیر فی الغرر

حدی خوانی کی تاریخ

۴۰۷۰۱..... مجاہد سے روایت ہے نبی علیہ السلام کچھ لوگوں سے ملے جن میں ایک حدی خواں تھا جب انہوں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا تو ان کا حدی خواں چپ ہوگیا، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ: ہم عربوں میں سب سے پہلے حدی خواں ہیں آپ نے فرمایا: یہ کیسے؟ (ان میں سے ایک شخص نے) کہا: ہمارا ایک شخص تھا۔انہوں نے اس کا نام بھی لیا۔وہ بہار کے موسم میں اپنے اونٹ کی تلاش میں تنہا ہوگیا، پھر اس نے ایک لڑکا اونٹ کے ساتھ بھیجا، غلام دیر سے آیا تو وہ اسے لاٹھی سے مارنے لگا، غلام راستے پر جاتے ہوئے کہنے لگا: ہائے میرا ہاتھ، جس سے اونٹ متحرک اور چست ہوگیا، یوں لوگوں میں حدی کی بنیاد پڑگئی۔ابن ابی شیبة

۴۰۷۰۲..... (مسند التیہان والد ابی الہیثم الانصاری) محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی ابوالہیثم بن التیہان سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو سنا آپ خیبر کی طرف اپنے ایک سفر میں عامر بن اکوع سے کہہ رہے تھے۔اکوع کا نام سنان تھا۔اپنے گنگنانے کے ذریعہ ہمیں حدی سناؤ تو وہ اونٹ سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے لئے اشعار پڑھنے لگے۔(مطین، ابن مندہ، ابونعیم ان دونوں کا کہنا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح ابن ابی الہیثم عن ابیہ ہے ابن مندہ کا کہنا ہے کہ اس میں مطین نے غلطی کی ہے اور اصابہ میں (ابن حجر نے) فرمایا بلکہ اس میں یونس بن بکیر کو وہم ہوا، ان کی مغازی میں بھی ایسا ہی ہے اور فرمایا: حق بات یہ ہے کہ یہان نے زمانہ اسلام نہیں پایا۔)

۴۰۷۰۳..... شعبی، عیاض اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ انبار کی عید میں موجود تھے تو کہا: کیا بات ہے لوگ اس طرح کھیلتے کودتے نظر نہیں آتے جس طرح نبی علیہ السلام کے دور میں کرتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۴۰۷۰۴..... شعبی سے روایت ہے کہ عیاض اشعری انبار میں عید کے دن گزرے تو فرمایا: کیا بات ہے لوگ کھیل کود کر خوشی مناتے نظر نہیں آتے، حالانکہ (عید کے روز کھیل کود کرنا) یہ سنت ہے (ابن عساکر فرماتے ہیں تقلیس یہ ہے کہ راستوں کے کنارے لڑکیاں اور بچے بیٹھ کر طبلوں وغیرہ سے کھیلیں۔)

نابالغ بچے بچیاں غیر مکلف ہیں ان کا اس طرح کھیل وکود ممنوع نہیں۔

۴۰۷۰۵..... انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلکش آواز کے مالک تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے بعض اسفار میں اشعار پڑھا کرتے تھے۔ابونعیم

۴۰۷۰۶..... انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ براء دلچسپ آواز والے تھے مردوں میں وہی حدی خواں تھے۔ابونعیم

حرف میم......کتاب معیشت وآداب......ازقسم اقوال

اس کے چارابواب ہیں:

باب اول......کھانے کے بیان میں

اس کی چارفصلیں ہیں:

پہلی فصل......کھانے کے آداب

۴۰۷۰۷......میں ایسے کھاتااور بیٹھتاہوں جیسے غلام۔ابن سعد، ابویعلی عن عائشۃ

۴۰۷۰۸......میں تو بندہ ہوں ایسے کھاتااور پیتاہوں جیسے غلام۔ابن عدی عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۵۳۔

۴۰۷۰۹......میں غلام کی طرح کھاتااور بیٹھتاہوں میں توبندہ ہوں۔ابن سعد بیھقی عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلاً

۴۰۷۱۰......میں ایسے کھاتاہوں جیسے غلام،اس ذات کی قسم!جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!اگر دنیا کی قدرو قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کوایک گلاس پانی نہ پلاتے۔ھناد فی الزھدعن عمرو بن مرۃ

۴۰۷۱۱......میں تو ٹیک لگاکرنہیں کھاتا۔ترمذی عن ابی جحیفۃ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۷۶۔

۴۰۷۱۲......کھاناٹھنڈاہونے دو،گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

فردوس عن ابن عمر، حاکم عن جابر وعن اسماء مسدد عن ابی یحییٰ، طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ، حلیۃ الاولیاء عن انس

کلام:......اسنی المطالب ۲۰،التمیز ۷۔

۴۰۷۱۳......گرم کھانے سے بچو!اس سے برکت ختم ہوجاتی ہے،ٹھنڈا کھانا کھاؤ کیونکہ وہ زیادہ لذیذ اورزیادہ برکت والا ہوتا ہے۔عبدان عن بولاء

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۰۱۔

۴۰۷۱۴......اپنے کھانے کوٹھنڈاہونے دواس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔ابن عدی عن عائشۃ

۴۰۷۱۵......اپنے کھانے پرجمع ہوجاؤاس پراللہ تعالیٰ کے نام ذکرکرواس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، حاکم عن وحشی بن حرب

۴۰۷۱۶......وہ کھانااللہ تعالیٰ کوزیادہ پسند ہے جس پر ہاتھ بکثرت ہوں۔ابو یعلی، بیھقی فی شعب الایمان، ابن حبان والضیاء عن جابر

کلام:......اسنی المطالب ۶۱،ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۹۔

۴۰۷۱۷......ایک شخص کا کھانادو کے لئے اوردو کا تین،چار کے لئے اورچار کاپانچ اور چھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔ابن ماجۃ عن عمر

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۷۰۱۔

۴۰۷۱۸......تین چیزوں میں برکت ہے،جماعت،ثرید(گوشت میں روٹی ڈال کرپکانایاکھانا)اورسحری کھانے میں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن سلمان

۴۰۷۱۹......جماعت،سحری اورثرید برکت کاباعث ہیں۔ابن شاذان فی مشیخۃ عن انس، ضعیف الجامع ۲۶۵۴

۴۰۷۲۰.....دو کا کھانا تین کے لئے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔مالک، بیھقی ترمذی عن ابی ھریرة

۴۰۷۲۱..... ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن جابر

۴۰۷۲۲.....دو کا کھانا چار کے لئے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے کھانے پر مل کر بیٹھو متفرق ہو کر (اِدھر اُدھر) نہ بیٹھو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۰۷۲۳..... مل کر کھاؤ، جدا جدا نہ ہو، کیونکہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا کھانا تین اور چار کے لئے کافی ہے مل کر کھاؤ متفرق نہ ہو کیونکہ برکت جماعت میں ہے۔العسکری فی المواعظ عن عمر

۴۰۷۲۴.....مل کر کھاؤ منتشر نہ ہو اس واسطے کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ابن ماجه عن عمر

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۷۱۰۔

۴۰۷۲۵.....کھانے کے وقت جوتے اتار لیا کرو کیونکہ یہ اچھا طریقہ ہے۔حاکم عن ابی عبس بن جبر

کلام:.....اسنی المطالب ۸۴، ضعیف الجامع ۲۴۳۔

۴۰۷۲۶.....جب کھانا کھانے لگو تو جوتے اتار لیا کرو یہ تمہارے پاؤں کے لئے زیادہ راحت کا سبب ہے۔

طبرانی فی الاوسط، ابویعلی، حاکم عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۹۶، النواخ ۸۹۔

جوتے پہن کر کھانے کی ممانعت

۴۰۷۲۷.....جب تم میں سے کسی کے قریب اس کا کھانا کیا جائے اور اس کے جوتے پاؤں میں ہوں تو وہ اپنے جوتے اتار دے کیونکہ اس سے پاؤں کو راحت ملتی ہے اور یہ سنت ہے۔ابویعلی عن انس

کلام:.....الضعیف ۹۸۰۔

۴۰۷۲۸..... جب کھانا رکھا جائے تو جوتے اتار دیا کرو اس سے تمہارے پاؤں کو راحت ملے گی۔الدارمی حاکم عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۷۱۹۔

۴۰۷۲۹.....دو سالن برتن میں نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔طبرانی فی الاوسط حاکم عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۴، کشف الخفاء ۱۷۲۔

حکماء نے لکھا ہے کہ دو سالن اکٹھے کھانے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے۔(مترجم)

۴۰۷۳۰.....ہڈی اپنے منہ کے قریب کر لو وہ زیادہ لذت و آسانی کا باعث ہے۔ابو داؤد عن صفوان بن امیہؓ

کلام:.....اسنی المطالب ۹۱ ضعیف الجامع ۲۶۵۔

۴۰۷۳۱.....(پکا ہوا) گوشت چھری سے نہ کاٹو، کیونکہ یہ (غیر مسلم) عجمیوں کا طریقہ ہے البتہ اسے دانتوں سے نوچو یہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔ابو داؤد، بیھقی فی السنن عن عائشة

کلام:.....ضعیف ابی داؤد ۸۲۸، الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۱۸۵۔

۴۰۷۳۲.....گوشت کو دانتوں سے نوچو وہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔مسند احمد، ترمذی حاکم عن صفوان بن امیة

کلام:.....التنکیت والافادہ ۱۳۶، ذخیرة الحفاظ ۸۲۷۔

۴۰۷۳۳..... جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے (تو پکاتے وقت) اس کا شوربا زیادہ کردے کیونکہ جسے گوشت نہیں ملے گا شوربا مل جائے گا، تو وہ ایک گوشت ہے۔ترمذی بیھقی فی شعب الایمان، حاکم عن عبداللہ المزنی

۴۰۷۳۴..... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام یاد کرلیا کرے پھر اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو کہہ لیا کرے، کھانے کے شروع اور آخر میں اللہ کے نام سے۔ابو داؤد، ترمذی حاکم عن عائشة

۴۰۷۳۴ بیٹا! قریب ہو جاؤ اور اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

ابو داؤد حاکم عن ابی هریرة، ابن ماجة عن عمر بن ابی سلمة

۴۰۷۳۵..... اگر وہ بسم اللہ کہہ لیتا تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہو جاتا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے، اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو بسم اللہ فی اولہ وآخرہ کہہ لیا کرے۔مسند احمد، ابن ماجة، ابن حبان بیھقی فی السنن عن عائشة

۴۰۷۳۷ جب تک اس نے بسم اللہ نہ کہی تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا (جونہی بسم اللہ پڑھی) تو جو کچھ شیطان کے پیٹ میں تھا سب قے کردی۔

مسند احمد، نسائی. حاکم عن امیةؓ بن مخشی

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۱۳۔

سیدھے ہاتھ سے کھانا کھائے

۴۰۷۳۸..... اے لڑکے! اللہ کا نام لے، اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھا۔بیھقی، ابن ماجة عن عمر ابن ابی سلمة

۴۰۷۳۹..... جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھ لیتا ہے وہ اسے حلال سمجھنے کے لئے اس دیہاتی کے ساتھ آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا اور اسے حلال سمجھنے کے لئے اس باندی کے ساتھ آیا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی روک لیا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! شیطان کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن حذیفة

۴۰۷۴۰..... آدمی کے سامنے جب کھانا رکھا جائے تو بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جائے تو الحمد للہ کہے تو کھانا رکھنے اور اٹھانے سے پہلے اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔الضیاء عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۶۱۔

۴۰۷۴۱..... جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ بیماری اور بے برکت ہے اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر دسترخوان رکھا ہوا ہو تم بسم اللہ کہہ کر پھر شروع کردو اور اگر اٹھالیا گیا تو بسم اللہ کہہ کر اپنی انگلیاں چاٹ لو۔ابن عساکر عن عقبة بن عامر

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۳۹۔

۴۰۷۴۲..... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہا کرے اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر عطا کر، اور جب دودھ پئے تو کہے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اسے بڑھا، اس لئے کہ دودھ کے سوا کوئی چیز کھانے اور پینے کے برابر نہیں۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۴۰۷۴۳ اللہ تعالیٰ جسے کھانا کھلائے وہ کہا کرے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر کھلا، اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ کہا کرے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا کر اور اسے بڑھا، کیونکہ سوائے دودھ کے کوئی چیز کھانے اور پینے کے برابر نہیں۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن ابن عباس

۴۰۷۴۴ جس نے کھانا کھا کر کہا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری طاقت وقوت کے بغیر عطا کیا تو اس

کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے کپڑا پہن کر کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے میری طاقت وقوت کے بغیر عطا کیا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حاکم عن معاذ ابن انس

کلام:...... ضعیف ابی داؤد ۸۶۹۔

۴۰۷۴۵...... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چٹانے یا چاٹنے سے پہلے ہاتھ کپڑے (تولئے) سے نہ پونچھے۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، ابن ماجة عن ابن عباس

مسند احمد، مسلم، نسائی عن جابر بزیادۃ، کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔

۴۰۷۴۶...... جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور تم میں سے کوئی برتن کو انگلی سے چاٹ لیا کرے اس واسطے کہ تمہیں علم نہیں کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی عن انس

۴۰۷۴۷...... جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

ترمذی عن جابر

۴۰۷۴۸...... جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا کرے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور انگلیاں چاٹنے اور چٹانے سے پہلے ہاتھ تولئے سے صاف نہ کرے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔

مسند احمد، نسائی، مسلم ابن ماجة عن جابر

۴۰۷۴۹...... شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے کھانے کے وقت بھی پھر جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے، جب (کھانے سے) فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے اس واسطے کہ اسے علم نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔ مسلم عن جابر

۴۰۷۵۰...... جو دستر خوان پر کے ریزوں کو تلاش کرے گا اس کی بخشش کردی جائے گی۔ الحاکم فی الکنی عن عبداللہ بن ام حرام

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۵۱۴۔

۴۰۷۵۱...... جب دستر خوان رکھا جائے تو آدمی اپنے سامنے سے کھائے اپنے ساتھ بیٹھنے والے کے سامنے سے نہ کھائے اور نہ برتن کے درمیان سے کھائے کیونکہ برکت درمیان میں اترتی ہے اور آدمی دستر خوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھے، اور نہ اپنا ہاتھ کھینچے اور اگر سیر ہو جائے اور لوگ ابھی فارغ نہیں ہوئے تو عذر کردے ورنہ اس سے اس کے ساتھ بیٹھنے والا شرمندہ ہوگا اور اپنا ہاتھ کھینچ لے گا ہو سکتا ہے اسے کچھ بھوک ہو۔

ابن ماجة، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر وقال البیهقی! انا براء عن عهدته

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۷۰۵۔ ۱۳۔ ۷، ضعیف الجامع ۷۲۱۔

۴۰۷۵۲...... جب کھانا رکھا جائے تو قوم کا گورنر یا میزبان یا قوم کا بہترین شخص شروع کرے۔ ابن عساکر عن ابی ادریس الخولانی مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۲۰۔

برتن کے درمیان سے کھانے کی ممانعت

۴۰۷۵۳...... جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے چھوڑ دو، کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔

ابن ماجه عن ابن عباس

۴۰۷۵۴...... کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان سے نہ کھاؤ۔

ترمذی، حاکم عن ابن عباس

۴۰۷۵۵... برتن میں اس کے کناروں سے کھاؤ، درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اس کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔
مسند احمد، بیهقی فی السنن عن ابن عباس

۴۰۷۵۶... اس کے اطراف سے کھاؤ درمیان کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں برکت ہوگی۔ابو داؤد ابن ماجة عن عبدالله بن بسر

۴۰۷۵۷... اللہ کا نام لے کر اس کے کناروں سے کھاؤ اس کا درمیان چھوڑ دو کیونکہ اس کے اوپر سے برکت آتی ہے۔ابن ماجة عن واثلة

۴۰۷۵۸... دودھ کی چکناہٹ ہوتی ہے۔بیهقی عن ابن عباس، ابن ماجة عن انس

۴۰۷۵۹... وہ شخص (اگر اسے کوئی کیڑا کاٹ لے) اپنے آپ کو ملامت کرے جس کے ہاتھ میں کسی کھانے کی چیز کا اثر (خوشبو یا ذائقہ) ہو اور پھر سو جائے
ابن ماجة عن فاطمة الزهراء

۴۰۷۶۰... کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینا ایک نیکی اور کھانے کے بعد دو نیکیاں ہیں۔حاکم فی تاریخه عن عائشة
کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۵۹، النوافح ۲۴۹۷۔

۴۰۷۶۱... کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھو لینے سے فقر ختم ہوتا ہے اور یہ انبیاء کا طریقہ ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
کلام:...... ضعیف الجامع ۶۱۶۰، النوافح ۲۴۹۸۔

۴۰۷۶۲... رزق کی کشادگی اور شیطان کے طریقہ کو روکنے کا ذریعہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا ہے۔حاکم فی تاریخه عن انس
کلام:...... ضعیف الجامع ۳۲۶۷۔

۴۰۷۶۳... کھانے کی برکت، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا ہے۔مسند احمد، ترمذی حاکم عن سلمان

۴۰۷۶۴... کھانے کے لئے ہاتھ دھونا، کھانے، دین اور رزق میں برکت کا باعث ہے۔ابو الشیخ عن عبدالله بن جراد
کلام:...... ضعیف الجامع ۳۶۴۸۔

کھانے سے پہلے ہاتھ دھولے

۴۰۷۶۵... جو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ کرے تو وہ کھانا رکھتے اور اٹھائے جانے کے وقت ہاتھ دھو لیا کرے۔
ابن ماجة عن انس
کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۷۰۲، ضعیف الجامع ۵۳۳۹۔

۴۰۷۶۶... جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، دائیں ہاتھ سے دے اور دائیں سے لے، اس واسطے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا، پیتا، دیتا اور لیتا ہے۔الحسن بن سفیان فی مسنده عن ابی هريرة

۴۰۷۶۷... بائیں سے کھائے نہ پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔
مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر نسائی عن ابی هريرة

۴۰۷۶۸... جس شخص کے ہاتھ پر کھانے کی چیز کا اثر ہو اور پھر وہ ہاتھ دھوئے بغیر سو گیا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔
ابن ماجه عن ابی هريرة

۴۰۷۶۹... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هريرة، طبرانی فی الکبیر عن زيد بن ثابت، طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۰۷۷۰... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ گوشت کی علامت کو دھو دے۔ابن عدی عن ابن عمر
کلام:...... ضعیف الجامع ۳۹۵۔

۴۰۷۷۱.... جب تم میں سے کوئی کھانے پر بسم اللہ بھول جائے تو وہ جب اسے یاد آئے کہہ لے بسم اللہ اولہ و اخرہ۔ابویعلی عن امرأۃ

۴۰۷۷۲.... جب آدمی کھانا کم کرے تو اس کا پیٹ نور سے بھر جائے گا۔فردوس عن ابی ھریرۃ

۴۰۷۷۳.... اپنے (کھائے ہوئے) کھانے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے ذریعہ (پگھلاؤ) ہضم کرو اور کھانا کھا کر مت سوورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔طبرانی فی الاوسط ابن عدی وابن السنی وابو نعیم فی الطب، بیھقی عن عائشۃ

کلام:.... تذکرۃ الموضوعات ۱۴۱، ۸۴۳،، التعقبات ۳۲۔

۴۰۷۷۴.... روٹی کی عزت کرو۔حاکم عن عائشۃ

کلام:.... الاسرار المرفوعۃ ۵۶، المطالب ۲۵۲۔

۴۰۷۷۵.... روٹی کی عزت کرو، جو روٹی کی قدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قدر دانی فرماتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی سکینہ

کلام:.... التزیہ ۲/۲۴۴ ضعیف الجامع ۱۱۲۵۔

۴۰۷۷۶.... روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکتوں سے اتارا اور زمین کی برکتوں سے نکالا ہے۔

الحکیم، الحجاج بن علاط السلمی ابن مندۃ عن عبداللہ بن زید عن ابیہ

کلام:.... التذکرۃ ۱۵۶، تذکرۃ الموضوعات ۱۴۴۔

۴۰۷۷۷.... روٹی کی قدر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکتوں سے اتارا اور زمین کی برکتوں سے نکالا ہے جو دستر خوان کے ریزے کھائے گا اس کے گناہ معاف ہوں گے۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن ام حرام

۴۰۷۷۸.... اللہ تعالیٰ اس بات پر بندہ سے راضی ہوتے ہیں کہ وہ لقمہ کھا کر اور پانی کا گھونٹ پی کر الحمدللہ کہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی نسائی عن انس

۴۰۷۷۹.... برکت (چھوٹی ٹکیہ) چھوٹے پیڑے، لمبی رسی اور چھوٹی نالی میں ہے۔ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس

کلام:.... الاتقان ۹۸۴، الاسرار المرفوعۃ ۱۷۱۔

۴۰۷۸۰.... اپنے بیٹوں اور بچھوں کو نماز قائم کرنے کے لئے ملکا رکھو۔حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

کلام:.... ضعیف الجامع ۲۸۳۶۔

۴۰۷۸۱.... اپنے دستر خوانوں کو سلاد سے سجایا کرو کیونکہ وہ بسم اللہ کے ساتھ شیطان کو ہٹانے کا ذریعہ ہے۔

حلیۃ الاولیاء فی الضعفاء، فردوس عن ابی امامۃ

کلام:.... التمیز ۸۸۰ ضعیف الجامع ۳۱۸۵۔

۴۰۷۸۲.... روٹی چھوٹی اور اس کی تعداد زیادہ کرو تمہیں اس میں برکت دی جائے گی۔الازدی فی الضعفاء والاسماعیلی فی معجمہ عن عائشۃ

کلام:.... الاتقان ۹۸۴، الاسرار المرفوعۃ ۲۶۱۔

۴۰۷۸۳.... گوشت کو اپنے منہ کے قریب کر کیونکہ وہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔

مسند احمد حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن صفوان بن امیۃ

کلام:.... ضعیف الجامع ۴۰۸۴۔

کھانے پینے میں اسراف سے بچنا

۴۰۷۸۴.... کھاؤ پیو اور بغیر اسراف (فضول خرچی) اور تکبر کے پہنو۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ حاکم عن ابن عمرو

۴۰۷۸۵۔۔۔تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، پہنے، دے لے تو دائیں سے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا دیتا اور لیتا ہے۔
ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۰۷۸۶۔۔۔جو کھا کر سیر اور پی کر سیراب ہوا اور پھر کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے کھلایا، سیر کیا، پلایا اور سیراب کیا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔ ابويعلی وابن السنی عن ابی موسی

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۴۷۷ الضعیفہ ۱۱۴۱۔

۴۰۷۸۷۔۔۔جس نے کسی برتن میں کھایا اور پھر اسے چاٹ لیا تو وہ برتن اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔
مسند احمد، ترمذی، ابن ماجة عن نبيشة

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الترمذی ۳۰۴، ضعیف ابن ماجہ ۷۰۳-۷۰۴۔

۴۰۷۸۸۔۔۔جو کسی قوم کے ساتھ بیٹھ کر کھجوریں کھائے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر اکٹھی دو کھجوریں نہ کھائے۔ طبرانی فی الكبير عن ابن عمر

۴۰۷۸۹۔۔۔جو ان گوشتوں میں سے کچھ کھائے تو وہ ان کی مہک کو ہاتھ سے دھو ڈالے تاکہ اس کے قریب والے کو تکلیف نہ ہو۔ عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۴۸۰۔

۴۰۷۹۰۔۔۔جس نے برتن اور اپنی انگلیاں چاٹیں اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں سیر فرمائے گا۔ طبرانی فی الكبير عن العرباض

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۵۸۳۰۔

اکمال

۴۰۷۹۱۔۔۔میں بندہ کا بیٹا، بندہ ہوں، غلام کی طرح بیٹھتا اور غلام کی طرح کھاتا ہوں۔ الديلمی عن البراء بن عازب

۴۰۷۹۲۔۔۔میں غلام کی طرح کھاتا ہوں اور میں (اسی کی طرح) بیٹھتا ہوں۔ ابن عساکر عن عائشة

۴۰۷۹۳۔۔۔میں تو ایک بندہ ہوں، غلام کی طرح کھاتا ہوں۔ دارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن ابراء، هناد عن الحسن مرسلاً

۴۰۷۹۴۔۔۔میرے پاس جبرائیل آئے تو میں ٹیک لگائے کھا رہا تھا تو انہوں نے کہا: کیا آپ کو اس سے خوشی ہوگی کہ آپ بادشاہ ہوں، تو مجھے ان کی بات نے گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ الحكيم عن عائشة

۴۰۷۹۵۔۔۔جو چاہے کہ اس کے گھر کی خیر و برکت بڑھے تو وہ کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرلیا کرے۔ ابن النجار عن انس
یعنی ہاتھ منہ دھولیا کرے۔

۴۰۷۹۶۔۔۔جب تک اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا اور جونہی اس نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے سب کھایا پیا قے کردیا۔ (مسند احمد، ابوداؤد، نسائی وابن قانع والمطوی، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر، وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، حاکم، ضیاء عن المثنی بن عبدالرحمن الخزاعی عن جدہ امیۃ بن مخشی، کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے سامنے کھانا شروع کیا تو بسم اللہ نہیں پڑھی، جب وہ آخری لقمہ پر پہنچا تو اس نے کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ، تو اس پر نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا:
قال البغوی ولا اعلم روی الا هذا. الحديث، وكذاقال البخاری وابن السكن

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۶۱۱۳۔

۴۰۷۹۷۔۔۔جو کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو جب اسے یاد آئے تو کہہ لیا کرے، بسم الله فی اوله وآخره، تو وہ نئے کھانے سے آغاز کرے گا اور خبیث کو اس تک پہنچنے سے روکے گا۔

ابن حبان، طبرانی وابن السنی فی عمل يوم وليلة عن القاسم بن عبدالرحمن بن عبدالله بن مسعود عن ابيه عن جده

۴۰۷۹۸... جو کھانے پر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو وہ قل ھو اللہ احد کھانے سے فراغت کے بعد پڑھ لیا کرے۔

ابن السنی، ابن عدی، حلیة الاولیاء عن جابر، واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:.......تذکرۃ الموضوعات ۱۴۱، ترتیب الموضوعات ۸۲۷۔

تکلیف سے بچنے کی دعا

۴۰۷۹۹... جب تو کوئی چیز کھائے یا پئے تو بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء یاحی یاقیوم کہہ لیا کرو تمہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اگرچہ اس میں زہر ہو۔ الدیلمی عن انس

کلام:.......تذکرۃ الموضوعات ۱۴۲، الفوائد المجموعۃ ۴۶۱۔

۴۰۸۰۰... کھانا ٹھنڈا ہونے دو اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔ مسند احمد، طبرانی ابن حبان، حاکم، بیہقی عن اسماء بنت ابی بکر

۴۰۸۰۱... کھانے کو ٹھنڈا ہونے دو کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ مسدد فی مسندہ، الدیلمی عن ابن عمر

کلام:.......اسنی المطالب ۲۰، التمییز ۷۔

۴۰۸۰۲... کھانے کو ٹھنڈا ہونے دو اس واسطے کہ گرم کھانا بے برکت ہوتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ، حاکم عن جابر

۴۰۸۰۳... کھاؤ پر نیچے سے کھاؤ اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ مسند احمد عن واثلۃ

۴۰۸۰۴... برتن کے کناروں سے کھاؤ اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ عقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس

۴۰۸۰۵... برتن کے کناروں سے کھاؤ۔ عقیلی فی الضعفاء عن جابر

۴۰۸۰۶... کھانے کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کی اونچی ڈھیری چھوڑ دو اس میں برکت ہوتی ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجۃ عن عبداللہ بن بسر

۴۰۸۰۷... بیٹھو، اللہ کا نام لو، اس کے کناروں سے، اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ حاکم عن واثلۃ

۴۰۸۰۸... بیٹھو، بسم اللہ پڑھو، نیچے سے کھاؤ اور اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ اوپر سے برکت نازل ہوتی ہے۔ عقیلی فی الضعفاء عن واثلۃ

۴۰۸۰۹... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو برتن کے اوپر سے نہ کھائے لیکن نیچے سے کھائے اس واسطے کہ برکت اس کے اوپر سے اترتی ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے

۴۰۸۱۰... مجھے اللہ تعالیٰ نے شریف بندہ بنایا، نافرمان او متکبر نہیں بنایا، برتن کے کناروں سے کھاؤ اور اس کی اونچی جگہ چھوڑ دو اس میں برکت ہوتی ہے، لو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے لئے فارس و روم کی زمین ضرور مفتوح ہوگی پھر کھانا بھی بڑھ جائے گا (مگر) اللہ کا نام نہ لیا جائے گا۔ بیہقی عن عبداللہ بن بسر

۴۰۸۱۱... برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے لہٰذا اس کے کناروں سے کھاؤ درمیان سے نہ کھاؤ۔

ترمذی، حسن صحیح، ابن حبان عن ابن عباس

۴۰۸۱۲... جو کسی قسم کے ساتھ کھجوریں کھائے اور وہ دو کھجوریں اکٹھی کھانا چاہے تو ان سے اجازت لے لے۔

طبرانی فی الکبیر والخطیب عن ابن عمر

۴۰۸۱۳... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت ابوبکر کے آزاد کردہ غلام ہیں کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھجوریں پیش کیں آپ نے فرمایا: دو دو کھجوریں اکٹھی نہ کھاؤ۔ مسند احمد، ابن سعد، البغوی، حاکم عن سعد مولی ابی بکر

۴۰۸۱۵ صفوان! گوشت اپنے منہ کے قریب کروہ زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔

مسند احمد طبرانی فی الکبیر، حاکم، حاکم عن صفوان بن امیة

۴۰۸۱۶ ..... تم میں سے ہرگز کوئی اپنے بھائی کے لقمہ کی طرف نہ دیکھے۔ الحسن بن سفیان عن ابی عمر مولی عمر

۴۰۸۱۷ ..... جب تم میں سے کوئی (پکانے کے لئے) گوشت خریدے تو اس کا شوربا زیادہ کردے اگر کسی کو گوشت نہ ملے تو اسے شوربا مل جائے گا جو ایک گوشت (کا حصہ) ہے اپنے پڑوسی کو ڈولی بھر کردے۔ بیہقی فی الشعب عن علقمة بن عبداللہ المزنی عن ابیه

۴۰۸۱۸ ..... جب تو ہنڈیا پکائے تو اس کا شوربا بڑھادے، کیونکہ وہ گھر والوں اور پڑوسی کے لئے کافی ہے۔ بیہقی فی الشعب عن ابی ذر

۴۰۸۱۹ ..... جب تم ہنڈیا پکاؤ تو پانی بڑھادو اور پڑوسیوں کو ڈال دو۔ ابو الشیخ فی الثواب عن عائشة

۴۰۸۲۰ ..... خبردار، پیٹ سے زیادہ کوئی بھرا ہوا برتن برا نہیں، اگر تم نے اسے بھرنا ہی ہے تو ایک تہائی کھانے کے لئے ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی ہوا اور سانس کے لئے بنادو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن مرقع

۴۰۸۲۱ ..... جس نے دسترخوان کے نیچے (گرے ریزے) کھائے وہ فقر وفاقہ سے محفوظ رہے گا۔

الخطیب فی المؤتلف عن هدبة بن خالد عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس، قال ابن حجر فی اطراف المختارة، سنده عن هدبة علی شرط مسلم والمتن منکر فلینظر فیمن دون هدبة

۴۰۸۲۲ ..... جس نے کھانے کے ریزے دسترخوان پر سے اٹھا کر کھائے تو وہ رزق کی کشادگی میں رہے گا اور اپنے بیٹوں پوتوں میں حماقت سے محفوظ رہے گا۔ الباوردی عن الحجاج بن علاط السلمی

۴۰۸۲۳ ..... جس نے دسترخوان کے ریزے کھائے اس سے فقر اور اس کی اولاد سے حماقت دور کردی جائے گی۔

الحسن بن معروف فی فضائل بنی هاشم، الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

کلام: ..... المتناهیة ۱۱۔۱۱

۴۰۸۲۴ ..... جس نے دسترخوان کے ریزے کھائے وہ وسعت کی زندگی گزارے گا اور اپنے بیٹے اور پوتے میں حماقت سے محفوظ رہے گا۔

ابن عساکر عن ابی هریرة، وفیه اسحاق بن نجیح کذاب

۴۰۸۲۵ ..... جس نے گرا ہوا کھانا کھایا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ ابو الشیخ عن نیشه الخیر

۴۰۸۲۶ ..... تم میں سے جس کا لقمہ گرجائے وہ اس سے مٹی صاف کرکے بسم اللہ پڑھ کر کھائے۔ الدارمی وابو عوانة ابن حبان عن انس

۴۰۸۲۷ جس نے کسی برتن میں کھایا اور اسے چاٹ لیا تو وہ برتن اس کے لئے دعائے مغفرت اور رفع درجات کی دعا کرتا ہے۔ الحکم عن انس

۴۰۸۲۸ میں برتن کو چاٹ لوں یہ مجھے اس جیسا کھانا صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ الحسن بن سفیان عن رابطة عن ابیها

۴۰۸۲۹ ..... جب آدمی برتن چاٹ لیتا ہے تو وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے آزاد کردے جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔ الدیلمی عن سمان عن انس

کلام: ..... تذکرۃ الموضوعات ۱۴۲، التنزیہ ۲/۲۶۷۔

۴۰۸۳۰ ..... تم میں سے ہرگز کوئی اپنی انگلیاں چاٹنے سے پہلے کپڑے سے ہاتھ صاف نہ کرے اس واسطے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے اور شیطان انسان کے ہر کام میں (شریک ہونے کے) انتظار میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے کھانے کے وقت میں بھی، برتن کو چاٹنے یا چٹانے سے پہلے نہ اٹھایا جائے کیونکہ کھانے کے آخری حصہ میں برکت ہوتی ہے۔ حاکم، بیہقی فی الشعب عن جابر

۴۰۸۳۱ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور اس کے ہاتھ سے لقمہ گرجائے تو اسے صاف کرکے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور انگلیاں چاٹنے سے پہلے اپنا ہاتھ تولئے سے صاف نہ کرے، کیونکہ آدمی کو پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی کیونکہ شیطان انسان کی ہر حالت کا منتظر رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کا بھی، اور انگلیاں چاٹنے اور چٹائے بغیر برتن نہ اٹھایا جائے کیونکہ کھانے کے آخری حصہ میں

برکت ہوتی ہے۔ابن حبان، بیهقی عن جابر

۴۰۸۳۲..... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو انگلیاں چاٹے بغیر ہاتھ نہ پونچھے، اس واسطے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہوگی۔
طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

۴۰۸۳۳..... جب تم میں کا کوئی کھانا کھائے تو تین انگلیاں چاٹے بغیر اپنا ہاتھ نہ پونچھے۔مسند احمد، الدارمی وابوعوانه، ابن حبان عن انس

۴۰۸۳۴..... جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔
بیهقی فی الشعب عن جابر

۴۰۸۳۵..... جو کھانا کھا چکا پھر اس کے منہ میں جو ریزہ آئے تو اسے پھینک دے اور جو اس کی زبان پر لگے تو اسے نگل لے، جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے نہیں کیا تو کوئی حرج نہیں۔بیهقی فی الشعب عن ابی هریرة

۴۰۸۳۶..... کھانے کے بعد خلال (باریک تنکے سے دانتوں کی صفائی) اور کلی کر لیا کرو اس واسطے کہ یہ کچلیوں اور داڑھوں کی صحت کا باعث ہے۔
الدیلمی عن عمران بن حصین الخزاعی

۴۰۸۳۷..... اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے جو کھانے اور وضو کے بعد خلال کرتے ہیں۔الدیلمی عن ابی ایوب

۴۰۸۳۸..... ریحان اور انار کی شاخ سے خلال نہ کیا کرو کیونکہ اس سے جذام کی رگ کو حرکت ہوتی ہے۔ابن عساکر عن قبیصة بن ذؤیب

۴۰۸۳۹..... اپنے مونہوں کو خلال کے ذریعہ پاک صاف رکھا کرو کیونکہ یہ ان دو فرشتوں کا ٹھکانہ ہے جو لکھتے ہیں، ان کی روشنائی لعاب اور ان کا قلم زبان ہے منہ میں فالتو خوراک کے سوا ان کے لئے کوئی چیز دشوار نہیں ہوتی۔
الدیلمی عن ابراهیم بن حسان بن حکیم من ولد سعد بن معاذ عن ابیه عن جده سعد بن معاذ

۴۰۸۴۰..... دودھ سے کلی نہ کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔سعید بن منصور، عقیلی فی الضعفاء وابن جریر وصححه عن ابن عباس

۴۰۸۴۱..... اس (دودھ) کی چکناہٹ ہوتی ہے۔بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس

کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی تو فرمایا۔ابن ماجة عن انس راجع ۴۰۷۵۸

۴۰۸۴۲..... جس نے کھانے سے فراغت کے بعد:

الحمدلله اطعمنی واشبعنی واوانی بلا حول منی ولا قوة

”تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے میری محنت کوشش کے بغیر، کھلایا، سیراب کیا اور مجھے ٹھکانا دیا“

کہا تو اس نے اس کھانے کا شکر ادا کیا۔ابن السنی عن سعید بن هلال عمن حدثه

۴۰۸۴۳..... روٹی، گوشت، آدھ پکی کھجور، چھوہارا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں (قیامت کے روز) تم سے پوچھا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، تو ان نعمتوں کے بارے میں بروز قیامت تم سے پوچھا جائے گا۔تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات بڑی گراں گزری، آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ جب تمہیں اس جیسا ملے گا تو تم اپنے ہاتھوں کو مارو گے، لہٰذا تم بسم اللہ کہہ لیا کرو اور جب سیر ہو جاؤ تو کہا کرو:

الحمدلله الذی هو اشبعنا وانعم علینا وافضل

”تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے ہمیں سیر کیا اور ہم پر انعام اور فضل کیا“۔

تو یہ ان نعمتوں کے لئے کافی ہے۔ابن حبان، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۴۰۸۴۴..... روٹی، گوشت گدر کھجور، پکی اور کچی کھجور جب تمہیں اس جیسی نعمتیں ملیں اور تم اپنے ہاتھوں میں لوتو بسم اللہ و برکۃ اللہ کہہ لیا کرو۔
حاکم عن ابن عباس

بسم اللہ پڑھ کر کھانا

۴۰۸۴۵..... جب تمہیں اس جیسی نعمت ملے اور تم اپنے ہاتھ ہلاؤ تو کہہ لیا کرو بسم اللہ و برکۃ اللہ اور جب سیر ہو جاؤ تو کہا کرو الحمد للہ الذی اشبعنا وارواناوانعم علینا وافضل، تو یہ ان نعمتوں کا بدلہ ہو جائے گا۔ بیھقی فی الشعب عن ابن عباس
ہاتھ ہلاؤ یعنی کھانا شروع کرو۔
۴۰۸۴۶..... آدمی کھانا رکھتا اور ابھی اٹھاتا نہیں کہ اس کی بخشش کر دی جاتی ہے، (جب) رکھتے وقت کہتا ہے: بسم اللہ اور جب اٹھایا جائے تو، الحمد للہ کثیرا کہے۔ ابن السنی عن انس
۴۰۸۴۷..... آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے ابھی اٹھایا نہیں جاتا کہ اس کی بخشش کر دی جاتی ہے کسی نے کہا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جائے تو الحمد للہ کہے۔ الضیاء عن انس
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۶۱۔
۴۰۸۴۸..... جس دسترخوان پر چار باتیں ہوں گی تو وہ کامل ہے جب کھائے تو بسم اللہ کہے، جب فارغ ہو جائے تو الحمد للہ کہے، (وہاں کھانے والوں کے) ہاتھ زیادہ ہوں اور بنیادی طور پر حلال ہو۔
ابو عبدالرحمن السلمی والدیلمی عن ابن عباس وفیہ عمرو بن جمیع متھم بالوضع) تذکرۃ الموضوعات ۸۹ ذیل اللآلی ۱۴۴
۴۰۸۴۹..... اے اللہ! آپ نے ہمیں کھلایا پلایا اور سیراب کیا تیرے لئے ہی ایسی تعریف ہے جو نا کافی اور نہ الوداع کہنے والی اور نہ تجھ سے مستغنی کرنے والی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ
۴۰۸۵۰..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا، جس نے ہم پر احسان کیا ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں اچھی آزمائش میں مبتلا کیا تمام تعریفیں اللہ کے لئے نہ میرے رب کو الوداع کہتے ہوئے اور نہ بدلہ دیتے ہوئے اور نہ ناشکری اور اس سے بے احتیاجی کرتے ہوئے۔
تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھانے سے کھلایا اور پانی سے سیراب کیا، اور ننگے پن سے کپڑا پہنایا، گمراہی سے ہدایت دی، اندھے پن کے بدلہ بصارت بخشی اور اپنی بہت سی مخلوق پر ہمیں بڑی فضیلت عطا کی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔
نسائی وابن السنی، حاکم وابن مردویہ، بیھقی فی الشعب، عن ابی ھریرۃ

فصل دوم ..... کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۰۸۵۱..... آپ نے دو کھجوریں اکٹھے کھانے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ اسے اس کا بھائی اجازت دے۔ مسند احمد بیھقی، ابوداؤد، عن ابن عمر
۴۰۸۵۲..... رات کا کھانا امانت ہے۔ ابوبکر بن ابی داؤد فی جزء من حدیثہ، فردوس عن ابی الدرداء
کلام:..... اسنی المطالب ۲۶۳ ضعیف الجامع ۱۱۴۳۔
۴۰۸۵۳..... آپ نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔ نسائی عن انس
۴۰۸۵۴..... جو سونے چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ گویا اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔
مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ، زاد طبرانی فی الکبیر الاان یتوب

۴۰۸۵۵......آپ نے گرم کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔

بیھقی فی الشعب عن عبدالواحد بن معاویۃ بن خدیج مرسلا

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۴۹

۴۰۸۵۶......آپ نے گرم کھانے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سرد ہو جائے۔بیھقی فی الشعب عن صھیب

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۳۲۔

۴۰۸۵۷......آپ نے کچی کھجور کے کھولنے اور نیم پختہ کے چھلکے سے منع فرمایا ہے۔عبدان وابوموسی عن اسحاق

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۷۳۔

۴۰۸۵۸......آپ نے صرف گٹھلیوں کو پکانے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد عن ام سلمۃ

۴۰۸۵۹......آپ نے منع فرمایا کہ آدمی اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جسے اس نے نہیں پہنایا۔مسند احمد ابوداؤد عن ابی بکرۃ

۴۰۸۶۰......اس کے کپڑے سے ہاتھ نہ پونچھ جس کو تو نے نہیں پہنایا۔طبرانی، مسند احمد عن ابی بکرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۷۵۔المتناھیۃ ۱۲۴۴۔

۴۰۸۶۱......دسترخوان اٹھانے سے پہلے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے۔ابن ماجۃ عن عائشۃ ضعیف ابن ماجۃ ۲۱۷

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۲۱۔

۴۰۸۶۲......آپ نے اس طشتری پر گٹھلیاں ڈالنے سے منع فرمایا ہے جس سے خشک یا تازہ کھجور کھائی جائے۔الشیرازی عن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۰۲۔

۴۰۸۶۳......آپ نے کھانے، پانی اور کھجور میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۲۸۔

۴۰۸۶۴......آپ نے ملی جلی کھجوروں میں سے تازہ کھجوریں تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۱۹۔

۴۰۸۶۵......بازار میں کھانا بے مروت اور نامردی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ، خطیب عن ابی ھریرۃ

کلام:......اسنی المطالب ۴۳۷، الاتقان ۲۶۲۔

۴۰۸۶۶......ایک انگلی سے کھانا شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے اور دو سے کھانا متکبروں کا طرز ہے اور تین سے کھانا انبیاء کی سنت ہے۔

ابومحمد الغطریف فی جزئہ وابن النجار عن ابی ھریرۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۲۸۹، الضعیفہ ۲۳۶۰۔

۴۰۸۶۷......ہم سے اپنی ڈکار دور کرو، دنیا کے زیادہ سیر قیامت میں زیادہ بھوکے ہوں گے۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر

۴۰۸۶۹......تم میں سے کم کھانے والے اور کم بدن اللہ کو زیادہ محبوب ہیں۔فردوس عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۷۲، الضعیفہ ۱۹۹۸۔

۴۰۸۷۰......آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، انسان کے لئے اتنے لقمے کافی ہیں جس سے وہ اپنی پیٹھ کو سیدھا کر سکے، اگر زیادہ ضرورت ہو تو (اس کے کھانے کے تین حصے ہونے چاہیں) ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی اس کی سانس کے لئے ہو۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن المقدام بن معدیکرب

۴۰۸۷۱......میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ابن ماجۃ عن ابی جحیفۃ

۴۰۸۷۲......بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اس واسطے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ابن ماجۃ عن جابر

۴۰۸۷۳..... کھانے کوایسے نہ سونگھا کرو جیسے درندے سونگھتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر بیھقی فی الشعب، عن ام سلمة
کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۴۳، الکشف الالٰہی ۱۱۳۱۔

اکمال

۴۰۸۷۴.....اپنے بائیں ہاتھوں سے نہ کھایا کرو نہ پیا کرو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔الخلیل فی مشیخة عن ابن عمر
۴۰۸۷۵..... (اے مسلمان عورت!) بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کر جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا دایاں ہاتھ بنایا ہے۔مسند احمد عن امراة
۴۰۸۷۶.....جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ کھاتا ہے اور جس نے بائیں ہاتھ سے پیا تو شیطان اس کے ساتھ پیتا ہے۔
مسند احمد عن عائشة
۴۰۸۷۷..... جو کوئی کھانے تو دائیں ہاتھ سے کھائے۔الشاشی، ابو یعلی، سعید بن منصور عن ابن عمر
۴۰۸۷۸..... جب تم میں سے کوئی کھائے تو بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور جب تم میں سے کوئی پئے بائیں ہاتھ سے نہ پئے اور جب کوئی لے تو بائیں ہاتھ سے نہ لے اور جب کوئی چیز دے تو بائیں ہاتھ سے نہ دے۔ابن حبان عن ابی قتادة
۴۰۸۷۹..... ان دوانگلیوں اور آپ نے انگوٹھے اور (شہادت کی انگلی) جس سے اشارہ کررہے تھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا نہ کھاؤ، تین انگلیوں سے کھایا کرو یہی طریقہ ہے اور پانچ انگلیوں سے نہ کھایا کرو کیونکہ یہ دیہاتیوں کا انداز ہے۔الحکیم عن ابن عباس
۴۰۸۸۰.....ابن عباس! دوانگلیوں سے نہ کھانا کیونکہ یہ شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے اور تین انگلیوں سے کھایا کرو۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
۴۰۸۸۱.....ٹیک لگا کر اور چھلنی پر رکھ کر نہ کھا، اور نہ مسجد کے کسی مخصوص مقام کو اپنے لئے خاص کرتا کہ اس کے علاوہ کہیں نماز نہ پڑھے، اور نہ جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا ورنہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے ان کا پل بنادے گا۔ابن عساکر عن ابی الدرداء
۴۰۸۸۲.....نہ ٹیک لگا کر کھانا اور نہ جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگنا۔طبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء
۴۰۸۸۳..... درندوں کی طرح روٹی کو سونگھا نہ کرو۔الدیلمی عن ابی ھریرة
۴۰۸۸۴..... عجمیوں کی طرح روٹی کو چھری سے نہ کاٹو، اور جب تم میں سے کوئی گوشت کھانا چاہے تو اسے چھری سے نہ کاٹے البتہ اسے منہ میں پکڑ کر دانتوں سے نوچے جو زیادہ لذت اور آسانی کا باعث ہے۔طبرانی فی الکبیر بیھقی عن ام سلمة
۴۰۸۸۵.....اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تم نے دنیا کو اپنا پیٹ بنالیا، روزانہ ایک لقمہ سے زیادہ اسراف ہے اور اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔بیھقی، وضعفه عن عائشة
۴۰۵۸۶.....تیرا ہر من پسند چیز کو کھانا بھی اسراف ہے۔بیھقی عن انس
کلام:......الضعیفہ ۲۵۷۔
۴۰۸۸۷.....تم نے اپنے ہاتھ سے گوشت کی خوشبو کیوں نہیں دھوئی۔بیھقی عن ابن عباس
کہ ایک روز نبی علیہ السلام نے نماز پڑھی تو ایک شخص کے ہاتھ سے آپ کو گوشت کی مہک آئی پھر جب واپس جانے لگے تو فرمایا۔
۴۰۸۸۸.....تم میں سے ہرگز کوئی اس حالت میں رات نہ گزارے کہ اس کے ہاتھوں سے کھانے کی مہک آرہی ہو، اگر اسے کسی چیز نے نقصان پہنچایا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔الخطیب عن عائشة
کلام:......ذخیرة الحفاظ ۶۲۷۷۔
۴۰۸۸۹..... پرندہ کی طرح ہڈی کو منہ لگا کر گودانہ نکالو اس سے سل (وہ بیماری جس سے پھیپھڑوں میں سے زخم کی وجہ سے خون رستا رہتا ہے اور انسان سوکھ سوکھ کر مرجاتا ہے) کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ابن النجار عن ابی الخیر مرثد بن عبداللہ البرنی مرسلاً

کھانے کی حرام کردہ چیزیں......گوشت

۴۰۸۹۰...... ہرکچلی والی درندے کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔مسلم، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۰۸۹۱......ہرکچلی والے درندے کا کھانا حرام ہے۔مسلم، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۰۸۹۲......لوٹ کا مال اور ہرکچلی والے درندے کا کھانا اور نشانہ بنا کر مارا ہوا باندھا جانور حرام ہے۔مسند احمد، نسائی عن ابی ثعلبۃ

۴۰۸۹۳......آپ نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ترمذی، حاکم عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۳۳، الکشف الالٰہی ۱۰۸۱۔

۴۰۸۹۴......آپ نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ابن عساکر عن عائشۃ وعن عبدالرحمن بن شبل

کلام:......الاباعیل ۶۰۸، ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۱۴۔

۴۰۸۹۵......بنی اسرائیل کے کچھ لوگ زمین کے جانور بنادیئے گئے اور مجھے معلوم نہیں وہ کون سے جانور ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ثابت بن ودیعۃ عن ابی سعید

۴۰۸۹۶......آپ نے کچلی والی درندے اور پنجہ والے ہر پرندہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا گوشت کھایا جائے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس

۴۰۸۹۷......آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔بیھقی عن البراء وعن جابر وعن علی وعن ابن عمر وعن ابی ثعلبۃ

۴۰۸۹۸......آپ نے گھوڑوں، خچروں اور ہر کچلی والے درندے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ابوداؤد، ابن ماجۃ عن خالد بن الولید

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۸۱۰۔

۴۰۸۹۹......گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے۔نسائی عن خالد بن الولید

کلام:......ضعیف النسائی ۲۸۹ ضعیف الجامع ۶۳۴۳۔

۴۰۹۰۰......بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہیں اور وہ شیطان کا کام ہے۔

مسند احمد، بیھقی، نسائی ابن ماجۃ عن انس

۴۰۹۰۱......گندگی خور جانور کے کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد ترمذی، ابن ماجۃ، حاکم عن ابن عمر

کلام:......حسن الاثر ۵۲۵۔

۴۰۹۰۲......گندگی خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد، حاکم عن ابن عباس

۴۰۹۰۳......باندھ کر تیر مارے گئے جانور کے کھانے سے منع فرمایا جو باندھا جائے اور اس پر تیر چلایا جائے۔ترمذی عن ابی الدرداء

۴۰۹۰۴......آخری دور میں کچھ لوگ ہوں گے جنہیں اونٹ کے کوہان مرغوب ہوں گے اسی طرح وہ بکریوں کی دمیں کاٹ لیں گے خبردار زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ابن ماجۃ عن تمیم الداری

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۶۸۹۔ضعیف الجامع ۶۴۴۱۔

جن سبزیوں اور ترکاریوں کا کھانا ممنوع ہے

۴۰۹۰۵......آپ نے (کچا) لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے۔بخاری عن ابن عمر

۴۰۹۰۶......آپ نے پیاز، گندنا (لہسن کے مشابہ ایک سبزی) اور لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے۔الطیالسی عن ابی سعید

۴۰۹۰۷......ان دو بد بودار سبزیوں کے کھانے سے اور (انہیں کھا کر) ہماری مساجد کے قریب آنے سے بچو اور اگر تم نے لازمی ہی کھانا ہے تو انہیں آگ میں اچھی طرح پکالو۔طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۰۹۰۸......موٹی پیاز نہ کھایا کرو۔ابن ماجة عن عقبة بن عامر

۴۰۹۰۹......لہسن، پیاز اور گندنا شیطان کی خوشبوئیں ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......التعقبات ۵۶ ضعیف الجامع ۲۶۲۱۔

۴۰۹۱۰......جس نے لہسن یا پیاز کھائی وہ ہم سے اور ہماری مساجد سے دور رہے وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔بیھقی عن جابر

۴۰۹۱۱......اسے کھالیا کرو البتہ تم میں سے جو اسے کھائے تو اس وقت تک مسجد کے پاس نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے یعنی لہسن۔

ابو داؤد، بیھقی عن ابی سعید

۴۰۹۱۲......تم اسے کھالیا کرو، لیکن میرا معاملہ تم جیسا نہیں مجھے ڈر ہے کہ میرے ساتھی (یعنی جبرائیل) کو تکلیف ہوگی۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن ام ایوب

۴۰۹۱۳......جس نے یہ خبیث پودے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ ہو کیوں کہ جن چیزوں سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔بیھقی عن جابر

۴۰۹۱۴......جس نے اس سبزی لہسن، پیاز اور گندنا کو کھایا تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔مسلم، ترمذی، نسائی عن جابر

۴۰۹۱۵......جس نے اس خبیث پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ ہو، لوگو! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں ان میں سے مجھ پر کوئی حرام نہیں لیکن یہ ایک ایسا پودا ہے جس کی بو مجھے ناپسند ہے۔مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۴۰۹۱۶......جس نے اس پودے سے کھایا ہو تو وہ ہرگز ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔بیھقی عن انس

۴۰۹۱۷......جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ ہو۔بیھقی عن ابن عمرو

۴۰۹۱۸......جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ ہو اور نہ ہمیں لہسن کی بو سے تکلیف پہنچائے۔

مسلم، ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۰۹۱۹......جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہرگز مساجد کے قریب نہ آئے۔ابو دؤد، ابن ماجه، ابن حبان عن ابن عمر

۴۰۹۲۰......جس نے اس خبیث پودے سے کھایا وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے یہاں تک اس کی بو زائل ہو جائے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن المغیرة

اکمال

۴۰۹۲۱......جس نے اس خبیث پودے سے کھایا ہو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یعنی لہسن۔

عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر عن العلاء بن جناب

۴۰۹۲۲......جس نے ان دو خبیث پودوں سے کھایا وہ ہماری مساجد میں ہمارے قریب نہ ہو اگر تم نے لازمی اسے کھانا ہے تو ان کی بو پکا کر ختم کر دو۔

مسند احمد طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن معاویة بن قرة عن ابیه

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۵۱۶۵۔

۴۰۹۲۳......جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا ہوتو وہ ہرگز ہماری عیدگاہ کے پاس نہ آئے۔مسند احمد، طبرانی عن معقل بن یسار

۴۰۹۲۴......جس نے اس پودے سے کچھ کھایا ہووہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے ہاں کسی عذر کی وجہ سے آئے تو جدا بات ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن المغیرة

۴۰۹۲۵......جس نے یہ خبیث ترکاری یعنی لہسن کھایا ہووہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی بکر

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۰۹۲۶......جس نے اس پودے سے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۴۰۹۲۷......جس نے اس پودے کو کھایا وہ ہرگز ہماری مساجد کے قریب نہ آئے یعنی لہسن۔طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن زید

۴۰۹۲۸......جس نے ان ترکاریوں یعنی پیاز لہسن، گندنا اور مولی کو کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۰۹۲۹......جس نے اس خبیث پودے یعنی لہسن کو کھایا ہووہ ہرگز مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔البغوی وابن قانع عن شریک بن شرحبیل وقیل ابن حنبل

۴۰۹۳۰......جس نے تمہاری ان سبزیوں سے کچھ کھایا ہووہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ جن چیزوں سے انسان تکلیف اٹھاتے ہیں ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۴۰۹۳۱......جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے پاس آئے کہ اس کی پیشانی چومی جائے۔ عبدالرزاق عن ابی سعید

۴۰۹۳۲......جس نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بو زائل ہو جائے۔ بخاری عن ابن عمر، مسلم، مسند احمد

۴۰۹۳۳......جس نے اس پودے کو کھایا وہ ہمیں اس کی وجہ سے تکلیف نہ دے۔ ابو احمد الحاکم وابن عساکر عن خزیمة بن ثابت قال ابو احمد، غریب من حدیثه

۴۰۹۳۴......جس نے ان دونوں پودوں سے کھایا ہووہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ ابوخزیمة والطحاوی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبداللہ بن زید بن عاصم

۴۰۹۳۵......جس نے اس خبیث پودے کو کھایا وہ ہمارے قریب نہ آئے۔مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبة

۴۰۹۳۶......جس نے اس ترکاری یعنی لہسن کو کھایا ہووہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔الطحاوی والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن بشر بن معبد الاسلمی عن ابیه وابن قانع وابن السکن عن محمد بن بشر عن ابیه عن جده بشیر بن معبد، قال البغوی: لا اعلم له غیره وغیر حدیث بیر رومة طبرانی فی الکبیر عن خزیمة ابن ثابت

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۰۹۳۷......جس نے یہ ناپسندیدہ ترکاری یعنی لہسن کھایا وہ اپنے گھر بیٹھے۔نسائی عن ثوبان

۴۰۹۳۸......جس نے یہ خبیث پودا کھایا ہووہ ہم سے سرگوشی نہ کرے۔ابن سعد عن بشر بن بشیر الاسلمی عن ابیه

۴۰۹۳۹......لہسن کھالیا کرو اور اس سے علاج معالجہ کرلیا کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کا علاج ہے اگر میرے پاس وہ فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔الدیلمی عن علی

۴۰۹۴۰......اگر میرے پاس وہ فرشتہ نازل نہ ہوا کرتا تو میں اسے یعنی لہسن کھالیتا۔الخطیب عن علی

۴۰۹۴۱......اسے کھالیا کرو، میرا معاملہ تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں مجھے ڈر رہتا ہے کہ میرے ساتھی کو تکلیف ہوگی۔(مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح غریب، ابن حبان من ام ایوب کہ آپ ﷺ ان کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کے لئے پر تکلف کھانا پکایا جس میں بعض ایسی ترکاریاں

تھیں جنہیں کھانا آپ ناپسند کرتے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کا ذکر کیا)

۴۰۹۴۲..... مجھے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے شرم آتی ہے یہ (لہسن و پیاز) حرام نہیں۔ حاکم حلیة الاولیاء عن ابی ایوب فی اکل البصل

۴۰۹۴۳..... وہ فرشتہ جتنا میرا رفیق ہے اتنا وہ تم میں سے کسی اور کے قریب نہیں اور مجھے اچھا نہیں لگتا کہ اسے مجھ سے کوئی بو محسوس ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

گوہ کا حکم

۴۰۹۴۴..... اے اعرابی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک خاندان پر ناراضگی کا اظہار کیا اور زمین پر چلنے والے چوپائے بنا دیا مجھے معلوم نہیں وہ کون سے جانور (کے مشابہ) ہیں شاید یہ ان میں سے ہے یعنی گوہ، نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ مسلم عن ابی سعید

۴۰۹۴۵..... گوہ کو نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔ مسند احمد، بیهقی، ترمذی نسائی ابن ماجة عن ابن عمر

اکمال

۴۰۹۴۶..... ایک امت کے چہرے بگاڑ دیئے گئے مجھے معلوم نہیں وہ کہاں گئی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ شاید یہ ان میں سے ہے یعنی گوہ۔

مسند احمد عن حذیفة، مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۰۹۴۷..... بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوگئی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس جانور کی صورت میں مسخ ہوگئی۔

طبرانی فی الکبیر عن سمرة بن جندب

۴۰۹۴۸..... بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوئی مجھے معلوم نہیں کون سے جانوروں کی صورت مسخ ہوئی۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر بن سمرة

۴۰۹۴۹..... مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوگئی مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کون سے جانور ہیں۔ الخطیب عن ابی سعید

۴۰۹۵۰..... بنی اسرائیل کا ایک خاندان ہلاک ہوا جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا، پس اگر وہ یہی ہوا تو، وہ یہی ہوا تو یعنی گوہ۔

ابن سعد عن ابی سعید

۴۰۹۵۱..... اللہ تعالیٰ نے جس قوم پر بھی لعنت کی اور انہیں مسخ کیا اور ان کی نسل ہوا اور انہیں ہلاک نہ کیا ہو (ایسی بات نہیں) لیکن وہ اللہ کی مخلوق ہے پس جب اللہ تعالیٰ یہودیوں پر غضب ناک ہوا تو ان کی صورتیں بگاڑ کر ان جیسا بنا دیا۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۰۹۵۲..... ہم قریشی لوگ اسے (گوہ کو) ناپسند کرتے ہیں (ابن سعد عن محمد ابن سیرین، فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا)

۴۰۹۵۳..... تم دونوں ایسا نہ کرو۔ تم نجدی لوگ اسے کھاتے ہو اور ہم تہامہ والے اسے ناپسند کرتے ہیں۔ یعنی گوہ۔ طبرانی فی الکبیر عن میمونة

۴۰۹۵۴..... اسے کھاؤ، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میری قوم کا کھانا نہیں یعنی گوہ۔

طبرانی فی الکبیر عن امراة من ازواج النبی صلی اللہ علیه وسلم

۴۰۹۵۵..... اسے کھالیا کرو یہ حلال ہے یعنی گوہ۔ ابو داؤد طیالسی عن ابن عمر

مٹی کا کھانا

۴۰۹۵۶..... جس نے مٹی کھائی تو گویا اس نے اپنی خودکشی پر اپنی اعانت و مدد کی۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان

کلام:......مختصر المقاصد۹۸۴، التحبہ ۳۳۴۔

۴۰۹۵۷......مٹی کھانا ہر مسلمان (مرد وعورت) کے لئے حرام ہے۔فردوس عن انس

کلام:......الاسرار المرفوعہ ۵۸۔اسنی المطالب ۲۶۰۔

۴۰۹۵۸......جس نے مٹی کھائی تو جتنا اس کا رنگ اور جسم کمزور ہوا ہوگا اس سے حساب لیا جائے گا۔ابن عساکر عن ابی امامة

۴۰۹۵۹......جو مٹی کھانے لگا تو اس نے اپنی ہلاکت کا سامان بہم پہنچادیا۔بیھقی وضعفه، ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:......اللآ لی ۲/۲۵۰۔

خون......از اکمال

۴۰۹۶۰......کیا تجھے پتہ نہیں کہ ہر قسم کا خون حرام ہے۔ابن منده عن سالم الحجام

۴۰۹۶۱......سالم! تمہارا ناس ہو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہر قسم کا خون حرام ہے پھر ایسا نہ کرنا۔ابونعیم عن ابی هند الحجام

۴۰۹۶۲......اے عبداللہ! یہ خون کسی ایسی جگہ گرادو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھے، (جب وہ واپس آئے) آپ نے فرمایا: شاید تم نے وہ خون پی لیا ہے! خون پینے کا تمہیں کس نے کہا تھا؟ لوگوں کی تم سے اور تم سے لوگوں کی خرابی۔الحکیم، حاکم عن ابن الزبیر

گدھے اور درندے......از اکمال

۴۰۹۶۳......جو اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو گدھوں کا گوشت اس کے لئے حلال نہیں۔مسند احمد عن ابی ثعلبة

۴۰۹۶۴......پالتو گدھوں اور کچلی والے درندوں کا گوشت نہ کھاؤ۔طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبه

۴۰۹۶۵......پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ اور نہ کچلی والے درندوں کا کھانا حلال ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی ثعلبة

۴۰۹۶۶......تمہارے لئے ہر کچلی والا درندہ اور پالتو گدھا حلال نہیں، اور ان غلاموں کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو جن سے تم نے عقد کتابت کیا ہے اور نہ ان کی دلی خوشی کے بغیر ان کا مال کھاؤ اور تجارت پر لگاؤ، مجھے گمان ہے کہ تم میں سے ایک شخص جب سیر ہو چکا ہوگا اور اس کا پیٹ بڑھ جائے گا اور وہ اپنے صوفہ پر ٹیک لگائے کہے گا: اللہ تعالیٰ نے صرف وہی چیزیں حرام کی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے آگاہ رہنا! اللہ کی قسم! میں نے بیان کردیا، حکم دیا اور نصیحت کردی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن العرباض

فصل سوم......کھانے کی مباح چیزیں

۴۰۹۶۷......بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال کیا ہے۔طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی السنن عن عصمة بن مالک

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۹۵۲، ضعیف الجامع ۱۶۰۹۔

۴۰۹۶۸......اللہ تعالیٰ نے سمندر کی ہر مچھلی انسان کے لئے ذبح کردی ہے۔دارقطنی عن عبدالله بن سرجس

۴۰۹۶۹......جو (مچھلیاں) سمندر باہر پھینک دے یا اس سے علیحدہ ہو جائیں انہیں کھالو اور جو اس میں مرجائیں تیر کر اوپر آجائیں انہیں نہ کھاؤ۔ابوداؤد، ابن ماجة، جابر

۴۰۹۷۰......سمندر میں جو بڑا جانور ہے اسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے حلال کردیا ہے۔دارقطنی عن جابر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۶۹۔

۴۰۹۷۱.....زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ لشکر ٹڈیاں ہیں نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

ابو داؤد ابن ماجه، بیهقی فی السنن عن سلمان

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۹۷۔

۴۰۹۷۲.....ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے رہے دو مردار تو وہ مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون تو وہ جگر اور تلی ہے۔

ابن ماجة، حاکم، بیهقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:.....اسنی المطالب ۶۹، حسن الاثر ۴۔

۴۰۹۷۳.....ٹڈی، سمندر کی مچھلی کی چھینک ہے۔ابن ماجه عن انس و جابر معاً

یعنی حلال ہونے میں اس کی طرح ہے۔

۴۰۹۷۴.....ٹڈی سمندر کا شکار ہے۔ابو داؤد عن ابی هریرة

۴۰۹۷۵.....مریم (علیہا السلام) نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ انہیں بغیر خون کے گوشت کھلائے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ٹڈی کھلائی۔

عقیلی فی الضعفاء عن ابی هریرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۹۷۷۔

۴۰۹۷۶.....اسے کھالیا کرو یہ سمندر کا جاندار ہے یعنی ٹڈی۔نسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۲۰۷۔

۴۰۹۷۷.....سمندر کا مردار حلال اور اس کا پانی پاک ہے۔دار قطنی، حاکم عن ابن عمر

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۵۶۶۶۔

۴۰۹۷۸.....جو (مچھلی) سمندر کے اوپر تیرنے لگے اسے کھالو۔ابن مردویه عن انس

اکمال

۴۰۹۷۹.....مچھلی جب (مرکر) پانی پر تیرنے لگے اسے مت کھاؤ اور جسے سمندر کنارے پر چھوڑ جائے تو اسے کھالو اسی طرح جو اس کے کناروں پر ہو وہ بھی کھالو۔ابن مردویه، بیهقی عن جابر

۴۰۹۸۰.....اللہ تعالیٰ نے سمندر کی چیزیں بنی آدم کے لئے ذبح کر دی ہیں۔

دار قطنی و ابونعیم فی المعرفة عن شریح الحجازی و ضعیف

۴۰۹۸۱.....اللہ تعالیٰ نے سمندر کی ہر مچھلی انسانوں کے لئے ذبح کر دی ہے۔دار قطنی فی الافراد عن عبدالله بن سرجس

۴۰۹۸۲.....ہر وہ مچھلی کھالیا کرو جس سے پانی ہٹ جائے اور جسے کنارے پر ڈال دے اور جسے مردار یا پانی پر مردہ تیرتی ہوئی پاؤ اسے مت کھاؤ۔

دار قطنی و ضعفه عن جابر

کلام:.....ذخیرة الحفاظ ۴۲۳۶، ضعاف الدار قطنی ۲۴۵۔

۴۰۹۸۳.....حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں بھیجا تو ان لوگوں نے کافی مشقت اٹھائی سمندر کے کنارے چلتے چلتے انہیں ایک بہت بڑی مچھلی ملی جس سے یہ لوگ تین دن تک کھاتے رہے جب نبی علیہ السلام کے پاس آئے تو اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اگر ہمیں پتہ چل جاتا کہ اس کے ختم ہونے سے پہلے ہم اسے حاصل کر لیتے تو ہم اسے پسند کرتے کہ ہمارے پاس اس کا کچھ حصہ ہوتا۔رواہ ابن عساکر

فصل چہارم......کھانے کی قسمیں

۴۰۹۸۴......زیتون کا سالن پکایا کرواوراسے لگایا کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔حاکم، بیهقی فی الشعب عن ابن عمر
کلام:......کشف الخفاء ۹، المعلۃ ۲۷۵۔
۴۰۹۸۵......اس درخت (کے تیل) کا سالن پکایا کرو یعنی زیتون کا جسے اس پرخوشبو رکھ کر پیش کی جائے وہ لگالیا کرے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
۴۰۹۸۶......اس کدو سے ہم اپنا کھانا بڑھاتے ہیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن جابر ابن طارق
۴۰۹۸۷......سالن سے روٹی لگا کر کھایا کرواگرچہ پانی ہی ہو۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو
کلام:......اسنی المطالب ۱۴، ضعیف الجامع ۲۴۔
۴۰۹۸۸......ثرید بنالیا کرواگرچہ پانی ہو۔بیهقی فی الشعب عن انس
کلام:......اسنی المطالب ۵۱، ضعیف الجامع ۱۳۵۔
۴۰۹۸۹......اسے کھایا کروجسے فارس والے کھجور گھی کا حلوا کہتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر، حاکم بیهقی فی الشعب عن عبدالله بن سلام
۴۰۹۹۰......کدو کھایا کرواگراللہ تعالیٰ کے علم میں اس سے نازک کوئی پودا ہوتا تو اسے یونس علیہ السلام کے لئے اگاتے، جب تم میں سے کوئی شوربا بنائے تو اس میں کدو زیادہ ڈالے کیونکہ اس سے دماغ وعقل کو تقویت ملتی ہے۔الدیلمی عن الحسن بن علی
۴۰۹۹۱......چھری سے کاٹو اوراللہ تعالیٰ کا نام لو۔حلیة الاولیاء، بیهقی فی الشعب عن میمونة
ام المومنین، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے پنیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔
۴۰۹۹۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس غزوہ طائف میں پنیر کا ٹکڑا لایا گیا تو آپ نے فرمایا، اس میں چھری رکھو (اورپھر کاٹو) بسم اللہ پڑھو اورکھالو۔ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس
۴۰۹۹۳......میرے علم کوئی مشروب دودھ سے بڑھ کر ایسا نہیں جو کھانے کے برابر ہو، جب تم میں سے کوئی اسے پئے تو کہے! ''اللهم بارک لنا فیه وزدنا منه'' اورجو تم میں سے کھانا یعنی اس گوہ سے کھائے تو کہے: اللهم! بارک لنا فیه واطعمنا خیرًا منه. ابوداؤد طیالسی عن ابن عباس

گوشت

۴۰۹۹۴......جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو اس کا شوربا زیادہ بنائے اگر تم میں سے کسی کو گوشت نہ ملا تو اسے شوربا مل جائے گا جو ایک گوشت ہے۔ترمذی، حاکم، بیهقی فی الشعب عن عبدالله المزنی
۴۰۹۹۵ جب تم گوشت پکاؤ تو اس کا شوربا بڑھاؤ جو زیادہ وسعت اور پڑوسیوں کے لئے کافی ہے۔ابن ابی شیبة عن جابر
۴۰۹۹۶......گندم کے ساتھ گوشت انبیاء کا شوربا ہے۔ابن النجار عن الحسین
کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۶، الضعیفہ ۴۱۸۔
۴۰۹۹۷......سب سے اچھا گوشت پشت کا ہے۔
(مسند احمد، ابن ماجة، حاکم، بیهقی فی الشعب عن عبدالله بن جعفر) ضعیف ابن ماجه ۲۱۷، ضعیف الجامع ۱۱۸
۴۰۹۹۸......تمہارا بہترین کھانا وہ ہے جو آگ پر پکے۔ابویعلی، طبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی
کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۹۱۔

۴۰۹۹۹..... سب سے بہتر سالن گوشت ہے اور وہ سالنوں کا سردار ہے۔ بیھقی فی الشعب عن انس

۴۱۰۰۰..... دنیا وآخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے اور دنیا وآخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے اور دنیا وآخرت میں نیازبوں کا سردار مہندی کا پھول ہے۔ طبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الطب، بیھقی فی الشعب عن بریدۃ

کلام:..... التنزیہ ۲/ ۲۴۸، الشذرۃ ۵۰۳۔

۴۱۰۰۱..... دنیا وآخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن علی

کلام:..... اسنی المطالب ۶۲۷، ضعیف الجامع ۳۳۲۷۔

۴۱۰۰۲..... پیٹھ کا گوشت کھایا کرو کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے۔ ابو نعیم عن عبداللہ بن جعفر

۴۱۰۰۳..... ثرید کی فضیلت کھانوں پر ایسی ہے جیسے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت عورتوں پر ہے۔ عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۹۶۱، المشتھر ۱۵۔

۴۱۰۰۴..... دنیا وآخرت کا بہترین کھانا گوشت ہے۔ عقیلی فی الضعفاء، حلیۃ الاولیاء عن ربیعۃ بن کعب

کلام:..... الاسرار المرفوعۃ ۳۶۳، تذکرۃ الموضوعات ۱۴۵۔

۴۱۰۰۵..... گوشت خوری سے رنگ اور اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ ابن عساکر بن ابن عباس

کلام:..... اسنی المطالب ۲۶۱، ضعیف الجامع ۱۱۴۲۔

اکمال

۴۱۰۰۶ گوشت کھانے سے دل کو فرحت ہوتی ہے۔ بیھقی فی الشعب عن سلمان

۴۱۰۰۷..... دنیا وآخرت میں سالنوں کا سردار گوشت اور دنیا وآخرت کے مشروبوں کا سردار پانی اور دنیا وآخرت کی خوشبوؤں کا سردار مہندی کا پھول ہے ایک روایت میں ہے جنت والوں کی خوشبوؤں کا سردار مہندی کا پھول ہے۔ بیھقی فی الشعب عن بریدۃ

کلام:..... الحسنہ ۵۷۷، النواسخ ۸۶۸۔

۴۱۰۰۸ گوشت کھاتے وقت دل کو فرحت ہوتی ہے اور آدمی جب تک فرحت میں رہے تو متکبر وجبار ہوجاتا ہے اس لئے کبھی کبھی کھایا کرو۔ بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۰۹ اسے ایک جگہ رکھو کیونکہ وہ بکری کی رہنما اور بکری کی اچھی چیز کے قریب اور گندگی سے دور ہے یعنی گردن۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ضباعۃ بنت الزبیر

سرکہ

۴۱۰۱۰..... جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر سالن سے خالی نہیں۔ طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن ام ھانی، الحکیم عن عائشۃ

کلام:..... الاتقان ۱۵۸۴۔

۴۱۰۱۱..... سرکہ بہترین سالن ہے۔ مسند احمد، مسلم، عن جابر، مسلم، ترمذی عن عائشۃ

۴۱۰۱۲..... اسے قریب کرو اس لئے کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ ترمذی عن ام ھانی

۴۱۰۱۳..... جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں، اور تمہارا بہترین سرکہ وہ ہے جو شراب سے بنایا جائے۔ بیھقی فی السنن عن جابر

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۰۸۔

۴۱۰۱۴ ...... بہترین سالن سرکہ ہے اے اللہ! سرکہ میں برکت دے کیونکہ یہ اس سے پہلے انبیاء کا سالن رہا، اور جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ابن ماجه عن ام سعد

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۹۶۱۔

۴۱۰۱۵ ...... یہ اس کا سالن ہے۔ابو داؤد عن یوسف بن عبداللہ بن سلام مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۶۰۸۴۔

۴۱۰۱۶ ...... کاش میرے پاس گندم کی سفید روٹی ہوتی جس پر گھی اور دودھ لگا ہوتا اسے میں کھاتا۔ابو داؤد، ابن ماجة، بیهقی فی السنن عن ابن عمر

۴۱۰۱۷ ...... آٹے کو اچھی طرح گوندھا کرو اس سے برکت بڑھتی ہے۔ابن عدی عن انس

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۰۷، ضعیف الجامع ۱۲۷۳۔

۴۱۰۱۸ ...... روٹی تو سفید آٹے کی ہوتی ہے۔ترمذی عن جابر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۹۳۷۔

۴۱۰۱۹ ...... تمہارا بہترین کھانا روٹی ہے اور تمہارا بہترین میوہ انگور ہے۔فردوس عن عائشة

کلام: ...... الاتقان ۴۰۷، ضعیف الجامع ۲۹۱۲۔

اکمال

۴۱۰۲۱ ...... سرکہ بہترین سالن ہے جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔مسند احمد عن جابر

۴۱۰۲۲ ...... سرکہ بہترین سالن ہے اور آدمی کے لئے اتنا شر کافی ہے کہ جو اس کے پاس ہے اس پر ناراض ہو۔

ابوعوانه، بیهقی فی الشعب عن جابر

کلام: ...... الوضع فی الحدیث ۸۲/۲۔

۴۱۰۲۳ ...... بہترین سالن سرکہ ہے ام ھانی! وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔بیهقی فی الشعب عن ابن عباس

۴۱۰۲۴ ...... جو شخص سرکہ کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو فراغت تک اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

ابن عساکر عن جابر

لاچار و مجبور کا کھانا

۴۱۰۲۵ ...... جب تم اپنے گھر والوں کو ان کے دودھ کا حصہ پلا کر سیراب کر دو تو ان چیزوں سے بچو جنہیں اللہ ممنوع قرار دیا ہے یعنی مردار۔

حاکم بیهقی فی السنن عن سمرة

اکمال

۴۱۰۲۶ ...... ابو واقد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ ہم ایسی زمین میں ہوتے ہیں جہاں بھوک کی کثرت ہے تو ہمارے لئے مردار کس حد تک جائز ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تم صبح و شام کا کھانا نہ کھاؤ اور تمہیں کوئی سبزی بھی نہ ملے تو اسے کھا سکتے ہو۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی فی الشعب عن ابی واقد

۴۱۰۲۷ ...... صبح یا شام کا کھانا ضرورت کے لئے کافی ہے۔حاکم عن سمرة

باب دوم

اس کی دوفصلیں ہیں۔

فصل اول...... پینے کے آداب

۴۱۰۲۸..... جب تم میں سے کوئی پیئے تو ایک سانس میں نہ پیئے۔حاکم عن ابی قتادہ

۴۱۰۲۹..... ایک سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو، لیکن دو یا تین سانسوں میں پیو، اور جب پی چکو تو اللہ کا نام لینا، اور جب برتن ہٹاؤ تو الحمدللہ کہا کرو۔ ترمذی عن ابن عباس

کلام:...... ضعیف الترمذی ۳۱۹ ضعیف الجامع ۶۲۴۳۔

۴۱۰۳۰..... جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔بیھقی عن ام سلمۃ

۴۱۰۳۱..... جس نے سونے چاندی کے برتن میں پیا وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ ڈال رہا ہے۔مسلم عن ام سلمۃ

۴۱۰۳۲..... جس نے چاندی کے برتن میں پیا وہ گویا اپنے پیٹ میں دھڑادھڑ جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔ابن ماجۃ عن عائشۃ

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۱۔

۴۱۰۳۳..... ہاتھ کے چلو میں پانی پیا نہ کرو، لیکن اپنے ہاتھوں کو دھو کر ان میں پانی پی لیا کرو کیونکہ یہ برتن سے زیادہ صاف اور اچھا ہے۔ ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۱۰۳۴..... تم میں سے کوئی (بلاعذر) کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے، سو جو بھول جائے وہ قے کر دے۔مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۳۵..... تم میں سے کوئی کتے کی طرح برتن میں منہ نہ ڈالے، اور نہ ایک ہاتھ سے پیئے جیسے وہ قوم پیتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا، اور نہ کوئی رات کیوقت کسی برتن کو حرکت دیئے بغیر پیئے، البتہ اگر برتن ڈھکا ہوا ہو، اور جس برتن پر قدرت کے باوجود تواضع کے لئے اپنے ہاتھ سے پیا تو اللہ تعالیٰ اس کی انگلیوں کے برابر نیکیاں لکھے گا اور یہ عیسیٰ بن مریم (علیھما السلام) کا برتن ہے جب انہوں نے یہ کہہ کر پیالہ پھینک دیا: افسوس یہ دنیا کی چیز ہے۔ابن ماجۃ عن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۶۳۷۰، الضعیفہ ۲۱۶۸۔

۴۱۰۳۶..... دائیں طرف والے، دائیں طرف والے، دائیں طرف والے (زیادہ حق دار ہیں)۔بیھقی عن انس

۴۱۰۳۷..... پہلا دایاں پھر بایاں۔مالک، مسند احمد، بیھقی عن جابر بن سمرۃ

۴۱۰۳۸..... بہترین مشروب ٹھنڈا اور میٹھا ہے۔ترمذی عن الزھری مرسلاً، مسند احمد عن ابن عباس

کلام:...... اسنی المطالب ۲۱۱ ضعیف الجامع ۹۱۶۔

۴۱۰۳۹..... اپنے ہاتھ دھو کر پھر ان میں پیا کرو ہاتھ سے بہتر کوئی برتن نہیں۔ابن ماجۃ، بیھقی عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۹۸۶۔

۴۱۰۴۰..... قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ترمذی، مسند احمد، مسلم عن ابی قتادۃ

۴۱۰۴۱..... قوم کو پلانے والا آخر میں ہوتا ہے۔بخاری فی التاریخ مسند احمد، ابوداؤد، عن عبداللہ ابن ابی اوفی

کلام:...... الوضع فی الحدیث ۱/۱۵۰۔

۴۱۰۴۲..... قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی قتادۃ، طبرانی فی الاوسط والقضاعی عن المغیرۃ

۴۱۰۴۳... ان برتنوں میں پیا کرو جن کے منہ ڈھیلے ہو جاتے ہوں۔ابو داؤد عن ابن عباس

۴۱۰۴۴... میں نے تمہیں بعض مشروبوں سے منع کیا تھا البتہ چمڑے کے برتنوں میں سو ہر برتن میں پی لیا کرو ہاں نشہ آور چیز نہ پینا۔
مسلم عن بریدۃ

۴۱۰۴۵... جب پیو تو چوس کر اور جب مسواک کرو تو چوڑائی میں کرو۔ابو داؤ فی مراسیله عن عطاء بن ابی رباح

کلام:......الاتقان ۶۰ ۱۷، الدر المنتثر ۱۶۵۔

۴۱۰۴۶... دودھ پی کر کلی کر لیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ابن ماجه عن ام سلمة

۴۱۰۴۷... دودھ کے بعد کلی کر لیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہے۔ابن ماجه عن ابن عباس و عن سهل بن سعد

اکمال

۴۱۰۴۸... جب پیو تو تین سانسوں میں، پہلا سانس پینے کا شکر، دوسرا پیٹ کے لئے شفا اور تیسرا شیطان کو دور کرنے کے لئے، سو جب پیو تو چوس کر پیو، کیونکہ وہ پانی کی نالی میں اچھی طرح روانی کا باعث اور زیادہ لذت و آسانی کی ذریعہ ہے۔الحکیم عن عائشة

۴۱۰۴۹... پیو (لیکن) منہ لگا کر نہ پیو، تم میں سے (جب) کوئی (پینے لگے) اپنا ہاتھ دھولے پھر پی لے ہاتھ جب دھولیا تو اس سے صاف کون سا برتن ہوگا؟ بیهقی فی الشعب عن عمر

۴۱۰۵۰... پانی اچھی طرح چوس کر پیو کیونکہ وہ زیادہ لذت، آسانی اور (مشقت سے) برأت کا باعث ہے۔الدیلمی عن انس

۴۱۰۵۱... اپنے ہاتھ دھولیا کرو اور پھر ان میں پیا کرو کیونکہ یہ تمہارے صاف برتن ہیں۔بیهقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۱۰۵۲... جس نے پانی کا گھونٹ تین سانس میں پیا شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمدللہ پڑھی تو جب تک پانی اس کے پیٹ میں رہے گا خارج ہونے تک تسبیح کرتا رہے گا۔
الحافظ ابو زکریا یحیی بن عبدالوهاب ابن منده فی الطبقات و الرافعی فی تاریخه عن الحسن مرسلا

۴۱۰۵۳... سنو! دنیا و آخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے۔حاکم عن عبدالحمید بن صیفی بن صهیب عن ابیه عن جده

۴۱۰۵۴... دنیا و آخرت میں مشروبوں کا سردار پانی ہے اور دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت پھر چاول ہیں۔
حاکم فی تاریخه عن صهیب

۴۱۰۵۵... تم نے اسے کیوں نہیں ڈھکا ایک تنکا ہی رکھ دیتے۔(مسند احمد، وعبد بن حمید، بخاری، مسلم ابو داؤد عن جابر فرماتے ہیں حمید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی علیہ السلام کے پاس دودھ کا پیالہ لائے جس کا سر کھلا تھا تو اس پر آپ نے فرمایا، مسلم، ابن حبان عن ابی حمید الساعدی، ابو یعلی عن ابی ہریرۃ)

۴۱۰۵۶... اے محارب کے گروہ اللہ تعالیٰ تمہیں آباد رکھے! مجھے کسی عورت کا دوبارہ دودھ نہ پلانا۔ابن سعد و البغوی عن ابن ابی شیخ

پینے کی ممنوع چیزیں

۴۱۰۵۷... آپ نے کھڑے ہو کر پینے اور کھانے سے منع فرمایا ہے۔الضیاء عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۴۳ ۔

۴۱۰۵۸... آپ نے ایک سانس میں پینے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا: یہ شیطان کا پینا ہے۔بیهقی فی الشعب عن ابن شهاب مرسلا

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۵۰۔

۴۱۰۵۹..... آپ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑی ہوکر پانی پیے۔مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن انس

۴۱۰۶۰..... اگر اسے پتہ چل جائے جو کھڑے ہوکر پی رہا ہے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو وہ قے کر دے۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام :..... النواسخ ۱۵۷۵۔

۴۱۰۶۱..... آپ نے مشکیزہ (کو منہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا ہے۔بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس

۴۱۰۶۲..... آپ نے مشکیزہ سے منہ لگا کر پینے سے اور گندگی خور جانور اور جسے باندھ کر نشانے کا ہدف بنایا گیا اس پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عنہ

۴۱۰۶۳..... آپ نے مشکیزوں کو کھڑے ہوکر منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد نسائی، ابن ماجۃ عن ابی سعید

کلام :..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۱۲۔

۴۱۰۶۴..... آپ نے برتن کے سوراخ سے پینے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، حاکم عن ابی سعید

۴۱۰۶۵..... سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ، نہ موٹا اور باریک ریشم پہنو اس واسطے کہ وہ دنیا میں ان (کفار) کے لئے اور تمہارے لئے آخرت میں ہے۔مسند احمد، بیھقی عن حذیفۃ

۴۱۰۶۶..... آپ نے سونے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور زربافت اور ریشم پہننے سے اور چیتے کی کھالوں پر (سواری بیٹھنے) سے متعہ کرنے اور مضبوط گھر بنانے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن معاویہ

۴۱۰۶۷..... آپ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ترمذی عن ابی سعید

۴۱۰۶۸..... آپ نے مشروب میں پھونک مارنے اور اس کی ٹونٹی سے اور اس کی پھٹن سے پینے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی عن سھل بن سعد

۴۱۰۶۹..... آپ نے کھانے پینے میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔مسند احمد عن ابن عباس

کلام :..... التنزیہ ۲/۲۵۸۔

پانی کے برتن میں سانس لینے کی ممانعت

۴۱۰۷۰..... آپ نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔مسند احمد ابوداؤد ترمذی عن ابن عباس

۴۱۰۷۱..... اپنے منہ سے برتن ہٹا کر سانس لو۔سمویہ فی فوائدہ عن ابی سعید

۴۱۰۷۲..... جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو اس میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی (قضائے حاجت کے لئے) بیت الخلاء جائے تو نہ دایں ہاتھ سے اپنے عضو کو پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے پونچھے۔بخاری، ترمذی عن ابی قتادۃ

۴۱۰۷۳..... جب تم میں کا کوئی پئے تو برتن میں سانس نہ لے جب دوبارہ پینا چاہے تو برتن ہٹالے پھر اسے پئے اگر اس کی چاہت ہو۔

ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۷۴..... جب پانی پیا کرو تو چوس کر پیو غٹ غٹ نہ پیو کیونکہ منہ لگا کر مسلسل پینے سے درد جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔فردوس عن علی

کلام :..... الاتقان ۶۰ ۱۷،ضعیف الجامع ۵۶۲۔

۴۱۰۷۵..... جب تم میں سے کوئی پئے تو چوس کر پئے غٹاغٹ نہ پئے کیونکہ مسلسل پینے سے درد جگر کی بیماری لگتی ہے۔

سعید بن منصور وابن السنی وابو نعیم فی الطب، بیھقی فی الشعب عن ابی حسین مرسلا

۴۱۰۷۶..... پانی اچھی طرح چوس کر پیو ڈگڈگا کر نہ پیو۔ابن ماجۃ عن انس

کلام :..... الالحاظ ۶۳۸ ضعیف الجامع ۵۲۶۱۔

اکمال

۴۱۰۷۷..... کیا تمہیں بلی کے ساتھ پینا اچھا لگتا ہے؟ انہوں نے عرض کی، نہیں، آپ نے فرمایا: تمہارے ساتھ شیطان نے پیا۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے پانی پیتے دیکھا تو فرمایا۔)

۴۱۰۷۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا آپ نے فرمایا: ارے! کیا تمہیں اچھا لگتا ہے کہ بلی تمہارے ساتھ پئے؟ جب کہ بلی سے برے شیطان نے تمہارے ساتھ پیا۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۷۹..... برتن میں نہ سانس لو اور نہ اس میں پھونک مارو۔ بیھقی عن ابن عباس

۴۱۰۸۰..... جب تم میں سے کوئی جس برتن سے پئے اس میں سانس نہ لے لیکن اسے پیچھے ہٹا کر سانس لے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۸۱..... تم میں سے کوئی مشکیزہ کے منہ سے ہرگز نہ پئے۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۱۰۸۲..... مشکیزہ کے منہ سے نہ پیو اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔ الدیلمی عن عائشۃ

۴۱۰۸۳..... صرف بندھن والے (برتنوں مشکیزوں) سے پیو۔ مسند احمد عن ابن عباس

۴۱۰۸۴..... اس چھٹن سے نہ پیو جو پیالہ میں ہو کیونکہ شیطان اس سے پیتا ہے۔ ابونعیم عن عمرو بن ابی سفیان

۴۱۰۸۵..... جو سونے چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ جمع کر رہا ہے ہاں اگر توبہ کرلے۔

مسند احمد مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ

۴۱۰۸۶..... جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ تو اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈال رہا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ عن ام سلمۃ، ابویعلی عن ابن عباس

۴۱۰۸۷..... جس نے سونے چاندی کے برتن میں کوئی چیز پی یا جس میں سونے چاندی کی کوئی چیز لگی ہو تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔

بیھقی فی المعرفۃ والخطیب وابن عساکر عن ابن عمر

باب سوم..... لباس، اس کی دو فصلیں

فصل اول..... لباس کے آداب

۴۱۰۸۸..... جب تم میں سے کوئی نیا لباس پہنے تو وہ کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔ ابن سعد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۸۶۔

۴۱۰۸۹..... جس نے نیا کپڑا پہنا وہ کہے: "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر اس کپڑے کو اٹھا کر صدقہ کردے جسے اس نے بوسیدہ کردیا، تو وہ اللہ کی امان، حفاظت اور جب تک زندہ اور مردہ رہے گا اللہ تعالیٰ کے پردہ میں رہے گا۔

ترمذی ابن ماجۃ عن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۲۷۔

۴۱۰۹۰..... جس نے نئی قمیض لی اور اسے پہنا پھر جب وہ اس کی ہنسلی کی ہڈی تک پہنچی تو اس نے کہا: "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر اس کپڑے کو صدقہ کردیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے قرب میں زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں

رہے گا۔مسند احمد عن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۳۹۵، الکشف الالٰہی ۸۴۳۔

۴۱۰۹۱...... میری امت کے کچھ لوگ بازار آکر نصف یا تہائی دینار سے قمیض خریدیں گے اور جب اسے پہنیں گے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں ابھی وہ قمیض اس کے گھٹنوں تک بھی نہیں پہنچے گی کہ اس کی بخشش کردی جائے گی۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۰۰۱۔

۴۱۰۹۲...... ایک شخص ایک دینار درہم یا آدھے دینار سے کپڑا خریدتا ہے پھر اسے پہنتا ہے ابھی وہ کپڑا اس کے ٹخنوں تک نہیں پہنچتا کہ اس کی بخشش کردی جاتی ہے یعنی الحمدللہ کی وجہ سے۔ابن السنی عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۴۵۰، النافلة ۱۸۔

۴۱۰۹۳...... لباس سے مالداری کا ظہور ہوتا ہے اور تیل لگانے سے تنگی دور ہوتی ہے اور بادشاہوں سے خیر خواہی اللہ تعالیٰ دشمن کو تباہ کرتا ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۹۶۳۔

۴۱۰۹۴...... ازار باندھا کرو جیسے میں نے فرشتوں کو (اللہ تعالیٰ) ان کے رب کے حضور انہیں نصف پنڈلیوں تک ازار باندھے دیکھا ہے۔

فردوس عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کلام:...... اسنی المطالب ۱۵، المتزیه ۲/۲۷۴۔

۴۱۰۹۵...... شلواریں پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا سب سے زیادہ پردے والا لباس ہے اور اپنی عورتوں کو اس سے خوبصورت کرو جب وہ باہر نکلیں۔

ابن عدی، عقیلی فی الضعفاء البیهقی فی الادب عن علی

کلام:...... ضعیف الجامع ۹۲، اسنی المطالب ۴۰۔

۴۱۰۹۶...... جب وضو کرو یا کپڑا پہنو تو دائیں جانب سے شروع کرو۔ابوداؤد، ابن حبان عن ابی هریره

۴۱۰۹۷...... اپنا ازار (شلوار کا کپڑا) اٹھاؤ یہ تمہارے کپڑے کی صفائی اور تمہارے رب سے ڈرنے کا زیادہ ذریعہ ہے۔

ابن سعد، مسند احمد، بیهقی فی الشعب عن الا شعث بن سلیم عن عمة عن عمها

کلام:...... ضعیف الجامع ۸۷۷۔

۴۱۰۹۸...... مؤمن کا ازار اس کی نصف پنڈلیوں تک ہوتا ہے۔نسائی عن ابی هریرة وابی سعید وابن عمر

۴۱۰۹۹...... اپنے کپڑوں کو لپیٹ کر رکھا کرو کہ ان کی ہوا اپنی طرف لوٹ کر آئے کیونکہ شیطان جب لپیٹا ہوا کپڑا دیکھتا ہے تو اسے نہیں پہنتا اور جب پھیلا ہوا دیکھتا ہے تو پہن لیتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:...... اسنی المطالب ۲۱۰، تذکرة الموضوعات ۱۵۶۔

۴۱۱۰۰...... شیاطین تمہارے کپڑے استعمال کرتے ہیں، اس لئے جب تم میں سے کوئی کپڑا اتارے تو اسے لپیٹ دے کہ ان کپڑوں کی ہوا اپنی طرف لوٹ کر آئے کیونکہ شیطان لپیٹا ہوا کپڑا نہیں پہنتا ہے۔ابن عساکر عن جابر

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۲۵۰۔

۴۱۱۰۱...... سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن عساکر عن سمرة

۴۱۱۰۲...... اپنے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے

وہ نظر تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان عن ابن عباس

۴۱۱۰۳...... آپ علیہ السلام نے حضرت عمر سے فرمایا: نیا کپڑا پہنو، قابل تعریف زندگی بسر کرو، شہادت کی موت پاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے۔مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۱۱۰۴...... بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت سفید بنائی ہے اور سفید رنگ اللہ تعالیٰ کو سب (رنگوں) سے زیادہ پیارا ہے۔البزار عن ابن عباس

۴۱۱۰۵...... چادر اوڑھنا عربوں کا لباس اور کپڑے میں ڈھک جانا ایمان کا لباس ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۲۷۴۔

۴۱۱۰۶...... اپنے کپڑے پہن ننگے نہ چلا کرو۔ابوداؤد عن المسور بن مخرمۃ

سفید کپڑا پسندیدہ لباس ہے

۴۱۱۰۷...... تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں سو یہ اپنے زندوں کو پہناؤ اور اپنے مردوں کو ان میں کفن دیا کرو۔دارقطنی فی الافراد عن انس

۴۱۱۰۸...... اسے اپنے اوپر جوڑلو (بٹن لگالو) اگرچہ کانٹے سے جوڑلو۔مسند احمد، نسائی، ابن حبان حاکم عن سلمۃ بن الاکوع

۴۱۱۰۹...... کپڑے کی لپیٹ اس کی راحت ہے۔فردوس عن جابر

کلام: ...... تذکرۃ الموضوعات ۱۵۶ التمیز ۱۰۴۔

۴۱۱۱۰...... سفید کپڑوں کا اہتمام کیا کرو یہ اپنے زندوں کو پہناؤ اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن سمرۃ

۴۱۱۱۱...... سفید کپڑے پہنا کرو انہیں پہنا کرو اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۱۲...... سفید کپڑے پہنا کرو انہیں تمہارے زندہ پہنیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔البزار عن انس

۴۱۱۱۳...... اون کا لباس (سردیوں میں) پہنا کرو اپنے دلوں میں ایمان کی مٹھاس محسوس کرو گے۔حاکم، بیہقی فی الشعب عن ابی امامۃ

اکمال

۴۱۱۱۴...... چاہئے کہ تمہارے زندے سفید رنگ پہنیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

ابن عساکر عن عمران بن حصین وسمرۃ بن جندب معا

۴۱۱۱۵...... جسے تم اپنی مساجد میں اور اپنی قبروں میں دیکھ کر خوش ہو وہ سفید رنگ ہے۔حاکم عن عمران بن حصین وسمرۃ بن جندب

۴۱۱۱۶...... وہ سب سے بہترین رنگ جس میں تم اللہ تعالیٰ کی زیارت اپنی عیدگاہ اور اپنی قبروں میں (مردوں کو دفن کرتے وقت) کرو وہ سفید رنگ ہے۔

نسائی عن ابی الدرداء

۴۱۱۱۷ تمہارے سب سے پسندیدہ کپڑے اللہ تعالیٰ کے ہاں سفید رنگ کے ہیں۔سو انہی میں نماز پڑھا کرو اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

ابن سعد عن ابی قلابۃ مرسلا

۴۱۱۱۸...... سفید رنگ پہنا کرو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۱۱۱۹...... جو ایمان کی حلاوت محسوس کرنا چاہے تو وہ اللہ کے سامنے عاجزی کے لئے اون کا لباس پہنے۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۱۱۲۰...... اون پہنا کرو اور کپڑا چڑھا کر رکھا کرو آدھے پیٹ کھایا کرو تو آسمانوں کی بادشاہت میں داخل ہو جاؤ گے۔الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۱۱۲۱۔۔۔ابن عباس! باقی بدن چہرے سے زیادہ لباس کے لئے خوبصورت ہے۔الخطیب عن ابن عباس
۴۱۱۲۲۔۔۔مکمل بدن ڈھانکنا ایمان والوں کا لباس اور چادر اوڑھنا عربوں کا لباس ہے۔الحکیم طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
۴۱۱۲۳۔۔۔اپنا ازار اگرچہ بن باندھنے کی ڈوری سے باندھنا پڑے تو بھی باندھ لینا۔الدیلمی عن ابی مریم مالک بن ربیعۃ السکونی
یعنی معمولی ازار بند بھی استعمال کر لینا۔
۴۱۱۲۴۔۔۔مومن کا ازار نصف پنڈلی تک ہوتا ہے اور ٹخنے اور اس کے درمیان رکھنے میں اس پر کوئی حرج نہیں، اور اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں جلے گا۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل
کلام:۔۔۔۔۔راجع ۴۱۰۹۸۔
۴۱۱۲۵۔۔۔نصف پنڈلی یا ٹخنوں تک ازار لٹکانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص نکلا جس نے دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں اور وہ ان میں اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے عرش بریں سے اس کی طرف دیکھا اس پر غضبناک ہوا اور زمین کو اسے پکڑنے کا حکم دیا تو وہ دوزخیوں کے درمیان حرکت کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے (پیش کردہ) واقعات سے نصیحت حاصل کرو۔
ابن لال عن جابر بن سلیمان بن جزء التمیمی
۴۱۱۲۶۔۔۔اپنے کپڑوں کو لپیٹ کر رکھا کرو ان کی راحت انہی کی طرف لوٹ کر آئے گی۔طبرانی فی الاوسط عن جابر
کلام:۔۔۔۔۔راجع ۱۲۹۵۔
۴۱۱۲۷۔۔۔جاؤ اپنا کپڑا پہنو، ننگے نہ پھرا کرو۔مسلم عن المسور بن مخرمۃ
۴۱۱۲۸۔۔۔جس نے کپڑا پہن کر "الحمدللہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ عن غیر حول منی ولا قوۃ" کہا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ابن السنی عن معاذ بن انس
۴۱۱۲۹۔۔۔تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ لباس دیا جس سے میں لوگوں میں مزین ہوتا اور اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں۔ھناد عن علی
۴۱۱۳۰۔۔۔تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا اور اپنی زندگی میں مزین ہوتا ہوں، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ نئے کپڑے پہنائے تو اس نے اپنے پرانے کپڑے لئے اور صرف اللہ کے لئے کسی مسکین مسلمان غلام کو پہنا دیئے تو وہ زندہ و مردہ دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی پناہ، قرب اور ضمانت میں اس وقت تک رہے گا جب تک اس کا ایک دھاگہ بھی باقی رہے گا۔ھناد عن عمر
۴۱۱۳۱۔۔۔اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو مسلمان بندہ نیا کپڑا پہنتا ہے اور کہتا ہے جو میں نے کہا: "الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر اپنے پرانے کپڑے اٹھائے جو اس نے اتارے اور پھر کسی ایسے انسان کو پہنا دیئے جو مسکین فقیر اور مسلمان ہو اور پہنائے بھی صرف اللہ کی رضا کے لئے تو جب تک اس کے بدن پر اس کا ایک تاگا بھی رہے گا تو وہ زندہ و مردہ دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی ضمانت اور پڑوس میں رہے گا۔حاکم عن عمر

پگڑیوں کا بیان

۴۱۱۳۲۔۔۔عمامے عربوں کے تاج ہیں اور (پٹکا باندھ کر بیٹھنا) احتباء ان کی دیواریں اور مسجد میں مومن کا بیٹھنا سرحد کی حفاظت کے لئے اس کا مورچہ ہے۔القضاعی، فردوس عن علی
کلام:۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵، التمیز ۱۱۰۔
۴۱۱۳۳۔۔۔پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں جب وہ انہیں اتار دیں گے اپنی عزت گھٹا دیں گے۔فردوس عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۹۱،الضعیفہ ۱۵۹۳۔

۴۱۱۴۴......ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کی علامت ہے آدمی جو بل اپنے سر پر پھیرتا ہے اس کے عوض قیامت کے روز اسے ایک نور دیا جائے گا۔الباوردی عن رکانہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۹۰الضعیفہ ۱۲۱۷۔

۴۱۱۳۵......پگڑی باندھا کرو اس سے تمہاری بردباری اور برداشت میں اضافہ ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامة بن عمیر، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن بن عباس

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵،ترتیب الموضوعات ۸۰۲۔

۴۱۱۳۶......پگڑیاں باندھا کرو تمہارے حلم میں اضافہ ہوگا اور پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں۔ابن عباس بیهقی فی الشعب عن اسامة

کلام:......الالحاظ ۴۹۔

۴۱۱۳۷......عمامہ باندھا کرو پہلی امتوں (کی تہذیب وثقافت) کی مخالفت کرو۔بیهقی فی الشعب عن خالد بن معدان مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۹۳۳،الفوائد المجموعہ ۵۴۰۔

۴۱۱۳۸......عمامہ کے ساتھ کی دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔فردوس عن جابر

کلام:......الشذرہ ۶۱۶،ضعیف الجامع ۳۱۲۹۔

۴۱۱۳۹......وہ نفل یا فرض نماز جو عمامہ کے ساتھ ہو وہ بغیر عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے عمامہ کے ساتھ کا ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر جمعوں کے مساوی ہے۔ابن عساکر عن ابن عمر

۴۱۱۴۰......عمامے باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور اس کا شملہ پیٹھ پیچھے ڈال دیا کرو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، بیهقی فی الشعب عن عبادة

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۱۵۵،التنزیہ ۲/۲۷۷۔

۴۱۱۴۱......بدر وحنین کے دن اللہ تعالیٰ نے جن فرشتوں کے ذریعہ میری مدد کی وہ اس طرح کا عمامہ باندھے ہوئے تھے،عمامہ ایمان وکفر کے درمیان رکاوٹ ہے۔ابو داؤد طیالسی، بیهقی فی السنن عن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۶۳۔

۴۱۱۴۲......ہمارے اور مشرکین کے درمیان جو فرق ہے وہ ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے۔ترمذی، ابو داؤد، عن رکانة

۴۱۱۴۳......ننگے سر اور پگڑیاں باندھے مسجدوں میں آجایا کرو، کیونکہ پگڑیاں (عربوں مسلمانوں) کا تاج ہیں۔ابن عدی فی الکامل عن علی

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۱،ضعیف الجامع ۲۶۔

۴۱۱۴۴......دن کے وقت سر ڈھانپنا سمجھداری اور رات کے وقت بے قراری ہے۔

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۶۷،ضعیف الجامع ۲۴۶۳۔

اکمال

۴۱۱۴۵......اللہ تعالیٰ نے اس امت کو پگڑیوں اور جھنڈوں کے ذریعہ عزت بخشی ہے سفید رنگ سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں جس سے تم اپنی مساجد اور قبروں کی زیارت کرو۔ابو عبیداللہ بن وضاح فی فضل لباس العمائم عن خالد بن معدان مرسلاً

۴۱۱۴۶......(پٹکا کمر کے ساتھ باندھ کر بیٹھنا) احتباء عربوں کی دیواریں ہیں اور ٹیک لگا کر بیٹھنا عربوں کی درویشی ورہبانیت ہے اور

پگڑیاں عربوں کے تاج ہیں، پگڑیاں باندھا کرو تمہارے علم میں اضافہ ہوگا جس نے پگڑی باندھی اسے ہر پیچ کے عوض ایک نیکی ملے گی، اور جب کھولے گا تو ہر کشاد کے بدلہ ایک گناہ کم ہوگا۔

الرامهري في الامثال عن معاذ، وفيه عمرو بن الحصين عن ابي علاثة عن ثوير والثلاثة متروكون متهمون بالكذب

۴۱۱۴۷...... عمامے مومن کا وقار اور عربوں کی عزت ہے عرب جب عمامے اتار دیں گے اپنی عزت گھٹا دیں گے۔ الديلمي عن عمران بن حصين

۴۱۱۴۸...... یہ امت اس وقت تک فطرت پر قائم رہے گی جب تک ٹوپیوں پر عمامے باندھتی رہے گی۔ الديلمي عن ركانة

۴۱۱۴۹...... حضرت لقمان رحمہ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! (عورتوں کی طرح) دوپٹہ اوڑھنے سے بچنا کیونکہ وہ رات میں خوف اور دن کے وقت ذلت کا باعث ہے۔ حاکم عن ابی موسی

فصل دوم...... لباس کی ممنوع چیزیں

یہاں پھر کتابی ترتیب غلط ہے پہلی حدیث کا نمبر ۴۱۱۴۹ اور اگلی حدیث کا نمبر بھی یہی ہے ہم نے ترتیب بدلی نہیں اسی کو برقرار رکھا ہے۔

۴۱۱۴۹...... مومن کا ازار نصف پنڈلی تک ہوتا ہے دونوں ٹخنوں اور اس کے درمیان رکھنے میں اس پر کوئی گناہ نہیں، جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا جس نے اپنا ازار تکبر سے کھینچا اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

مالک، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجة، ابن حبان، بيهقي في السنن عن ابي سعيد

۴۱۱۵۰...... مومن کا ازار اس کی دونوں پنڈلیوں کی موٹائی یا ٹخنوں تک ہوتا ہے سو جو اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔ مسند احمد عن ابي هريرة

۴۱۱۵۱...... ٹخنوں کا جو حصہ ازار کے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔

نسائي عن ابي هريرة، مسند احمد، طبراني في الكبير عن سمرة، مسند احمد عن عائشة، طبراني في الكبير عن ابن عباس

۴۱۱۵۲...... اے سفیان بن سہل! اپنا ازار نیچے نہ لٹکاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، ابن ماجة عن المغيرة بن شعبه

۴۱۱۵۳...... ازار (لٹکانے کی جگہ) نصف پنڈلیوں اور موٹی پنڈلی تک ہے اگر اس کا دل نہ چاہے تو ذرا نیچے، یہ بھی نہ چاہے تو پنڈلی کے پیچھے، البتہ دونوں ٹخنوں کا ازار میں کوئی حصہ نہیں۔ نسائي عن حذيفه

۴۱۱۵۴...... جو ٹخنوں کے علاوہ (ازار کا حصہ ہے) وہ جہنم میں ہے۔ طبراني في الكبير عن ابن عمر

۴۱۱۵۵...... جو اس لئے ازار کھینچے کہ متکبرانہ چال چلے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ مسند احمد، عن ابن عمر

۴۱۱۵۶...... (نصف پنڈلی) یہ ازار کی جگہ ہے اگر دل نہ چاہے تو ذرا نیچے، پھر بھی دل نہ چاہے تو ٹخنوں سے نیچے ازار کا کوئی حق نہیں۔

مسند احمد، ترمذي، نسائي ابن ماجة، ابن حبان عن حذيفة

۴۱۱۵۷...... اللہ تعالیٰ ازار کھینچنے والے کی طرف نہیں دیکھتا۔ مسند احمد، نسائي عن ابن عباس

۴۱۱۵۸...... ٹخنوں کا جو حصہ ازار میں ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔ بخاري، نسائي عن ابي هريرة

۴۱۱۵۹...... اپنا ازار اوپر اٹھا اور اللہ سے ڈر۔ طبراني في الكبير عن الشريک ابن سويد

۴۱۱۶۰...... ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے گزر جائے وہ جہنم میں جائے گا۔ طبراني في الكبير عن ابن عباس

۴۱۱۶۱...... شیطان سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے لہٰذا سرخ رنگ اور ہر شہرت والے کپڑے سے بچو۔

الحاكم في الكنى وابن قانع، ابن عدي، بيهقي في الشعب عن رافع ابن يزيد

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۶ ضعیف الجامع ۱۴۸۱۔

۴۱۱۶۲.....سرخ رنگ شیطان کی زینت ہے۔عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۴۱۱۶۳..... یہ کفار کے کپڑے ہیں انہیں مت پہن یعنی رنگے ہوئے۔مسند احمد، مسلم نسائی عن ابن عمرو

۴۱۱۶۴.....سرخ رنگ سے بچنا، کیونکہ یہ شیطان کی سب سے پسندیدہ زینت ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

کلام:.......الاباطیل ۶۴۷، ۶۴۸، احادیث مختارۃ ۹۴۔

۴۱۱۶۵..... اگر تو اللہ کا بندہ ہے تو اپنا ازار اٹھا۔طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۱۱۶۶.....ازار نصف پنڈلی یا ٹخنوں تک ہوتا ہے جو اس سے نیچے ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔مسند احمد عن انس

۴۱۱۶۷..... اسبال (لٹکاؤ) ازار، قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے (لٹکین) جس نے ان میں سے کوئی چیز بطور تکبر کھینچی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمر

۴۱۱۶۸..... جو کوئی ایسا کپڑا پہنے جس کے ذریعہ تکبر کرے پھر جسے لوگ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا ہاں یہ کہ جب وہ اسے اتارے۔طبرانی فی الکبیر، والضیاء عن ام سلمه

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۱۴۵، الضعیفہ ۱۷۰۴۔

۴۱۱۶۹..... جس نے شہرت کا کپڑا پہنا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسی طرح کا کپڑا پہنا کر آگ کو اس پر بھڑکائے گا۔

ابوداؤد، ابن ماجة عن ابن عمر

شہرت کے لئے لباس پہننے کی ممانعت

۴۱۱۷۰..... جس نے شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے اتار دے جب بھی اتارے۔

ابن ماجة، الضیاء عن ابی ذر

کلام:.......ضعیف ابن ماجہ ۷۹۱، ضعیف الجامع ۵۸۲۸۔

۴۱۱۷۱..... آپ نے دو کپڑوں سے روکا ہے جو اپنے حسن میں مشہور ہو اور جو اپنی برائی میں مشہور ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۰۷۸۔

۴۱۱۷۲..... آپ نے دو شہرتوں سے منع فرمایا، کپڑے کی باریکی اور اس کی موٹائی سے اور اس کی نرمی اور کھردرے پن سے، اس کی لمبائی اور چوڑائی سے لیکن ان کے درمیان درمیان ہو۔بیهقی فی الشعب عن ابی هریرة وزید بن ثابت

۴۱۱۷۳..... آپ نے بالکل (ہاتھوں سمیت) کپڑے میں لپٹنے اور ایک کپڑے میں (پنڈکا باندھ کر بیٹھنے) احتباء سے منع فرمایا۔ابوداؤد عن جابر

۴۱۱۷۴..... آپ نے انتہائی سرخ رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا ہے۔ابن ماجه عن ابن عمر

۴۱۱۷۵..... آپ نے سرخ رنگ کی اور ریشمی گدیوں سے منع فرمایا ہے۔بخاری، ترمذی عن البراء

۴۱۱۷۶..... آپ نے گدیوں اور ارغوانی رنگ سے منع فرمایا ہے۔ترمذی عن عمران

اکمال

۴۱۱۷۷..... اپنی چادر مجھے دے دو اور میری چادر تم لے لو، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کی چادر، میری چادر سے زیادہ اچھی ہے، آپ نے فرمایا: ہاں لیکن اس میں سرخ دھاگے کی دھاریاں ہیں مجھے ڈر ہے کہ میں نماز میں اسے دیکھوں تو مجھے نماز سے غافل کر دے۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن سرجس

۴۱۱۷۸ ...سرخ رنگ سے بچو! کیونکہ یہ شیطان کی پسندیدہ زینت ہے۔ابن جریر عن قتادة مرسلاً

کلام :......ضعیف الجامع ۲۱۹۸،الضعیفہ ۱۷۱۷۔

۴۱۱۷۹ ...قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کو نہیں دیکھے گا۔مسند احمد عن ابی ہریرة

۴۱۱۸۰ ...تم کون ہو،کاش! تم میں دو عادتیں نہ ہوتیں،اپنا ازار لٹکاتے ہو اور اپنے بال لٹکاتے ہوئے۔طبرانی فی الکبیر عن حریم

۴۱۱۸۱ ...ازار یہاں تک ہوتا ہے ورنہ اس سے نیچے ورنہ اس سے آگے ٹخنوں میں ازار کا کوئی حق نہیں۔

بیہقی فی الشعب والشیرازی فی الالقاب عن حذیفة

یعنی نصف پنڈلی یا اس سے نیچے۔

۴۱۱۸۲ ...خریم! تم اچھے آدمی ہو اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تم اپنا ازار اور اپنے بال چھوڑ رکھتے ہو۔

مسند احمد، ابن مندة، ضیاء عن خریم بن فاتک

کلام :......المعلة ۱۰۰۔

۴۱۱۸۳ ...خریم بہترین جوان ہے اگر وہ اپنے بال کم کردے اور اپنا ازار چھوٹا کرے۔ابن قانع، طبرانی فی الکبیر عن خریم بن فاتک

۴۱۱۸۴ ...سمرة بہترین نوجوان ہے اگر وہ کانوں تک بڑھے بال کم کردے اور اپنا ازار اٹھالے۔مسند احمد بخاری فی تاریخه والحسن بن سفیان وابن قانع وابن منده وابن عساکر، سعید بن منصور عن سمرة بن فاتک اخی خریم بن فاتک

۴۱۱۸۵ ...اگر دو خصلتیں تم میں نہ ہوتیں تو تم (کام کے) آدمی تھے! ازار لٹکاتے ہو اور بال ایسے چھوڑے رکھتے ہو۔

طبرانی عن خریم بن فاتک

۴۱۱۸۶ ...اے خریم بن فاتک! اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تو تم (کام کے) آدمی تھے اپنے (سر کے) بال لمبے رکھتے ہو اور ازار لٹکاتے ہو۔

مسند احمد وابن سعد طبرانی فی الکبیر حاکم، وتعقب، حلیة الاولیاء عن خریم بن فاتک

۴۱۱۸۷ ...عمرو بن زرارة! اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی اسے بہت اچھا بنایا،عمرو بن زرارة! اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا،عمرو بن زرارة! ازار رکھنے کی جگہ یہ ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة، مسند احمد عن عمرو ابن فلان الانصاری

۴۱۱۸۸ ...سفیان بن سہل! ازار نہ لٹکاؤ،اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ابن ماجة، مسند احمد، البغوی، طبرانی فی الکبیر عن المغیرة بن شعبة

۴۱۱۸۹ ...عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے جسم پر رنگا ہوا کپڑا دیکھا تو فرمایا: کیا کوئی آدمی اس آگ اور میرے درمیان پردہ نہیں بن سکتا۔طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۴۱۱۹۰ ...ابن عمر! کپڑے کا جو حصہ (تکبر کی وجہ سے) زمین پر لگے گا وہ جہنم (میں جانے کا باعث) ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۱۹۱ ...اپنا ازار اٹھاؤ، یہ تمہارے کپڑوں کی زیادہ صفائی اور تمہارے رب کی پرہیزگاری کا زیادہ ذریعہ ہے کیا تمہارے لئے میری ذات نمونہ نہیں۔

مسند احمد، ابن سعد، بیہقی فی الشعب عن الاشعث بن سلیم عن عمة عن عمها

۴۱۱۹۲ ...اپنا کپڑا اٹھاؤ کیونکہ یہ زیادہ صفائی اور پرہیزگاری کا سبب ہے۔مسند احمد عن الحارث، طبرانی فی الکبیر عن عبیدة بن خالد

۴۱۱۹۳ ...اپنا ازار اٹھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔بیہقی فی الشعب عن رجل

۴۱۱۹۴ ...جس قمیص پر ریشم کی ہلکی سلائی ہو اسے نہ پہنو۔(طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۱۱۹۵ ...عورت کا دامن ایک بالشت نیچے لٹکے کسی نے کہا اگر اس کے پاؤں سامنے ہو جائیں تو فرمایا: ایک ہاتھ اور اس سے زیادہ نہ کریں۔

بیہقی عن ام سلمة وابن عمر

ٹخنے سے نیچے لباس پہننے کی ممانعت

۴۱۱۹۶......ازار لٹکانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) نہیں دیکھے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی ھریرۃ

۴۱۱۹۷......اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔بیھقی فی الشعب عن رجل عن الصحابہ

۴۱۱۹۸......منافق کی علامت شلوار کو لمبا کرنا ہے جس نے اپنی شلوار لمبی کی یہاں تک کہ اس کے دونوں قدموں کے نیچے تک پہنچ گئی تو اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اس کے لئے جہنم کی آگ ہے۔الدیلمی عن علی

۴۱۱۹۹...... یہاں ازار باندھا کرو، یہاں نہیں تو یہاں، ورنہ ٹخنوں کے اوپر پھر بھی تمہیں ناپسند ہو تو اللہ تعالیٰ ہر اترانے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، حاکم عن جابر بن سلیم الجھیمی

۴۱۲۰۰......جو ایسا لباس پہننے لگا جس سے لوگوں سے مقابلہ کرے تاکہ لوگ اسے دیکھیں تو جب تک وہ اسے اتار نہ دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھتے۔ابن عساکر عن ام سلمہ

۴۱۲۰۱......جس نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۲۰۲......جس نے مشہور لباس پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اعراض کرے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید التیمی عن الحسن والحسین معاً

۴۱۲۰۳......جس نے مقابلہ کا لباس پہنا تاکہ لوگ اسے دیکھیں تو جب تک اسے اتار نہ دے اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔طبرانی فی الکبیر وتمام ابن عساکر عن ام سلمہ وضعف

ریشم اور سونے کا پہننا

۴۱۲۰۴......میں گہرے سرخ رنگ پر نہیں بیٹھتا نہ رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ وہ قمیص پہنتا ہوں جس کی ہلکی سلائی ریشم کی ہو، آگاہ رہو! مردوں کی خوشبو، خوشبودار ہوتی ہے رنگ دار نہیں ہوتی اور عورتوں کی خوشبو پھیکی اور رنگ دار ہوتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، حاکم عن عمران ابن حصین

۴۱۲۰۵......ریشم نہ پہنو اس لئے کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔مسلم عن ابن الزبیر

۴۱۲۰۶......متقیوں کے لئے یہ مناسب نہیں یعنی ریشم۔مسند احمد، بیھقی، نسائی عن عقبۃ بن عامر

۴۱۲۰۷......یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں یعنی سونا اور ریشم۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ، عن علی، ابن ماجۃ عن ابن عمرو

۴۱۲۰۸......دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجۃ، عن عمر

۴۱۲۰۹......اگر تمہیں جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند ہے تو انہیں دنیا میں نہ پہنو۔مسند احمد، نسائی، حاکم عن عقبۃ بن عامر

۴۱۲۱۰......ریشم اور سونا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔ترمذی عن ابی موسیٰ

کلام:......المعلۃ ۲۲۹۔

۴۱۲۱۱......ریشم اس کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

اکمال

۴۱۲۱۲..... ریشم وسونا میری امت کے مردوں پرحرام اوران کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔بیھقی عن عقبة بن عامر وعن ابی موسی

۴۱۲۱۳..... جواللہ تعالیٰ اورآخرت پرایمان رکھتا ہےوہ ریشم اورسونا نہ پہنے۔مسند احمد طبرانی، حاکم، ضیاء عن ابی امامة

۴۱۲۱۴..... اللہ تعالیٰ نے میری امت کی عورتوں کے لئے ریشم اورسونا حلال قراردیا ہےاوراسے ان کے مردوں پرحرام کیا ہے۔

نسائی عن ابی موسی

۴۱۲۱۵..... عنقریب تمہارے لئے دنیا فتح ہوگی کاش!(اس وقت) میری امت ریشم نہ پہنے۔دارقطنی فی الافراد عن حذیفة

۴۱۲۱۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا جس نے سبز رنگ کی گول چادراوڑھ رکھی تھی جس پرریشم کے بٹن لگے تھے توآپ نے فرمایا: تم پر بےعقلوں کالباس ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۲۱۷..... یہ دونوں (یعنی ریشم وسونا) میری امت کے مردوں پرحرام اوران کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۱۲۱۸..... اسے (ریشم کو) وہ خریدتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنها

۴۱۲۱۹..... جس نے دنیا میں موٹا اور باریک ریشم پہنا تو وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا، اور جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پئے گا۔الشافعی، سعید بن منصور عن عمر

۴۱۲۲۰..... جس نے ریشم پہنا اللہ تعالیٰ اسے آگ کالباس پہنائے گا اوروہ دن تمہارے دنوں کی طرح نہیں ہوں گے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دن ہیں۔رزین عن حذیفة

۴۱۲۲۱..... جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا اگروہ جنت میں داخل ہوگیا تواہل جنت پہنیں گے لیکن وہ نہیں پہنے گا۔

ابو داؤد طیالسی والطحاوی ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۱۲۲۲..... جس نے ریشم پہنا اور چاندی کے برتن میں پیا وہ ہمارا نہیں اور جس نے عورت کو اس کے خاوند کے برخلاف اورغلام کو اس کے آقا کے برخلاف ورغلایا وہ ہم میں سے نہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۱۲۲۳..... جس نے دنیا میں ریشم پہنا تو وہ آخرت میں اس کے پہننے سے محروم ہوگا۔مسند احمد عن عقبة بن عامر

۴۱۲۲۴..... جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا، اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ اسے آخرت میں نہیں پئے گا اور جس نے سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پئے گا، یہ جنتیوں کا لباس، ان کا مشروب اوران کے برتن ہیں۔

حاکم ابن عساکر عن ابی هریرة

۴۱۲۲۵..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے لئے کسی نے ریشم کی قباہدیہ میں بھیجی آپ نے اسے پہن کراتاردیا اورفرمایا: متقین کے لئے یہ مناسب نہیں۔مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن عقبة بن عامر

۴۱۲۲۶..... میں جواپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ تمہارے لئے بھی پسند نہیں کرتا میں نے یہ (چادر) تمہیں نہیں پہنائی کہ تم اسے پہنو میں نے تو اس لئے تمہیں پہنائی کہ تم فاطمات کے درمیان دوپٹے بنا کر تقسیم کردیتے۔طبرانی فی الکبیر عن ام هانی

۴۱۲۲۷..... جواللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی امید رکھتا ہے وہ ریشم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، سمویه حلیة الاولیاء عن ابی امامة

۴۱۲۲۸..... دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔الطحاوی طبرانی، ابن عساکر ضیاء عن امامة

۴۱۲۲۹ میری امت میں سے جس نے سونا پہنا اور پہنے ہی مرگیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا سونا حرام کردے گا، اور جس نے میری امت میں سے ریشم پہنا اور پہنے ہی مرگیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا ریشم حرام کردے گا۔مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۲۳۰ میری امت میں سے جس نے سونے کا زیور پہنا اور مرگیا تو اللہ تعالیٰ آخرت سے اس کا زیور حرام کردے گا، اور جس نے میری امت میں سے شراب پی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا پینا اس پر حرام کردے گا اور میری امت میں سے کوئی ریشم پہنے مرگیا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا پہننا اس پر حرام کردے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۱۲۳۱ ایک دفعہ (دوپٹہ) لپیٹو دو دفعہ نہیں۔(ابوداؤد طیالسی مسند احمد، ابوداؤد، حاکم، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ وہ نبی علیہ السلام کے پاس آئیں انہوں نے دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔)

۴۱۲۳۲ جس نے سونے کا زیور خود پہنا یا اپنی اولاد میں سے کسی کو پہنانا چاہے وہ ریت کے چمکتے ذرہ یا ٹڈی کی آنکھ برابر ہو تو اسے قیامت کے روز اس سے داغا جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید

۴۱۲۳۳ جس نے ریت کے چمکتے ذرہ کے برابر بھی سونے کا زیور خود پہنا یا کسی (نرینہ) بچہ کو پہنایا تو اسے قیامت کے روز اسے داغا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن غنم

۴۱۲۳۴ جس نے اپنے آپ کو یا اپنے کسی ہتھیار کو سونے کی ریت کے چمکتے ذرہ کی مقدار سجایا تو اسے قیامت کے روز اس سے داغا جائے گا۔

الدیلمی عن قیس بن عبادة

مردوں کا عورتوں کی شکل وصورت اور عورتوں کا مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے کی ممانعت

۴۱۲۳۵ اس مرد پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو عورت کا سا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا سا لباس پہنے۔ابو داؤد، حاکم عن ابی هريرة

۴۱۲۳۶ اس مرد پر اللہ کی لعنت ہو جو عورت کی صورت اختیار کرے اور اس عورت پر جو مرد کی وضع بنائے۔

بخاری، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عباس

۴۱۲۳۷ وہ ہم میں سے نہیں جو عورت مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔

مسند احمد عن ابن عمرو

عورت کے لباس کی لمبائی

۴۱۲۳۸ عورت کے لباس کی (ٹخنوں سے نیچے) لمبائی ایک بالشت ہے۔بیہقی فی السنن عن ام سلمة وعن ابن عمر

۴۱۲۳۹ تمہارے دامن کی لمبائی ایک ہاتھ ہے۔ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۱۲۴۰ (دوپٹہ کو) ایک دفعہ لپیٹو، دو دفعہ نہیں۔مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن ام سلمة، راجع

اکمال

۴۱۲۴۱　اس کے دوٹکڑے کرلو ایک کی قمیض بنالو اور ایک اپنی بیوی کو دے دو اور اسے کہو کہ وہ اس کی قمیض بنالے تاکہ جسم نمایاں نہ ہو۔
حاکم عن دحیہ

۴۱۲۴۲　اس کے دوٹکڑے کاٹ لو ایک کی قمیض پیوند لو اور ایک حصہ اپنی بیوی کو دے دو وہ اس کی اوڑھنی بنالے، اور اپنی بیوی سے کہنا کہ وہ اس کی قمیض بنالے تاکہ اس کا جسم نمایاں نہ ہو۔ ابو داؤد، بیھقی فی الشعب، حاکم، بیھقی عن دحیة بن خلیفه

۴۱۲۴۳　عورتوں کے دامن کی لمبائی ایک بالشت ہو، کسی نے کہا: اگر ان کے پاؤں ظاہر ہوجائیں آپ نے فرمایا: تو ایک ہاتھ کرلیں اس سے زیادہ نہ بڑھائیں۔ مسند احمد عن ام سلمة

۴۱۲۴۴　اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جو شلواریں پہنتی ہیں۔ (عقیلی فی الضعفاء عن مجاہد قال کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ ایک عورت سواری سے گرگئی تو اس کے کپڑے کھل گئے آپ ﷺ قریب میں تھے کسی نے آپ سے کہا کہ اس نے شلوار پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا۔
کلام: ...... المشتھر ۱۳۷۔

۴۱۲۴۵　اللہ تعالیٰ میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ میری امت کی ان عورتوں پر رحم کرے جو شلوار پہنتی ہیں۔ لوگو! شلواریں بنایا کرو کیونکہ یہ تمہارا سب سے باپردہ لباس ہے اور اسے اپنی عورتوں کو پہنایا کرو، جب وہ باہر نکلیں۔

ابن عدی، عقیلی فی الضعفاء والخلیلی فی مشیخته ومحمد بن الحسین بن عبدالملک البزار فی فوائده، وقال ابو حاتم، هذا حدیث منکر واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۱۲۴۶　آسانی میں شلوار پہننے والی عورتوں پر اللہ رحم کرے۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة

۴۱۲۴۷　اللہ تعالیٰ میری امت کی ان عورتوں پر رحم کرے جو شلوار پہنتی ہیں۔ حاکم فی تاریخه، بیھقی عن ابی هریرة

۴۱۲۴۸　تم نے اپنے کسی گھر والے کو یہ کپڑا کیوں نہ پہنادیا، کیونکہ عورتوں کو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ یعنی رنگدار کپڑا۔

ابن ماجة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۱۲۴۹　ام خالد بنت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نبی علیہ السلام کے پاس آئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیض پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا: اسے پہن کر بوسیدہ اور پرانا کرو، اسے بوسیدہ اور پرانا کرو، اسے بوسیدہ اور پرانا کرو۔

بخاری، ابو داؤد عن ام خالد بنت سعید طبرانی فی الکبیر والبغوی والباوردی، حاکم عن خالد بن سعید بن العاص

۴۱۲۵۰　پرانا کرو اور تم باقی رہو۔ ابن قانع عنه

باب چہارم ...... گزران زندگی کی مختلف چیزیں

فصل اول ...... نیند، اس کے آداب واذکار

۴۱۲۵۱　رات میں اپنے دروازے بند کرلو، برتنوں کو ڈھک دو، مشکیزوں پر بندھن لگادو، چراغ بجھادو، اس لئے کہ انہیں (جنات وشیطان کو) دیوار پھلانگ کر تمہارے پاس آنے کی اجازت نہیں۔ مسند احمد، ابن عدی عن ابی امامة

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵ ضعیف الجامع ۱۵۵۔

۴۱۲۵۲.....رات کے وقت جب تم کتے کی بھوں بھوں اور گدھے کی ریںک سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ جانور وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے، اور جب قدموں کی چاپ رک جائے تو باہر نکلنا کم کردو، کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا ہے انہیں پھیلاتا ہے، بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کرلو کیونکہ شیطان وہ دروازہ کھول نہیں سکتا جسے بسم اللہ کہہ کر بند کیا گیا ہو، گھڑوں کو ڈھانپ دو اور مشکیزوں پر بندھن لگادو اور برتن اوندھے کردو۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن جابر

۴۱۲۵۳.....رات جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو"قل یاایھا الکافرون" اور اسے مکمل پڑھ کر سوجایا کرو اس واسطے کہ یہ شرک سے برأت ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، بیھقی فی الشعب عن نوفل بن معاویہ۔ نسائی والبغوی وابن قانع والضیاء عن جبلۃ بن حارثۃ

۴۱۲۵۴.....میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا ایک دیو آپ کے خلاف تدبیر کررہا ہے سو جب آپ اپنے بستر پر آئیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان عن الحسن مرسلا

کلام:.......ضعیف الجامع ۷۳۔

۴۱۲۵۵..... جب تم اپنے بستر پر آتے ہو تو وضو اس طرح کرلیا کرو جیسے نماز کے لئے ہوتا ہے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر کہا کرو: اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے سامنے جھکا دیا آپ کے علاوہ نہ کوئی پناہ نہ نجات کی جگہ ہے، بے تو بس آپ کے پاس، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل فرمائی اور آپ کے اس نبی پر جسے آپ نے بھیجا، پس اگر تم اس رات مرگئے تو فطرت پر تمہاری موت ہوگی اور یہ دعا تمہارا آخری کلام ہو۔ مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن البراء

۴۱۲۵۶..... جب تم میں سے کوئی سونے کے لئے بستر پر آئے تو سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑھ لیا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے جو اس کے ساتھ حرکت کرتا ہے جب وہ حرکت کرتا ہے۔ ابن عساکر عن شداد بن اوس

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۰۵، الضعیفہ ۱۵۳۷۔

۴۱۲۵۷..... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو سورہ حشر پڑھ لیا کرو اگر تم مرگئے تو شہادت کی موت مروگے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۰۷۔

۴۱۲۵۸..... جب تم میں سے کوئی اپنے دائیں پہلو پر لیٹے پھر کہے: اے اللہ میں نے اپنے آپ کو آپ کے سامنے فرمانبرداری کے لئے جھکا دیا اور اپنے چہرہ کو آپ کی طرف متوجہ کردیا، اور اپنی پیٹھ کو آپ کی پناہ میں کردیا اور اپنا کام آپ کے سپرد کردیا، پناہ گاہ صرف آپ کے پاس ہے میں آپ کی کتاب اور آپ کے نبی پر ایمان لاتا ہوں، پس اگر وہ اسی رات مرگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

ترمذی، نسائی، والضیاء عن رافع بن خدیج

کلام:.......ضعیف الترمذی ۶۷۳ ضعیف الجامع ۳۸۱۔

۴۱۲۵۹..... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: اے سات آسمانوں اور جو کچھ ان کے سائے تلے ہے ان کے رب اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے ان کے رب، اے شیطانوں اور جنہیں یہ گمراہ کریں ان کے رب، اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا پڑوس بن جائیں اور یہ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم یا زیادتی کرے آپ کا پڑوس بڑا غالب ہے اور آپ کی تعریف بڑی عالی شان ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں معبود صرف آپ ہی ہیں۔

ترمذی عن زیدہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۸۔

۴۱۲۶۰..... جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھ پر اپنا بڑا فضل وکرم کیا اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں اور ہر چیز کا رب اور ہر چیز کا معبود ہے میں آگ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ البزار عن بریدۃ

کلام:.......ضعیف الجامع ۴۰۷۔

۴۱۲۶۱ ..... جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: اے اللہ! میں نے آپ کے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا میرا دل پاک کردے، میری کمائی پاک بنادے اور میرے گناہ بخش دے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابن عباس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۴۰۹، الضعیفہ ۲۳۹۸۔

۴۱۲۶۲ ..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس آئے تو (اپنے) بستر کو اپنے ازار کے پلو سے تین بار جھاڑ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں بستر پر کیا آیا اور جب لیٹنے تو کہے: میرے رب تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے ہی اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری روح کو روک لے تو اسپر رحم کرنا اور اگر اسے واپس چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جیسے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے، اور جب بیدار ہو تو یوں کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میرے جسم کو عافیت میں رکھا اور میری روح واپس لوٹادی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ ترمذی عن ابی ھریرة

۴۱۲۶۳ ..... جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھادو کیونکہ شیطان اس (چوہے) جیسے کو اس (چراغ) کی راہ بتادیتا ہے یوں وہ تمہیں آگ لگادے گا۔ ابو داؤد، ابن حبان، حاکم، بیھقی عن ابن عباس

۴۱۲۶۴ ..... اپنے دروازے بند کرلیا کرو، برتن ڈھک دیا کرو، اور اپنے چراغ بجھادیا کرو اپنے مشکیزوں پر بندھن لگادیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھول سکتا اور نہ کسی ڈھکن کو ہٹا سکتا ہے اور نہ کوئی بندھن کھول سکتا ہے اور چوہا گھر کو گھر والوں پر بھسم کردیتا ہے۔
مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن جابر

سورۃ الکافرون کی ترغیب

۴۱۲۶۴ ..... اپنے سونے کے وقت سورہ الکافرون پڑھا کرو کیونکہ وہ شرک سے برأت ہے۔ بیھقی فی الشعب عن انس

۴۱۲۶۶ ..... جو کوئی رات کے وقت اپنے بستر پر سونا چاہے وہ دائیں کروٹ سوئے پھر سو مرتبہ سورۃ اخلاص ''قل ھو اللہ احد'' پڑھے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میرے بندے! اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوجا۔ ترمذی عن انس

کلام: ..... ضعیف الترمذی ۵۵۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۰۔

۴۱۲۶۷ ..... مجھے جبرائیل علیہ السلام نے حکم دیا کہ میں حم سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوؤں۔ فردوس عن علی وانس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۲۶۸، الضعیفۃ ۲۴۱۲۔

۴۱۲۶۸ ..... اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو، اپنے رب کا (عائد کردہ) فریضہ ادا کرتی اور اپنے گھر والوں کا کام کرتی رہو، جب سونے لگو تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر جو کل شمار سو ہوگیا کہہ لیا کرو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ ابو داؤد عن علی

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۲۹۔

۴۱۲۶۹ ..... (پیٹ کے بل) یہ ایسا سونا ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا۔ مسند احمد، ترمذی حاکم عن ابی ھریرة

۴۱۲۷۰ ..... پیٹ کے بل سونا ایسا لیٹنا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة عن قیس الغفاری

۴۱۲۷۱ ..... کیا میں تمہیں خادم سے بہترین چیز نہ بتاؤں! سونے کے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ مسلم عن ابی ھریرة

۴۱۲۷۲ ..... کیا جو چیز تم دونوں نے مانگی ہے میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جب تم سونے لگو تو چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، ترمذی عن علی

۴۱۲۷۳ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم کہا کرو جب اپنے بستر پر آؤ اگر تم اس رات مر گئے تو فطرت (اسلام) پر مروگے اور اگر (زندہ حالت میں) تم نے صبح کی تو بھلائی کی حالت میں صبح ہوگی کہا کرو: اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک رھبۃ الیک (آپ کی رغبت اور آپ سے خوف کرتے ہو) والجات ظھری الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک، اٰمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت. ترمذی، نسائی عن البراء

۴۱۲۷۴ جو وضو کر کے اپنے بستر پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا آئے یہاں تک اسے نیند آنا شروع ہو جائے رات کی جس گھڑی میں بھی وہ کروٹ بدلتے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جس بھلائی کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔ ترمذی عن ابی امامۃ

کلام:...... ضعیف الترمذی ۷۰۷، ضعیف الجامع ۵۴۹۶۔

۴۱۲۷۵ جو اپنے بستر پر آتے وقت کہے: میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ اور سب کو تھامنے والا ہے میں اس کی طرف رجوع کرتا ہوں، تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں درختوں کے پتوں اور ریت کے ٹیلوں کے ذرات کے برابر ہوں، اگرچہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

کلام:...... ضعیف الترمذی ۶۷۴، ضعیف الجامع ۵۷۲۸۔

۴۱۲۷۶ جب تو لیٹنے لگے تو کہا کر: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غضب اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے گروہ سے اور ان کے حاضر ہونے سے اللہ تعالیٰ کے کلمات کی پناہ چاہتا ہوں۔ ابونصر السجزی فی الابانۃ عن ابن عمر

کلام:... ضعیف الجامع ۳۸۲۔

سونے سے پہلے بستر جھاڑ لے

۴۱۲۷۷ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے اپنے ازار کے اندرونی حصہ سے جھاڑ لے اس لئے کہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جائے پھر کہے: میرے رب! میں نے تیرے نام کے ذریعہ اپنا پہلو رکھا اور اسی کے ذریعہ اسے اٹھاؤں گا، سو اگر آپ نے میری روح کو روک لیا تو اس پر رحم فرمائیے، اور اگر اسے واپس بھیج دیا تو اس کی ایسے حفاظت فرمائیے کہ جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیہقی ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۴۱۲۷۸ جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دو۔ کیونکہ چوہا فتیلہ نکال کر گھر والوں کو جلا دیتا ہے اور دروازے بند کرلو، اور مشکیزوں پر بندھن لگادو اور پینے کی چیزیں ڈھک دو۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عبداللہ بن سرجس

۴۱۲۷۹ جب بستر پر تم اپنا پہلو رکھو اور سورۃ فاتحہ اور "قل ھو اللہ احد" پڑھ لیا تو سوائے موت کے تم ہر نقصان سے محفوظ رہوگے۔

البزار عن انس

کلام:...... الاتقان ۱۷۳، ضعیف الجامع ۷۲۲۔

۴۱۲۸۰ جب سونے لگو تو چراغ بجھا لیا کرو، دروازے بند کرلیا کرو، مشکیزوں پر بندھن لگا لیا کرو، کھانے پینے کی چیزیں ڈھک لیا کرو اگرچہ ایک لکڑی اس کے اوپر دھر دو۔ بخاری عن جابر

۴۱۲۸۱ یہ آگ تمہاری دشمن ہے لہٰذا جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔ ابن ماجۃ بیھقی فی الشعب عن ابی موسیٰ

۴۱۲۸۲ آگ دشمن ہے اس سے بچ کر رہو۔ مسند احمد، عن ابن عمر

۴۱۲۸۳ برتن ڈھانپ دو، مشکیزوں پر بندھن لگادو، دروازے بند کرلو اور شام (مغرب) کے وقت اپنے بچوں کو اپنے ساتھ رکھو، کیونکہ (اس وقت) جن اور اچک لے جانے والے پھیل جاتے ہیں۔ سوتے وقت چراغ گل کردیا کرو کیونکہ چوہا بسا اوقات فتیلہ کھینچ لیتا ہے اور گھر والوں کو جلا

دیتا ہے۔بخاری عن جابر

۴۱۲۸۴ باوضو سونے والا رات کو قیام کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔عن عمرو بن حریث

۴۱۲۸۵ ...برتن ڈھانپ دو مشکیزوں کے بندھن لگادو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں بیماری نازل ہوتی ہے تو جو برتن ڈھکا ہوا نہ ہو اس میں اور جو مشکیزہ بندھن بندھا نہ ہو اس میں وہ وبا گر جاتی ہے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۱۲۸۶ ...برتن ڈھانک دو، مشکیزوں پر بندھن لگادو، دروازے بند کردو، چراغ بجھادو، کیونکہ شیطان مشکیزہ، دروازے اور کسی (بند) برتن کو نہیں کھول سکتا، اگر تم میں سے کسی کو ڈھکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو وہ بسم اللہ پڑھ کر ایک چھڑی اس پر رکھ دے، کیونکہ چوہا گھر والوں پر آگ لگادیتا ہے۔

مسلم، ابن ماجة عن جابر

۴۱۲۸۷ ...جب تم میں کا کوئی سونے لگے تو کہا کرے: میں اللہ پر ایمان لایا اور ہر معبود باطل کا انکار کیا، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور انبیاء نے سچ کہا: اے اللہ! میں اس رات آنے والوں کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہاں کوئی بھلائی لانے والا ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

کلام: ...ضعیف الجامع ۴۹۵۲۔

۴۱۲۸۸ ...جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورہ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے نہ تو اس کے قریب کوئی چیز آتی ہے اور نہ کوئی چیز نقصان دیتی ہے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جب بھی بیدار ہو۔

مسند احمد، ترمذی عن شداد بن اوس

کلام: ...ضعیف الترمذی ۶۷۶ ضعیف الجامع ۵۲۱۸۔

باوضو سونے کی فضیلت

۴۱۲۸۹ جو مسلمان باوضو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر رات بسر کرتا ہے اور رات میں بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کردیتا ہے۔مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة عن معاذ

۴۱۲۹۰ جو باوضو رات گزارے پھر اگر اس رات مرگیا تو اس کی شہادت کی موت ہوگی۔ابن السنی عن انس

کلام: ...ضعیف الجامع ۵۴۹۷، الضعیفہ ۶۲۹۔

۴۱۲۹۱ باوضو سونے والا قیام کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔الحکیم عن عمرو ابن حریث

کلام: ...اسنی المطالب ۱۶۲۲، ضعیف الجامع ۵۹۷۸۔

۴۱۲۹۲ ...یا اللہ! تو نے ہی میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اسے مکمل لے لے گا، تیرے لئے ہی اس کا جینا مرنا ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس کی حفاظت فرمانا، اور اگر اسے موت دے دے تو اس کی بخشش فرمانا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔مسلم عن ابن عمر

الاکمال

۴۱۲۹۳ ...جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے تو جب تک وہ اپنی نیند سے بیدار نہیں ہوتا اس کے قریب کوئی (موذی) چیز نہیں آتی۔طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۴ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورۃ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے تو بیدار ہونے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔بیہقی فی الشعب عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۵.... جو مسلمان بندہ اپنے بستر پر آتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتا ہے جو اس کے قریب کسی موذی چیز کو نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ وہ بیدار ہوجائے جب بھی بیدار ہو۔ابن السنی عن شداد بن اوس

۴۱۲۹۶.... جب تم اپنے بستر پر آنے لگو تو پڑھ لیا کرو: ''قل یاایھا الکافرون''۔نسائی عن خباب

۴۱۲۹۷.... قل یاایھا الکافرون مکمل سورت پڑھ کر سوجایا کرو کیونکہ یہ شرک سے برأت ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، بیھقی فی الشعب عن فروۃ بن نوفل عن ابیہ

۴۱۲۹۸.... جب تو اپنے بستر پر آئے تو پڑھ لیا کر''قل لیھا الکافرون'' اور مکمل سورت پڑھ کر سوجایا کرو کیونکہ یہ شرک سے برأت ہے۔

ترمذی، ابن حبان، حاکم، بیھقی فی الشعب عن فروۃ بن نوفل عن ابیہ، طبرانی فی الکبیر عن جبلۃ بن حارثۃ الکلبی وھو اخو زید بن حارثۃ

۴۱۲۹۹.... جب تو بستر پر اپنا پہلو رکھے اور تم نے بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھ لیا تو سوائے موت کے تم جن وانس اور ہر چیز کے شر سے محفوظ ہوجاؤ گے۔الدیلمی عن انس

دائیں کروٹ پر لیٹنا

۴۱۳۰۰.... جب تم اپنے بستر پر آئے اور تم نے اس طرح وضو کیا جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر کہو: اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے تابع کردیا اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کردیا اپنی پیٹھ آپ کی پناہ میں کردی، آپ کی طرف رغبت اور آپ سے ڈرتے ہوئے۔ آپ کے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے نہ جائے نجات، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی اور آپ کے اس نبی پر ایمان لایا جسے آپ نے بھیجا، اور یہ دعا سب سے آخر میں کرنا اس کے بعد کوئی کام اور بات نہ ہو، اس رات اگر تم مرگئے تو فطرت پر تمہاری موت ہوگی۔

ترمذی، حسن صحیح وابن جریر ابن حبان عن البراء، قال ترمذی: ولا نعلم فی شئی من الروایات ذکر الوضوء الا فی ھذا الحدیث، ورواہ ابوداؤد، ابن ماجۃ وابن جریر بدون ذکر الوضوء وزاد فی آخرہ وان اصبحت اصبحت وقد اصبت خیرا

۴۱۳۰۱.... رات کے وقت جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو:

اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک، آمنت بکتابک المنزل ونبیک المرسل۔ اللھم! اسلمت نفسی الیک انت خلقتھا لک محیاھا ومماتھا ان قبضتھا فارحمھا واخرتھا فاحفظھا بحفظ الایمان

ابن ابی شیبہ، ابن جریر، طبرانی فی الکبیر وابن السنی عن عمار

۴۱۳۰۲ جو اس فطرت پر سونا چاہے جس پر اللہ تعالیٰ نے (بندوں) لوگوں کو پیدا کیا ہے تو وہ اپنے بستر پر آتے وقت کہے: اے اللہ! تو ہی میرا رب میرا مالک و بادشاہ اور میرا معبود (دعا و عبادت کے لائق) ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ! میں نے اپنی جان کو آپ کے تابع کردیا اور اپنے چہرہ کو آپ کی طرف متوجہ کردیا، اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کردیا آپ کی (رحمت کی) رغبت کرتے ہوئے (اور آپ کے عذاب سے)

ڈرتے ہوئے تیرے سوانہ کوئی پناہ گاہ نہ جائے نجات، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی اور آپ کے اس نبی پر جو آپ نے بھیجا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن البراء

۴۱۳۰۳..... جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کے لئے آیا کرو تو پڑھا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کافی ہے، اللہ پاک ہے جو سب سے بلند ہے مجھے اللہ تعالیٰ کا سہارا کافی ہے اللہ جو چاہے فیصلہ فرمائے، جس نے اللہ تعالیٰ کو (دل یا زبان سے) پکارا اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا سن لی اللہ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ اللہ کے ورے کوئی جائے پناہ ہے میں نے اللہ پر بھروسا کیا جو میرا اور تمہارا رب ہے زمین پر رینگنے والے ہر جاندار کی پیشانی اس کے دست قدرت میں ہے میرے رب تک پہنچنے کا راستہ بالکل سیدھا ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس کا نہ کوئی بیٹا اور نہ بادشاہت میں کوئی شریک ہے نہ فرمانبرداری میں اور اس کی بڑائی بیان کر جو مسلمان ان کلمات کو سونے کے وقت پڑھ کر شیطانوں اور پھرنے والے جانوروں کے درمیان سو جائے اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ ابن السنی عن فاطمة الزهراء

۴۱۳۰۴..... جب تم میں سے کوئی لیٹنا چاہے تو ازار کا اندرونی حصہ اتار کر اس سے اپنا بستر جھاڑ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ، اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر کہے: میرے رب! میں نے تیری مدد سے اپنا پہلو رکھا اور تیری مدد سے ہی اٹھاؤں گا پس اگر آپ نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم فرمائیے گا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جیسے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ ابن ماجه عن ابی هريرة

۴۱۳۰۵..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنے ازار کے اندرونی حصہ سے اسے جھاڑ لے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا، اور جب لیٹنا چاہے تو دائیں پہلو پر لیٹ کر کہے:

سبحانک ربی بک وضعت جنبی وبک ارفعه، ان امسکت نفسی فاغفر لها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادک الصالحين. ابن حبان عن ابی هريرة

۴۱۳۰۶..... جب آدمی اپنے بستر پر آئے تو اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان آتا ہے، فرشتہ کہتا ہے بھلائی پر ختم کر اور شیطان کہتا ہے برائی پر اختتام کر، پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سو جائے تو شیطان چلا جاتا ہے اور فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے پھر جونہی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس کا رخ کرتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے آغاز کر اور شیطان کہتا ہے: برائی سے آغاز کر، تو اگر وہ اٹھتے کہہ لے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری روح واپس کی اور اسے اس کی نیند میں موت نہیں دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے اللہ تعالیٰ پر بڑا مہربان ہے لوگوں تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ گریں، اگر وہ گر پڑیں تو اس کے علاوہ کوئی انہیں تھامنے والا نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا، اور اگر اٹھ کر نماز پڑھی تو فضائل میں نماز ہوگی۔ ابن نصر، ابويعلى، ابن حبان، حاكم ضياء عن جابر

۴۱۳۰۷..... جب انسان سوجاتا ہے تو فرشتہ شیطان سے کہتا ہے اپنا اعمالنامہ دکھاؤ تو وہ اسے دے دیتا ہے تو وہ اپنے اعمال نامہ میں جو نیکی پاتا ہے اس کے عوض شیطان کے اعمال نامہ سے دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور انہیں نیکیاں لکھ دیتا ہے، جب تم میں سے کوئی سونا چاہے تو وہ تینتیس بار اللہ اکبر چونتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرے یوں یہ سو شمار ہوگیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

یعنی فرشتہ شیطانی اعمال نامہ میں سے برائی کے بدلہ نیکی لکھ دیتا۔

سوتے وقت تسبیحات فاطمہ پڑھے

۴۱۳۰۸..... اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی چیز دے گا تو وہ تمہارے پاس آجائے گی، میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں گا (وہ یہ کہ) جب اپنے بستر پر آؤ

تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ شمار سو ہوگیا یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے اور جب تم نماز فجر پڑھ چکو تو کہا کرو: اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، دس بار صبح کے بعد اور دس بار نماز مغرب کے بعد کہا کرو کیونکہ ان میں ہر نیکی دس نیکیوں میں لکھی جائے گی اور دس برائیاں دور کی جائیں گی، اور ہر نیکی اسمعیل کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے تو اس دن جو گناہ اس نے کئے ہوں گے وہ اس تک نہ پہنچ سکیں گے سوائے شرک کے، "لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" صبح سے شام تک تمہاری ہر شیطان اور ہر برائی سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام سلمۃ

۴۱۳۰۸..... کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم نے مجھ سے مانگی ہے وہ کلمات جو جبرائیل نے مجھے سکھائے ہیں ہر نماز کے بعد تم دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہا کرو اور جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔مسلم عن علی

۴۱۳۱۰..... کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو جب تم اپنے بستر پر آؤ تو سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر، تینتیس تینتیس اور چونتیس بار کہا کرو۔ابن حبان عن علی

۴۱۳۱۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک عورت اپنی کسی ضرورت کی شکایت کرنے آئی تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جب تم اپنے بستر پر آؤ تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ شمار سو ہے یہ تمہارے لئے دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ابن عساکر عن انس

۴۱۳۱۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی علیہ السلام کے پاس ایک خادم مانگنے گئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جب تم اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان عن علی

۴۱۳۱۳..... کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو غلام سے بہتر ہو، تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر سونے کے وقت پڑھ لیا کرو۔مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۱۴..... کیا تمہیں اس سے کوئی چیز منع کرتی ہے کہ ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر، دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ کہا کرو تو یہ پانچوں نمازوں میں زبانی شمار ڈیڑھ سو ہوا اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہے اور جب اپنے بستر پر کوئی آئے تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرے تو یہ زبانی شمار ایک سو ہوا اور میزان میں ایک ہزار ہے اور تم میں سے کون دن رات میں دو ہزار پانچ سو (۲۵۰۰) برائیاں کرتا ہے۔

ابن عساکر عن مصعب بن سعد عن ابیہ

رات کو بیدار ہو کر کلمہ توحید پڑھنا

۴۱۳۱۵..... بندہ جب اپنے بستر یا زمین پر لگے بستر پر سوتا ہے اور رات میں اپنے دائیں بائیں پہلو کروٹ لیتے ہوئے کہتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعا و عبادت کے لائق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت اور تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ (خود) زندہ اور موت سے پاک ہے اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے عبد و بندہ کو دیکھو اس وقت بھی مجھے نہیں بھولا، میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس پر رحم کر دیا اور اسے بخش دیا ہے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ و ابن النجار عن انس

۴۱۳۱۶..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو کہا کرے: اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے رب ہمارے اور ہر چیز کے رب! ہر چیز

کی پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو باطن ہے تیرے سامنے کوئی چیز نہیں ہمیں فقروفاقہ سے غنی کردے اور ہمارا قرض ادا (کرنے کا سامان پیدا) کردے۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۱۷..... جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے اپنے ازار کے اندرونی پلو سے جھاڑ لے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اس پر کیا آیا پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے پھر کہے:

باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعه فان امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما حفظت به عبادک الصالحین. مسند احمد عن ابی هریرة

۴۱۳۱۸ میری طرف یہ وحی کی گئی کہ جس نے رات میں یہ آیت پڑھی "فمن کان یرجو لقاء ربه" تو اس کے لئے عدن سے مکہ تک ایک واضح نور ہوگا جسے فرشتے بھر رہیں گے۔ ابن راهویه والبزار، حاکم والشیرازی فی الالقاب وابن مردویه عن عمر

۴۱۳۱۹ ... کیا میں تمہیں ان تین سورتوں سے بہتر چیز نہ سکھاؤں جو تورات، انجیل، زبور اور فرقان میں نازل ہوئیں، "قل ھو اللہ احد" "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" اگر تم سے ہو سکے کہ کوئی رات اور کوئی دن انہیں پڑھے بغیر بسر نہ ہو۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عقبة بن عامر

۴۱۳۲۰ جو اپنے بستر پر آکر "تبارک الذی بیده الملک" پڑھے پھر کہے اے اللہ! حل وحرم اور عزت والے شہر کے رب، رکن ومقام اور عزت والی جگہوں کے رب روح محمد (ﷺ) کو سلام پہنچا دے" چار مرتبہ، تو اللہ اس پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو حضرت محمد ﷺ کے پاس جا کر کہتے ہیں: کہ فلاں کا بیٹا فلاں آپ کو سلام اور دعا کہہ رہا تھا تو میں کہوں گا فلاں کے بیٹے فلاں کو میری طرف سے سلام، اللہ کی رحمت وبرکت ہو۔ ابو الشیخ فی الثواب، سعید بن منصور، وقال غریب جدا. عن ابی قرصافه

کلام:..... التنزیہ ۲/۳۲۹، ذیل اللآلی ۱۵۱۔

۴۱۳۲۱ جو اپنے بستر آئے اور اس نے کہا: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے کفایت دی اور مجھے جگہ دی، تمام تعریف اللہ کے لئے جس مجھے کھلایا، پلایا، تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے پر افضل وکرم کیا میں تیری عزت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے نجات دے" تو اس نے تمام مخلوق کی تعریفوں سے اللہ کی حمد کی۔ ابن جریر عن انس

۴۱۳۲۲ جس نے اپنے بستر پر آکر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری کفایت کی مجھے جگہ دی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے کھلایا پلایا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھ پر اپنا فضل وکرم کیا، اے اللہ! میں آپ کی عزت وغلبہ کے ذریعہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے نجات دیں، تو اس نے تمام مخلوق کی تمام تعریفوں سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلة، حاکم، بیهقی فی الشعب ضیاء عن انس

۴۱۳۲۳ جو اپنے بستر پر آتے وقت کہے: "لااله الاالله وحده لا شریک له، له الملک وله الحمد یحیی ویمیت، بیده الخیر وهو علی کل شئی قدیر سبحان الله والحمدلله ولااله الاالله والله اکبر ولاحول ولاقوة الا بالله" تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ابن السنی وابو نعیم، ابن حبان وابن جریر وابن عساکر عن ابی هریرة

۴۱۳۲۴..... جس نے وضو میں اپنے بستر پر آکے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو عالی شان اور زبردست قدرت والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو باطن ہو کر خبر رکھنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مالک ہو کر قدرت رکھنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو وہ گناہوں سے ایسے (پاک صاف) نکلے گا جیسا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔

بیهقی فی الشعب عن ابی امامة

بستر پر پڑھنے کی مخصوص دعا

۴۱۳۲۵......جس نے رات میں اپنے بستر کے پاس کہا:" الحمد لله الذی علا فقهر والذی بطن فنجر والحمد لله الذی ملک فقدر والحمد لله الذی یحیی (ویمیت) الموتی وهو علی کل شیءٍ قدیر " (ترجمہ حدیث ۴۱۳۲۴ میں دیکھیں) تو وہ اس حال میں مرے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ابن عساکر عن ابن عباس

۴۱۳۲۶......جس نے اپنے بستر کے پاس کہا: اے اللہ! ہمیں اپنی تدبیر سے مطمئن نہ کر اور ہمیں اپنی یاد نہ بھلا، اور ہم سے اپنا پردہ (جس سے تو ہمارے گناہوں کو پوشیدہ رکھتا ہے) نہ ہٹا اور ہمیں غافلین میں سے نہ کر، اے اللہ!" ہمیں اپنے پسندیدہ وقت میں اٹھا تا کہ ہم تیرا ذکر کریں اور تو ہمیں یاد رکھے اور ہم تجھ سے مانگیں اور تو ہمیں عطا کرے اور ہم تجھ سے دعا کریں اور تو ہماری دعائیں قبول کرے اور ہم تجھ سے مغفرت طلب کریں اور تو ہمیں بخش دے" تو اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ وقت میں اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے بیدار کرے گا اگر وہ اٹھا تو بہتر ورنہ وہ فرشتہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے اور آسمان پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے پھر اس کی طرف دوسرا فرشتہ آتا ہے جو اسے بیدار کرتا ہے پس اگر وہ اٹھ جائے تو بہتر ورنہ وہ فرشتہ بھی آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے اور اپنے ساتھ والے فرشتہ کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد اگر وہ انسان اٹھ جائے (اللہ تعالیٰ سے) دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر نہ اٹھے تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کا ثواب اس کے لئے لکھ دیتا ہے۔ابن النجار والدیلمی عن ابن عباس

۴۱۳۲۷......جب تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں (بامر مجبوری) سونا چاہے تو اس طرح وضو کرلے جیسے نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔

ابن خزیمة عن ابی سعید

اس وضو سے طہارت تو نہیں ہوگی البتہ طبیعت میں جو کبیدگی ہوگی کم ہو جائے گی۔

۴۱۳۲۸......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کی کہ انہیں رات میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو آپ نے فرمایا: وضو کرلو اپنا عضو دھو کر سو جایا کرو۔مالک، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۱۳۲۹......ہاں جب تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں ہو تو وہ وضو کر کے سو جائے۔بخاری، مسلم عن ابن عمر

۴۱۳۳۰......ہاں وضو کرلے پھر سو جائے یہاں تک کہ جب چاہے (نماز فجر سے پہلے) غسل کرلے۔مسلم عن ابن عمر

۴۱۳۳۱......نماز کے وضو کی طرح وضو کرلیا کرے۔(طبرانی فی الکبیر عن عدی بن حاتم) فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا جو سونا چاہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

۴۱۳۳۲......وضو کر کے سو جاؤ۔الطحاوی، مسند احمد عن ابی سعید

فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے گھر والوں کے قریب جاتا ہوں اور پھر سونا چاہتا ہوں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۱۳۳۳......مجھے یہ پسند نہیں کہ تم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں بغیر وضو کے سوئے وہ اچھی طرح وضو کرے، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس کی وفات ہو اور جبرائیل اس کے پاس نہ آئیں۔طبرانی فی الکبیر عن میمونة بنت سعد

۴۱۳۳۴......ہاں اس طرح وضو کرے جیسا نماز کے لئے ہوتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عمر

۴۱۳۳۵......سونے کا وضو یہ ہے کہ تم پانی کو چھو کر اس سے اپنے چہرے دونوں ہاتھوں اور پاؤں پر اس طرح مسح کرلو جیسے تیمم کرنے والا کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

باوضو رات گذارنے والے کے حق میں فرشتہ کی گواہی

۴۱۳۳۶.....جو باوضو رات گزارے تو اس کی بنیان میں ایک فرشتہ ہوگا رات کی جس گھڑی میں وہ بیدار ہوگا تو فرشتہ کہے گا اے اللہ! اپنے فلاں بندہ کی مغفرت فرمادے، کیونکہ اس نے وضو کی حالت میں رات گزاری ہے۔

دارقطني في الافراد عن ابي هريرة، حاكم في تاريخه البزار، ابن حبان، دارقطني عن ابي هريرة، حاكم في تاريخه عن ابن عمر

کلام:.......الجامع المصنف ۲۹۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۸۶۔

۴۱۳۳۷ .....جس نے باوضو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں رات گزاری تو رات کی جس گھڑی میں بیدار ہو کر وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جس بات کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔

طبراني في الاوسط عن ابي امامة، الخطيب في المتفق والمفترق عن عمرو بن عبسه وسنده حسن

۴۱۳۳۷.....جس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں باوضو رات گزاری تو وہ رات کی جس گھڑی میں بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جس بات کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔

ابن شاهين في الترغيب في الذكر، خطيب في المتفق والمفترق وابن النجار عن عمرو بن عبسة

۴۱۳۳۹.....جب تو سونے لگے تو اپنا دروازہ بند کرلے، اپنے مشکیزہ پر بندھن لگالے، اپنا برتن ڈھک دے، اپنا چراغ بجھادے کیونکہ شیطان بند دروازہ، بندھن اور ڈھکن نہیں کھول سکتا ہے اور چوہا گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے، اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھانا اور نہ پینا اور نہ ایک جوتا پہن کر چلنا، اور نہ ہاتھوں سمیت پورے بدن پر کوئی کپڑا لپیٹنا (کہ حرکت نہ کرسکے) اور نہ گھر میں غصہ کی حالت میں پٹکا باندھ کر (احتباء میں) بیٹھنا۔

ابن حبان عن جابر

۴۱۳۴۰.....جب تم سونے لگو تو چراغ گل کرلو اور مشکیزوں پر بندھن لگالو۔ ابو عوانة عن جابر

۴۱۳۴۱.....اپنا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرلے کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا چراغ بجھادے اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا مشکیزہ کس دے اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا برتن ڈھک دے چاہے تو اس پر کوئی چھڑی رکھ دے۔ ابن حبان عن جابر

۴۱۳۴۲.....دروازے بند کرلو، مشکیزوں پر بندھن لگالو، (خالی) برتن اوندھے کردو اور (جن) برتنوں میں کوئی چیز ہو ان پر ڈھکن رکھ دو، چراغ بجھادو! کیونکہ شیطان بند دروازہ اور بندھن لگا مشکیزہ نہیں کھولتا اور نہ کسی برتن کا ڈھکن اٹھاتا ہے البتہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔

بخاري في الادب، بيهقي في الشعب عن جابر

۴۱۳۴۳.....اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے جسے جیسا چاہتا ہے رات میں پھیلا دیتا ہے لہٰذا مشکیزوں پر بندھن لگادو، برتن ڈھک دو، دروازے بند کردو کیونکہ بند دروازہ برتن اور مشکیزہ کو نہیں کھولا جاتا۔ ابن النجار عن ابي هريرة

۴۱۳۴۴.....مشکیزوں پر بندھن لگالو اور دروازے بند کرلو جب رات سونے کا ارادہ ہو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک دو، کیونکہ شیطان آتا ہے اگر دروازہ کھلا پائے تو داخل ہوجاتا ہے اور اگر مشکیزہ پر بندھن لگا نہ دیکھے تو پی لیتا ہے اور اگر مشکیزہ پر بندھن ہو اور دروازہ بند ہو تو نہ دروازہ کھولتا ہے اور نہ مشکیزہ، پھر اگر تم میں سے کسی کو اس برتن کو جس میں پینے کی کوئی چیز ہو ڈھکنے کی کوئی چیز نہ ملے تو اس پر کوئی چھڑی رکھ دے۔

ابن حبان حاكم عن جابر

بیداری

۴۱۳۴۵.....آدمی جب نیند سے بیدار ہو کر کہے: اللہ پاک ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدر ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے

بندہ نے سچ کہااور شکرادا کیا۔الخرائطی فی مکارم الا خلاق عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۵۔

۴۱۳۴۶ تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہوتو کہے: تمام تعریفیں اللہ کیلئے جس نے ہماری روحیں واپس کیں اس کے بعد کہ ہم مردے تھے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی جحیفة

کلام:......ضعیف الجامع ۶۲۰۔

الاکمال

۴۱۳۴۷......انسان جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر، اور شیطان کہتا ہے، برائی سے آغاز کر، پس اگر وہ کہے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے میری جان کی موت کے بعد اسے زندہ کیا، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو ان روحوں کو روک لیتا ہے جن کے بارے موت کا فیصلہ کر چکا اور دوسروں کو ایک مقرر وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے، تو فرشتہ شیطان کو دھتکار کر اس شخص کی حفاظت کرنے لگتا ہے۔

ابوالشیخ فی الثواب عن جابر

۴۱۳۴۸......انسان جب اپنے گھر میں داخل ہوکر بستر کے پاس آتا ہے تو اس کا فرشتہ اور اس کا شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں، اس کا شیطان کہتا ہے: برائی پر (رات کا) اختتام کر، اور فرشتہ کہتا ہے: بھلائی پر اختتام کر، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیلئے کرتا ہے تو فرشتہ شیطان کو ہٹا دیتا اور اس شخص کی حفاظت کرنے لگتا ہے، پھر جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو پھر اس کا فرشتہ اور شیطان جلدی سے اس کی طرف آتے ہیں شیطان اس سے کہتا ہے: برائی سے آغاز کر اور فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر، پس اگر وہ کہہ لے: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے میری جان کی، موت کے بعد اسے زندگی بخشی اور اسے اس کی نیند میں موت نہیں دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھامے رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو شہید ہوگا اور اگر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو فضائل (کی گھڑیوں) میں نماز پڑھی۔بیہقی، ابن ماجة، ابویعلی و ابن السنی عن جابر

رات کے آخری اعمال اور صبح کے پہلے اعمال مراد ہیں۔

۴۱۳۴۹ جو مسلمان بھی رات میں بیدار ہوکر کہتا ہے: "اللہ اکبر وسبحان اللہ و لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد، یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر، ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ، استغفر اللہ الغفور الرحیم" تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح کھینچ نکالتے ہیں جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبادة ابن الصامت

۴۱۳۵۰......جو بیداری کے وقت کہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح اس کی طرف لوٹا دی ہو "لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد، بیدہ الخیر وھو علی کل شیءٍ قدیر" تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

الخطیب عن عائشة

۴۱۳۵۱......جو نیند سے بیدار ہوکر کہے: (اللہ) پاک ہے وہ ذات جو مردوں کو زندہ کرتی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جس دن مجھے میری قبر سے اٹھانا تو میرے سارے گناہ بخش دینا، اے اللہ جس دن مجھے میری قبر سے اٹھانا مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اے اللہ! جس دن بندوں کو اٹھائیں گے مجھے عذاب سے بچانا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: اور شکر ادا کیا۔ابن السنی عن ابی سعید

۴۱۳۵۲......جو شخص اپنی نیند سے بیدار ہوکر کہے: "تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے نیند و بیداری پیدا کی تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے صحیح سالم اٹھایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ مردوں کو زندہ کرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا۔

ابن السنی والدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۳۵۳......جس بندہ کی اللہ تعالیٰ روح واپس کردے اور وہ کہے: لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ' لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ابن السنی عن عائشۃ
کلام:......النافلۃ ۱۷۔

قسم......نیند و بے خوابی......از اکمال

۴۱۳۵۴......حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام سے رات میں گھبراہٹ کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے اور ان کا کہنا ہے کہ ایک دیو میرے بارے میں مکر کر رہا تھا، میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک تجاوز کرسکتا ہے نہ کوئی فاجر، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترے یا آسمان کی طرف چڑھے اور زمین میں پھیلی چیزوں اور جو چیزیں اس سے نکلتی ہیں اور رات دن کے فتنوں سے، اور رات دن میں آنے والوں کے شر سے، ہاں کوئی بھلائی لانے والا ہو اے رحمٰن! ابن سعد، طبرانی فی الکبیر، عبدالرزاق، بیھقی فی الشعب عن ابی رافع

۴۱۳۵۵......کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم سوتے وقت کہا کرو، کہو:" اللھم رب السماوات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر جمیع الانس والجن وان یفرط علی احد منھم وان لا یؤذینی عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک" (ابن سعد، طبرانی فی الکبیر عن خالد بن الولید، فرماتے ہیں میں رات بے خوابی کا شکار تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا)۔

۴۱۳۵۶......جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو: میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں اس کے غضب وعذاب، اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے گروہ سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں، تو تجھے کوئی نقصان نہیں دے گا بلکہ اس قابل ہے کہ تمہارے قریب نہیں آئے گا۔

مسند احمد ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن الولید بن الولید

۴۱۳۵۷......ولید بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی علیہ السلام سے رات میں بے خوابی اور پریشان کن خوابوں کی شکایت کی، یہ محمد بن حبان کی مرسل روایت ہے اور محمد بن المنکدر کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نیند میں ڈراؤنی چیزوں کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے کے لئے آؤ تو کہو:

"اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین واعوذبک رب ان یحضرون"
تو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا بلکہ اس قابل ہے کہ وہ تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔

ابن السنی وابو نصر السجزی فی الابانۃ عن محمد بن حبان مرسلاً، ابن السنی عن محمد بن المنکدر، ابن السنی عن ابن عمرو

۴۱۳۵۸......جب کوئی نیند میں ڈر جائے تو وہ کہہ لے:

بسم اللہ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وشر عقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون
تو وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ابن ابی شیبۃ، ترمذی حسن غریب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

نیند کی ممنوع چیزیں

۴۱۳۵۹......جو کسی ایسی چھت پر سویا جس کی فصیل نہیں تو (اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا) ذمہ اس سے بری ہے۔

بخاری فی الادب عن علی بن شیبان

کلام:......اسنی المطالب ۱۳۵۹۔

۴۱۳۶۰...... جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کے ہاتھ پر کھانے کی چیز کا اثر تھا پھر اسے کسی چیز نے کوئی نقصان پہنچایا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔بخاری فی الادب ترمذی، حاکم من ابی ھریرۃ

۴۱۳۶۱...... جس نے اس طرح رات گزاری کہ اس کے ہاتھ میں کھانے کی چیز کی بوتھی اور اسے کسی چیز نے نقصان پہنچایا تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

۴۱۳۶۲...... جو عصر کے بعد سویا اور اس کی عقل سلب ہوگئی تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ابو یعلی عن عائشۃ

کلام:......المشتھر ۱۶۵۔

۴۱۳۶۳...... جو اپنے بستر پر اللہ کا نام لئے بغیر سو گیا تو وہ قیامت کے روز اس کے نقصان کا باعث ہوگا، اور جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ قیامت کے روز اس کے نقصان کا سبب ہوگی۔ابو داؤد، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۶۴...... سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) نہ چھوڑو۔مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۱۳۶۵...... آپ نے تنہائی سے اور یہ کہ آدمی اکیلے رات گزارے، منع فرمایا ہے۔مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۳۶۶...... آپ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی چت لیٹ کر ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھے۔مسند احمد عن ابی سعید

۴۱۳۶۷...... آدمی چت لیٹ کر ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر نہ رکھے۔مسلم عن جابر

۴۱۳۶۸...... جب تم میں سے کوئی چت لیٹے تو ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں نہ رکھے۔ترمذی عن البراء، مسند احمد عن جابر، البزار عن ابن عباس

اس سے مراد پاؤں اٹھا کر رکھنا ہے جیسے متکبر لوگ بیٹھتے ہیں باقی ٹانگیں لمبی کر کے پاؤں پر پاؤں رکھنا ممنوع نہیں۔(۱۲)

الاکمال

۴۱۳۶۹...... جو بغیر فصیل والے مکان کی چھت پر سویا اور (گر کر) مر گیا تو اس پر کوئی ذمہ نہیں اور جو سمندر کے سفر میں طغیانی کے وقت نکلا تو اس پر بھی کوئی ذمہ نہیں۔ابو نعیم فی المعرفۃ عن محمد بن زھیر ابن ابی جبل، وقال: ذکرہ الحسن ابن سفیان فی الصحابۃ ولا اری لہ صحبۃ

۴۱۳۷۰...... جو بغیر فصیل کی چھت پر سویا اور (گر کر) مر گیا تو اس سے ذمہ بری ہے اور جس نے سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کیا تو اس سے (اللہ کی) پناہ بری ہے۔ مسند احمد عن زھیر بن عبداللہ عن بعض الصحابۃ

۴۱۳۷۱...... جس نے سمندر میں طغیانی کے وقت سفر کیا تو وہ اللہ کی پناہ سے خارج ہے اور جس نے گھر کی ایسی چھت پر رات بسر کی جس کی فصیل نہ تھی اور (گر کر) مر گیا تو وہ اللہ کی پناہ سے خارج ہے۔الباوردی عن زھیر بن ابی جبل

۴۱۳۷۲...... جو ایسی چھت پر سویا جس کی کوئی رکاوٹ نہیں اور وہ گر کر مر گیا تو وہ اللہ کی حفاظت سے خارج ہے، اور جس نے سمندر میں طغیانی کے دوران سفر کیا اور وہ ہلاک ہوا تو ذمہ داری حفاظت اس سے بری ہے۔

البغوی والباوردی، بیھقی فی الشعب، عن زھیر بن عبداللہ السفری وما لہ غیرہ

۴۱۳۷۳...... تمہارے گھروں میں ہر گز رات میں آگ جلتی ہوئی نہ رہے۔حاکم عن ابن عمر

۴۱۳۷۴...... چار کاموں میں شیطان انسان کا قصد کرتا ہے۔جب اکیلے سوئے، جب چت لیٹے اور جب زرد رنگ دار کپڑے میں سوئے اور زمین کی کھلی جگہ میں غسل کرے سو جس سے ہو سکے کہ وہ کھلی فضا میں نہ نہائے تو ایسا ہی کرے اور اگر نہانا ہی ہو تو (اپنے اردگرد) لکیر کھینچ لے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۷۵...... تم میں سے ہر گز کوئی زرد رنگ کے کپڑے میں نہ سوئے کیونکہ وہ جنات کے حاضر ہونے کی جگہ ہے۔ابو نعیم عن عصمۃ بن مالک

۴۱۳۷۶..... تم میں سے ہرگز کوئی چت لیٹ کر ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ نہ رکھے۔الشیرازی فی الالقاب عن عائشة

کلام: ..... راجع ۴۱۳۶۷۔

۴۱۳۷۷ ضبیب! (الٹا لیٹنا) جہنمیوں کا لیٹنا ہے۔ابن ماجة عن ابی ذر

۴۱۳۷۸ ضبیب! یہ کیسا لیٹنا ہے! یہ تو شیطان کی کروٹ ہے۔ابن ماجه عن ابی ذر

۴۱۳۷۹..... اٹھو! یہ جہنمی لوگوں کا سونا ہے یعنی منہ کے بل سونا۔ابن ماجة، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی امامة

۴۱۳۸۰..... تم یہ کیسے لیٹے ہو! اس سونے کی حالت کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔حاکم عن قیس الغفاری عن ابیه

۴۱۳۸۱..... اس طرح نہ لیٹو! یہ جہنمیوں کا لیٹنا ہے یعنی پیٹ کے بل۔البغوی، طبرانی فی الکبیر عن ابن طخفة الغفاری

۴۱۳۸۲..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا وہ رات سے صبح ہونے تک سویا رہا آپ نے فرمایا: شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہے۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

قسم در بیان ..... خواب

۴۱۳۸۳ (سچا اچھا) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور خیال پراگندہ شیطان کی جانب سے ہے سو جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ بیداری کے وقت تین بار اپنے دائیں طرف تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ کی اس خواب کے شر سے پناہ طلب کرو اسے نقصان نہیں دے گی۔
بیهقی، ابو داؤد ترمذی عن ابی قتادة

۴۱۳۸۴ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے سو جو کوئی خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے کچھ نقصان نہیں دے گی اور نہ کسی کو اس کی اطلاع کرے، اور جب اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو اور اپنے کسی محبوب شخص کو اس کی اطلاع کرے۔مسلم عن ابی قتادة

۴۱۳۸۵ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت، دل کی بات، اور شیطان کی طرف سے ڈراوا، سو جو کوئی اچھا خواب دیکھے تو جس سے چاہے بیان کر دے اور اگر کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے اور اٹھ کر نماز پڑھے، مجھے طوق سے نفرت ہے اور بیڑی مجھے پسند ہے بیڑی دز نجیر دین میں ثابت قدمی ہے۔ترمذی، ابن ماجة عن ابی هریرہ

۴۱۳۸۶..... جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، اور جس پہلو پر لیٹا تھا اسے بدل لے۔مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة عن جابر

۴۱۳۸۷ جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو پہلو بدل کر اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ طلب کرے۔ابن ماجه عن ابی هریرة

۴۱۳۸۸ جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے دائیں طرف تین بار تھتکار دے پھر کہے:

اللهم انی اعوذ بک من الشیطان وسیئ الاحلام

اے اللہ میں شیطان اور برے خوابوں سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں)، اسے کچھ نقصان نہیں دے گا۔ابن السنی عن ابی هریرة

کلام: ضعیف الجامع ۴۹۸۔

اچھے اور برے خواب

۴۱۳۸۹ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پراگندہ خیال شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، سو جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے بائیں طرف

تھتکارے اور شیطان مردود سے تین بار اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور جس کروٹ پر تھا اسے بدل لے۔ابن ماجۃ عن ابی قتادۃ

۴۱۳۹۰.....خواب کی جب تک تعبیر نہ دی جائے تو وہ پرندہ کے پاؤں میں (کسی چیز کی مانند) ہے جب اس کی تعبیر دے دی جاتی ہے تو واقع ہوجاتی ہے لہٰذا کسی محبت کرنے والے اور سمجھدار سے بیان کر۔ابو داؤد، ابن ماجۃ عن ابی رزین

۴۱۳۹۱.....جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو شیطان کا کھیلنا کسی سے بیان نہ کرے۔مسلم، ابن ماجۃ عن جابر

۴۱۳۹۲..... تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسے بیان کردے اور اس کی اطلاع دے دے، اور جب کوئی برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان کرے اور نہ کسی کو اطلاع دے۔نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۹۳.....جب تم میں سے کسی کے ساتھ اس کے خواب میں شیطان کھیلے تو لوگوں سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔مسلم، ابن ماجۃ عن جابر

۴۱۳۹۴.....خواب تعبیر کے مطابق واقع ہوجاتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنا ایک پاؤں اٹھائے اور اس انتظار میں ہو کہ اسے کب رکھے سو جب کوئی خواب دیکھے تو صرف خیر خواہ یا عالم سے بیان کرے۔حاکم عن انس

۴۱۳۹۵.....خواب صرف عالم اور خیر خواہ سے بیان کرنا۔ترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۹۶.....جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اس پر الحمدللہ کہے اور اسے بیان کردے اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے تھی تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو یہ اسے نقصان نہیں دے گا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی سعید

۴۱۳۹۷.....جب کوئی خواب میں ڈر جائے تو وہ کہے: ''اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و عقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون'' تو وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ترمذی عن ابن عمرو

۴۱۳۹۸.....تم میں سے کسی کا شیطان قصد کرتا ہے پس وہ ڈر جاتا ہے اور صبح اٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے۔ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۱۳۹۹.....خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ شیطان کی طرف سے ڈراوے ہوتے ہیں تاکہ انسان کو غمزدہ کرے، ان میں بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ جن کاموں کا انسان بیداری میں قصد کرتا ہے انہیں خواب میں دیکھ لیتا ہے ان میں سے بعض خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ابن ماجۃ عن عوف بن مالک

۴۱۴۰۰.....سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

بخاری عن ابی سعید مسلم عن ابن عمرو ابی ھریرۃ، ابن ماجۃ عن ابی رزین، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۱۴۰۱.....اچھے خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ابن النجار عن ابن عمر

۴۱۴۰۲.....مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

مسند احمد، بیھقی عن انس، مسند احمد بیھقی، ابو داؤد، ترمذی عن عبادۃ بن الصامت، مسند احمد، بیھقی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۱۴۰۳.....نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہوتا ہے۔ابن ماجۃ عن ابی سعید

۴۱۴۰۴.....اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہوتا ہے۔مسند احمد، ابن ماجۃ عن ابن عمر، مسند احمد عن ابن عباس

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۸۶۔

۴۱۴۰۵.....نیک مومن کا خواب اللہ تعالیٰ کی خوشخبری ہے اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۔

الحکیم، طبرانی فی الکبیر عن العباس بن عبدالمطلب

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۰۷۹

۴۱۴۰۶.....مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے اور وہ پرندہ کے پاؤں پر اٹکا ہوتا ہے جب تک اسے بیان نہ کیا جائے، جب بیان کردیا جائے تو گر جاتا ہے لہٰذا کسی عقلمند سے یا دوست سے بیان کر۔ترمذی، عن ابی رزین

۴۱۴۰۷.....نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے سو میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی لیکن مبشرات مسلمان آدمی کا خواب ہے اور وہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔مسند احمد، ترمذی حاکم عن انس

۴۱۴۰۸.....نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔مسند احمد، بخاری نسائی، ابن ماجۃ عن انس

یعنی جیسے انبیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں اسی طرح نیک لوگوں کے خواب ہوتے ہیں۔

۴۱۴۰۹.....لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے صرف اچھے خواب رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں خبردار! میں نے قرآن مجید کو رکوع اور سجدہ میں پڑھنے سے منع کیا ہے، رکوع میں تو رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں دعا کی کوشش کرو وہ اس لائق ہے کہ اسے تمہارے لئے قبول کیا جائے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عباس

۴۱۴۱۰.....دنیا کی بشری وخوشخبری اچھا خواب ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۱۴۱۱.....مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور اسے جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندہ کے پاؤں پر اٹکا ہے اور جب بیان کیا جائے تو پیش آجاتا ہے۔ترمذی، حاکم عن ابی رزین

الاکمال

۴۱۴۱۲.....نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔ابن ماجۃ، ابویعلی، ابن ابی شیبۃ عن ابی سعید

۴۱۴۱۳.....نیک خواب جس سے کسی بندہ کو بشارت دی جائے وہ نبوت کا انچاسواں حصہ ہے۔ابن جریر عن ابن عمرو

۴۱۴۱۴.....سچا اچھا خواب نبوت کا پچھترواں حصہ ہے۔ابن ابی شیبۃ، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۱۴۱۵.....جس خواب سے مؤمن کو بشارت دی جاتی ہے وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے سو جس نے کوئی ایسی چیز دیکھی تو وہ کسی محبت کرنے والے سے بیان کردے، اور جس نے اس کے علاوہ کوئی چیز دیکھی تو وہ شیطان کی طرف سے تھی تاکہ وہ اسے غمگین کرے پس وہ اپنے دائیں طرف تین بار تھوک ساد ے اور خاموش رہے، کسی سے بیان نہ کرے۔بیہقی فی الشعب عن ابن عمرو

۴۱۴۱۶.....خواب پرندہ کے پاس سے اٹکا ہوا ہوتا ہے جب تک اسے بیان نہ کیا جائے پس جب اسے بیان کردیا جاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے لہٰذا صرف عالم، خیرخواہ یا عقلمند سے بیان کیا جائے اور اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔مسند احمد، عن ابی رزین

۴۱۴۱۷.....خواب کی تین قسمیں ہیں بعض خواب وہ ہوتے ہیں جو آدمی کی اپنے دل کی باتیں ہوتی ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں، اور ان میں سے کچھ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں سو اگر کوئی بری چیز دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، تو اس کے بعد وہ اسے کچھ نقصان نہیں دے گا۔

اور ان میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں، نیک آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے سو تم میں سے جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کسی سمجھدار یا خیرخواہ سے بیان کردے اور وہ بھلائی کی بات کہے۔الحکیم، بیہقی عن ابی قتادۃ

۴۱۴۱۸.....نبوت میں سے سوائے خوشخبریوں کے کچھ نہیں بچا، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! خوشخبریوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اچھا خواب۔ بخاری عن ابی ہریرۃ

مبشرات منامیہ

۴۱۴۱۹.....میرے بعد مبشرات میں سے صرف سچا خواب بچا ہے جسے کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔بیہقی فی الشعب عن عائشۃ

۴۱۴۲۰ نبوت ختم ہوگئی میرے بعد سوائے مبشرات کے کوئی نبوت نہیں کسی نے کہا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اچھا خواب جسے کوئی

شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔طبرانی فی الکبیر، ضیاء عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید

۴۱۴۲۱۔۔۔۔۔خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے جو نبوت کا سترواں حصہ ہے اور تمہاری یہ آگ جہنم کی لپٹ کا سترواں حصہ ہے اور جو کوئی نماز کے انتظار میں مسجد آیا تو وہ نماز میں شامل ہے جب تک بے وضو نہ ہو اور جو نماز کے بعد پیچھے ہٹ کر (دعا و استغفار کے لئے) بیٹھا تو وہ بھی نماز (کے حکم) میں ہے جب تک بے وضو نہ ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۱۴۲۲۔۔۔۔۔میرے بعد نبوت نہیں صرف مبشرات ہیں (اور وہ) اچھے خواب ہیں۔سعید بن منصور مسند احمد وابن مردویه عن ابی الطفیل

۴۱۴۲۳۔۔۔۔۔میرے بعد نبوت میں سے مبشرات رہ گئی ہیں (اور وہ) اچھے خواب ہیں جنہیں کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھائے جائیں۔

مسند احمد والخطیب عن عائشة

۴۱۴۲۴۔۔۔۔۔نبوت کی مبشرات میں سے صرف اچھا خواب رہ گیا ہے جسے کوئی مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔

نسائی عن ابی الطفیل عن حذیفة

۴۱۴۲۵۔۔۔۔۔اچھا خواب خوشخبری ہے جسے مسلمان دیکھے یا اسے دکھایا جائے اور آخرت میں جنت ہے۔بیهقی فی الشعب عن ابی الدرداء

۴۱۴۲۶۔۔۔۔۔جو اچھے خوابوں پر ایمان نہیں رکھتا وہ (گویا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا۔الدیلمی عن عبدالرحمن بن عائذ

۴۱۴۲۷۔۔۔۔۔جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا تم میں سے سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو بات کا سب سے سچا ہوگا اور مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین قسمیں ہیں سو اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی بشارت ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جس سے غم ہوتا ہے اور ایک خواب دل کی باتیں ہوتا ہے۔

سو جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اٹھ کر تھتکارے اور لوگوں سے بیان نہ کرے، اور مجھے بیڑی پسند ہے اور طوق سے نفرت ہے بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، عن ابی هریرة

۴۱۴۲۸۔۔۔۔۔خواب کی تین قسمیں ہیں، سچے، دل کی باتیں اور شیطان کی طرف غمگین کرنے والا خواب، سو جو کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے مجھے (خواب میں) بیڑی پسند اور طوق سے نفرت ہے، بیڑی دین میں ثابت قدمی (کی علامت) ہے۔

ترمذی حسن صحیح عن ابی هریرة

۴۱۴۲۹۔۔۔۔۔روحوں پر جو شیطان مقرر کیا گیا ہے اس کا نام "لہو" ہے اسے خیال ہوتا ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ اسے اوپر لے جایا جا رہا ہے پس اگر سیڑھی آسمان تک پہنچ جائے اور جو کچھ دیکھا تو وہ سچا خواب ہے۔الحکیم عن ابی سلمة بن عبدالرحمن مرسلاً

۴۱۴۳۰۔۔۔۔۔جو بندہ اور بندی سوتی ہے جب اچھی طرح سو جاتی ہے تو دیکھتی ہے کہ اس کی روح کو عرش پر لے جایا گیا، جو عرش سے پہلے نہ جاگ جائے تو یہ سچا خواب ہے اور جو عرش سے پہلے جاگ جائے تو وہ جھوٹا خواب ہے۔طبرانی فی الاوسط، حاکم وتعقب عن علی

۴۱۴۳۱۔۔۔۔۔اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو کسی محبت کرنے والے سے بیان کرے، اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے دائیں طرف تین بار تھتکارے اور شیطان مردود اور اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔کسی سے خواب بیان نہ کرے اس کا اسے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ابوداؤد طیالسی، مسند احمد مسلم، بن احبان عن ابی قتادة

۴۱۴۳۲۔۔۔۔۔یہ (برا خواب) شیطان کی طرف سے تھا سو جو کوئی برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس کا سر کاٹ دیا گیا اور اسے لڑھکایا گیا اور میں اس کے پیچھے آ رہا ہوں آپ نے اس سے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۱۴۳۳۔۔۔۔۔نیند میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کود کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔حاکم والخطیب عن جابر

۴۱۴۳۴۔۔۔۔۔جو کوئی برا خواب دیکھے وہ اپنی بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، اور اپنی اس کروٹ کو بدل لے جس پر وہ تھا۔ابن ابی شیبة وعبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجة ابن حبان عن جابر

۴۱۴۳۵ ..... جوکوئی براخواب دیکھے وہ اپنے دائیں طرف تین بارتھتکاردے اور جودیکھا اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۱۴۳۶ ..... جب کوئی خواب میں بری چیز دیکھے تو وہ کہے: میں اس کی پناہ چاہتا ہوں جس کی پناہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اوراس کے رسولوں نے طلب کی اس چیز کے شر سے جومیں نے اپنے اس خواب میں دیکھی یہ کہ مجھے دنیا وآخرت میں کوئی مصیبت پہنچے، اوراپنے بائیں طرف تین بار تھتکاردے وہ اسے انشاء اللہ کچھ نقصان نہیں دے گا۔ الدیلمی عن ابی ھریرة

۴۱۴۳۷ ..... جس نے خواب میں کوئی بھلائی دیکھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اوراس کا شکر کرے اور جس نے کوئی بری چیز دیکھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اورکسی سے اس کا ذکر نہ کرے اسے کوئی نقصان نہیں دے گی۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرة

۴۱۴۳۸ ..... سب سے سچے خواب دن کے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دن میں وحی کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

حاکم فی تاریخه والدیلمی عن جابر

خواب کی تعبیر دیندار شخص سے پوچھی جائے

۴۱۴۳۹ ..... خواب کی جیسی تعبیر کی جائے ویسے واقع ہوجاتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنا ایک پاؤں اٹھائے اوراس انتظار میں ہو کہ اسے کب رکھے سو جب کوئی خواب دیکھے تو اسے کسی خیر خواہ یا عالم سے بیان کرے۔ حاکم عن انس

۴۱۴۴۰ ..... جس نے اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائی جواس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔ دارقطنی الافراد عن انس
یعنی جھوٹے خواب بنا بنا کر لوگوں سے بیان کیے تاکہ لوگ بڑا بزرگ کہیں۔

۴۱۴۴۱ ..... جس نے اپنی آنکھوں وہ چیز دکھائی جوانہوں نے نہیں دیکھی تو اسے مکلف کیا جائے گا کہ وہ قیامت کے روز دوجَووں کے درمیان گرہ لگائے۔

ابن جریر عن ابن عباس

۴۱۴۴۲ ..... جس نے جان بوجھ کر کوئی خواب گھڑا اسے اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ جوکو گرہ دے اورعذاب دیا جائے وہ گرہ نہیں لگا سکے گا۔

ابن جریر عن ابن عباس

۴۱۴۴۳ ..... جس نے اپنے خواب (کے بارے) میں جھوٹ بولا، اسے دوجَووں کے درمیان گرہ لگانے کا کہا جائے گا۔

ابن جریر، عن ابی ھریرة

۴۱۴۴۴ ..... جس نے اپنے خواب کے متعلق جھوٹا قصہ کہا اسے ایک جودے کر کہا جائے کہ وہ اس کے کناروں میں گرہ لگائے تو اسے عذاب دیا جائے گا کہ وہ ان کے کناروں میں گرہ لگائے لیکن وہ کبھی بھی گرہ نہ لگا سکے گا۔ ابن جریر عن ابی ھریرة

۴۱۴۴۵ ..... سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کے متعلق (افتراء باندھے) جھوٹ گھڑے کہے: میں نے (یہ) دیکھا اوراس نے (کچھ) نہیں دیکھا، اور والدین پر جھوٹ گھڑے یا کہے کہ اس نے میری بات سنی حالانکہ اس نے میری بات نہیں سنی۔

مسند احمد، حاکم عن واثلة

یعنی رسول اللہ ﷺ کی نسبت جھوٹ بول کہے کہ آپ نے یوں فرمایا تھا۔

خواب کی تعبیراور مطلب

۴۱۴۴۶ ..... اچھے بال، اچھا چہرہ، اچھی زبان (خواب میں دیکھنا) مال (کی علامت) ہے اور مال (دیکھا تو) مال ہی ہے۔

ابن عساکر عن انس

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۷۱۸، المغیر ۵۶۔

۴۱۴۴۷......خواب چھ طرح (کی تعبیر رکھتے) ہیں، عورت، بھلائی، اونٹ جنگ، دودھ فطرت سبزہ جنت، کشتی نجات اور کھجور (کا دیکھنا) رزق (کی علامت) ہے۔ابویعلی فی معجمہ عن رجل من الصحابة

کلام:.......ضعیف الجامع ۲۱۴۷۔

۴۱۴۴۸......(خواب میں) دودھ پینا صرف ایمان ہے جس نے خواب میں دودھ پیا تو وہ اسلام اور فطرت پر ہے اور جس نے اپنے ہاتھ میں دودھ لیا تو وہ اسلامی احکام پر عمل پیرا ہے۔فردوس عن ابی ھریرة

کلام:.......تذکرۃ الموضوعات ۱۴۶، التنزیہ ۲/۳۰۸۔

۴۱۴۴۹......خواب میں دودھ (دیکھنا) فطرت ہے۔البزار عن ابی ھریرة

۴۱۴۵۰......جب (قیامت کا) زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان آدمی کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا تم میں سب سے سچے شخص کے خواب سچے ہوں گے۔ بیھقی، ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۱۴۵۱......مومن کا خواب، نیند میں اس کے رب کا اس سے کلام ہے۔طبرانی فی الکبیر وایضاً عن عبادة بن الصامت

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۰۷۸۔

۴۱۴۵۲......دنیا کی بشارت اچھا خواب ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۱۴۵۳......نبوت ختم ہوگئی اور سچے خواب رہ گئے ہیں۔ابن ماجة عن امن کرز

۴۱۴۵۴......نبوت ختم ہوگئی میرے بعد مبشرات کے سوا کوئی نبوت (جیسی) چیز نہیں۔(مبشرات وہ) سچا خواب جسے کوئی شخص دیکھے یا اسے دکھایا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن حذیفة بن اسید

۴۱۴۵۵ ... نبوت میں سے صرف مبشرات رہ گئی ہیں (یعنی) سچا خواب۔بخاری عن ابی ھریرة

۴۱۴۵۶......سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی۔مسند احمد عن ابن عمر

۴۱۴۵۷... جس نے جھوٹا خواب بنایا قیامت کے روز اسے اس کا مکلف بنایا جائے گا کہ وہ دو جوؤں کے درمیان گرہ لگائے وہ ہرگز نہیں لگا سکے گا۔

۴۱۴۵۸ ... جس نے اپنے خواب کے بارے میں جھوٹ بولا اسے قیامت کے روز اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ وہ جو میں گرہ لگائے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن علی

۴۱۴۵۹......جس نے اپنے خواب کے بارے میں جان بوجھ کر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنالے۔مسند احمد عن علی

کلام:.......ضعیف الجامع ۵۸۱۹۔

۴۱۴۶۰......لوگو! نبوت کی بشارتوں میں سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں، خبردار! مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے سو رکوع میں (اپنے) رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں دعا کی کوشش کرو وہ تمہارے حق میں قبول ہونے کے لائق ہے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

۴۱۴۶۱......اچھا خواب بشارت ہے جسے مسلمان دیکھتا یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ابن جریر عن ابی ھریرة

الاکمال

۴۱۴۶۲ تم نے جو نرم، وسیع، نہ ختم ہونے والا راستہ دیکھا تو یہ وہ چیز یعنی ہدایت ہے جس نے تمہیں اس پر ابھارا اور تم اس پر قائم ہو، اور چراگاہ

جوتم نے دیکھی تو وہ دنیا اور اس کی خوش عیشی ہے میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم گزر گئے نہ ہم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور نہ وہ ہمارے ساتھ چمٹی، نہ ہم نے اس کا ارادہ کیا اور نہ اس نے ہمارا قصد کیا، پھر ہمارے بعد دوسرا گھڑ سواروں کا گلہ آیا جو تعداد میں ہم سے کئی زیادہ تھے، تو وہ چراگاہ میں سے کھانے لگے اور کچھ نے مٹھی بھر گھاس لی، اور اس طرح نجات پا گئے۔

پھر لوگوں کا بڑا ریلا آیا تو چراگاہ میں دائیں بائیں پھیل گئے، اور تم صحیح راستہ پر چل نکلے اور اسی پر چلتے رہو گے یہاں تک مجھ سے آملو گے، اور جو منبر تم نے دیکھا کہ جس میں سات سیڑھیاں ہیں، اور میں سب سے اوپر والی نشست پر ہوں، سو دنیا کے سات ہزار سال ہیں اور میں ان میں سے آخری ہزار وے سال میں ہوں۔ اور جو شخص تم نے میری دائیں جانب دیکھا جس کا رنگ گندم گوں لمبی مونچھوں والا تو وہ موسیٰ (علیہ السلام) تھے جب بات کرتے تو لوگوں پر چھا جاتے یہ اللہ تعالیٰ کے ان سے کلام کرنے کی فضیلت کی وجہ سے اور میری بائیں جانب جو تم نے بے حد میانے قد والا نوجوان دیکھا جس کے چہرہ پر زیادہ تل تھے گویا اس نے اپنے بالوں کو پانی سے سیاہ کر رکھا ہے تو وہ عیسیٰ بن مریم تھے ہم ان کی عزت اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت بخشی ہے۔

وہ بوڑھا شخص جو تم نے شکل وصورت میں زیادہ میرے مشابہ دیکھا تو وہ ہمارے باپ ابراہیم تھے ہم سب ان کی پیروی اور ان کے پیچھے چلتے ہیں، اور وہ اونٹنی جو تم نے دیکھی میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں تو وہ قیامت ہے، ہم پر قائم ہوگی، میرے بعد نہ کوئی نبی، نہ کوئی امت اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن الضحاک بن نوفل

۴۱۴۶۳۔۔۔۔۔ جو دیکھے وہ دودھ پیتا ہے تو وہ فطرت پر ہے اور جو دیکھے کہ اس پر لوہے کی زرہ ہے تو وہ لوہے کہ قلعہ میں ہے اور جو کوئی عمارت بنانا چاہے تو وہ بھلائی کا کام ہے جو وہ کرتا ہے اور جو دیکھے کہ وہ ڈوب رہا ہے تو وہ آگ میں ہے اور جس نے مجھے دیکھا سو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔

ابو الحسن بن سفیان والرویانی، طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن عبداللہ بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن جدہ

۴۱۴۶۴۔۔۔۔۔ خواب میں سبزہ، جنت، کھجور رزق، دودھ فطرت، کشتی نجات اونٹ لڑائی، عورت بھلائی اور زنجیر دین میں ثابت قدمی اور طوق (کا دیکھنا) مجھے اچھا نہیں لگتا۔ الحسن بن سفیان عن رجل من الصحابة

۴۱۴۶۵۔۔۔۔۔ تم نے اچھی چیز دیکھی! فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جسے وہ دودھ پلائے گی۔ (ابن ماجۃ عن ام الفضل، فرماتی ہیں: کہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے دیکھا کہ میرے گھر میں آپ کے اعضاء کا ایک ٹکڑا ہے تو اس پر آپ نے یہ فرمایا)۔

۴۱۴۶۶۔۔۔۔۔ میں نے دیکھا کہ میرے پاس کھجوروں کا پیمانہ لایا گیا تو میں نے ان کی گٹھلیاں نکال کر اپنے منہ میں رکھ لیں تو میں نے ان میں ایک گٹھلی پائی تو اسے پھینک دیا، حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا: وہ آپ کا لشکر ہے جسے آپ نے روانہ فرمایا، وہ سلامتی سے مال غنیمت حاصل کریں گے پھر ایک شخص سے ملیں گے جو انہیں آپ کے ذمہ کا حوالہ دے گا تو وہ اسے چھوڑ دیں گے پھر وہ ایک اور آدمی سے ملیں گے تو وہ بھی انہیں آپ کے ذمہ کا حوالہ دے گا تو وہ اسے بھی چھوڑ دیں گے، آپ نے فرمایا فرشتہ نے ایسا ہی کہا۔

مسند احمد والدارمی عن جابر

۴۱۴۶۷۔۔۔۔۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک دنبے کے پیچھے ہوں اور میری تلوار کی نوک ٹوٹ گئی جس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ میں قوم کا سردار قتل کروں گا اور اپنی تلوار کی نوک کی تعبیر یہ کی میرے خاندان کا ایک شخص قتل کیا جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن انس

۴۱۴۶۸۔۔۔۔۔ میں نے دیکھا کہ میری تلوار ٹوٹ گئی، یہ مصیبت ہے اور میں نے ایک گائے ذبح ہوتے دیکھی، اور اپنے اوپر زرہ دیکھی اور وہ تمہارا شہر ہے جس تک وہ انشاء اللہ نہیں پہنچیں گے، آپ نے یہ احد کے دن ارشاد فرمایا۔ حاکم عن ابن عباس

۴۱۴۶۹۔۔۔۔۔ میں نے دیکھا کہ میں مضبوط زرہ میں ہوں جس کی تعبیر میں نے مدینہ کی، اور میں نے دیکھا کہ ایک دنبے کے پیچھے ہوں جس کی تعبیر یہ کی کہ یہ لشکر کا سردار ہے اور میں نے دیکھا کہ میری تلوار ذوالفقار میں دانندانہ پڑ گیا، جس کی تعبیر میں نے تم میں نقصان سے کی، اور میں نے ایک گائے ذبح ہوتی دیکھی، جو لشکر ہے، اللہ کی قسم بھلائی ہے۔ حاکم، بیھقی عن ابن عباس

تعبیر بتانے والے کے لئے ادب

۴۱۴۷۰......تمہیں بھلائی حاصل ہوگی اور برائی سے بچائے جاؤ گے بھلائی ہمارے لئے اور برائی ہمارے دشمنوں کے لئے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے اپنا خواب بیان کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن الضحاک

۴۱۴۷۱......عائشہ! جب تم لوگ خواب کی تعبیر کرنے لگو تو اچھی تعبیر کرو کیونکہ جیسی خواب کی تعبیر کی جاتی ہے خواب والے کے ساتھ پیش آ جاتی ہے۔ ابونعیم عن عائشۃ

خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۴۱۴۷۲......جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجۃ عن جابر

۴۱۴۷۳......جس نے مجھے دیکھا تو وہ میں ہی ہوں کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ

۴۱۴۷۴...... جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس

۴۱۴۷۵......جس نے مجھے دیکھا تو اس نے سچ دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں دکھائی نہیں دیتا۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی قتادۃ

۴۱۴۷۶...... جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو وہ بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ بیہقی، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ

یہ حدیث نبی علیہ السلام کی حیات تک محدود تھی اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ یا قیامت کے دن دیکھے گا۔

الاکمال

۴۱۴۷۷......جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔

مسند احمد والسراج والبغوی، دارقطنی فی الافراد، ابن ابی شیبۃ، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی مالک اشجعی عن ابیہ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۸۔

۴۱۴۷۸......جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ ابن ابی شیبۃ عن ابن مسعود وابی ہریرۃ وجابر

۴۱۴۷۹......جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔ ابن النجار عن البراء

۴۱۴۸۰......جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔ سعید بن منصور عن البراء

۴۱۴۸۱......جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو ایسا ہے جیسا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا اور جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ میں مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو وابن عساکر عن ابن عمر، ابن ماجۃ، ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر عن ابی جحیفۃ

۴۱۴۸۲......جس نے مجھے خواب دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا۔ الدارمی عن ابی قتادۃ، طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرۃ

۴۱۴۸۳......جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے (گویا) مجھے بیداری میں دیکھا۔ الدارمی عن ابی قتادة، طبرانی فی الکبیر عن ابی قتادة

۴۱۴۸۴ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہوسکتا، اور جس نے ابوبکر الصدیق کو خواب میں دیکھا تو اس نے انہی کو دیکھا کیونکہ شیطان ان کی صورت میں بھی نہیں آسکتا۔ الخطیب و الدیلمی عن حذیفة

۴۱۴۸۵ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے سچ دیکھا کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔ مسند احمد عن ابی ھریرة

۴۱۴۸۶......جس (موحد مسلمان) نے مجھے خواب دیکھا وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور جس نے میری وفات کے بعد میری (قبر کی) زیارت کی تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے اور جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا، نیک مومن کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے اور جب زمانہ قریب ہوگا تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا سب سے سچے خواب اس شخص کے ہوں گے جو سب سے زیادہ سچا ہوگا۔ الدیلمی عن یحیٰی بن سعید العطار عن سعید بن میسرة وھما واھیان. عن انس

۴۱۴۸۷......جس (موحد و مسلمان) نے مجھے خواب میں دیکھا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

ابن عساکر من طریق یحیی بن سعید العطار عن سعید بن میسرة وھما واھیان عن انس

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۵۳۰۹۔

۴۱۴۸۸......جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ میں ہر صورت میں دکھائی دیتا ہوں۔ ابونعیم عن ابی ھریرة

۴۱۴۸۹......جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے سچ دیکھا، شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ثابت بن عبیدة بن ابی بکرة عن ابیه عن جده

۴۱۴۹۰......شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا سو جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔ ابن ابی شیبة عن ابن عباس

وہ خواب جو نبی ﷺ نے دیکھے

۴۱۴۹۱...... میں نے دیکھا کہ رات گویا میں عقبہ بن نافع کے گھر ہوں اور میرے پاس ابن طاب والی کھجور لائی گئی تو میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ ہمارے لئے دنیا میں کامیابی اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین بہت اچھا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس

۴۱۴۹۲......میں نے رات دو شخص دیکھے جو میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پاک زمین کی طرف نکال کرلے گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور ایک اس کے سر کے پاس کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک آنکس (لوہے کی چھوٹی سلاخ جو سرے سے مڑی ہوئی ہو جس سے آگ نکالی جاتی ہے) وہ اسے اس شخص کی باچھ میں داخل کرکے اس کی گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے پھر اسے نکال کر دوسری باچھ میں داخل کرتا ہے یہ باچھ (اتنے میں) جڑ جاتی ہے، اس کے ساتھ بھی وہی کرتا ہے۔

میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں، میں ان کے ساتھ چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص چت لیٹا ہے اور (اس کے پاس) ایک شخص کھڑا ہے اس کے ہاتھ میں سیب جتنا پتھر یا چٹان ہے وہ اس کے ذریعہ اس کا سر کچلتا ہے تو پتھر لڑھک کر چلا جاتا ہے اتنے میں کہ وہ شخص پتھر اٹھا کر (واپس) لائے اس کا سر پہلے جیسا ہو جاتا ہے تو وہ پھر اس کے ساتھ اسی طرح کرتا ہے، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں، تو میں ان کے ساتھ چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گھر تنور کی مانند بنا ہے اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ ہے اس کے نیچے والے حصہ میں آگ جل رہی ہے اس میں ننگے مرد و عورتیں ہیں جب اس میں آگ بھڑکتی ہے تو وہ اتنے اوپر آجاتے ہیں جیسا نکلنے والے ہیں جب آگ بجھ جاتی ہے تو وہ واپس لوٹ جاتے ہیں، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلیں تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔

کیا دیکھتا ہوں کہ خون کی ایک نہر ہے اس میں ایک شخص ہے اور اس کے کنارے پر ایک آدمی ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہیں، پھر وہ شخص جو نہر میں ہے وہ (کنارے کا) رخ کرتا ہوا نکلنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے منہ میں پتھر پھینکے جاتے ہیں تو واپس لوٹ جاتا ہے وہ شخص

اس کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا: چلیں، چنانچہ میں چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سرسبز باغ ہے اس میں ایک بہت بڑا درخت ہے اس کی جڑ کے پاس ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور اس کے پاس بہت سے بچے ہیں اور قریب ہی میں ایک شخص ہے جس کے سامنے آگ ہے وہ آگ کرید اور سلگا رہا ہے، پھر وہ مجھے اس درخت پر لے گئے وہاں مجھے ایک ایسے گھر میں لے گئے کہ میں نے اس سے خوبصورت گھر نہیں دیکھا، جس میں مرد، بوڑھے نوجوان، بچے اور عورتیں ہیں، پھر مجھے وہاں سے نکال لائے، پھر مجھے درخت پر لے گئے اور ایک اور گھر میں لے گئے جو زیادہ بہتر اور افضل تھا اس میں بوڑھے اور جوان ہیں میں نے ان سے کہا: تم دونوں نے مجھے رات بھر اپنے ساتھ رکھا، جو چیزیں میں نے دیکھیں جو مجھے ان کے بارے میں بتاؤ! انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔

پہلا شخص جسے آپ نے دیکھا وہ بڑا جھوٹا تھا وہ جھوٹ بولتا اور آس پاس علاقوں میں اس کا جھوٹ نقل کیا جاتا، جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا وہ قیامت تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جو معاملہ فرمائیں، اور وہ شخص جو چت لیٹا ہوا تھا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ قرآن دیا تو وہ رات میں اس سے (غافل ہوکر) سوگیا اور دن میں اس پر عمل نہیں کیا، جو کچھ آپ نے اس کے ساتھ ہوتے دیکھا وہ قیامت تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔

اور جو لوگ آپ نے تنور (نما گھر) میں دیکھے وہ زنا کار تھے اور جو شخص نہر میں آپ نے دیکھا تو وہ سود خور تھا اور جو بزرگ آپ نے درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے دیکھے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو بچے آپ نے دیکھے وہ لوگوں کی اولاد تھی اور جو شخص آپ نے آگ سلگاتا دیکھا تو وہ جہنم کا داروغہ (مالک) فرشتہ ہے اور جس گھر میں آپ پہلے داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور دوسرا گھر وہ شہداء کا مقام تھا، اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ پھر انہوں نے کہا: اپنا سر اٹھایئے، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کی سی صورت نظر آئی، تو انہوں نے کہا: یہ آپ کا گھر ہے میں نے کہا: مجھے اس میں جانے دو! انہوں نے کہا: ابھی آپ کی کچھ عمر باقی ہے جسے آپ نے مکمل نہیں کیا اگر آپ اسے مکمل کر چکے ہوتے تو اس میں داخل ہو جاتے۔ مسند احمد بخاری عن سمرة

کلام: ......راجع ۳۹۷۹۴۔

۴۱۴۹۳......میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے اسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجوریں ہیں تو مجھے فوراً خیال ہوا کہ یہ یمامہ یا ہجر ہے تو وہ مدینہ یثرب تھا، میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار لہرائی جس کا کنارہ ٹوٹ گیا تو اس کی تعبیر وہ نکلی جو مسلمانوں کو احد میں مصیبت پہنچی، پھر میں نے دوسری مرتبہ تلوار لہرائی تو وہ پہلے سے اچھی ہوگئی تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح اور مسلمانوں کا اجتماع ہے اور میں نے اس میں ایک گائے دیکھی اللہ کی قسم! خیر ہو! تو وہ احد کے روز مسلمانوں کا نکلنا ہے اور خیر وہ جو اللہ تعالیٰ نے عطاء کرنا ہے اور سچائی کا ثواب، اور جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے روز عطا کیا۔ بخاری، ابن ماجة عن ابی موسیٰ

۴۱۴۹۴...... میں نے دیکھا کہ گویا میں مضبوط زرہ میں ہوں اور ایک گائے ذبح ہوتے دیکھی، جس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ مضبوط زرہ مدینہ ہے اور گائے نکلنا ہے اللہ تعالیٰ خیر کرے۔ مسند احمد، نسائی والضیاء عن جابر

فصل دوم......عمارت اور گھر کے آداب

۴۱۴۹۵......گھر سے پہلے پڑوسی اور راستہ سے پہلے ہم سفر تلاش کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۱۴۹۶...... اپنے گھروں میں زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کیا کرو کیونکہ جس گھر تلاوت قرآن نہیں ہوتی اس کی خیر کم اور اس کا شر بڑھ جاتا ہے اور وہ گھر والوں پر تنگ پڑ جاتا ہے۔ دارقطنی فی الافراد عن انس وجابر

کلام: ......ضعیف الجامع ۱۱۱۹۔

۴۱۴۹۷......کھانے کی مہک والا کپڑا (صافی) اپنے گھروں سے نکال دو کیوں کہ وہ خبیث کی شب گزاری اور نشست گاہ ہے۔ فردوس عن جابر

کلام:......اسنی المطالب ۷۹، ضعیف الجامع ۲۳۶)

۴۱۴۹۸......اپنے صحنوں کو پاک رکھو کیونکہ یہودی اپنے (گھروں کے) صحنوں کو پاک نہیں رکھتے۔ طبرانی فی الاوسط عن سعد

۴۱۴۹۹......اپنے صحنوں کو پاک رکھو کیونکہ بدبودار صحن یہودیوں کے ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن سعد

۴۱۵۰۰......اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، صاف ہیں اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں کرم نواز ہیں اور کرم نوازی کو پسند کرتے ہیں سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں اپنے صحنوں کو صاف رکھو یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ ترمذی عن سعد

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۱۶۔

۴۱۵۰۱......نیچائی زیادہ آرام دہ ہے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ایوب

۴۱۵۰۲......چبوترہ موسیٰ علیہ السلام کے چبوترہ کی طرح۔ بیہقی فی السنن عن سالم بن عطیة مرسلاً

۴۱۵۰۳......موسیٰ علیہ السلام کے چبوترہ کی طرح چبوترہ بناؤ، نرسل اور چھوٹی چھوٹی لکڑیاں (کافی ہیں) (قیامت کا) معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی میں ہے۔ المخلص فی فوائدہ وتمام وابن النجار عن ابی الدرداء

۴۱۵۰۴......ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور حویلی کی زکوٰۃ مہمان نوازی کا کمرہ ہے۔ الرافعی عن ثابت

کلام:......الاباطیل ۴۵۲، تذکرۃ الموضوعات ۶۰۔

گھر میں نماز

۴۱۵۰۵......اپنے گھروں میں (سنن ونوافل) نمازیں پڑھا کرو انہیں قبریں نہ بناؤ۔ ترمذی عن ابن عمر

۴۱۵۰۶......اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو انہیں قبریں نہ بناؤ اور نہ میرے گھر کو عیدگاہ بنانا اور مجھ پر درود وسلام پڑھا کرو تم جہاں بھی ہوئے مجھ تک تمہارا درود پہنچ جائے گا۔ ابویعلی والضیاء عن الحسن بن علی

۴۱۵۰۷......اپنے گھروں میں کچھ نمازیں پڑھ لیا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابن عمر، ابو یعلی والرویانی والضیاء عن زید بن خالد بن نصر فی الصلاة عن عائشة

۴۱۵۰۸......اپنے گھر میں زیادہ نماز پڑھا کر تمہارے گھر میں زیادہ خیر وبرکت ہوگی اور میری امت میں سے جس سے ملو اسے سلام کرو تمہاری نیکیاں بڑھیں گی۔ بیہقی فی الشعب عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۹۳، الکشف الالٰہی ۶۲۔

۴۱۵۰۹......اپنے گھروں کو کچھ نمازوں کے ذریعہ عزت دو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ عبدالرزاق وابن خزیمة حاکم عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۶ ضعیف الجامع ۱۱۳۴۔

۴۱۵۱۰......اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ ابن ماجه عن ابن عمر

۴۱۵۱۱......اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی عن ابی هريرة

۴۱۵۱۲......اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عیدگاہ (اور تماشا گاہ) بناؤ (ہاں) مجھ پر درود بھیجو تم جہاں بھی ہو گے مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

ابو داؤد عن ابی هريرة

۴۱۵۱۳......جب تم میں سے کوئی مسجد میں (فرض) نماز پڑھ لے تو کچھ (سنت ونفل) نمازوں کا حصہ گھر کے لئے مقرر کردے، اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں اس کی نماز کو خیر وبرکت کا ذریعہ بنادے گا۔ مسند احمد، مسلم ابن ماجة عن جابر، دارقطنی فی الافراد عن انس

۴۱۵۱۴......جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتو اپنے گھر کے لئے اپنی نماز کا کچھ حصہ مقرر کرلے کیونکہ اللہ اس کے گھر میں اس کی نماز سے خیر وبرکت پیدا کردے گا۔ مسند احمد، مسلم عن جابر

۴۱۵۱۵......گھر میں آدمی کی نفل نماز نور ہے تو جتنا ہوسکے اپنے گھر کو منور کر، اور حائضہ عورت سے ازار کے اوپر سے بوس وکنار کرسکتے ہو ازار سے نیچے حصہ کو نہ دیکھو، جہاں تک غسل جنابت کا طریقہ ہے وہ یہ کہ اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالو پھر برتن میں اپنا ہاتھ داخل کرواپنی شرم گاہ کو دھواور جو چیز (منی وغیرہ) لگی ہے اسے دھو پھر اس طرح وضو کرو جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہو پھر تین بار اپنے سر پانی بہاؤ ہر بار اپنے سر کو ملو پھر اپنے بدن پر پانی بہاؤ پھر غسل کی جگہ سے ذرا ہٹ کر اپنے پاؤں دھولو۔ عبدالرزاق، طبرانی فی الاوسط عن عمر

۴۱۵۱۶......گھر میں آدمی کی (نفل) نماز نور ہے سو اپنے گھروں کو منور کرو۔ مسند احمد، ابن ماجة عن عمر

۴۱۵۱۷......جب تم گھر میں داخل ہو تو اس وقت دو رکعتیں اور جب نکلنے لگو تو اس وقت دو رکعتیں پڑھنا، نیک لوگوں کی نماز ہے۔
ابن المبارک عن عثمان بن ابی سودة مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۳۵۰۸)

۴۱۵۱۸......اپنے گھروں کو نماز اور قرآن کی تلاوت سے منور کرو۔ بیھقی فی الشعب عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۵۹۷۵۔

۴۱۵۱۹......اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ ان میں نماز پڑھا کرو۔ مسند احمد عن زید بن خالد

الاکمال

۴۱۵۲۰......اللہ کی کچھ جگہیں ایسی ہیں جن کا نام انتقام لینے والیاں ہے آدمی جب حرام مال کماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر پانی اور مٹی کو مسلط کردیتا ہے پھر وہ اسے روک نہیں سکتا۔ الدیلمی عن علی

کلام:......المتناھیة ۱۳۵۴۔

۴۱۵۲۱......ام سلمہ! دنیا کی سب سے بری چیز جس میں مسلمان کا مال ختم ہوجائے عمارتیں ہیں۔ ابن سعد عن ام سلمة

۴۱۵۲۲......مومن جو خرچ بھی کرتا ہے اسے اجر ملتا ہے سوائے اس مٹی (میں لگانے) کے۔ طبرانی، ابونعیم عن خباب

۴۱۵۲۳......اپنے گھروں میں کچھ نمازیں پڑھ لیا کرو انہیں اپنے لئے قبریں نہ بناؤ۔ وابن نصر فی کتاب الصلوة عن عائشة

۴۱۵۲۴......اپنے گھروں کے لئے قرآن کا کچھ ذخیرہ کرو کیونکہ جس گھر میں قران پڑھا جائے تو گھر والوں کو اس سے انس ہوجاتا ہے اور اس کی خیر وبرکت بڑھ جاتی ہے اور اس میں رہنے والے مومن جن ہوتے ہیں۔ اور جب اس میں قران نہ پڑھا جائے تو گھر والوں کو اس سے وحشت ہوجاتی ہے اور اس کی خیر وبرکت کم ہوجاتی ہے اور اس میں رہنے والے کافر جن ہوتے ہیں۔ ابن النجار عن علی

۴۱۵۲۶......جہاں تک ہوسکے اپنے گھروں کو منور کرو، کیونکہ جس گھر میں قرآن پڑھا جائے وہ گھر والوں کے لئے کشادہ ہوجاتا ہے اس کی خیر وبرکت بڑھ جاتی ہے وہاں فرشتے حاضر ہوتے ہیں شیاطین اسے چھوڑ جاتے ہیں۔ اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا وہ گھر والوں پر تنگ پڑ جاتا ہے اس کی خیر وبرکت گھٹ جاتی ہے فرشتے اسے چھوڑ جاتے ہیں اور شیاطین اسے اپنا بسیرا بنالیتے ہیں۔ ابونعیم عن انس وابی ھریرة معاً

۴۱۵۲۷......اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ ان میں نماز پڑھا کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ سنے یا جس گھر میں پڑھی جائے۔ ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۱۵۲۸......چار چیزوں کا گھر میں ہونا برکت کا باعث ہے، گھر میں بکری کا ہونا برکت کا سبب ہے گھر میں کنواں برکت کا ذریعہ ہے ہتھ چکی کا گھر میں ہونا برکت ہے پیالہ گھر میں برکت کا باعث ہے اپنے اناج کو ماپا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس وفیه عنبسة ابو سلیمان الکوفی متروک

۴۱۵۲۹...انگھیٹی برکت، تنور برکت، کنواں برکت اور بکری برکت ہے سوان چیزوں کو اپنے گھروں میں تیار رکھو۔الدیلمی عن انس

۴۱۵۳۰...مجھے تمہارے ہاں برکت کی چیزیں نظر نہیں آتیں، اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں پر برکت اتاری ہے بکری، کھجور کے درخت اور آگ۔

طبرانی فی الکبیر عن ام ھانی

۴۱۵۳۱...اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کسی بت کا مجسمہ ہو صورتیں بنانے والوں کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا۔رحمٰن تعالیٰ ان سے کہے گا: جو صورتیں تم نے بنائیں ان کی طرف آؤ اور انہیں اس وقت تک عذاب دیا جائے گا کہ جب وہ مجسمے بولنا شروع کریں اور وہ بولیں گے نہیں۔

عن ابن عباس

۴۱۵۳۲...جس گھر میں (بلاضرورت) کتا یا کسی مجسمہ کی صورت ہو وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس عن ابی طلحۃ

۴۱۵۳۳...تم نے اپنا گھر بلند اور پردوں سے ڈھانپ لیا اور یہ بیت اللہ سے مشابہت کی وجہ سے جائز نہیں اگر تم چاہو تو اس میں بچھونے ڈال دو اور تکیے رکھ دو۔الحکیم عن ابن عمرو

گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کے آداب

۴۱۵۳۴...گھر میں داخل ہوتے وقت جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتا اور اس وقت جب کھانا کھانے لگتا ہے تو شیطان (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے: تمہارے لئے نہ بسیرا ہے اور نہ رات کا کھانا، اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے رات بسر کرنے کی جگہ تو مل گئی اور اگر کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو کہتا ہے بسیرا اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔مسلم، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجۃ عن جابر

۴۱۵۳۵...جو اپنے گھر سے نماز کی طرف نکلا اور اس نے کہا: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے حق سے سوال کرتا ہوں اور اپنے اس چلنے کے حق سے سوال کرتا ہوں، کہ میں شرارت، تکبر ریاکاری اور دکھلاوے کے لئے نہیں نکلا، میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ سے پناہ میں رکھیو اور میرے گناہ بخش دیجیو کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنا رخ کرتے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کی نماز پوری ہو جاتی ہے۔ابن ماجۃ وسمویہ وابن السنی عن ابی سعید

۴۱۵۳۶...جس نے اپنے گھر سے نکلتے وقت کہا: "بسم اللہ توکلت علی اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ" تو اسے کہا جاتا ہے، تیری کفایت کی گئی، تجھے محفوظ رکھا گیا اور شیطان تجھ سے دور ہوا۔ترمذی عن انس

۴۱۵۳۷...آدمی جب اپنے گھر سے نکلتے ہوئے کہے: "بسم اللہ توکلت علی اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ" تو اسے کہا جاتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے کافی ہے تجھے ہدایت دی گئی تیری کفایت کی گئی تیری حفاظت کی گئی اور شیطان اس سے دور ہوگا تو اسے دوسرا شیطان کہتا ہے اس شخص کا کیا کرو گے جس کی کفایت کی گئی اسے ہدایت دی گئی اور اس کی حفاظت کی گئی۔ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن انس

۴۱۵۳۸...آدمی جب اپنے گھر یا اپنی حویلی کے دروازے سے نکلتا ہے تو اس پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جب وہ کہتا ہے: بسم اللہ، تو وہ کہتے ہیں: تجھے ہدایت دی گئی، اور جب کہتا ہے ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ، تو وہ کہتے ہیں تیری حفاظت کی گئی اور جب کہتا ہے "توکلت علی اللّٰہ" تو وہ کہتے ہیں: تیری کفایت کی گئی۔ پھر اس کے دو شیطان اسے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں اس شخص کا کیا کرو گے، جس کی کفایت، حفاظت کی گئی اور اسے ہدایت دی گئی۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۴۱۵۳۹...جب تم میں سے کوئی اپنے گھر سے نکلے تو وہ کہے:

بسم اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ماشاء اللہ توکلت علی اللہ حسبی اللہ ونعم الوکیل. طبرانی فی الکبیر عن ابی حفصۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۲۔

۴۱۵۴۰.....جب تو اپنے گھر سے نکلنے لگے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ سے بچالیں گی اور جب گھر میں داخل ہوا کر تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ میں جانے سے روکیں گی۔ البزار، بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرة

۴۱۵۴۱.....رات کے وقت جب اپنے گھروں سے نکلو تو گھروں کے دروازے بند کرلو۔ طبرانی فی الکبیر عن وحشی

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۵، المغیر ۲۱۔

۴۱۵۴۲.....قدموں کی حرکت (رک جانے) کے بعد باہر نکلنا کم کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت زمین پر رینگنے والے جانور کو پھیلاتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی عن جابر

۴۱۵۴۳.....قدموں کی چاپ (ختم ہوجانے) کے بعد قصہ گوئی (اور کہانیاں سنانے) سے بچنا کیونکہ تمہیں پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں کیا کرتا ہے۔ حاکم عن جابر

الاکمال

۴۱۵۴۴.....جب تو اپنے گھر میں داخل ہوا کرے تو دو رکعتیں پڑھ لیا کر تجھے بری جگہ میں جانے سے روک دیں گی اور جب اپنے گھر سے نکلے تو دو رکعتیں پڑھ لینا تجھے بری جگہ سے نکلنے سے روکے گا۔ نسائی عن ابی ھریرة وحسن

۴۱۵۴۵.....جب اپنے گھروں میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب کھانا کھانے لگو تو اللہ کا نام یاد کرو جب تم میں سے کوئی کسی کو گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا اور اپنے کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہارے لئے یہ بسیرا ہے اور نہ رات کا کھانا، اور جب تم میں سے کوئی نہ سلام کرتا ہے اور نہ اپنے کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہیں بسیرا اور رات کھانا مل گیا۔ حاکم وتعقب عن جابر

۴۱۵۴۶.....جو چاہے کہ شیطان اس کے پاس کھانا نہ (کھائے) پائے اور نہ رات گزارنے کی جگہ اور نہ دوپہر کے آرام کی جگہ تو وہ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور کھانے پر بسم اللہ پڑھے۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان

۴۱۵۴۷..... رجوع کرنے والوں اور نیک لوگوں کی نماز یہ ہے کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہو اور جب تو اپنے گھر سے نکلے دو رکعتیں پڑھے۔

سعید بن منصور عن عثمان بن ابی سودة مرسلاً

کلام:.....تذکرة الموضوعات ۴۸، التنزیہ ۲/۱۱۰۔

۴۱۵۴۸.....جب قدموں کی چاپ رک جائے تو باہر کم نکلا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ رات میں اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے پھیلاتا ہے۔ حاکم عن جابر

۴۱۵۴۹.....لوگو! قدموں کی آہٹ ختم ہونے کے بعد باہر نکلنا کم کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ رینگنے والے جانور ہوتے ہیں جنہیں وہ زمین میں پھیلا دیتا ہے، وہ کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم ہے سو جب تم گدھے کا رینکنا سنو یا کتے کی بھونک سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۴۱۵۵۰.....ہر شخص جو گھر سے نکلتا ہے اس کے دروازے پر دو جھنڈے ہوتے ہیں ایک جھنڈا فرشتہ کے ہاتھ میں اور ایک جھنڈا شیطان کے ہاتھ میں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں کی غرض سے نکلے تو فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر اسے پیچھے ہولیتا ہے اور وہ شخص اپنے گھر واپس آنے تک اس کے جھنڈے تلے رہتا ہے۔

اور اگر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی باتوں کی غرض سے نکلے تو شیطان اس کا پیچھا کرتا ہے اور وہ واپس اپنے گھر آنے تک شیطان کے پرچم تلے رہتا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی المعرفة عن ابی ھریرة

۴۱۵۵۱..... گھر سے نکلنے والا جب نکلے تو کہے: "بسم الله آمنت بالله واعتصمت بالله توكلت على الله" تو اللہ تعالیٰ اسے گھر کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ابن جریر عن عثمان

۴۱۵۵۲..... جو نماز کے لئے نکلتے وقت کہے:

اللهم انی اسالک بحق السائلين عليک وبحق ممشای فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا رياء ولا سمعة، خرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک اسالک ان تنقذنی من النار وان تغفرلی ذنوبی انه لايغفر الذنوب الا انت

تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے نماز سے فارغ ہونے تک اللہ تعالیٰ پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں۔مسند احمد وابن السنی عن ابی سعید

قسم......"گھر اور عمارت کی ممنوع چیزیں"

۴۱۵۵۳..... آدمی جب سات یا نو ہاتھ کی (اونچی) عمارت بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: اے سب سے بڑے فاسق! اسے کہاں لے کر جائے گا؟ حلية الاولياء عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۹، الضعیفہ ۱۷۴۔

۴۱۵۵۴......جو دس ہاتھ سے اونچی عمارت بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اسے کہتا ہے: اے دشمن خدا! کہاں تک کا ارادہ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۵۵۰۷، الضعیفہ ۱۷۴۔

۴۱۵۵۵..... مسلمان کو ہر چیز میں خرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے صرف اس میں نہیں جو وہ اس مٹی میں لگاتا ہے۔بخاری عن خباب

۴۱۵۵۶..... جس نے ناحق مال جمع کیا اللہ تعالیٰ اس پر پانی اور مٹی (گارے) کو مسلط کر دے گا۔بیہقی عن انس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۴۳، ضعیف الجامع ۵۵۴۵۔

۴۱۵۵۷......سارے کا سارا خرچ اللہ کے راستہ میں شمار ہوتا ہے سوائے عمارت وتعمیر کے، سو اس میں کوئی خیر نہیں۔ترمذی عن انس

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۴۱، ضعیف الجامع ۵۹۹۴۔

۴۱۵۵۸..... آدمی کو خرچ پر ثواب ملتا ہے صرف مٹی پر نہیں۔ترمذی عن خباب

۴۱۵۵۹..... کسی نبی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ نقش ونگار والے گھر میں داخل ہو۔ بیہقی عن علی، مسند احمد ابن ماجة، ابن حبان، حاکم عن سفینة

۴۱۵۶۰..... جس گھر میں کوڑا کرکٹ ہو اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔فردوس عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۴۲۳۔

۴۱۵۶۱......جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا مجسمے ہوں۔ بخاری عن ابن عمر، مسلم عن عائشة، ابو داؤد عن ميمونة، مسند احمد عن اسامة بن زيد وبريدة

۴۱۵۶۲......جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور نہ اس قافلہ کے ساتھ ہوتے ہیں جس میں گھنٹی ہو۔نسائی عن ام سلمة

۴۱۵۶۳..... اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں مجسمے یا صورتیں ہوں۔مسلم عن ابی هريرة

۴۱۵۶۴......جس گھر میں کتا، صورت اور ناپاک شخص ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ابو داؤد، نسائی، حاکم عن علی

کلام:.......الجامع المصنف ۳۴۰ ضعیف ابی داؤد ۳۸۔

۴۱۵۶۵.....اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں کوئی صورت ہو، ہاں کپڑے پر منقوش ہو تو جدا بات ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد، نسائی عن ابی طلحة

تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۴۱۵۶۶.....اس گھر میں فرشتے نہیں آتے جس میں مجسمے یا کوئی صورت ہو۔مسند احمد، ترمذی ابن حبان عن ابی سعید

۴۱۵۶۷... جس گھر میں کتا یا صورت ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ابن ماجة عن علی

۴۱۵۶۸... اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن ابی امامة

۴۱۵۶۹ .....جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔ابوداؤد عن ابی ھریرة

۴۱۵۷۰.....جس گھر میں کتا یا کوئی صورت ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔مسند احمد، مسلم ابن ماجة، ترمذی، نسائی عن ابی طلحة

۴۱۵۷۱.....مجھ سے اپنا (یہ منقش) پردہ دور کرو اس کی صورتیں نماز میں برابر مجھے بے چین کرتی رہیں۔مسند احمد، بخاری عن انس

۴۱۵۷۲..... کیا تم جانتے نہیں کہ جس گھر میں کوئی مجسمہ ہو اس میں فرشتے نہیں آتے اور جس نے (کسی جاندار کی) صورت بنائی قیامت کے روز اسے عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے (صورتیں) بنائیں انہیں زندہ کرو۔بخاری عن عائشة

۴۱۵۷۳... میرے پاس جبرائیل نے آکر کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تو میں آپ کے گھر میں صرف اس لئے نہیں آیا کہ آپ کے دروازے پر جسموں والا پردہ تھا اور گھر میں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں تھیں، اور گھر میں کتا تھا سو آپ حکم دیجئے گھر میں مجسمہ کی تصویر کا سر ختم کر دیا جائے اور درخت کی طرح کر دیا جائے اور پردہ کے بارے میں حکم دیجئے کہ اسے کاٹ کر دو رکھنے کے لئے تکیے بنا لئے جائیں اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔

۴۱۵۷۴... صورت سر (والی) ہے جب اس کا سر کاٹ دیا جائے تو وہ صورت نہیں۔الاسماعیلی فی معجمه عن ابن عباس

۴۱۵۷۵.....حرم کے پتھر کو (اپنے گھروں کی) تعمیر میں لگانے سے بچو کیونکہ یہ (حرم سے باہر) ویرانی کا باعث ہے۔

بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۱۳، الضعیفه ۱۶۹۹۔

۴۱۵۷۶... آگاہ رہو، ہر تعمیر بنانے والے انسان کے لئے وبال ہے ہاں مال (مویشی) ہاں مال (مویشی)۔ابو داؤد عن انس

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۲۳۰۔

۴۱۵۷۷.....خبردار، ہر تعمیر قیامت کے روز انسان کے لئے وبال ہوگی ہاں جو صرف مسجد یا دھوپ سے بچاؤ کے لئے ہو۔مسند احمد، ابن ماجة عن انس

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۲۲۹۔

۴۱۵۷۸.....جب آدمی کے مال میں برکت ہوتی ہے تو وہ اسے پانی، مٹی میں صرف کرتا ہے۔بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرة

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۹۱، الضعیفه ۱۹۱۹۔

۴۱۵۷۹ آسمان تک تعمیر کو لے جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے وسعت مانگو۔طبرانی فی الکبیر عن خالد بن الولید

کلام:.......ضعیف الجامع ۷۷۹، الضعیفه ۱۱۸۵۔

۴۱۵۸۰..... اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق دیا اس کے بارے یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اس سے پتھروں اور مٹی کو کپڑے پہنائیں۔

مسلم، ابو داؤد عن عائشة

۴۱۵۸۱...... بندہ کو اپنے سارے خرچ پر ثواب ملتا ہے سوائے تعمیر کے۔ ابن ماجة عن خباب

۴۱۵۸۲...... ہر تعمیر انسان کے لئے وبال ہے صرف وہ جو اس طرح ہو اور آپ نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کیا، اور ہر علم قیامت کے روز صاحب علم پر وبال ہوگا ہاں جس نے اس پر عمل کیا۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلة

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۲۲۱۔

۴۱۵۸۳ مسلمان جو خرچ کرتا ہے اسے اجر ملتا ہے چاہے وہ خرچ اپنی ذات، اپنے اہل وعیال اپنے دوست اور اپنے چوپائے پر کرے، ہاں جو تعمیر پر صرف کرے، (اس میں اجر نہیں) اور مسجد کی تعمیر میں (اجر ہے) جسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بنایا جائے۔

بیهقی فی الشعب عن ابرهیم مرسلا

کلام:...... الاتقان ۱۸۴۸، ضعیف الجامع ۴۲۵۹۔

۴۱۵۸۴...... مجھے نہیں جچتا کہ نقش ونگار والے گھر میں داخل ہوں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن سفینة

۴۱۵۸۵...... جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ کوئی عمارت بنائی تو قیامت کے روز اس کے لئے وبال ہوگی۔ بیهقی عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۵۰۵۔

۴۱۵۸۶...... جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ تعمیر کی تو قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اسے اپنی گردن پر لادے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۴۱۵۸۷...... آپ نے منع فرمایا کہ دیواروں پر پردے ڈالے جائیں۔ بیهقی فی السنن عن علی بن حسین مرسلاً

رہائش وسکونت

۴۱۵۸۸...... جو دیہات میں رہا وہ سخت طبیعت ہوا، جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غفلت میں پڑ گیا، اور جو بادشاہ کے پاس آیا وہ فتنہ میں پڑا۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابن عباس

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۲۵ مختصر المقاصد ۱۰۳۷۔

۴۱۵۸۹...... دیہات میں نہ رہنا، دیہات میں رہنے والے قبرستان والوں کی طرح ہیں۔ بخاری فی الادب بیهقی فی الشعب عن ثوبان

۴۱۵۹۰...... شہر اللہ تعالیٰ کے شہر ہیں اور بندے سارے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں سو جہاں کہیں تجھے بھلائی حاصل ہو وہاں ٹھہر جاؤ۔

مسند احمد عن الزبیر

کلام:...... ۵۱۰، ضعیف الجامع ۲۳۸۱۔

۴۱۵۹۱...... جو دیہات میں رہا سخت طبیعت ہوا۔ مسند احمد عن البراء

۴۱۵۹۲ جو دیہات میں رہا سخت مزاج ہوا، جس نے شکار کا تعاقب کیا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازوں پر آیا وہ فتنہ میں پڑ گیا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

الاکمال

۴۱۵۹۳...... دیہات میں نہ رہو، دیہات سخت مزاجی کا باعث ہے، جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جو علیٰحدہ ہوا اس کی علیٰحدگی کا خیال نہ کیا جائے۔

ابن النجار عن ابی سعید

۴۱۵۹۴ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کی، اللہ تعالیٰ ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنے

والے پرلعنت کرے ہاں جو (اپنے بارے میں یا دوسروں کے لئے) فتنہ میں ہو، کیونکہ فتنہ میں دیہاتی زندگی شہر میں رہنے سے بہتر ہے۔

الباوردی طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی محمد السوائی من ولد جابر بن سمرة عن عمه حرب بن خالد عن میسرة مولی جابر بن سمرة عن جابر بن سمرة

۴۱۵۹۵۔۔۔ زمین، اللہ کی زمین ہے اور بندے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں سو تم میں سے جہاں کہیں کسی کو کوئی بھلائی ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے وہاں اقامت کرلے۔ طبرانی فی الکبیر عن الزبیر

۴۱۵۹۶۔۔۔ دیہات جہنم کی باڑ ہے جس میں نہ حد (مقرر کی جاتی ہے) نہ (نماز) جمعہ اور نہ جماعت ہے ان کے بچے بداخلاق اور ان کے نوجوان شیاطین اور ان کے بوڑھے جاہل ہیں اور مومن ان میں مردار سے زیادہ بدبودار (سمجھا جاتا) ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۱۵۹۷۔۔۔ جو دیہات میں رہا بدمزاج ہوا اور جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل: دا۔ ابویعلیٰ والرویانی، ضیاء عن البراء

۴۱۵۹۸۔۔۔ جس نے دیہاتی زندگی اختیار کی وہ سخت مزاج ہوا، جس نے شکار کا پیچھا کیا، غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازوں پر آیا وہ فتنہ میں پڑا، جو شخص جتنا بادشاہ کے قریب ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے دور ہوگا۔ مسند احمد، ابن عدی، بیھقی عن ابی ھریرة

کلام:۔۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۵، المعلۃ ۳۵۲۔

۴۱۵۹۹۔۔۔ جس نے عجمیوں کی زمین (گھر) بنایا اور ان کے نیروز اور مہرجان میں شریک ہوا تو وہ ان میں سے ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

فصل سوم۔۔۔۔۔۔ جوتا پہننے اور چلنے کے آداب

۴۱۶۰۰۔۔۔ اس سارے کو کاٹ لو یا اسے جوتا بنالو اور جب تو (جوتا) پہنے تو دائیں طرف سے شروع کر اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتار۔

ابن حبان عن ابی ھریرة

۴۱۶۰۱۔۔۔ جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اپنا تسمہ جوڑے بغیر ایک جوتا پہن کر نہ چلے، نہ ایک موزے میں چلے، نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ایک کپڑے سے (پٹکا بنا کر کمر اور گھٹنوں کو باندھ کر) احتبا کرے، اور نہ بالکل ایک کپڑے میں لپٹے۔

مسلم، ابوداؤد عن جابر

۴۱۶۰۲۔۔۔ تم میں سے کوئی ایک جوتے، ایک موزے میں نہ چلے یا دونوں پاؤں میں جوتے پہن لے یا دونوں پاؤں سے اتار دے۔

مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۱۶۰۳۔۔۔ یہ جوتے زیادہ پہنا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار رہتا ہے۔ ابوداؤد عن جابر

۴۱۶۰۴۔۔۔ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے تاکہ دایاں پہننے میں پہلے اور اتارنے میں آخر میں ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۱۶۰۵۔۔۔ جب میری امت کے مرد و عورتیں شاندار موزے پہننے لگیں گے اور اپنے جوتوں پر پیوند لگانے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں چھوڑ دے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۱۶۰۶۔۔۔ جب تو جوتا یا کپڑا خریدے تو اسے نیا کرلے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة

۴۱۶۰۷۔۔۔ زیادہ جوتے پہنے رہا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتوں میں رہتا ہے سوار رہتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی التاریخ، مسلم، نسائی عن جابر، طبرانی الکبیر عن عمران ابن حصین، طبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

۴۱۶۰۸۔۔۔ اپنے جوتے اپنے پاؤں میں پہنے رکھو اور جب اتارو تو انہیں اپنے پاؤں کے درمیان رکھو، اپنے دائیں طرف یا اپنے ساتھ والے شخص کے دائیں طرف نہ رکھو اور نہ اپنے پیچھے رکھو ورنہ اپنے سے پیچھے والے شخص کو تکلیف پہنچاؤ گے۔ ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۱۶۰۹..... مجھے جوتے اور انگوٹھی (استعمال کرنے) کا حکم دیا گیا ہے۔الشیرازی فی الالقاب، ابن عدی خطیب والضیاء عن انس

۴۱۶۱۰..... جوتے اور موزے پہنا کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔بیہقی فی الشعب عن ابی امامة

۴۱۶۱۱..... جوتوں کا سامنے والا حصہ بناؤ۔ابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن ابراھیم الطائفی ومالہ غیرہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۳۵۔

۴۱۶۱۲..... جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بغیر جھاڑے موزے نہ پہنے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۰۵۔

۴۱۶۱۳..... جوتا پہنے ہوا سوار ہے۔ابن عساکر عن انس

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۱۷۔

۴۱۶۱۴..... جوتا پہنے ہوا سوار کی طرح ہے۔سمویہ عن جابر

۴۱۶۱۵..... آپ نے فرمایا: کہ آدمی کھڑے ہو کر جوتا پہنے۔ترمذی والضیاء عن انس

چلنے کے آداب

۴۱۶۱۶..... بندہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس سے پوچھا گیا کہ اس کا کیا ارادہ تھا۔حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۲۰۳، الضعیفہ ۲۱۲۲۔

۴۱۶۱۷..... جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسے ٹھیک کئے بغیر دوسرے میں نہ چلے۔

بخاری فی الادب، مسلم، نسائی عن ابی ھریرة، طبرانی فی الکبیر عن شداد ابن اوس

۴۱۶۱۸..... میرے آگے چلا کرو، میری پیٹھ کو فرشتوں کے لئے خالی کردو۔ابن سعد عن جابر

۴۱۶۱۹..... ننگے پیر جوتے پہنے ہوئے سے راستہ کے درمیان کا زیادہ حق دار ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۷۵۲۔

۴۱۶۲۰..... تیزی سے چلنا مومن کی رونق ختم کرتا ہے۔

حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة، خطیب فی الجامع، فردوس عن ابن عمر، ابن النجار عن ابن عباس

۴۱۶۲۱..... تیز رفتاری چہرہ کی رونق ختم کردیتی ہے۔ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۶۴۔

۴۱۶۲۲..... چلنے میں تیزی چہرہ کی رونق ختم کردیتی ہے۔حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۴۳، المتناھیة ۱۱۷۸۔

۴۱۶۲۳..... آپ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی ان دو اونٹوں کے درمیان چلے جنہیں وہ مہار سے پکڑے لے جارہا ہو۔حاکم عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۲۶، الضعیفہ ۳۷۴۔

۴۱۶۲۴..... آپ نے دو عورتوں کے درمیان مرد کو چلنے سے منع فرمایا ہے۔ابو داؤد، حاکم عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۲۷ ضعیف ابی داؤد ۱۱۲۷۔

۴۱۶۲۵..... جب تمہارے سامنے سے دو عورتیں آرہی ہوں تو ان کے درمیان نہ چلو، دائیں ہو جاؤ یا بائیں۔بیہقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۵۸، الضعیفہ ۲۳۳۸۔

۴۱۶۲۶۔۔۔۔۔آپ نے ایک جوتے یا ایک موزے میں چلنے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

الاکمال

۴۱۶۲۷۔۔۔۔۔جوتوں کو نیا کرلیا کرو کیونکہ یہ مردوں کے پازیب، پائل ہیں۔ الدیلمی عن انس وعن ابن عمر

۴۱۶۲۸۔۔۔۔۔لاٹھی کے ساتھ چلنا تواضع ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے ساتھ ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے ہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔
جعفر بن محمد فی کتاب العروس والدیلمی عن ام سلمة

کلام:۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۱۹۱۔

۴۱۶۲۹۔۔۔۔۔تمام انبیاء کی لاٹھی تھی جسے اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کے لئے وہ اپنے پہلو کے ساتھ رکھتے تھے۔ ابونعیم عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔الضعیفۃ ۵۳۶۔

۴۱۶۳۰۔۔۔۔۔کیا تم میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کرسکتا کہ ایک لاٹھی لے جس کے نیچے نوک ہو، جس پر تھکاوٹ کے وقت سہارا لیا کرے، اس سے پانی روکے، تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دور کرے، کیڑے مکوڑوں کو مارے، درندوں کو بھگائے اور جنگل کی زمین میں اسے سامنے رکھ کر نماز پڑھے۔
ابن لال والدیلمی عن انس

۴۱۶۳۱۔۔۔۔۔مجھے تمہارے قدموں کی چاپ سنائی دی تو مجھے ڈر محسوس ہوا کہ مجھ میں کہیں تکبر پیدا نہ ہوجائے۔ الدیلمی عن ابی امامة

ذمیوں کے ساتھ معاملہ۔۔۔۔۔ازاکمال

۴۱۶۳۲۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے نبی علیہ السلام کو سلام کیا، اس پر آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو اس نے کیا کہا؟ لوگوں نے کہا: ہمیں سلام کیا ہے، آپ نے فرمایا: نہیں، اس نے السام علیکم کہا، (تم پر پھٹکار ہو) یعنی اپنے دین کو ذلیل کرو، سو جب کبھی اہل کتاب کا کوئی شخص تمہیں سلام کرے تو کہا کرو علیک (یعنی تجھ پر)۔ ابن حبان عن انس

۴۱۶۳۳۔۔۔۔۔جس نے یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، اور ستارہ پرستوں کے مجمع کے پاس کہا: میں گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعا و عبادت کے لائق) نہیں اور جو اللہ کے علاوہ اس کی تربیت کی جاتی ہے اور اس پر قدرت ہوتی ہے" تو اللہ تعالیٰ اسے ان کی تعداد کے برابر (نیکیاں) عطا کرے گا" ابن شاهین عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس

۴۱۶۳۴۔۔۔۔۔جس کے پاس صدقہ کرنے کی کوئی چیز نہ ہو تو وہ یہود پر لعنت کردیا کرے یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔
الخطیب والدیلمی عن ابی هریرة

۴۱۶۳۵۔۔۔۔۔ذمیوں کے گھر ان کی اجازت سے جایا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد

۴۱۶۳۶۔۔۔۔۔نہ ان (یہودیوں) سے مصافحہ کرو نہ سلام میں پہل کرو نہ ان کے بیماروں کی بیمار پرسی کرو، نہ ان کے لئے دعا کرو اور راستے کی تنگی پر انہیں مجبور کرو (یعنی خود درمیان میں چلو) اور انہیں ایسے ذلیل کرو جیسے اللہ نے انہیں ذلیل کیا۔ مسلم عن علی

کتاب معیشت کی متفرق احادیث

۴۱۶۳۷۔۔۔۔۔جب کوئی اپنے حجرہ کے دروازہ پر آئے تو سلام کرے جو اس کے ساتھی شیطان کو واپس کردے گا، اور جب اپنے حجروں میں آجاؤ تو سلام کرو وہاں رہنے والے شیاطین نکل جائیں گے اور جب سفر کے لئے کوچ کرنے لگو تو پہلا ٹاٹ جو تم اپنی سواری کے جانوروں پر رکھو تو بسم اللہ

پڑھوتو وہ سواری میں تمہارے شریک نہ ہوں گے اوراگرتم نے ایسا نہ کیا تو وہ تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں گے۔

اور جب کھاؤ تو بسم اللہ پڑھ لو تا کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوں کیونکہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو وہ تمہارے کھانے میں شریک ہو جائیں گے، رات اپنے حجروں میں کوڑا کرکٹ نہ رکھو کیونکہ وہ ان کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور نہ رات اپنے گھروں میں صافی رکھو اس واسطے کہ وہ ان کا بسیرا ہے اور نہ وہ عرق گیر بچھایا کرو جو تمہاری سواریوں کی پیٹھوں پر ہوتے ہیں (ان سے بدبو آتی ہے) اور کھلے گھر میں (جن کے دروازے نہ ہوں) مت رہو اور فصیل کے بغیر چھتوں پر رات نہ گزارو، اور جب کتے کی بھونک سنو یا گدھے کا رینکنا تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ کتا اس وقت بھونکتا اور گدھا اس وقت رینکتا ہے جب اسے (شیطان کو) دیکھتا ہے۔عبدبن حمید عن جابر

۴۱۶۳۸...... مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں ان باتوں کی تعلیم اور ادب سکھاؤں جو مجھے سکھایا گیا، جب تم اپنے حجروں کے دروازوں پر کھڑے ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرلیا کرو خبیث تمہارے گھروں سے واپس چلا جائے گا۔ جب کسی کے سامنے کھانا رکھا جائے تو وہ بسم اللہ پڑھ لیا کرے تا کہ وہ خبیث تمہارے رزق میں شریک نہ ہو اور جو کوئی رات کے وقت غسل کرے تو وہ اپنی شرم گاہ کو بچائے کیونکہ اگر اس نے ایسا نہ کیا اور اسے کوئی نقصان پہنچا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے، اور جب دستر خوان اٹھاؤ تو اس کے ذرات وغیرہ نیچے سے صاف کر دیا کرو کیونکہ شیاطین گرے ہوئے ریزوں کو چن لیتے ہیں لہٰذا اپنے کھانے میں ان کا حصہ نہ بناؤ۔الحکیم عن ابی ھریرہ

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۵۶۵۔

ازل کی خوشبو ہے جس میں پنہاں　　　کوئی بتائے تو نام ایسا

۴۱۶۳۹...... جب تو میرے وکیل کے پاس آئے تو اس سے پندرہ وسق (ایک وسق ساٹھ صاع، ٹوپا) وصول کر لینا اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو اس کی ہنسلی پر اپنا ہاتھ رکھ دینا۔ابو داؤد عن جابر

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۸۔

۴۱۶۴۰...... گدھا اسی وقت رینکتا ہے جب شیطان کو دیکھتا ہے جب ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور مجھ پر درود بھیجو۔

ابن السني في عمل يوم وليلة عن ابي رافع

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۷۸۶۔

۴۱۶۴۱...... جو سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے، جس نے ایسا کیا اچھا کیا جس نے نہیں کیا اس پر کوئی حرج نہیں، جس نے استنجا کیا وہ تین پتھر استعمال کرے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں، اور جس نے کھانا کھایا پھر جو اس کے منہ میں (دانتوں سے نکل) آئے وہ پھینک دے اور جو اس کی زبان کے ساتھ لگا ہوا ہے نگل لے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

اور جو کوئی بیت الخلا جائے تو وہ (دوسروں سے) اوٹ اور پردہ کرے اگر کچھ بھی نہ ملے تو ریت کا ایک ڈھیر لگا لے اور اس کی طرف اپنی پیٹھ کر لے، کیونکہ شیطان انسانوں کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

ابو داؤد، ابن ماجة، ابن حبان، حاكم عن ابي هريرة

کلام:...... ضعیف ابی داؤد ۹ ضعیف الجامع ۵۴۶۸۔

۴۱۶۴۲...... جب تم میں سے کوئی کھنکارے تو نہ سامنے تھوکے نہ دائیں طرف بلکہ بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

بخاري عن ابي هريرة و ابي سعيد

۴۱۶۴۳...... جب تو تھوکنا چاہے تو اپنے دائیں طرف نہ تھوک لیکن اپنے بائیں طرف تھوک اگر وہ خالی ہو اگر خالی نہ ہو تو اپنے پاؤں کے نیچے۔

البزار عن طارق بن عبدالله

۴۱۶۴۴...... جب تم میں سے کسی کا کان بجے تو وہ (دعا میں) مجھے یاد کر لیا کرے مجھ پر درود بھیجا کرے اور کہے: اللہ اسے یاد رکھے جس نے

بھلائی سے مجھے یاد کیا۔الحکیم وابن السنی، طبرانی فی الکبیر، عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی عن ابی رافع
کلام:......الاسرار المرفوعۃ ۴۲۰، اسنی المطالب ۱۳۰۔
۴۱۶۴۵......جب گدھا رینکے تو شیطان مردود (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔طبرانی فی الکبیر عن صهیب
۴۱۶۴۶......جس نے کھیتی اور بکریوں کے کتے کے علاوہ کتا پالا تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط (ثواب) کم ہو جائے گا۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن ابن عمر

۴۱۶۴۷......آپ نے بارش کی طرف اشارہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔بیهقی فی السنن عن ابن عباس
کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۱۵۔
۴۱۶۴۸......آپ نے مسلمانوں کی اس گلی کو توڑنے سے منع فرمایا جوان کے درمیان گزرگاہ ہو، کہا کسی حرج سے ہو تو جدا بات ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجة، حاکم عن عبدالله المزنی

کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۰۱۔

شادی کی پہلی رات کی دعا

۴۱۶۴۹......جب تم میں سے کوئی عورت (بیاہ کر) یا غلام یا جانور لائے تو اس کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرتے ہوئے کہے: اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر اور جس خیر کے لئے یہ پیدا ہوا اس کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس شر پر اس کی پیدائش ہوئی اس سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور اگر اونٹ ہو تو اسکے کوہان کی بلندی پکڑ کر کہے۔ابن ماجه، حاکم. بیهقی فی السنن عن ابن عمر
۴۱۶۵۰......اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں برکت نازل کی ہے، بکری، کھجور کے درخت اور آگ پر۔طبرانی فی الکبیر عن ام هانی
کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۷۰
۴۱۶۵۱......اللہ تعالیٰ نے آسمان سے زمین پر چار برکتیں نازل کی ہیں۔پھر لوہا، پانی آگ اور نمک نازل فرمایا۔فردوس عن ابن عمر
کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۶۸۔
۴۱۶۵۲......ایک جوتے میں نہ چل، اور نہ ایک کپڑے میں (کمر اور گھٹنے باندھ کر) احتباء کرنہ بائیں ہاتھ سے کھا، اور نہ کسی کپڑے میں بالکل لپٹ، اور جب چت لیٹے تو ایک پاؤں (اٹھا کر) اس پر دوسرا پاؤں نہ رکھ۔مسلم عن جابر
۴۱۶۵۳......آگاہ رہو! بہترین پانی ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں اور بہترین چراگاہ درخت پیلو اور کانٹے دار درخت (کی) بے خی شاخ ایسی نکلتی ہے (جیسے) چاندی اور جب گرادیا جائے (جیسے) پرانی گھاس اور جب کھایا جائے دودھ کا ذریعہ ہے۔

ابن عساکر عن ابن مسعود وابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۲۷۔
۴۱۶۵۴......آپ نے دو انگلیوں سے دھاگے کو کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ابوداؤد، حاکم عن سمرة)
کلام:......ضعیف الجامع ۶۰۲۲ ضعیف ابی داؤد ۵۵۶۔
۴۱۶۵۵......دودھ کا کچھ حصہ تھن میں رہنے دو۔مسند احمد، بخاری فی التاریخ، حاکم عن ضرار بن الازور

الاکمال

۴۱۶۵۶......جب تم میں سے کوئی کسی چیز کو پکڑے تو اسے دائیں ہاتھ سے پکڑے اور جب کوئی چیز دے تو دائیں ہاتھ سے دے اور جب

کھائے تو دائیں ہاتھ سے اور جب پئے تو دائیں ہاتھ سے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا۔ بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

۴۱۶۵۷...... جب تو جوتا خریدے تو اسے نیا کرے اور جب کپڑا خریدے تو اسے نیا لے اور جب کوئی جانور خریدے تو اسے چھانٹ کر لے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کی شریف عورت ہو تو اس کی عزت کر۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۷۲۴ الضعیفۃ ۲۳۴۷۔

۴۱۶۵۸...... جب تم میں سے کوئی شادی کرے یا لونڈی خریدے یا گھوڑا یا خادم خریدے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھ کر برکت کی دعا کرے۔
ابن عدی عن عمر

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۹۔

۴۱۶۵۹...... جو کوئی کسی عورت سے شادی کرے یا خادم خریدے تو کہے:" اللهم انی اسالک خيرها وخيرما جبلتها عليه، واعوذبک من شرها وشرما جبلتها عليه" اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کی اونچائی ہاتھ میں پکڑ کر اسی طرح کہے۔
ابو داؤد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

۴۱۶۶۰...... جب آگ لگی دیکھو تو اللہ اکبر کہو کیونکہ تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے۔ ابن عدی عن ابن عباس

کلام:...... اسنی المطالب ۱۱۸، ضعیف الجامع ۵۰۴۔

گدھے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

۴۱۶۶۱...... جب تم گدھے کی رینک اور کتے کی بھونک یا رات کے وقت مرغ کی بانگ سنو تو شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هريرة

۴۱۶۶۲...... جب تم مرغوں کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اس کی طرف رغبت کرو کیونکہ وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور جب گدھے کا رینکنا سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو اس چیز کے شر سے جو اس نے دیکھی کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔ ابن حبان عن ابی هريرة

۴۱۶۶۳...... اپنے کام میں لگی رہو۔ کیونکہ تم اپنی آنکھ کے ذریعہ اس سے بات نہیں کر سکتی ہو۔ طبرانی فی الکبير عن ام سلمة

۴۱۶۶۴...... جو کوئی بات کرنا چاہے اور بھول جائے تو وہ مجھ پر درود پڑھ لے، مجھ پر اس کا درود بھیجنا اس کی بات کا بدل ہو جائے گا عنقریب اسے یاد آ جائے گی۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن عثمان بن ابی حرب الباهلی

۴۱۶۶۵...... جس انسان اور جانور کی عادتیں بگڑ جائیں تو اس کے کان میں اذان دو۔ الدیلمی عن الحسين بن علی

کلام:...... الضعیفہ ۵۴۔

۴۱۶۶۶...... جس غلام، چوپائے اور بچے کے اخلاق بگڑ جائیں تو ان کے کانوں میں پڑھو" افغير دين الله يبغون" کیا اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا چاہتے ہیں۔ ابن عساکر عن انس

کلام:...... الضعیفہ ۶۷۶۔

۴۱۶۶۷...... حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لئے گھوڑی سے گدھے کا بچہ نہ جنواؤں تاکہ وہ آپ کے لئے خچر جنے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ایسا کام وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں (شریعت کا) علم نہیں۔
مسندا حمد والبغوی وابن قانع سعيد بن منصور عن دحية الكلبی ابوداود، نسائی عن علی

۴۱۶۶۸...... جس نے شکار اور بکریوں کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو اس کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جائے گا۔
طبرانی فی الکبير عن ابن عمر

۴۱۶۶۹..... جس نے کھیتی اور بکریوں (کی حفاظت) کے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو روزانہ اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہوجائے گا۔

ابن ماجة عن ابی هريرة

کلام:.....راجع ۴۱۴۴۶۔۴۱۶۷۰

۴۱۶۷۱ .. تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دو اسے مشقت میں نہ ڈالو۔ مسند احمد وهناد والدارمي والبعوی، بخاری فی تاریخه، بیهقی فی الشعب، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی، سعيد بن منصور عن ضرار بن الازور وابونعیم عن سنان بن ظهیر الاسدی

۴۱۶۷۲..... دودھ پلاتی بکری کو حمل نہ ٹھہراؤ، کیونکہ وہ تمہارے بچہ کو دودھ پلانے کا ذریعہ ہے اور جب اسے دوہو زیادہ مشقت میں نہ ڈالو تھن میں کچھ دودھ باقی رہنے دو۔ الديلمي وابن عساكر عن عبدالله بن بشر

۴۱۶۷۳ اے نقادہ! دودھ اور سواری والی اونٹنی مالداری ہے البتہ اسے ایک بچے کے ہوتے ہوئے حاملہ نہ کرانا۔

طبرانی فی الکبیر عن نقادة الاسدی

۴۱۶۷۴ نقادة! تھن میں کچھ دودھ رہنے دو۔ طبرانی فی الکبیر عن نقادة

۴۱۶۷۰ اسے دوہ لو اور تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دو۔ حاکم عن ضرار بن الازور

۴۱۶۷۵ جب اپنے گھر جانا تو ان کو حکم دینا کہ وہ اپنی اونٹنیوں کے بچوں کی غذا کا خاص خیال رکھیں اور اپنے ناخن تراش لیں دودھ دوہتے وقت اپنے مویشیوں کے تھن زخمی نہ کریں۔

مسند احمدوابن سعدو البغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی، سعید بن منصور عن سوادة بن الربیع الجرمی

۴۱۶۷۶ اونٹنیوں کے تھنوں میں گرہ لگائے بغیر انہیں چراگاہ کی طرف نہ بھیجو، کیونکہ شیاطین ان کا دودھ پی لیتے ہیں۔

ابویعلی، طبرانی فی الکبیر، ضیاء عن سلمة بن الاکوع

۴۱۶۷۷..... عشاء کا پہلا پہر گزرنے تک اپنے جانور روک کر رکھو کیونکہ اس وقت شیاطین چلتے ہیں۔ ابن حبان عن جابر

کتاب معیشت.....از قسم افعال

کھانے کا ادب

۴۱۶۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حلال (چیز) ہر برتن میں حلال ہے اور ہر حرام ہر برتن میں حرام ہے۔

رواه ابن جرير

۴۱۶۷۹... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نبی علیہ السلام کے پاس تھے تو آپ بیت الخلاء سے تشریف لائے تو آپ کے پاس کھانا لایا گیا، لوگوں نے آپ سے کہا: کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیوں، کیا میں نے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں۔ ضیاء

۴۱۶۸۰ ...حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا، لوگ آپ سے وضو کا کہنے لگے، آپ نے فرمایا: جب نماز قائم کی جائے اس وقت وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ ضیاء

۴۱۶۸۱ .. حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے پاس تھے تو آپ بیت الخلاء گئے اور پھر واپس تشریف لائے، اتنے میں آپ کے لئے کھانا لایا گیا، کسی نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: کیوں، میں نے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں۔ رواه النسائی

۴۱۶۸۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر خوراک کے باریک ریزے نہ ہوتے تو مجھے کلی نہ کرنے کی کوئی پروانہ تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۶۸۳..... مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دودھ پی کر نماز پڑھنے کے لئے اٹھے تو میں نے کہا: حضرت! کلی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس کی پروانہیں، درگذر کرو تم سے چشم پوشی کی جائے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۶۸۴..... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور وضو کے لئے فارغ رکھتے تھے اور بایاں ہاتھ استنجاء ناک سنکنے وغیرہ کے لئے فارغ رکھتے تھے۔

کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے

۴۱۶۸۵..... حضرت علی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تو روٹی کھانا چاہے تو دسترخوان بچھا اور اللہ کا نام لے اور کھانا شروع کر۔ رواہ البیھقی

۴۱۶۸۶..... (مسند امیہ بن مخشی) نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو کھانا کھار ہا تھا اور اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی پھر جب کھانے کا ایک لقمہ رہ گیا تو اس کو اٹھاتے وقت اس نے کہا: بسم اللہ اولہ و آخرہ، تو نبی علیہ السلام ہنس پڑے اور فرمایا: اللہ کی قسم شیطان مسلسل تمہارے ساتھ کھانے میں مشغول تھا جونہی تم نے بسم اللہ پڑھی تو اسنے قے کردی، اور ایک روایت میں ہے، جب تم نے بسم اللہ پڑھی تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس نے قے کردیا۔ مسند احمد، ابو داؤد نسائی والحسن بن سفیان والبغوی وابن السکن وقال لایعلم لہ غیرہ، دارقطنی فی الافراد وقال تفردبہ جابر بن صبح وابن السنی فی عمل یوم وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، حاکم وابو نعیم، ضیاء

۴۱۶۸۷..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی علیہ السلام کے پاس آیا وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! میں بڑا بیمار شخص ہوں، میرے بدن میں پانی ٹھہرتا ہے نہ کھانا، میرے لئے صحت کی دعا فرمائیے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا کھاؤ یا کوئی چیز پیو تو کہا کرو:

"بسم اللہ الذی لا یضرمع اسمہ داء فی الارض ولا فی السماء یا حی یا قیوم". رواہ الدیلمی

۴۱۶۸۸..... حضرت ابو عثمان نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر والوں کو لکھا: نرکل سے خلال نہ کرو اور اگر کرنا ہی ہے تو اس کا چھلکا اتارلو۔ ابن السنی وابو نعیم معاً فی المطب

۴۱۶۸۹..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام کے پاس جب بھی دو سالن جمع ہوئے تو آپ نے ایک کھالیا اور دوسرے کو صدقہ کردیا۔ العسکری

۴۱۶۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مسلمان کے لئے یہ مناسب ہے کہ جب کھانا کھالے تو انگلیوں کو چاٹنے اور چٹوانے کے بعد پونچھے۔ ابن ابی شیبۃ

۴۱۶۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے لکھا: نرکل سے خلال نہ کرو۔ ابن ابی شیبہ

۴۱۶۹۲..... عبداللہ بن مغفل المزنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نرکل سے خلال کیا تو اس کا منہ زخمی ہوگیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نرکل سے خلال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابو عبید فی الغریب، بیہقی فی الشعب

۴۱۶۹۳..... عیسیٰ بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اطراف میں اپنے گورنروں کو لکھا اپنے ہاں نرکل اور ریحان سے خلال کرنے سے منع کرو۔ ابن السنی فی المطب

۴۱۶۹۴..... عروۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت الخلاء سے باہر نکلے، آپ کے پاس کھانا لایا گیا، لوگوں نے کہا: ہم وضو کرنے کا پانی منگواتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا اور بائیں ہاتھ سے استنجا کرتا ہوں اور کھانا کھانے لگے، پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ ومسدد

۴۱۶۹۵۔۔۔(از مسند جابر بن عبداللہ) سفیان ثوری، ابن المنکدر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے دودھ نوش فرمایا اور کلی کی اور فرمایا اس کی چکناہٹ ہوتی ہے۔رواہ ابن عساکر

۴۱۶۹۶۔۔۔(از مسند جعفر بن ابی الحکم) عبدالحکم بن صہیب سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی الحکم نے مجھے دیکھا اور میں ادھر ادھر سے کھا رہا تھا تو فرمایا: ارے! بھتیجے اس طرح شیطان کھاتا ہے نبی علیہ السلام جب کھانا کھاتے تھے تو اپنے ہاتھ کو اپنے سامنے پھیرتے نہ تھے۔ابو نعیم

۴۱۶۹۷۔۔۔(مسند علی) ابن اعبد سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابن اعبد! پتہ ہے کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، کیا حق ہے؟ فرمایا: تم بسم اللہ کہو اور کہو اے اللہ! جو کچھ نے تو نے ہمیں دیا اس میں برکت دے، پھر فرمایا: جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اس کا شکر کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: تم کہو: ''الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا''

ابن ابی شیبة، ابن ابی الدنیا فی الدعاء حلیة الاولیاء ابن حبان

کھانا اپنے سامنے سے کھائے

۴۱۶۹۸۔۔۔عمرو بن ابی سلمۃ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن میں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا تو میں برتن کے کناروں سے گوشت اٹھانے لگا آپ نے فرمایا: اپنے سامنے سے کھاؤ۔رواہ ابن النجار

۴۱۶۹۹۔۔۔(مسند عمرو بن مرہ الجہنی) نبی علیہ السلام جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہم پر احسان کر کے ہمیں ہدایت دی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں سیر اور سیراب کیا اور ہمیں ہر اچھی آزمائش میں آزمایا۔رواہ ابن شیبة

۴۱۷۰۰۔۔۔حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اچانک ایک برتن لایا گیا اور رکھ دیا گیا تو نبی علیہ السلام نے اس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو ہم نے بھی اپنے ہاتھ پیچھے کر لئے، اور (ہماری عادت تھی) جب تک نبی علیہ السلام کھانا شروع نہ کرتے ہم شروع نہ کرتے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا گویا اسے دھکیلا جارہا ہے اسے اشارہ کیا گیا کہ وہ اس سے کھائے، تو نبی علیہ السلام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، اتنے میں ایک بچی آئی گویا اسے دھکیلا جارہا ہے وہ گئی تا کہ کھانا شروع کرے، تو آپ نے اس کا ہاتھ بھی روک لیا، پھر فرمایا: شیطان ان لوگوں کا کھانا حلال سمجھ لیتا ہے جو کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیتے، جب اس نے دیکھا کہ ہم کھانے سے ہاتھ روکے ہوئے ہیں تو وہ ہمارے پاس اس کھانے کو اس طرح حلال کر لے، اس ذات کی قسم جس کے سوا (دعا و عبادت کے لائق کوئی) معبود نہیں، اس کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔بزار

۴۱۷۰۱۔۔۔(مسند الحکم بن رافع بن سنان) جعفر بن عبداللہ بن الحکم بن رافع سے روایت ہے فرمایا: مجھے حکم نے دیکھا میں اس وقت لڑکا تھا (برتن میں سے) ادھر ادھر سے کھانے لگا: تو انہوں نے مجھے کہا: لڑکے! اس طرح نہ کھا اس طریقہ سے شیطان کھاتا ہے، نبی علیہ السلام جب کھانا تناول فرماتے تو آپ کی انگلیاں آپ کے سامنے گردش نہیں کرتی تھیں۔ابو نعیم

۴۱۷۰۲۔۔۔(از مسند حمزہ بن عمرو الاسلمی) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا، آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔طبرانی فی الکبیر وابو نعیم من طریق منجاب بن الحارث بن شریک بن ہشام بن عروة عن ابیہ عن حمزة بن عمرو الاسلمی قال: منجاب: ھذا خطاء اخطاء فیہ شریک بن ہشام، انا بہ علی بن مسہر عن ہشام بن عروة عن عمرو بن ابی سلمة

۴۱۷۰۳۔۔۔واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے فرمایا، جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو میں نے ان کے لئے کھانا تیار کیا تو آپ نے ٹیک لگا کر گردن جھکا کر کھانا کھایا اور آپ کو دھوپ لگی تو آپ نے اپنے اوپر سائبان کر لیا۔رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۴۔۔۔عبداللہ بن بسر سے روایت ہے نبی علیہ السلام حضرت ابی کے پاس آئے اور ان کے پاس ٹھہرے وہ آپ کے پاس ستو کا کھانا اور حلوہ لائے آپ نے کھایا، پھر وہ آپ کے پاس پانی لائے تو آپ نے پانی پیا، پھر باقی ماندہ اس شخص نے لے لیا جو آپ کی دائیں جانب تھا اور

آپ جب کھجوریں کھاتے تو گٹھلیاں اس طرح رکھتے۔ حضرت عبداللہ نے اپنی انگلی سے اس کی پشت کی طرف اشارہ کیا۔ جب آپ علیہ السلام سواری پر سوار ہوئے تو حضرت ابی نے آپ کے خچر کی لگام پکڑ کر عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے لئے دعا فرمائیے! آپ نے فرمایا: اے اللہ جو کچھ تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں برکت دے ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔ ابن ابی بنیۃ وابونعیم

۴۱۷۰۵..... عبداللہ بن بسر سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابی نے میری والدہ سے کہا: اگر آپ رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا بنا دیتیں تو انہوں نے ثرید بنائی ابی رسول اللہ ﷺ کو بلانے گئے (جب نبی علیہ السلام تشریف لے آئے تو) آپ نے اس کے بلند حصہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: بسم اللہ شروع کرو تو وہ لوگ اس کے کناروں سے کھانے لگے جب کھا چکے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ ان کی بخشش فرما ان پر رحم فرما ان کے رزق میں برکت دے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۶ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے فرمایا: میں نبی علیہ السلام اور دیگر لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا نبی علیہ السلام نے فرمایا: بچے! اللہ کا نام لے، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۰۷ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے لئے کسی نے بکری (کا گوشت) ہدیہ کیا اس وقت کھانا کم ہوتا تھا آپ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا: اس بکری کو پکاؤ اور اس آٹے کو دیکھو روٹیاں اس سے پکانا اور اس گوشت کی ثرید بنالینا۔ فرماتے ہیں نبی علیہ السلام کا ایک بڑا پیالہ تھا جسے "غراء" کہا جاتا تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے جب صبح ہوئی اور آپ نے چاشت کی نماز پڑھ لی تو اس برتن کو لایا گیا لوگ اس کے آس پاس جمع ہو گئے جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی رسول اللہ ﷺ گھٹنے بچھا کر بیٹھ گئے تو ایک دیہاتی شخص بولا: یہ کیسی نشست ہے! تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف انسان بنایا ہے متکبر اور دشمنی کرنے والا نہیں بنایا، پھر فرمایا: اس کے کناروں سے کھاؤ اس کی اونچائی چھوڑ دو اس میں اللہ تعالیٰ برکت دے گا، اس کے بعد فرمایا: کھاؤ شروع کرو (اللہ) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تمہارے لئے روم وفارس کی زمین ضرور فتح ہوگی اور کھانا بکثرت ہو جائے گا (لیکن افسوس) اس پر اللہ تعالیٰ کا نام (غفلت سے) نہ لیا جائے گا۔

ابوبکر فی الغیلانیات ابن عساکر

۴۱۷۰۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام چھ آدمیوں کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور اس نے ان کے سامنے سے دو لقمے کھائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ شخص اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا تو یہ کافی ہو جاتا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر بھول جائے جب یاد آئے تو کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ۔ رواہ ابن النجار

کھانے کی مباح کیفیتیں

۴۱۷۰۹..... مسند ابی السائب خباب، عبداللہ بن السائب بن خباب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چار پائی پر ٹیک لگا کر ثرید کھاتے دیکھا پھر مٹی کے برتن سے پانی پیتے تھے۔

ابونعیم وقال وهو وهم والصواب ابن عبدالله بن السائب عن ابيه عن جده

۴۱۷۱۰..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے زمانہ میں (کبھی کبھار) چلتے کھا لیتے اور کھڑے ہو کر پی لیتے تھے۔

رواہ ابن جریر

کھانے کے بعد کیا کہا جائے

۴۱۷۱۱..... حارث بن حارث غامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو کھانے سے فراغت کے بعد فرماتے سنا: اے اللہ! تیرے لئے سب تعریفیں ہیں تو نے ہمیں کھلایا پلایا، سیر اور سیراب کیا۔ تیرے لئے ہی تعریف ہے جس میں نہ ناشکری ہے نہ رخصت اور نہ

ہمارے رب تجھ سے بے احتیاطی ہے۔طبرانی فی الکبیر وابونعیم

کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۱۷۱۲......حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گوشت اور گھی کو اکٹھے کھانے سے منع فرمایا ہے۔
ابن السنی فی کتاب الاخوۃ

۴۱۷۱۳......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: پیٹ بھر کر کھانے پینے سے پرہیز کرنا کیونکہ اس سے جسم خراب ہوجاتا ہے، بیماریاں جنم لیتی ہیں نماز میں سستی پیدا ہوتی ہے ان دونوں میں میانہ روی اختیار کرو کیونکہ اس سے جسم درست رہتا فضول خرچی سے دور رکھتی ہے اللہ تعالیٰ کو لحیم شحیم آدمی سے نفرت ہے آدمی اسی وقت ہلاکت میں پڑتا ہے جب اپنی خواہش کو اپنے دین پر غالب کردیتا ہے۔ابونعیم

۴۱۷۱۴......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور میں نے ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہارا مشغلہ صرف تمہارا پیٹ ہو، دن میں دو مرتبہ کھانا اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔رواہ الدیلمی

۴۱۷۱۵......اسلم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں چھنے آٹے سے منع فرمایا کرتے تھے اور فرماتے: ہم نے قریب کے زمانہ میں جو کھائے کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہوتے کہ شام کی گندم چھانے بغیر کھاؤ۔العسکری

۴۱۷۱۶......ابومریم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو آپ نے فرمایا: نہیں، اگر تمہارا ہاتھ زخمی ہوتا یا اس میں کوئی بیماری ہوئی (تو اس بائیں ہاتھ سے کھاتے)۔ابن ابی شیبۃ، ابن جریر والمھاملی فی امالیہ

۴۱۷۱۷......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس بات سے منع فرمایا کہ جس برتن سے تازہ اور آدھ پکی کھجوریں کھائی جائیں اس میں گٹھلیاں ڈالی جائیں۔الشیرازی

کھانے کی ممنوع چیزیں

۴۱۷۱۸......جارود سے روایت ہے فرمایا: بنی رباح کا ایک شخص تھا جس کا نام "ابن اثال" تھا وہ شاعر تھا وہ فرزدق کے پاس کوفہ کے بالائی حصہ میں پانی پر آیا اور یہ شرط لگائی کہ وہ سو اونٹ اور یہ سو اونٹ ذبح کرے گا جب اونٹ پانی پینے آئیں گے، جب اونٹ آئے تو دونوں اپنی تلواریں لے کر ان کی ایڑیوں کے اوپر کے حصہ کاٹنے لگے، لوگوں (کو پتہ چلا تو) وہ گوشت کی طلب میں نکل کھڑے ہوئے حضرت علی کوفہ میں تھے، آپ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر نکلے اور بلند آواز سے پکار کر کہنے لگے: لوگو! ان کا گوشت نہ کھانا۔ یہ غیر اللہ کے نام ذبح کئے گئے اونٹوں کا گوشت ہے۔مسدد

۴۱۷۱۹......از مسند تمیم الداری، تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کچھ لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ بکریوں کی دمیں پسند کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانوروں کا جو گوشت کاٹا جائے وہ مردار ہے۔رواہ ابن النجار

۴۱۷۲۰......از مسند جابر بن عبداللہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب خیبر کا واقعہ پیش آیا تو لوگوں میں فاقہ ہوگیا تو انہوں نے پالتو گدھے پکڑ کر ذبح کرنے شروع کردیئے اور ان سے ہنڈیاں بھرلیں نبی علیہ السلام کو پتہ چلا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہنڈیوں کو الٹ دو اور فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا رزق دے گا جو زیادہ پاک اور حلال ہوگا، ہم نے اس دن کھولتی ہنڈیاں الٹ دیں تو اس دن نبی علیہ السلام نے پالتو گدھے، خچر اور کچلیوں والا ہر درندہ حرام قرار دیا، اسی طرح ہر پنجہ (سے شکار کرنے) والا پرندہ، اچک لینے اور لوٹنے کو حرام قرار دیا۔
ابن عساکر

۴۱۷۲۱..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں (کا) گوشت کھانے سے منع فرمایا اور حاملہ باندیوں سے صحبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد طیالسی و ابو نعیم

۴۱۷۲۲..... عیاض بن غنم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پالتو گدھوں کا گوشت نہ کھاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۳..... (از مسند خالد بن الولید) رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۴..... خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ فرمارہے تھے پالتو گدھوں، گھوڑوں، خچروں، ہر کچلی والے درندے اور پنجہ والے پرندہ کا کھانا حرام ہے۔ الواقدی و ابو نعیم، ابن عساکر

۴۱۷۲۵..... ابو ثعلبہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے بتائیں کون سی چیزیں میرے لئے حلال ہیں اور کون سی حرام ہیں؟ آپ نے مجھے گھور کر دیکھا پھر اپنی نگاہ سیدھی کر لی فرمایا: وعدہ پر، میں نے عرض کی یارسول اللہ! اچھا عہد یا برا؟ آپ نے فرمایا: اچھا وعدہ، پالتو گدھے اور ہر کچلی والا درندہ نہ کھانا۔ رواہ ابن عساکر

گدھے کا گوشت کھانا ممنوع ہے

۴۱۷۲۶..... ابو سلیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بدری ہیں روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور ہم خیبر میں تھے اور ہنڈیاں ابل رہی تھیں تو ہم نے انہیں اوندھے منہ گرادیا۔ مسند احمد، ابن ابی شیبۃ ابو نعیم

۴۱۷۲۷..... (از مسند ابن عباس) نبی ﷺ سے روایت ہے آپ نے ہر پنجہ (سے شکار کرنے) والے پرندہ اور ہر کچلی والے درندہ سے منع فرمایا۔
رواہ ابن عساکر

۴۱۷۲۸..... ابو ہند حجام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی، جب میں سینگی لگا کر ہٹا تو میں نے اسے (خون کو) پی لیا، میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے تو اسے پی لیا ہے آپ نے فرمایا: سالم تمہارا ناس ہو! ہر قسم کا خون حرام ہے، ہر طرح کا خون حرام ہے آئندہ ایسا نہ کرنا آپ نے یہ بات دو مرتبہ فرمائی۔ رواہ الدیلمی

۴۱۷۲۹..... (مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص) خیبر کے روز رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں، گندگی خور جانوروں کا گوشت کھانے اور ان پر سواری کرنے سے اور عورت کی موجودگی میں اس کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ النسائی

۴۱۷۳۰..... زبیر بن شعشاع ابو خشرم الشنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پالتو گدھوں کے گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: اس طرح (کی صورت میں) کھالینا (عقیلی فی الضعفاء وقال البخاری۔ یہ روایت صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی خود رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔)

۴۱۷۳۱..... اسحاق صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے چھوہارے کو کھولنے اور تازہ پکی کھجور کا چھلکا اتارنے سے منع فرمایا ہے۔
عبدان و ابو موسیٰ، قال فی الاصابۃ: فی اسنادہ ضعف وانقطاع

۴۱۷۳۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب خیبر کا واقعہ پیش آیا تو لوگوں نے (بھوک سے لاچار ہو کر) گدھوں کو ذبح کر کے ان سے ہنڈیاں بھر لیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا (کہ کہو) بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے کیونکہ وہ ناپاک ہے چنانچہ ساری ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کھانے کی مباح چیزیں

۴۱۷۳۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ نے

سمندر کی چیزیں تمہارے لئے ذبح کردی ہیں سو انہیں کھاؤ کیونکہ وہ ساری کی ساری حلال ہیں۔ دارقطنی، بیھقی
یعنی مچھلیاں۔

۴۱۷۳۴۔۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا آپ نے فرمایا: پانی پرآنے والی (مردہ) مچھلی جو اسے کھانا چاہے اس کے لئے حلال ہے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة، دارقطنی، بیھقی قال ابن کثیر: اسنادہ جید

۴۱۷۳۵۔۔۔۔ ابن الحنفیہ (محمد بن علی) سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا: آپ مار ماہی بام مچھلی کھانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: فرمایا: میرے بیٹے، اسے کھاؤ وہ حلال ہے پھر یہ آیت پڑھی، کہہ دو! جو وحی میری طرف کی جاتی ہے اس میں مجھے کوئی حرام چیز نہیں ملتی، (بجز چار اشیاء کے، سؤر کا گوشت، بہتا خون، مردار اور غیر اللہ کی نذر و نیاز) پوری آیت پڑھی۔

سورۃ انعام ۱۴۵ ابن شاھین

۴۱۷۳۶۔۔۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سمندر کی ہر بڑی مچھلی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ذبح کردی ہے سو اسے کھاؤ۔ مسدد والحاکم فی الکنی

۴۱۷۳۷۔۔۔۔ جابر بن زید ابوالشعثاء سے راویت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر قسم کی مچھلی حلال ہے اور ہر قسم کی ٹڈی حلال ہے۔

دارقطنی، حاکم، بیھقی

ٹڈی کھانا حلال ہے

۴۱۷۳۸۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ ہمارے پاس اگر اس کی ایک ٹڈی ہوتی تو ہم اسے کھاتے۔ مالک وابو عبید فی الغریب، عبدالرزاق، بیھقی

۴۱۷۳۹۔۔۔۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں بحرین آیا تو بحرین والوں نے مجھ سے پوچھا: جو مچھلیاں سمندر پھینک دیتا ہے ان کا کیا حکم ہے، تو میں نے انہیں ان کے کھانے کا حکم دیا، جب میں واپس آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا: فرمایا: اپنا درہ لے کر تمہیں مارتا، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا "سمندر کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے فائدہ کے لئے حلال ہے" فرمایا: شکار سے مراد جو (عموماً) شکار کیا جائے اور کھانا جسے سمندر پھینک دے۔

ضیاء وعبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابو الشیخ، بیھقی

۴۱۷۴۰۔۔۔۔ (از مسند جابر بن عبداللہ) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۱۔۔۔ (اسی طرح روایت ہے) ہم نے خیبر کے روز گھوڑوں کا گوشت کھایا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۲۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک گائے شراب پر چڑھی اور اسے پی گئے لوگوں کو اس کے بارے میں خدشہ ہوا انہوں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا، آپ نے فرمایا: اسے کھالو، یا فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ **رواہ الحاکم**

کلام: ۔۔۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۸۰۔

۴۱۷۴۳۔۔۔ مسند اسماء، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور ہم نے اس کا گوشت کھایا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۷۴۴۔۔۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتی ہیں: ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا ہم نے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں نے اس کا گوشت کھایا۔ طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۴۱۷۴۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہر قسم کی مچھلیاں اور ٹڈیاں حلال ہیں۔ رواہ البیھقی

۴۱۷۴۶۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کے کھانے کی اجازت دی ہے سفید پرندے،

نڈی اور تلی۔ابو نعیم وسندہ لاباس بہ

لہسن، تھوم

۴۱۷۴۷..... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو لوگ لہسن (کے کھیتوں) میں گھس کر اسے کھانے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس خبیث پودے کو کھایا ہے وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

علی ابن المدینی فی مسند ابی بکر، دارقطنی فی العلل، طبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات

۴۱۷۴۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے لہسن کھانے کا حکم دیا (اور فرمایا) اگر میرے پاس وہ فرشتہ نہ آتا ہوتا تو اسے کھالیتا۔

ابن منیع والطحاوی طبرانی فی الاوسط، حلیۃ الاولیاء وعبد الغنی بن سعید فی ایضاح الا شکال وابن الجوزی فی الوصیات

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۱۷۔

۴۱۷۴۹..... شریک بن حنبل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: لہسن کو بغیر پکائے کھانے سے منع کیا گیا۔ابو داؤد، ترمذی۔

وقال: ھذا حدیث لیس اسنادہ بذلک القوی، وروی عن شریک بن حنبل عن النبی صلی اللہ تعالی عنہ مرسلاً وقدروی عن علی قولہ

۴۱۷۵۰..... قیس بن ربیع بشر بن بشر الاسلمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہیں شرف صحابیت حاصل ہے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اس سبزی یعنی لہسن کو کھایا وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔الطحاوی والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع طبرانی فی الکبیر وابو نعیم ورواہ ابن السکن عن محمد ابن بشر بن بشر بن معبد عن ابیہ عن جدہ)

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۶۶۔

۴۱۷۵۱..... خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں تھے اور آپ اپنی بیبیوں میں کسی کے حجرہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے اتنے میں عوالی مدینہ سے ایک شخص آیا وہ بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے لگا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے بو محسوس کی جس سے آپ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اذیت محسوس کی، پھر فرمایا: جس نے اس (لہسن) سے کچھ کھالیا تو وہ ہمیں اذیت نہ دے۔

ابن عساکر، وقال: غریب من حدیث خزیمۃ لا اعلم، انا کتبناہ الا من ھذا الطریق

۴۱۷۵۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ بغیر پکائے لہسن کو ناپسند کرتے تھے۔ترمذی

پیاز

۴۱۷۵۳..... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے نچلے مکان میں فروکش ہوئے اور میں کمرہ میں تھا (گھڑا ٹوٹنے سے) گھر میں پانی بہہ پڑا، تو میں اور ام ایوب اپنی چادر لے کر پانی کا پیچھا کرنے لگے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ تک نہ پہنچ جائے، میں اتر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں خوفزدہ تھا میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ مناسب نہیں کہ میں آپ سے اوپر والی منزل میں رہوں، آپ بالاخانہ میں منتقل ہوجائیں، آپ نے اپنے سامان کو (اٹھوانے کا) حکم دیا چنانچہ وہ منتقل کردیا گیا، آپ کا سامان تھوڑا ہی تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ (کھانا تناول فرما کر) میری طرف کھانا بھیجتے ہیں میں جب اسے دیکھتا ہوں تو جہاں آپ کی انگلیوں کے نشان نظر آتے ہیں میں ان پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوں بالآخر یہ کھانا جو آپ نے (واپس) میری طرف بھیجا، میں نے تلاش کیا تو اس میں مجھے آپ کی انگلیوں کے آثار نظر نہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس میں پیاز تھی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ میں اس فرشتہ کی وجہ سے جو میرے پاس آتا ہے اسے کھاؤں باقی تم لوگ اسے کھالو۔ابو نعیم، ابن عساکر

۴۱۷۵۴..... حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس فروکش ہوئے تو میں نے عرض کی: میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ سے اوپر (والے مکان میں) رہوں اور مجھ سے نچلے والے مکان میں رہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نچلا حصہ ہمارے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ہمارے پاس لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔

(میں نے عرض کی) میں نے دیکھا کہ ہمارا ایک گھڑا ٹوٹ گیا جس کا پانی بہہ پڑا تو میں اور ام ایوب اپنی چادر لے کر اٹھے اور ہمارا اس کے علاوہ کوئی لحاف بھی نہ تھا ہم اس سے پانی خشک کرنے لگے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کو ہماری طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے، ہم کھانا بناتے تھے جب اس کھانے سے بچ جاتا (جو آپ تناول فرماتے تھے) ہم اس میں آپ کی انگلیوں کی جگہ تلاش کرتے ہم اس سے برکت کے حصول کے لئے کھاتے تھے۔ ایک رات کا کھانا آپ نے واپس کیا جس میں ہم نے لہسن اور پیاز ڈالی تھی، ہم اس میں نبی علیہ السلام کی انگلیوں کے نشان تلاش کرنے لگے۔ پھر میں نے آپ کو اپنے اس فعل کی اطلاع دی اور جو کچھ آپ نے ہمیں واپس کیا اور اسے کھایا نہیں اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: مجھے اس سے اس پودے کی بو آئی اور میں ایسا شخص ہوں کہ مناجات کرتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ مجھ سے اس کی بو آئے سو تم لوگ کھالیا کرو۔ رواہ الطبرانی

مردار کے احکام

۴۱۷۵۵..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص کا خچر مر گیا وہ نبی علیہ السلام سے پوچھنے آیا، آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس سے لاپروا کرنے والی کوئی چیز نہیں؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: جاؤ اسے کھالو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۱۷۵۶..... انہیں سے روایت ہے کہ حرہ میں ایک اونٹ مر گیا اور اس کے پاس ایک لاچار قوم رہتی تھی آپ نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔ طبرانی فی الکبیر

۴۱۷۵۷..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ آ کر کہنے لگے: یارسول اللہ! (ہم مسافر لوگ تھے) ہماری کشتی ٹوٹ گئی ہمیں ایک موٹی تازی مردار اونٹنی ملی ہم نے چاہا کہ اس کی چربی سے کشتی لیپیں، کشتی تو پانی پر (تیرنے کی) ایک لکڑی ہے آپ نے فرمایا: مردار کی کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ ابن جریر وسندہ حسن

۴۱۷۵۸..... عبداللہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ کی زمین میں ہمارے پاس نبی علیہ السلام کا خط آیا میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، کہ مردار کی کھال پٹھے کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۷۵۹..... مسند حیان بن ابجر الکنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن جبلۃ بن حیان بن ابجر اپنے والد سے وہ اپنے دادا حیان سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے اور میں اس ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا جس میں مردار کا گوشت تھا (اتنے میں) مردار کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔ ابونعیم

۴۱۷۶۰..... (از مسند سمرۃ بن جندب) تم پر ناپاک چیزیں حرام ہوئیں اور پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہوئیں الا یہ تمہیں کسی کھانے کی (سخت) ضرورت ہو اور تم اس سے کھا کر اس ضرورت سے لاپروا ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا: میری وہ محتاجی کیا جس تک میں پہنچ جاؤں تو اسے کھاؤں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہیں جانوروں کے جنم دینے کی امید ہو اور تم اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ اس تک پہنچ جاؤ یا تمہیں رات کے کھانے کی امید ہو جسے حاصل کرنے کے اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ پہنچو، یا تمہیں کسی فائدہ کے حصول کی امید ہو جس تک تم اپنے جانوروں کے گوشت کے ذریعہ پہنچ جاؤ اور اگر تمہیں ان میں سے کسی چیز کی امید نہ ہو تو جو تمہیں ملے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ یہاں تک کہ تمہاری ضرورت ختم ہو جائے۔ انہوں نے عرض کی: میری بے احتیاجی کیا کہ جب میں اسے حاصل کرلوں تو اس کو چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں کو دودھ والا ان کا رات والا حصہ پلا کر سیراب کردو تو جو چیزیں تمہارے لئے حرام ہیں ان سے اجتناب کرو اور جو کچھ تمہارا ہے تو وہ

سارے کا سارا آسانی کا ذریعہ ہے اس میں کچھ حرام نہیں الا یہ کہ تمہارے اونٹوں میں یا تمہاری بکریوں میں کوئی ایسا نوزائیدہ بچہ ہو جسے تم اپنے مویشیوں کا دودھ پلاتے ہو یہاں تک کہ تمہیں ضرورت نہ رہے پھر اگر تم چاہو تو اپنے گھر والوں کو اس میں سے کھلاؤ اور اگر چاہو تو اس کا گوشت صدقہ کردو۔ طبرانی فی الکبیر عن حبیب بن سلیمان بن سمرة عن ابیه عن جده

خرگوش

۴۱۷۶۱..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس بھنا ہوا خرگوش لایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اسے کھاؤ! تو دیہاتی نے کہا: میں نے اس کا (حیض کی طرح بہتا) خون دیکھا ہے آپ نے فرمایا: کھاؤ۔ ابن وهب و ابن جریر

۴۱۷۶۲..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خرگوش کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں حدیث میں کمی یا زیادتی کردوں گا تو میں تمہارے واسطے عمار کی طرف کسی کو بھیجتا تو وہ آ کر کہنے لگے: ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم نے فلانی جگہ پر پڑاؤ کیا تو ایک دیہاتی شخص نے آپ کی خدمت میں ایک خرگوش ہدیہ میں بھیجا تو ہم نے اسے کھایا، وہ اعرابی کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے اسے خون والا دیکھا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبة و ابن جریر

۴۱۷۶۳..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوذر، عمار اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہا: کیا تمہیں یاد ہے کہ ہم لوگ فلانی جگہ میں نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی خرگوش لے کر آیا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں اس میں خون دیکھتا ہوں، تو آپ نے ہمیں اس کے کھانے کا حکم دیا، اور آپ نے نہیں کھایا، انہوں نے کہا: ہاں، پھر کہا قریب ہو جاؤ، کھاؤ انہوں نے کہا: میں روزہ سے ہوں۔ رواه البیهقی

۴۱۷۶۴..... (از مسند جابر بن عبداللہ) کہ ایک لڑکے نے خرگوش کا شکار کیا تو عروہ نے اسے ذبح کیا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم دیا۔ رواه ابن جریر

۴۱۷۶۵..... ابن عمرو سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خرگوش لایا گیا میں آپ کے قریب بیٹھا تھا آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس کے کھانے سے منع فرمایا، اور خیال کیا جاتا ہے کہ اسے حیض کا خون آتا ہے۔ رواه ابن جریر

پنیر

۴۱۷۶۶..... کثیر بن شہاب سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پنیر کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: پنیر دودھ، پانی اور کھیس سے تیار کی جاتی ہے سو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے کھالو اور اللہ تعالیٰ کے دشمن تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالیں۔

رواه ابن عساکر

۴۱۷۶۷..... حمزہ زیات سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثیر بن شہاب کو لکھا، کہ جو لوگ تمہارے پاس ہیں انہیں پنیر روٹی پنیر کے ساتھ کھانے کا حکم دو کیونکہ وہ زیادہ دیر پیٹ میں رہتی ہے۔ رواه ابن عساکر

۴۱۷۶۸..... ثور بن قدامہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا کہ صرف وہ پنیر کھاؤ جسے مسلمان اور اہل کتاب بنائیں۔ رواه البیهقی

۴۱۷۶۹..... زید بن وهب سے روایت ہے فرمایا: کہ ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا اور وہ کسی جنگی مہم میں تھے: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ایسی زمین میں ہو جہاں ایک چیز تم لوگ کھاتے ہو جسے پنیر کہا جاتا ہے تو اس کے حلال کو حرام سے ممتاز کر لینا اور تم چمڑے کا ایک لباس

پہنتے ہوتو اسے مردار سے پاک کر کے پہننا۔ رواہ البیھقی

۴۱۷۷۰..... شقیق سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کچھ لوگ پنیر بناتے ہیں اور اس میں بکری کے دودھ پیتے بچے کی اوجھڑی ڈالتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھالو۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبة

۴۱۷۷۱..... کثیر بن شہاب سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پنیر کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھالو کیونکہ یہ تو دودھ ہے یا پیوسی۔ عبدالرزاق، بیھقی

۴۱۷۷۲..... حارث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ان کے پاس ایک عورت بکری کا بچہ لے کر گزری، آپ نے فرمایا اہل وعیال کے لئے بہتر سالن ہے اور ایک شخص پنیر کا ٹکڑا لے کر گزرا تو آپ نے فرمایا: جانتے ہو اسے کیسے کھانا ہے؟ بسم اللہ پڑھو چھری سے کاٹو اور کھالو۔ ھناد بن السری فی حدیثه

گوہ

۴۱۷۷۳..... (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے گوہ کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ اس سے گھن محسوس کی۔

مسند احمد، مسلم، نسائی وابن جریر وابوعوانة، بیھقی

۴۱۷۷۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لئے گوہوں کے بدلے سرخ اونٹنیاں ہوں۔

رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۵..... سعید بن المسیب حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے پاس اسے لایا گیا تو آپ نے نہ اسے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع فرمایا، البتہ خود کھانے سے انکار کیا، نبی علیہ السلام نے صرف اسے ناپسند کیا اگر ہمارے پاس ہوتی تو ہم اسے کھالیتے وہ ہماری حفاظت اور سفر کا ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کاش ہر بل میں ایک گوہ پھنسی ہوتی۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبة، ابن جریر

۴۱۷۷۷..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گوہ مجھے مرغی سے زیادہ پسند ہے۔ ابن ابی شیبه وابن جریر

۴۱۷۷۸..... ثابت بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہم نے بہت سی گوہیں شکار کیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے ایک چھڑی سے اس کی انگلیاں شمار کیں پھر فرمایا: بنی اسرائیل ہیں۔ میں نے عرض کی: لوگوں نے تو اسے بھون لیا ہے تو آپ نے اس (کے کھانے) سے منع نہیں فرمایا اور خود نہیں کھایا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۷۹..... ثابت بن ودیعۃ انصاری سے روایت ہے کہ فزارہ کے ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے پاس بہت سی گوہیں بھون کر لائیں تو آپ نے فرمایا: ایک امت کی شکلیں مسخ ہوئیں تھیں مجھے علم نہیں کہ کیا یہ ان (کی طرح) ہیں۔ ابن جریر وابونعیم

۴۱۷۸۰..... از مسند جابر بن سمرۃ، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک جماعت مسخ ہوگئی تھی مجھے پتہ نہیں کن جانوروں کی شکل میں مسخ ہوئی تھی نہ میں اس کے بارے میں حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر بن سمرة

۴۱۷۸۱..... (از مسند جابر بن عبداللہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے اسے نہیں کھایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اس میں چرواہوں کے لئے منفعت ہے، آپ نے فرمایا: ایک امت مسخ کردی گئی، مجھے پتہ نہیں شاید یہ ان جیسی ہو۔ پھر آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا اور خود نہیں کھایا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۲..... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے سامنے ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا: کہ ایک امت زمین کے چوپاؤں کی صورت مسخ ہوگئی تھی۔ پھر آپ نے نہ اس کے کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے منع کیا۔ ابن جریر و ابونعیم

۴۱۷۸۳..... از مسند خزیمۃ بن جزء اسلمی، حیان بن جزء اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: میں نے عرض کی یارسول اللہ! گوہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں، میں نے کہا: میں وہ چیز کھاتا ہوں جو آپ حرام قرار نہ دیں، آپ نے فرمایا: ایک امت گم ہوگئی اور میں نے ایک مخلوق دیکھی تو اس نے مجھے شک میں ڈال دیا۔

الحسن ابن سفیان و ابن جریر و ابونعیم

۴۱۷۸۴..... خزیمہ بن جزء سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین (پر بسنے والے جانور) کی اجناس کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو، میں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے گوہ کے بارے میں بتائیں، آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں، مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کردیا گیا اور اسے زمین کے چوپائے بنادیا گیا۔ میں نے عرض کی: خرگوش؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں (کیونکہ اس وقت آپ کا روزہ تھا) اور نہ اس سے منع کرتا ہوں مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ اسے خون (حیض) آتا ہے۔

میں نے عرض کی لومڑی؟ آپ نے فرمایا: بھلا لومڑی بھی کوئی کھاتا ہے؟ میں نے عرض کی بجو؟ آپ نے فرمایا: بجو بھی کوئی کھاتا ہے؟ میں نے عرض کی: بھیڑیا؟ آپ نے فرمایا: بھلا بھیڑیا بھی کوئی کھایا کرتا ہے جس میں کوئی خیر ہو؟ الحسن بن سفیان و ابونعیم

۴۱۷۸۵..... زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غزوہ خیبر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو ہم نے بہت سی گوہوں کا شکار کیا، میں نے اور لوگوں نے انہیں بھونا، پھر میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور اسے لے کر آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے ایک چھڑی لے کر اس کی انگلیاں گننا شروع کردیا، پھر فرمایا: ایک امت زمین کے جانوروں کی صورت مسخ ہوگئی مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سی امت ہے چنانچہ آپ نے تو نہیں کھائی، میں نے عرض کی لوگوں نے اس میں سے کچھ کھایا، مگر آپ نے نہ انہیں حکم دیا اور نہ روکا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۶..... سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے خطبہ کے دوران گوہ کے بارے میں پوچھا، تو اس نے آپ کا خطبہ روک کر کہا: یارسول اللہ! گوہوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک امت مسخ ہوئی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس جانور کی صورت میں انہیں مسخ کیا گیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۷..... حضرت ابن عباس سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ میں بھیجی گئی تو آپ نے گھی اور پنیر تو کھالی اور گوہ کے بارے میں فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جو میں نے نہیں کھائی۔ رواہ ابن جریر

گوہ کا گوشت حلال ہے

۴۱۷۸۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لئے کسی ہدیہ میں پنیر، گھی اور گوہ بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک یہ (گوہ) ہے تو ہماری زمین میں نہیں پائی جاتی، جو اسے کھانا چاہے کھالے تو وہ آپ کے دسترخوان پر کھائی گئی لیکن آپ نے اس میں سے نہیں کھایا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۸۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جن میں حضرت سعد بھی تھے تو یہ لوگ گوشت کھانے گئے تو انہیں ایک عورت نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو ان لوگوں نے ہاتھ کھینچ لئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: کھاؤ، کیونکہ یہ حلال ہے یا فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میرا کھانا نہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۰..... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک گوہ لائی گئی آپ نے فرمایا: میں نہ اس (کے کھانے) کا حکم

دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں یا فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس گوہ کھا رہے تھے ان میں سعد بن مالک بھی تھے تو انہیں ازواج نبی ﷺ میں سے ایک خاتون نے کہا: یہ گوہ ہے تو ان لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کھاؤ یہ حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میری قوم کی غذا نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۷۹۲۔۔۔ یزید بن الاصم حضرت میمونہ زوجہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو ان کی خالہ ہوتی ہیں کہ ان کے پاس کسی نے گوہ ہدیہ میں بھیجی، تو انہوں نے اسے پکا کر کھانا بنانے کا حکم دیا، اتنے میں ان کی قوم کے دو مرد ان کے ہاں (مہمان) آئے تو انہوں نے خصوصاً انہی دو کو وہ پیش کی، پھر نبی علیہ السلام تشریف لائے آپ نے انہیں مرحبا کہا، پھر کھانا کھانے لگے، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: گوہ ہے جو ہماری لئے ہدیہ میں آئی ہے، تو آپ نے اسے پھینک دیا پھر اپنا ہاتھ روک لیا تو ان دونوں صاحبوں نے بھی اپنے ہاتھ کھینچ لئے آپ نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ تم نجد والے اسے کھاتے ہو اور ہم تہامہ (حجاز) والے (نہیں کھاتے) اس سے گھن کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۳۔۔۔ عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں تھے تو ہمیں سخت بھوک لگی، پھر ہم نے ایک زمین میں پڑاؤ کیا جہاں بہت سی گوہیں تھیں، تو ہم نے انہیں پکڑ کر پکایا پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک امت گم ہوئی۔ اور ایک روایت میں ہے مسخ کردی گئی، مجھے ڈر ہے کہ یہ نہ ہو اس کی ہنڈیاں الٹ دو، اور ہم اگرچہ بھوکے تھے پھر بھی ہم نے ہنڈیاں الٹ دیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۴۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گوہ کو ناپسند کیا اور اس کے کھانے سے منع فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۷۹۵۔۔۔ (مسند علی) رسول اللہ ﷺ نے گوہ، بجو، کتے، حجامت (سینگی لگا کر خون چوسنے) کی کمائی اور زنا کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔ الدورقی

بڑی مچھلی

۴۱۷۹۶۔۔۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں روانہ فرمایا، ہمارے پاس سوائے کھجور کے ایک تھیلہ کے کوئی سفر کا توشہ نہ تھا آپ نے حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر مقرر فرمایا وہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور دیتے یہاں تک وہ ختم ہونے کے قریب ہوگئیں تو وہ ہمیں ایک ایک کھجور دینے لگے، اتنے میں سمندر نے ایک جانور باہر پھینکا تو ہم نے اس میں سے کھایا پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی پسلی کو لانے کا حکم دیا تو اسے جھکا دیا گیا پھر ایک اونٹ سوار کو حکم دیا کہ وہ اس کے نیچے سے گزرے چنانچہ وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ رواہ الطبرانی

سرکہ

۴۱۷۹۷۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی علیہ السلام کے سامنے کچھ لوگ آئے آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: کیا بات ہے تمہارے جسم بڑے نحیف وکمزور ہیں کیا تمہارے شہروں میں سالن نہیں ہوتا؟ انہوں نے عرض کی ہمارے ہاں صرف سرکہ ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: سرکہ سالن ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۷۹۸۔۔۔ ام خداش سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ شراب کا سرکہ پکا رہے تھے۔ رواہ البیہقی

۴۱۷۹۹۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: خراب کی گئی شراب کا سرکہ حلال نہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اسے خراب کرے اس وقت سرکہ پاک ہوگا آدمی کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس سرکہ کو خریدے جو اہل کتاب کے پاس پائے جب تک اسے علم نہ ہو جائے کہ انہوں نے شراب کو خراب کرکے اسے بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ عبدالرزاق، وابوعبید فی الاموال، بیہقی

۴۱۸۰۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس سرکہ میں کوئی حرج نہیں جو تمہیں اہل کتاب سے ملا ہو جب تک تمہیں اس کا

علم نہ ہو کہ انہوں نے شراب بننے کے بعد اسے خراب کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ابن ابی شیبة، بیھقی

ثرید..... گوشت میں پکائی گئی روٹی

۴۱۸۰۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ثرید، سحری اور اس اناج کے لئے برکت کی دعا ہے جسے ماپا نہ جاتا ہو۔ابن عساکر وفیہ الضحاک بن حمزہ قال نسائی، لیس بثقة

گوشت

۴۱۸۰۲..... سلیمان بن عطاء خدری سے روایت ہے وہ مسلمۃ بن عبداللہ الجہنی سے وہ اپنے چچا ابو شجعۃ سے وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نبی علیہ السلام کو جب بھی گوشت کی دعوت دی گئی آپ نے اسے قبول فرمایا اور جب بھی آپ کو گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا آپ نے اسے قبول کیا۔ابن عساکر قال ابن حبان: سلیمان بن عطاء عن مسلمة عن عمه ابی شجعگ یروی اشیاء موضوعة فالتخلیط منه اومن مسلمة وقال فی المغنی: سلیمان متهم بالوضع واه

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ: ۷۱۵۔

۴۱۸۰۳..... (مسند علی) ہشام بن سالم سے روایت ہے فرمایا: حضرت جعفر بن محمد الصادق نے فرمایا: گندم کے ساتھ گوشت انبیاء کا شوربا ہے، اسی طرح مجھ سے ابو عبداللہ نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپ اس بات کو ذکر کر رہے تھے۔رواہ ابن النجار

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۶، الضعیفہ ۴۱۸۔

۴۱۸۰۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گوشت سے گوشت (بنتا) ہے جو چالیس روز تک گوشت نہ کھائے اس کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ابو نعیم فی الطب، بیھقی

۴۱۸۰۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس گوشت کو پابندی سے کھایا کرو کیونکہ اس سے اخلاق بہتر اور رنگ صاف ہوتا ہے اور وہ پیٹ کو دبلا کرتا ہے۔ابو نعیم

۴۱۸۰۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: گوشت کھایا کرو کیونکہ اس سے گوشت بنتا ہے اسے کھایا کرو کیونکہ یہ نظر کے لئے روشنی ہے۔ابو نعیم

دودھ

۴۱۸۰۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ جب دودھ آتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے گھر میں ایک برکت یا دو برکتیں ہیں۔رواہ ابن جریر

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۷۲۲۔

کدو

۴۱۸۰۸..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت کدو کھایا کرتے تھے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو کدو پسند ہے، آپ نے فرمایا: کدو سے دماغ بڑھتا اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔رواہ الدیلمی

گھی میں ملے ہوئے دانے

۴۱۸۰۹..... (مسنداسامۃ بن عمیر) انصار کہتے تھے جو گھی میں ملے ہوئے دانے کھائے اس کی قوم رسوا ہوتی ہے۔(ایک دفعہ) آپ ﷺ کے پاس گھی والے دانے لائے گئے تو آپ نے انہیں ملا اور ان میں اپنا لعاب ڈالا پھر ایک انصاری لڑکے کو دیا تو وہ انہیں کھا گیا۔
بیھقی فی الشعب عن ابی ھریرۃ

پینے کے آداب

۴۱۸۱۰..... عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ایک دفعہ) کھڑے ہو کر پانی پیا۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین سانسوں میں پیتے تھے جب برتن اپنے منہ کے قریب لاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب پیچھے ہٹاتے تو الحمد للہ کہتے۔رواہ ابن النجار

پینے کی ممنوع حالتیں

۴۱۸۱۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے لکیر دار کپڑے، زین کے گدیلے سے، ریشمی کپڑوں اور سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔ دارقطنی

۴۱۸۱۳..... میسرہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا تو میں نے کہا: کیا آپ کھڑے ہو کر پیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں کھڑے ہو کر پی رہا ہوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔ابن ابی شیبۃ، والعدنی والحسن بن سفیان وابن جریر والطحاوی، حلیۃ الاولیاء، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۱۴..... (از مسند الجارود بن المعلی) جارود بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ نے آدمی کو کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔الحسن بن سفیان وابن جریر وابو نعیم

۴۱۸۱۵..... ابوسعید سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۶..... زھری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کھڑے ہو کر پینے والے کو پتہ چل جائے تو جو کچھ اس کے پیٹ میں ہے اسے قے کردے۔رواہ ابن جریر

کلام:..... الفوائح ۱۵۷۵۔

۴۱۸۱۷..... ابوصالح حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا کہ یہ بات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلی آپ نے پانی منگوایا اور (رخصت کی حدیث بتانے کے لئے) پانی کو کھڑے ہو کر پیا۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۸..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر پانی نہ پئے جو بھول جائے تو وہ قے کردے۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۱۹..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۰..... (مسند علی) مجھے رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے۔طبرانی فی الاوسط

پینے کی مباح صورتیں

۴۱۸۲۱......از مسند حسین بن علی، بشر بن غالب، حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۲۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا۔ ابن جریر

۴۱۸۲۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب کیا اور پھر کھڑے ہوکر نوش فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۴......ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا ایک ڈول بھر کر دیا تو آپ نے کھڑے ہوکر پیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۵......ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زمزم کے پاس سے گزرے تو پانی طلب کیا تو میں ایک ڈول بھر کر آپ کے پاس لایا اور آپ نے کھڑے ہوکر پیا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۶......زہری سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام (کبھی کبھار) کھڑے ہوکر پیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۷......(مسند علی) عائشہ بنت سعد حضرت سعد سے روایت کرتی ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ (کسی وقت) کھڑے ہوکر پیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۸......(مسند انس) قتادۃ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا، کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کھڑے ہوکر) کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت (ممنوع) ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۲۹......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے کھڑے ہوکر پیا ہے۔ رواہ ابن جریر

لباس کے آداب

۴۱۸۳۰......(مسند الصدیق) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ازار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے پنڈلی کی موٹی ہڈی پکڑی، میں نے عرض کی: میرے لئے اضافہ فرمائیں تو آپ نے اس کا پہلا حصہ پکڑا، میں نے عرض کی: میرے لئے اضافہ فرمائیں آپ نے فرمایا: اس سے نیچے میں کوئی خیر نہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ ہلاک ہوگئے آپ نے فرمایا: درست رہو قریب رہو نجات پاجاؤ گے۔ دارقطنی فی العلل، حلیة الاولیاء وابو بکر الشافعی فی الغیلانیات

۴۱۸۳۱......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے کپڑے پہنے تو میں نے گھر میں چلتے ہوئے اپنے دامن کو دیکھنا شروع کردیا۔ یوں میں اپنے کپڑوں اور دامن میں مشغول ہوگئی اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے آپ نے فرمایا: عائشہ! کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اب اللہ تعالیٰ تمہاری طرف نہیں دیکھ رہا۔ ابن المبارک، حلیة الاولیاء وھو فی حکیم المرفوع

۴۱۸۳۲......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں نے اپنی نئی قمیض پہنی تو میں اسے دیکھنے لگی اور خوش ہونے لگی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا دیکھ رہی ہو! اللہ تعالیٰ تو تمہیں نہیں دیکھ رہا، میں نے کہا: کس لئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ نہیں بندہ (کے دل) میں جب دنیا کی زینت کی وجہ سے عجب (خود پسندی) داخل ہوجاتا ہے تو جب تک وہ زینت کو جدا نہ کرے اس کا رب اس سے ناراض رہتا ہے، فرماتی ہیں! تو میں نے اسے اتار کر صدقہ کردیا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

امید ہے یہ تمہارا کفارہ بن جائے۔حیلۃ الاولیاء ولہ ایضا حکم المرفوع

۴۱۸۳۳ ۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ نے نئے کپڑے منگوائے اور پہن لیے، جب وہ آپ کی ہنسلی تک پہنچے تو فرمایا: الحمدللہ الذی کسانی ما اُواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی، پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بندہ نیا کپڑا پہنتا ہے اور پھر وہی الفاظ کہتا ہے جو میں نے کہے، اس کے بعد اپنے ان پرانے کپڑوں کی طرف متوجہ ہو جو اس نے اتارے اور وہ کسی فقیر مسلمان کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے پہنا تا ہے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حفاظ وامان اور قرب میں رہے گا جب تک اس کے جسم پر ایک دھاگہ بھی باقی رہے گا۔زندہ مردہ، زندہ مردہ، زندہ مردہ دونوں حالتوں میں۔ابن المبارک، وھناد وابن ابی الدنیا فی الشکر، طبرانی فی الدعاء، حاکم بیہقی وقال: اسنادہ غیر قوی وابن الجوزی فی الواھیات وحسنہ ابن فی امالیہ

۴۱۸۳۴ ۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگی: امیر المؤمنین! میری قمیض پھٹ جاتی ہے آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں کپڑے نہ پہنائے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، لیکن وہ پھٹ گئی، چنانچہ آپ نے اس کے لیے قمیض منگائی جو پیوتی اور سی گئی، اور فرمایا: یہ پرانی قمیض اس وقت پہنا کرو جب روٹی اور ہانڈی پکاتی ہو اور جب فارغ ہوا کرو تو اسے پہن لیا کرو اس لیے کہ جو پرانا نہ پہنے اس کے لیے کوئی نیا کپڑا نہیں۔رواہ البیھقی

۴۱۸۳۵ ۔۔۔سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف پنڈلی تک ازار باندھتے اور فرماتے کہ (رسول اللہ ﷺ) میرے محبوب کا ازار اس طرح تھا۔ابن ابی شیبۃ، ترمذی فی الشمائل

۴۱۸۳۶ ۔۔۔ابوامامہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں میں تھے اتنے میں کھردرے کپڑے کی ایک قمیض لائی گئی تو آپ نے اسے پہنا ابھی وہ آپ کی ہنسلی تک نہیں پہنچی تو آپ نے فرمایا: "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے یہ الفاظ کیوں کہے ہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں، آپ خود ہی بتادیں، فرمایا: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ کے پاس آپ کے نئے کپڑے لائے گئے تو آپ نے انہیں زیب تن فرمایا اور فرمایا "الحمدللہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی" پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا! جو مسلمان بندہ ایسا ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نئے کپڑے عطا کئے، پھر وہ اپنے پرانے کپڑوں کا قصد کرے اور وہ کسی مسکین مسلمان کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پہنائے تو زندہ مردہ دونوں حالتوں میں جب تک اس پر ایک دھاگہ بھی رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان اور قرب میں رہے گا۔ فرماتے ہیں: پھر آپ نے اپنی قمیض پھیلائی اور اس میں اپنی انگلیوں سے زائد کپڑا پایا، حضرت عبداللہ سے فرمایا: بیٹا! چھری لاؤ وہ گئے اور چھری لے آئے، پھر اپنی آستین پھیلائی جو فالتو کپڑا نظر آیا اسے کاٹ دیا، ہم نے کہا: امیر المؤمنین! کیا ہم درزی کو نہ بلالائیں جو اسے ٹانکے لگادے؟ فرمایا نہیں ابوامامہ فرماتے ہیں! اس کے بعد میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اس قمیض کا کپڑا آپ کی انگلیوں پر لٹک رہا تھا آپ اسے روکتے نہ تھے۔ھناد

۴۱۸۳۷ ۔۔۔ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے اور اس سے ایک قمیض خریدی، اور اسے ہاتھوں کے گٹوں سے ٹخنوں تک پہن لیا اور پہنتے وقت فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے وہ لباس عطا فرمایا جس کے ذریعہ میں لوگوں میں زینت اختیار کرتا ہوں، اور اپنا ستر چھپاتا ہوں، کسی نے کہا: یہ الفاظ آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔یا نبی ﷺ سے؟ آپ نے فرمایا: میں نے یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں آپ کپڑا پہنتے وقت فرماتے تھے "الحمدللہ الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل بہ فی الناس واواری بہ عورتی"۔مسند احمد، وھناد، ابویعلی، قال ابوحاتم: ابومطر مجھول

۴۱۸۳۸ ۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں بقیع میں بارش والے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک عورت گدھے پر سوار ہو کر گزری اس کے ساتھ گدھے کو کرائے پر دینے والا تھا تو وہ ایک گڑھے پر سے گزری تو گرگئی، تو نبی علیہ السلام نے اس عورت کی طرف سے چہرہ پھیر لیا (کہیں وہ بے پردہ نہ ہوگئی ہو) لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے شلوار پہن رکھی ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ

میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں کی مغفرت فرمائے، لوگو! شلواریں پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارا باپردہ لباس ہے اور جب تمہاری عورتیں باہر نکلیں تو انہیں اس کے ذریعہ محفوظ رکھنا۔

البزار، عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی، بخاری فی الادب والدیلمی واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب والحدیث له عدة طرق، کلام:۔۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۵۔

حدیث میں شلوار کا تذکرہ

۴۱۸۳۹۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اور نبی ﷺ کھڑے تھے تو ایک عورت (سواری سے) گرگئی تو ہم نے اپنے چہرے پھیر لئے، کسی شخص نے آپ سے کہا: اس نے شلوار پہن رکھی تھی تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! شلوار پہننے والیوں پر رحم فرما۔

المحاملی فی امالیة من طریق علیه الاول

۴۱۸۴۰۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تمہارا ازار کشادہ ہو اسے کندھے پر ڈال لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اسے صرف تہبند کے طور پر استعمال کرو۔ ابوالحسن ابن ثرثال فی جزئه والدیلمی وابن النجار وسنده ضعیف

۴۱۸۴۱۔۔۔۔۔ابوعباس سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ تھے تو آپ نے تین دراہم سے ایک قمیض خریدی اور ہاتھوں کے گٹوں سے اس کی آستین کاٹ دی اور فرمایا: الحمدللہ الذی هذا من ریاشه. الدینوری ابن عساکر

۴۱۸۴۲۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قمیض پہن کر آپ آستین کو لمبا کرتے تو جب وہ انگلیوں تک پہنچتی تو جو فالتو ہوتی اسے کاٹ دیتے اور فرماتے، آستینوں کو ہاتھوں پر کوئی فضیلت نہیں۔

ابن عیینة فی جامعه والعسکری فی المواعظ، سعید بن منصور، بیهقی، ابن عساکر

۴۱۸۴۳۔۔۔۔۔بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے تہبند باندھا کرو جیسے میں نے فرشتوں کو رب العالمین کے پاس ازار باندھے دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا: رب العالمین کے پاس فرشتے کیسے ازار باندھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنی آدھی پنڈلیوں تک۔

رواه ابن النجار

۴۱۸۴۴۔۔۔۔۔ابوثور فہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اتنے میں معافر کے کپڑے لائے گئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کپڑوں پر اور ان کے بیچنے والے پر لعنت کرے۔

۴۱۸۴۵۔۔۔۔۔(مسند سلمہ بن اکوع) ایاس بن سلمہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل مکہ کی طرف روانہ فرمایا: تو راستہ میں انہیں ابان بن سعید بن العاص مل گئے انہوں نے انہیں اپنی زین پر سوار کر کے اپنے پیچھے بٹھالیا یہاں تک کہ انہیں مکہ لے آئے پھر ان سے کہا: چچازاد مجھے تم خوفزدہ لگتے ہو اس طرح تہبند لٹکالو جیسے تمہاری قوم لٹکاتی ہے، (حضرت عثمان نے) فرمایا ہمارے صاحب اس طرح آدھی پنڈلی تک ازار باندھتے ہیں، انہوں نے کہا: چچازاد! بیت (اللہ) کا طواف کرلو، فرمایا: ہم کوئی (شرعی) کام نہیں کرتے یہاں تک کہ ہمارے صاحب نہ کرلیں ہم ان کی پیروی کرتے ہیں۔ ابویعلی والرویانی، ابن عساکر

۴۱۸۴۶۔۔۔۔۔ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دراہم سے قمیض خریدی اور پہن لی اور فرمایا: "الحمدللہ الذی کسانی من الریاش ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیاتی" پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس طرح فرماتے۔ ابویعلی

ممنوع لباس "ریشم"

۴۱۸۴۷۔۔۔۔۔(از مسند ابن عباس) نبی ﷺ نے صرف خالص ریشمی کپڑا ناپسند کیا رہے ریشم کے بیل بوٹے جو کپڑے پر ہوتے ہیں اور تانا اس میں

کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۴۸ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف خالص ریشمی کپڑا حرام فرمایا، البتہ جس کا بانا روئی کا اور تانا ریشم کا ہو یا بانا ریشم کا اور تانا روئی کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بیھقی فی الشعب

۴۱۸۴۹ ... اس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے۔

ابن عساکر، بیھقی فی الشعب

۴۱۸۵۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے لکیر دار لباس سے، سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور سرخ گدیلے سے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! تھوڑی چیز جس سے مشک کو محفوظ رکھا جائے آپ نے فرمایا: نہیں، اسے چاندی کا بنا لو اور کچھ زعفران سے زرد کرلو۔

رواہ ابن عساکر

۴۱۸۵۱ ... عتبہ بن ریاح سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سونے اور ریشم کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: یہ دونوں مردوں کے لئے مکروہ ہیں اور عورتوں کے لئے مکروہ نہیں۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۲ ... خالد بن دریک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنما کی ایک بیٹی ریشمی قمیض پہن کر باہر نکلی، تو لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: آپ لوگ ریشم سے منع کرتے ہو اور خود پہنتے ہو! آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اس سے بڑی چیز بھی ہم سے درگزر فرمائے گا۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۳ ... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اکیدر دومۃ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک لکیر دار جوڑا بھیجا آپ نے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ ابو نعیم

۴۱۸۵۴ ... عمرو الشیبانی سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص پر سبز رنگ کا جوڑا دیکھا اس نے اپنے سینہ پر ریشم کی کڑاہی کر رکھی تھی، آپ نے فرمایا: تمہاری داڑھی کے نیچے یہ کیا بدبو ہے؟ اس نے کہا: اس کے بعد آپ کبھی مجھ پر اسے نہیں دیکھیں گے۔

ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۵۵ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے، لکیر دار مصری کپڑا اور زرد رنگ کا کپڑا پہننے سے، اور رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور مجھے ایک منقش کپڑا پہنایا میں اسی میں باہر نکل گیا، تو آپ نے مجھے آواز دی علی! میں نے یہ جوڑا تمہیں پہننے کے لئے نہیں پہنایا تھا میں واپس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا تو میں نے اس کا ایک کنارہ انہیں دے دیا گویا وہ میرے ساتھ لپٹتی جاتی تھیں تو میں نے اس کپڑے کو کاٹ دیا۔

انہوں نے کہا (ابوتراب) ابن ابی طالب! تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم کیا لائے؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسے پہننے سے منع کیا ہے اسے پہن لو اور اپنی عورتوں کو پہنا دو۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۵۶ ... (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں) اتنے ریشم کے سوا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی اٹھائی۔ ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی و ابوعوانۃ و الطحاوی، ابو یعلی، ابن حبان حلیۃ الاولیاء، بیھقی

۴۱۸۵۷ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سوائے دو یا تین یا چار انگلی کی مقدار کے، ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی و ابو عوانہ و الطحاوی، ابن حبان حلیۃ الاولیاء، بیھقی

۴۱۸۵۸ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں دو تھیلیاں تھیں ایک سونے کی اور ایک ریشم کی پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ طبرانی فی الاوسط

۴۱۸۵۹۔۔۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دویا تین انگلیوں کے سوا ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔
ابن ابی شیبۃ والبزار، دارقطنی وحسن

۴۱۸۶۰۔۔۔سعید بن سفیان قاری سے روایت ہے فرمایا: کہ میرے بھائی کا انتقال ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو دینار دینے کی وصیت کی تھی، میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا آپ کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اور مجھ پر ایسی قبا تھی جس کی جیب اور پیچھے کے دامن کی پھٹن میں ریشم کی سلائی تھی اس شخص نے جب مجھے دیکھا تو وہ میری طرف لپکا اور مجھ سے میری قبا چھیننے لگا تا کہ اسے پھاڑ دے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا: اس شخص کو چھوڑ دو، تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، پھر فرمایا: تم لوگوں نے بڑی جلدی کی، پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: میں نے کہا: امیر المؤمنین! میرا بھائی فوت ہوگیا ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو دینار (صدقہ کرنے) کی وصیت کی ہے آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ سے پہلے کسی سے پوچھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: اگر تم نے مجھ سے پہلے کسی سے پوچھا اور میں نے اس کے برخلاف فتویٰ دیا تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا ہے سو ہم سب مان گئے اور ہم مسلمان ہیں۔ اور ہمیں ہجرت کا حکم دیا سو ہم نے ہجرت کی تو ہم مہاجرین مدینہ والے ہیں۔ پھر ہمیں جہاد کا حکم دیا اور تم لوگوں نے جہاد کیا اور تم شام والے مجاہد ہو۔

ان پیسوں کو اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے قریب کسی حاجت مند کی ضرورت میں صرف کر دو کیونکہ اگر تم ایک درہم لے کر گوشت خرید کر لاؤ اسے تم اور تمہارے گھر والے کھائیں تو تمہارے لئے سات سو درہم کا ثواب لکھا جائے گا چنانچہ میں ان کے پاس سے باہر نکل گیا اور میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو مجھ سے چھین وجھپٹ کر رہا تھا (کہ کون ہے؟) تو کسی نے کہا: یہ علی بن ابی طالب ہیں۔ میں ان کے گھر آیا اور ان سے پوچھا، آپ نے میری کیا غلطی دیکھی؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: عنقریب میری امت عورتوں کی شرمگاہوں اور ریشم کو حلال سمجھنے لگے گی، تو یہ پہلی بات جو میں نے ایک مسلمان پر دیکھی، تو میں ان کے پاس چلا گیا اور اس قبا کو بیچ ڈالا۔
رواہ ابن عساکر

ریشم کی قمیض پھاڑ دی

۴۱۸۶۱۔۔۔ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید حضرت عمر کے پاس آئے اور حضرت خالد نے ریشمی قمیض پہن رکھی تھی، حضرت عمر نے ان سے کہا: خالد! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس سے کیا ہوتا ہے امیر المؤمنین! کیا ابن عوف نے نہیں پہن رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم ابن عوف جیسے ہو اور تمہارے لئے بھی وہ ہے جو ابن عوف کے لئے ہے! گھر میں جتنے لوگ ہیں میں سب سے کہتا ہوں کہ اس کا ایک ایک ٹکڑا پکڑے یہاں تک کہ اس میں سے کچھ بھی نہ بچا سارا (کپڑا) انہوں نے پھاڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۶۲۔۔۔سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جابیہ میں ٹھہرے ہم سے شام کے کچھ لوگ ملے جنہوں نے ریشم پہن رکھا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس لباس کی وجہ سے ایک قوم کو ہلاک کر دیا، پھر انہیں کنکریاں ماریں تو وہ منتشر ہوگئے، اس کے بعد وہ قبائیں پہن کر آئے تو آپ نے فرمایا: یہ تمہارا مشہور لباس ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۶۳۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا بکتے دیکھا تو میں اسے (خرید کر) نبی ﷺ کے پاس لے آیا، میں نے عرض کی: میں اسے زیب وزینت کے لئے خرید لوں؟ آپ نے فرمایا: یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۶۴۔۔۔عبیدہ بن ابی لبابۃ سے روایت ہے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد سے گزرے تو ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اس کا سبز لباس تھا جس پر ریشم کے بٹن لگے تھے آپ اس کے ساتھ کھڑے ہو کر کہنے لگے: جتنی چاہے لمبی نماز کر لو تمہارے

نماز سے فارغ ہونے تک میں نہیں جانے کا، اس شخص نے جب یہ صورت حال دیکھی تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوا، آپ نے فرمایا: اپنا لباس مجھے دکھانا، پھر اسے پکڑ کر کاٹ دیا اور جو ریشم کے بٹن لگے تھے انہیں پھاڑ دیا اور فرمایا: آئندہ یہ کپڑا استعمال نہ کرنا۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۶۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: صرف اتنا ریشم جائز ہے جس سے سلائی یا بٹن کا کام لیا جاسکے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۸۶۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جوؤں کی شکایت کی اور کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے ریشمی قمیض پہننے کی اجازت دیتے ہیں؟ تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو چکی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے، تو وہ اپنے بیٹے ابوسلمہ کو لائے جس نے ریشمی قمیض پہن رکھی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قمیض میں ہاتھ ڈالا اور اسے نیچے تک پھاڑ دیا، تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا آپ کو پتہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے میرے لئے حلال قرار دیا ہے آپ نے فرمایا: تمہارے لئے اس وجہ سے حلال کیا تھا کہ تم نے جوؤں کی شکایت کی تھی لہٰذا تمہارے علاوہ کسی کو اجازت نہیں۔ ابن سعد وابن منیع

۴۱۸۶۷..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے راویت ہے فرمایا: کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنے بیٹے محمد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے ان کے بیٹے نے ریشمی قمیض پہن رکھی تھی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور اس قمیض کو گریبان سے پکڑ کر پھاڑ دیا، آپ نے فرمایا: تم لوگ انہیں ریشم پہناتے ہو، آپ نے کہا: میں ریشم پہنتا ہوں، آپ نے فرمایا: کیا یہ تمہارے جیسے ہیں؟

ابن عیینہ فی جامعہ ومسددوابن جریر

دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں ریشم سے محروم ہوگا

۴۱۸۶۸..... عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ریشمی قمیض پہن کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھ سے اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جو دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا، تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: کہ مجھے امید ہے کہ میں اسے دنیا اور آخرت میں پہنوں۔ مسدد وابن جریر وسندہ صحیح

۴۱۸۶۹..... سوید بن غفلۃ سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ شام سے واپس آئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی فتوحات سے نوازا، اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے بلند مقام پر بیٹھے ہم سے ملاقات کر رہے تھے اور ہم لوگوں نے دیبز اور باریک ریشم اور عجم کا لباس پہن رکھا تھا، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو ہمیں کنکریاں مارنے لگے، تو ہم لوگوں نے یمنی قبائیں پہن لیں۔

جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا: مہاجرین کی اولاد کو خوش آمدید! ریشم کو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے پسند نہیں کیا تو تمہارے لئے پسند کرلے گا۔ اتنے اتنے یعنی ایک دو، تین یا چار انگشت کے سوا ریشم کا استعمال (مردوں کے لئے) جائز نہیں۔

سفیان بن عیینۃ فی جامعہ، بیھقی فی الشعب، ابن عساکر

۴۱۸۷۰..... ابوعثمان نہدی سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا اس وقت ہم آذربیجان میں عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے، حمد وصلوٰۃ کے بعد! ازار باندھا کرو، جوتے پہنا کرو اور موزے اتار پھینکو، شلواروں سے گریز کرو اپنے باپ اسمٰعیل کا لباس پہنا کرو، خبردار خوش عیشی اور عجم کی وضع قطع سے بچنا، دھوپ میں بیٹھا کرو کیونکہ یہ عربوں کا بھاپ والا غسلخانہ ہے۔ معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو کھردار لباس پہنو، جان کھپاؤ، سواری پر اچھل کر چڑھو، نشانہ بازی کرو ورزش کیا کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے سوائے اتنے ریشم کے اور آپ نے اپنی درمیانی انگلی سے اشارہ کیا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابوذر الھروی فی الجامع، بیھقی

۴۱۸۷۱..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے ریشم ناپسند کیا تو تمہارے لئے پسند کرے گا۔

ابن ابی شیبہ، بیھقی، ابن عساکر

۴۱۸۷۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ریشم کی دھاریوں والا ایک جوڑا ہدیہ کیا گیا جس کا تانا اور بانا ریشم کا تھا تو وہ آپ نے میری طرف بھیج دیا، میں نے آپ کے پاس آ کر کہا: میں اسے کیا کروں گا؟ کیا اسے پہنوں گا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں جو اپنے لئے ناپسند سمجھتا ہوں اسے تمہارے لئے پسند نہیں کرتا، بلکہ اسے پھاڑ کر دوپٹے اور بناؤ فلاں فلاں عورت کو دے دو۔ اور ان میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر بھی کیا تو میں نے اس کے چار دوپٹے بنا دیئے۔ ابن ابی شیبة والدورقی، بیھقی

۴۱۸۷۳..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک لکیر دار جوڑے کا ہدیہ آیا، تو آپ نے میری طرف بھیجا جس سے میں بے حد مسرور ہوا، (لیکن) میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ پر غصہ کے آثار محسوس کئے، اور فرمایا: میں نے اس لئے نہیں بھیجا کہ تم پہن لو، تو میں نے اسے اپنی خواتین میں تقسیم کر دیا۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی وابو عوانة والطحاوی، بیھقی

۴۱۸۷۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دومة نے نبی ﷺ کے لئے ایک جوڑا یا ریشم کا کپڑا ہدیہ میں بھیجا، تو آپ نے وہ مجھے عطا کر دیا، اور فرمایا: اسے اپنی خواتین میں دوپٹے بنا کر بانٹ دینا۔ عبداللہ بن احمد فی زوائدہ، ابو یعلی، حلیة الاولیاء

۴۱۸۷۵..... (مسند علی) فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑا پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة والطحاوی والشاسی، ابن حبان، بیھقی، ضیاء

۴۱۸۷۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منقش جوڑا پہنایا جس سے میں بہت خوش ہوا، آپ نے جب اسے میرے بدن پر دیکھا تو فرمایا: میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہ دیا تھا تو میں (گھر) واپس آیا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کا ایک گوشہ دے دیا گویا وہ میرے ساتھ ساتھ لپٹ رہی تھیں، تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، انہوں نے کہا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں یہ تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے پہننے سے منع کیا ہے تم پہن لو اور اپنی (رشتہ دار) خواتین کو پہنا دو۔

ابو یعلی والطحاوی

۴۱۸۷۷..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! میں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں وہ تمہارے لئے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لئے ناپسند کرتا ہوں، زرد رنگ کا کپڑا نہ پہننا نہ سونے کی انگوٹھی اور نہ منقش کپڑا پہننا اور نہ سرخ گدیلے پر سوار ہونا، کیونکہ یہ (شیطان) ابلیس کے گدیلے ہیں۔ ابو اسحاق ابراھیم بن عبدالصمد الھاشمی فی امالیة

۴۱۸۷۸..... ابن عامر سے روایت ہے کہ میرے پاس آنے کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت طلب کی اور میرے نیچے ریشم کے گدیلے تھے آپ نے فرمایا: ابن عامر! تم اچھے آدمی ہوا گر تم ان لوگوں میں سے نہ ہوتے جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے اپنی پاک چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں ختم کر دیں، اللہ کی قسم! اگر میں جھاؤ کے انگاروں پر لیٹوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں ان پر لیٹوں۔

سعید بن منصور، بیھقی

منقش لباس کی ممانعت

۴۱۸۷۹..... ابو بردہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے منقش لباس اور ریشمی گدیلے سے منع فرمایا ہے ابو بردہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: منقش کپڑا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مصر یا شام کے وہ لکیر دار کپڑے جن میں لیموں کی صورتیں ریشم سے بنائی جاتی ہیں۔ گدیلا وہ چیز ہے جنہیں عورتیں اپنے خاوندوں کے لئے جھالر دار چادر کی بناتی ہیں جنہیں وہ سواریوں پر رکھتے ہیں۔

مسلم، بخاری

۴۱۸۸۰..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان

کے جسموں پر خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۸۱..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے زرد رنگ کپڑے، ریشمی منقش کپڑے، سونے کی انگوٹھی اور ریشم سے سلے کپڑے سے منع فرمایا پھر فرمایا: تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ بیھقی فی الشعب وابن النجار

۴۱۸۸۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کی کسی چیز سے فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۳..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے دو ریشمی چادریں اوڑھائیں تو میں انہی میں باہر نکلا تاکہ لوگ مجھے دیکھیں، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ لباس پہنایا ہے۔ آپ نے جب اسے میرے بدن پر دیکھا تو فرمایا انہیں اتار دو، پھر انہوں نے ایک حصہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا اور آدھا حصہ دوسری خواتین کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک ٹٹو لایا گیا جس پر ریشم کی گدی تھی جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا اور زین کو پکڑا تو آپ کا ہاتھ پھسل گیا، پھر فرمایا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: ریشم ہے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم میں اس پر سوار نہیں ہوں گا۔

بیھقی فی الشعب

ریشم کی فاطمات میں تقسیم

۴۱۸۸۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی نے ایک جوڑا بھیجا، جس میں ریشم کی سلائی تھی اس کا تانا ریشم کا تھا یا بانا، تو آپ نے وہ میری طرف بھیج دیا، میں آپ کے پاس آیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اسے کیا کروں کیا اسے پہن لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن اسے فاطمات کے درمیان دوپٹے بنا کر تقسیم کردو۔ ابن ماجة

وہ تین فاطمۃ ہیں، فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاطمۃ بنت حمزۃ بن عبدالمطلب۔

۴۱۸۸۶..... (از مسند حذیفہ بن یمان) عمرو بن مرۃ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص پر سبز لباس دیکھا جسے دبیز ریشم کے بٹن لگے تھے تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنی گردن میں شیطان کے ہار ڈال رکھے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۸۷..... اسی طرح سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ریشمی قمیض دیکھی تو حکم دیا تو اسے اتار دیا گیا اور لڑکیوں پر رہنے دی۔ رواہ ابن جریر

۴۱۸۸۸..... قیس بن النعمان السکونی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک لشکر نکلا جس کے متعلق اکیدر دومۃ الجندل نے سنا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ! آپ کا لشکر روانہ ہو چکا ہے مجھے اپنی زمین اور مال کا ڈر ہے تو آپ میرے لئے ایک خط لکھ دیں تاکہ وہ میری کسی چیز سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں کیونکہ میں اپنے اوپر واجب حق کا اقرار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے ایک خط لکھ دیا پھر اکیدر نے ایک ریشمی قبا نکالی جو سلی ہوئی تھی جو اسے کسریٰ نے پہنائی تھی وہ کہنے لگا یارسول اللہ! یہ میری طرف سے قبول فرمائیے میں نے اسے آپ کے لئے ہدیہ کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنی قبا واپس لے جاؤ، کیونکہ جو دنیا میں اسے پہنے گا وہ اس سے (آخرت میں) محروم ہوگا، چنانچہ وہ اسے واپس لے گیا پھر وہ اپنے گھر میں آیا اور اس کے دل میں یہ بات تھی کہ اس کا ہدیہ واپس کردیا گیا، تو اس نے کہا: یارسول اللہ! ہم ایسے گھر والے ہیں جن پر ان کا ہدیہ واپس کرنا گراں گزرتا ہے لہٰذا مجھ سے میرا ہدیہ قبول فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ یہ عمر بن الخطاب کو دے دو، وہ بولا، انہوں نے جو کچھ آپ نے کہا سن لیا ہے، تو آپ رو پڑے اور انہیں گمان ہوا کہ شاید انہیں کوئی چیز محسوس ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم ہوا ہے، آپ نے اس کے بارے ارشاد فرمایا اور پھر اسے میری طرف بھیج دیا، تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک یا کپڑا اپنے دہن پر رکھ لیا پھر فرمایا: میں نے پہننے کے لئے تمہارے

پاس نہیں بھیجا، بلکہ اسے بیچ کر اس کی قیمت سے امداد حاصل کرو۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۸۸۹ ... جبیر بن صخر خارص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ حضرت خالد بن سعید بن العاص نبی علیہ السلام کے زمانہ میں یمن میں تھے، اور جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو وہ یمن میں تھے اور آپ کی وفات کے ایک ماہ بعد آئے، ان پر ایک ریشم کی اچکن تھی وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھ والے لوگوں کو آواز بلند کہا: اس کی اچکن پھاڑ دو وہ ریشم پہن کر ہمارے قافلہ میں سلامت رہے؟ چنانچہ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کی اچکن پھاڑ دی۔ سیف، ابن عساکر

۴۱۸۹۰ ... عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرا اور اس کی قمیض پر ریشم کی کلی تھی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر (اس کی جگہ) برص ہوتی تو بہتر ہوتی۔ ابن جریر فی تھذیبہ

۴۱۸۹۱ ... سہل بن الحنظلیۃ جشمی سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے بال زیادہ لمبے اور اس کے تہبند کی گھسیٹ نہ ہوتی، حضرت خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو چھری لے کر آدھے کان سے کاٹ دیئے اور نصف پنڈلی تک تہبند بلند کرلیا۔ مسند احمد، بخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

۴۱۸۹۲ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئی قمیض پہنی پھر مجھے آواز دی کہ چھری لاؤ، کہنے لگے: بیٹا! میری قمیض کی آستین کھینچو اور اپنا ہاتھ میری انگلیوں کے کنارے پر رکھو جو فالتو ہوا سے کاٹ دو تو میں نے اس (قمیض) سے دونوں آستینوں سے کنارے کاٹ دیئے (لیکن اس طرح) آستین کا خلا آگے پیچھے ہوگیا میں نے کہا: ابا جان! اگر آپ انہیں قمیض کے ساتھ برابر کر لیتے تو بہتر تھا، آپ نے فرمایا: بیٹا اسے رہنے دو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ حلیۃ الاولیاء

۴۱۸۹۳ ... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ حج کرنے گئے، تو محمد بن جعفر بن ابی طالب کی بیوی ان کے پاس گئی تو انہوں نے اس کے ساتھ شب باشی کی اور صبح کے وقت چل پڑے ان پر خوشبو کی مہک تھی اور ایک زرد رنگ کا لحاف تھا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب انہیں دیکھا تو انہیں ڈانٹا اور اف اف کرنے لگے اور فرمایا: کیا تم زرد رنگ کا کپڑا پہنتے ہو جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور تمہیں منع کیا ہے اسے منع نہیں کیا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، وابن منیع، ابویعلی بیھقی وحسن وقال البیھقی اسنادہ غیر قوی

۴۱۸۹۴ ... خرشہ بن الحر سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس سے ایک نوجوان گزرا جس کا تہبند گھسٹ رہا تھا اور وہ اسے گھسیٹے جا رہا تھا تو آپ نے اسے بلا کر کہا: کیا (عورتوں کی مخصوص بیماری) حیض سے ہو؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین! کیا مرد کو بھی حیض آتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو کیا وجہ ہے کہ تم نے اپنا ازار اپنے پیروں پر ڈال رکھا ہے پھر چھری منگوائی اور اس کا ازار منھی میں پکڑ کر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دیا، خرشہ فرماتے ہیں: گویا میں دھاگوں کو اس کی ایڑیوں پر دیکھ رہا ہوں۔ سفیان بن عیینۃ فی جامعہ

۴۱۸۹۵ ... حارث بن میناء سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر مجھے بلاتے، میں آپ کے پاس مشرکین کی ایک قباء لایا آپ نے فرمایا: اس سونے کو یہاں سے اتار دو۔ رواہ البیھقی

۴۱۸۹۶ ... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک نوجوان آیا، آپ نے دیکھا کہ وہ اپنا تہبند گھسیٹ رہا ہے فرمایا: بھتیجے! اپنا تہبند اوپر کرو کیونکہ تمہارے رب کی زیادہ پرہیزگاری اور تمہارے کپڑے کی زیادہ حفاظت کا ذریعہ ہے۔

ابن ابی شیبہ، بیھقی

۴۱۸۹۷ ... خرشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھری منگوائی اور ایک شخص کا تہبند ٹخنوں سے اوپر اٹھایا پھر جو ٹخنوں سے نیچے تھا اسے کاٹ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۸۹۸ ... ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عتبہ بن فرقد کو لمبی آستینوں والی قمیض پہنے دیکھا تو چھری منگوائی تاکہ ان کی انگلیوں سے فالتو کپڑا کاٹ دیں تو وہ کہنے لگے: امیر المؤمنین! میں خود کرلوں گا، میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کے سامنے اسے

کانیں تو آپ نے چھوڑ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۸۹۹..... ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا: شلواریں پہننا چھوڑ دو اور تہبند باندھا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۹۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے درندوں کی کھالیں بچھانے اور پہننے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۱..... ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو لومڑی کی کھال کی ٹوپی پہنے دیکھا حکم دیا تو اسے پھاڑ دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۲..... ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص (کے سر) پر بلیوں کی کھال سے بنی ٹوپی دیکھی تو اس کو پکڑ کر پھاڑ دیا اور فرمایا: میرے گمان میں یہ مردار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۳..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو جب کسی کو ایک ہی کپڑا ملے تو اسے تہبند بنا لے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۱۹۰۴..... ابوامامہ سے روایت ہے فرمایا: ابن العاص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اپنا تہبند گھسیٹتے اور بال بڑھاتے گزرے تو آپ نے فرمایا: ابن العاص بہترین آدمی ہے اگر وہ اپنا ازار اوپر اٹھالے اور اپنے بال کم کر دے، فرماتے ہیں انہوں نے اپنا سر منڈا کر بال کم کر دیئے اور گھٹنوں تک تہبند اوپر کر لیا۔

۴۱۹۰۵..... ابوالشیخ ھنائی سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت سے کہا: جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی زینوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۰۶..... (مسند عبداللہ بن عمر) میں ایک رات باہر نکلا تو رسول اللہ ﷺ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صحن میں تھے میں آپ کے پیچھے سے آ رہا تھا آپ نے تہبند کی گھسیٹن سنی تو فرمایا: تہبند اوپر کر لو! میں نے عرض کی یا نبی اللہ! وہ تو بلند ہے فرمایا: اپنا ازار اٹھالو! تین بار فرمایا: کیونکہ جو تکبر سے اپنا تہبند گھسیٹتا ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

۴۱۹۰۷..... (مسند ابی عمیر) کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبۃ، مسند احمد، والدارمی، ابو داؤد، ترمذی، نسائی وابن الجارود، ابن عساکر، طبرانی فی الکبیر ورواہ عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ عن ابی الملیح مرسلاً، قال ترمذی: وھو اصح

عمامہ و پگڑی کے آداب

۴۱۹۰۸..... سائب بن یزید سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے عمامہ (کے شملہ) کو پیچھے لٹکایا تھا۔ رواہ البیہقی

۴۱۹۰۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غدیر خم کے روز مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک عمامہ باندھا اور اسے میرے پیچھے لٹکایا اور ایک روایت میں ہے اور اس کے شملے میرے کندھوں پر لٹکا دیئے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین کے دن جن فرشتوں کے ذریعہ میری مدد فرمائی انہوں نے اس طرح عمامہ باندھ رکھے تھے، اور فرمایا: عمامہ کفر و ایمان کے درمیان رکاوٹ ہے اور ایک روایت ہے مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان۔

اور ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فارسی کمان سے تیر پھینک رہا تھا، فرمایا اس سے پھینکتے رہو پھر ایک عربی کمان دیکھی تو فرمایا: انہیں اختیار کرو اور نیزے والے تیر استعمال کرو کیونکہ اس کی ذریعہ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے شہروں میں قوت دے گا اور تمہاری مدد کرے گا۔

ابن ابی شیبۃ ابو داؤد طیالسی وابن منیع، بیھقی فی السنن

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۵۸۔

۴۱۹۱۰......واثلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ (کے سر) پر سیاہ عمامہ دیکھا۔ابن عساکر وقال منکر، حاکم

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۳۱۔

۴۱۹۱۱......(از مسند عبداللہ بن الشخیر) عبدالرحمن ابن عدی البحرانی اپنے بھائی عبدالاعلی بن عدی سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا پھر انہیں عمامہ باندھا اور اس کا شملہ (ان کے کندھے) کے پیچھے لٹکا دیا پھر فرمایا: اس طرح عمامہ باندھا کرو کیونکہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان رکاوٹ ہے۔رواہ الدیلمی

۴۱۹۱۲...... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سحاب عمامہ باندھا اور فرمایا: علی عمامے عربوں کے تاج ہیں اور (پٹکے سے کمر و گھٹنوں کو باندھ کر) احتباء کرنا ان کی دیواریں ہیں مسجد میں مؤمن کا بیٹھنا سرحد کی حفاظت ہے۔رواہ الدیلمی

۴۱۹۱۳...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے آگے عمامہ باندھا اور اس کا شملہ ان کے کندھوں پیچھے سے آگے لٹکا دیا پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے پیچھے کرلو تو انہوں نے پیچھے کرلیا پھر فرمایا: آگے کرلو تو انہوں نے آگے کرلیا، پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: فرشتوں کے تاج اس طرح ہوتے ہیں۔ابن شاذان فی مشیختہ

۴۱۹۱۴...... ابن ابی زرین سے روایت ہے فرمایا: میں عید کے روز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ انہوں نے عمامہ باندھ رکھا تھا اور اپنے عمامہ کو پیچھے سے لٹکایا ہوا تھا لوگوں نے ابھی ایسا کر رکھا تھا۔بیھقی فی الشعب

جوتا پہننا

۴۱۹۱۵...... احنف بن قیس سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جوتوں کو نیا کرلیا کرو کیونکہ یہ مردوں کی پازیبیں ہیں۔

وکیع فی الغرر

۴۱۹۱۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے، ہڈی سے استنجاء کرنے سے یا اس چیز سے جو (جانوروں کے) پیٹ سے نکلتی ہے یعنی گوبر سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن النجار

۴۱۹۱۷...... یزید بن ابی زیاد مزینہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جوتے میں چلتے اور کھڑے ہو کر پیتے دیکھا۔رواہ ابن جریر

یعنی کبھی کبھار مستقل عادت نہ تھی کہ حدیث کی مخالفت لازم آئے۔

۴۱۹۱۸...... (مسند علی) نبی ﷺ کے جوتے کا تسمہ جب ٹوٹ جاتا تو اسے ہاتھ میں اٹھا کر ایک میں چل لیتے تھے اور جب اس کا تسمہ مل جاتا تو اسے پہن لیتے۔طبرانی فی الاوسط

چال چلن

۴۱۹۱۹...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک نوجوان کو مٹکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: مٹک مٹک کر چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ (جہاد) کے علاوہ مکروہ ہے اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی تعریف کی ہے فرمایا: رحمن کے بندے جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں، اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔الآمدی فی شرح دیوان الاعشی

۴۱۹۲۰ ... سلیم بن حنظلۃ سے روایت ہے فرمایا: کہ ہمارے پاس ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تاکہ ہم ان سے باتیں کریں جب وہ کھڑے ہوئے تو ہم اٹھ کر ان کے پیچھے چلنے لگے، اتنے میں حضرت عمر بھی ان سے آملے اور فرمایا: کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ متبوع (جس کی پیروی کی جائے) کا فتنہ تابع (پیروی کرنے والے) کے لئے ذلت کا باعث ہے۔ابن ابی شیبة، خطیب فی الجامع

۴۱۹۲۱ ...... ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف نکلے تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے پیچھے ہو لئے، آپ (چلتے چلتے) ٹھہر گئے اور انہیں حکم دیا کہ وہ آپ سے آگے چلیں پھر آپ ان کے پیچھے چلے، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں نے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تو مجھے خوف محسوس ہوا کہ میرے دل میں کہیں تکبر پیدا نہ ہو جائے۔

الدیلمی وسندہ ضعیف

عورتوں کا لباس

۴۱۹۲۲ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ازواج نبی ﷺ نے کپڑوں کی لمبائی کا ذکر کیا، فرمایا: ایک بالشت لمبا کرلیں، انہوں نے کہا، بالشت کم ہے اس سے بے پردگی ہوتی ہے آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ، وہ کہنے لگیں، ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ کافی ہے اس سے زیادہ نہ کریں۔نسائی والبزار وفیہ زید العمی ضعیف

۴۱۹۲۳ ... ابوقلابہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت میں کسی لونڈی کو دوپٹہ اوڑھنے نہیں دیتے تھے اور فرماتے: دوپٹے تو آزاد عورتوں کے لئے ہیں تاکہ انہیں تکلیف نہ دی جائے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۲۴ ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بڑی چادریں آزاد مسلمان عورتوں کے لئے ہیں۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۲۵ ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہماری ایک باندی کو دیکھا جس نے دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا آپ نے اسے درہ مارا اور فرمایا: آزاد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو دوپٹہ اتاردو۔ابن ابی شیبة وعبد بن حمید

۴۱۹۲۶ ...... صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے فرمایا: ایک عورت دوپٹہ اوڑھے چادر لپیٹے باہر نکلی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ عورت کون ہے؟ کسی نے کہا: یہ فلاں کی لونڈی ہے جوان کے گھر کا آدمی تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ کس وجہ سے تم نے اس باندی کو دوپٹہ اوڑھایا اور آزاد عورتوں کی طرح چادر پہنائی یہاں تک کہ میں اس کے بارے میں شک میں پڑ گیا میں تو اسے آزاد عورت سمجھ رہا تھا لونڈیوں کو آزاد عورتوں کے مشابہ نہ بناؤ۔رواہ البیھقی

۴۱۹۲۷ ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لونڈیاں ہماری خدمت سر کے بال کھول کر کرتیں اور ان کی چھاتیاں حرکت کرتیں۔رواہ البیھقی

۴۱۹۲۸ ... مسیب بن دارم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں درہ تھا آپ نے ایک لونڈی کے سر پر مارا جس سے اس کا دوپٹہ گر گیا اور فرمایا: کس وجہ سے لونڈی آزاد عورت کی مشابہت اختیار کرتی ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۱۹۲۹ ... امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک باندی تھی جسے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اس نے آزاد عورتوں کی وضع قطع بنا رکھی ہے آپ اپنی بیٹی کے گھر گئے اور فرمایا: میں تمہارے بھائی کی باندی کو کیوں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آزاد عورتوں کی شکل وشباہت اختیار کئے ہوئے ہے؟ آپ کو یہ بات انوکھی لگی۔مالک

۴۱۹۳۰ ... (از مسند خلیفۃ الانصاری) حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہرقل کی طرف بھیجا جب وہ واپس آئے تو انہیں ایک قبطی چادر دی، اور فرمایا: اس کے ایک ٹکڑے کی قمیض بنالو اور ایک ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دینا وہ اس سے دوپٹہ بنالے گی، جب آپ وہاں سے واپس چلے تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو آواز دی اور فرمایا: اپنی بیوی کو حکم دینا کہ وہ اس کے نیچے قمیض بنائے تاکہ اس کا

جسم نمایاں نہ ہو۔ابن مندۃ، ابن عساکر

۴۱۹۳۱۔۔۔(ایضاً) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قبطی چادریں آئیں تو مجھے ان میں سے ایک کپڑا عنایت فرمایا، اور (مجھ سے) کہا: کہ اس کے دو ٹکڑے کر لینا، ایک ٹکڑے کی تم قمیض بنا لینا اور ایک ٹکڑے کی تمہاری بیوی اوڑھنی بنا لے گی، جب میں واپس پلٹا تو آپ نے فرمایا: (ارے ہاں) اس سے کہنا اس کے نیچے کوئی کپڑا لگا لے تاکہ اس کا جسم نمایاں نہ ہو۔رواہ ابن عساکر

۴۱۹۳۲۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی بیٹیوں کو ریشم وابریشم کے دوپٹے اوڑھاتے تھے۔رواہ ابن النجار

۴۱۹۳۳۔۔۔اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک موٹی قبطی چادر پہنائی جو دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدیہ میں ملی تھی میں نے وہ اپنی بیوی کو پہنا دی، بعد میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ وہ چادر نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو پہنا دی، فرمایا: اس سے کہنا کہ اس کے نیچے قمیض بنا لے کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس کا جسم نمایاں ہو۔

ابن ابی شیبۃ وابن سعد، مسند احمد والرویانی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، بیھقی، سعید بن منصور

لباس کی مباح صورتیں

۴۱۹۳۴۔۔۔قتادۃ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ ان چادروں سے روکیں جو پیشاب سے رنگی جاتی ہیں تو ایک آدمی کہنے لگا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ اسے پہنتے تھے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، تو وہ شخص بولا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں اچھا نمونہ ہے، تو آپ نے اس بات کو ترک کر دیا۔رواہ عبدالرزاق

۴۱۹۳۵۔۔۔قیس بن سعد سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لئے پانی رکھا تو آپ نے غسل کیا پھر ہم آپ کے پاس ایک چادر لائے جس پر ورش کا رنگ لگا ہوا تھا گویا میں اس کی سلوٹ میں ورش کا نشان دیکھ رہا ہوں۔ابویعلی، ابن عساکر

۴۱۹۳۶۔۔۔(مسند احمد بن جزء الاسدوسی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف ایک کپڑے میں (کمر اور گھٹنوں کو باندھ کر) احتباء کرتے دیکھا اس پر اور کپڑا نہ تھا۔الباوردی، دارقطنی فی الافراد وھو ضعیف

۴۱۹۳۷۔۔۔حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہبند کے نیچے جانگھیا (Under wear) پہنتے تھے

سفیان بن عیینہ فی جامعہ ومسدد

معلوم ہوا یہ کوئی تکبر اور غیر مسلمانہ طریقہ نہیں بلکہ ہمارے بڑوں کا عمل ہے عورت کے اعضاء تو ظاہر ہونے ہی نہیں چاہئے، مرد کا باقی جسم تو پردہ نہیں لیکن شرمگاہ کی ہیت نمایاں نہ ہو جو لوگ باریک لباس پہنتے یا ہلکا پھلکا لباس پہننے کے عادی ہیں اگر وہ مسلمان ہیں تو انہیں اس مذکورہ طریقہ پر عمل کرنا چاہئے۔

رہائش کے آداب......گھر کی تعمیر

۴۱۹۳۸۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے گھر میں زکوۃ یہ ہے کہ وہ اس میں ایک مہمان خانہ بنائے۔

بیھقی فی الشعب

گھر کے حقوق

۴۱۹۳۹۔۔۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا: تمہیں کیا ہوا کہ تم لوگ اپنے صحنوں کو صاف نہیں کرتے۔

ابوعبید فی الغریب وقال: ھذا الحدیث قدیروی مرفوعاً ولیس بذلک المثبت من حدیث ابرھیم بن زید المکی

گھر کے حقوق کے ذیل میں

۴۱۹۴۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سرما آتا تو رسول اللہ ﷺ جمعرات کی رات گھر میں داخل ہوتے اور جب گرما آتا تو جمعرات کی رات نکلتے، اور جب نیا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے اور دوگانہ ادا کرتے اور پرانا کپڑا کسی کو پہنا دیتے۔
رواہ ابن عساکر

۴۱۹۴۱ ...... جب آپ گرما میں داخل ہوتے تو جمعہ کی شب داخل ہونا پسند کرتے اور سرما میں جمعہ کی رات (گھر میں) داخل ہونا پسند کرتے۔
بیهقی فی الشعب

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۴۳۰۔

گھر کے حقوق کا ادب

۴۱۹۴۲...... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو:

بسم اللہ التکلان علی اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے۔ ابن السنی والدیلمی

۴۱۹۴۳...... (مسند ابن عوف) عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو اس کے کونوں میں آیت الکرسی پڑھتے۔ رواہ ابن عساکر

گھر کی ممنوع چیزیں

۴۱۹۴۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ان کے کسی بیٹے نے اپنی دیواروں پر پردے لٹکار کھے ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر یہی بات رہی تو میں اس کے گھر سے جدا ہو جاؤں گا۔ ابن ابی شیبۃ وھناد

۴۱۹۴۵...... سلمہ بن کلثوم سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق میں ایک بلند عمارت بنائی، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا تو آپ اس وقت مدینہ میں تھے آپ نے انہیں لکھا: ام عویمر کے بیٹے عویمر، کیا تمہارے لئے فارس وروم کی عمارتیں کافی نہ تھیں کہ تم نے تعمیریں شروع کردی ہیں اے اصحاب محمد (ﷺ) تم لوگ تو صرف رہنما ہو۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۹۴۶...... راشد بن سعد سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص میں ایک کمرہ تعمیر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا امابعد! عویمر! دنیا کی زیب وزینت کے لئے جو کچھ روم نے بنایا ہے کیا کم ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ویرانی کا حکم دیا ہے۔ ھناد، بیهقی فی الزھد، بن عساکر

۴۱۹۴۷...... عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہتے تھے ہر خیانت کرنے والے پر دوامانت دار ہیں پانی اور مٹی۔
الدینوری

۴۱۹۴۸...... یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے فرمایا: مصر میں سب سے پہلے جس نے کمرہ بنایا وہ خارجہ بن حذافہ ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا: السلام علیکم امابعد! مجھے علم ہوا ہے کہ خارجہ بن حذافہ نے ایک کمرہ بنایا ہے خارجہ نے اس کا ارادہ کیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کی پوشیدہ چیزوں کو دیکھے، جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو اسے انشاء اللہ گرادینا والسلام۔ ابن عبدالحکم

۴۱۹۴۹...... عبداللہ رومی سے روایت ہے فرمایا: میں ام طلق کے گھر میں گیا تو ان کے گھر کی چھت بہت چھوٹی تھی میں نے کہا: ام طلق آپ کے

کی چھت کس قدر چھوٹی ہے تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا: اپنے گھروں کو زیادہ اونچا نہ کرو کیونکہ تمہارے برے دن وہ ہوں گے جن میں تم اپنے گھروں کو اونچا کرو گے۔ابن سعد، بخاری فی الادب

۴۱۹۵۰.....سالم بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد کے زمانہ میں شادی کی دعوت کی تو میرے والد نے لوگوں کو بلایا جن میں حضرت ابوایوب بھی تھے میرے کمرہ کو سبز چادروں سے سجا رکھا تھا حضرت ابوایوب آئے تو انہوں نے اپنا سر جھکالیا پھر دیکھا تو کمرہ پر چادریں تھیں فرمایا: عبداللہ! کیا تم لوگ دیواروں پر پردے ڈالتے ہو۔میرے والد نے کہا۔آپ حیا کر رہے تھے۔ابوایوب ہم پر عورتیں غالب آگئیں، آپ نے فرمایا: اوروں پر تو عورتوں کے غالب ہونے کا خدشہ تھا لیکن تمہارے بارے میں مجھے یہ خوف نہ تھا کہ تم پر عورتیں غالب آجائیں گی نہ میں تمہارے گھر داخل ہوں گا اور نہ تمہارا کھانا کھاؤں گا۔رواہ ابن عساکر

نیند کے آداب واذکار

۴۱۹۵۱.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی جنابت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جب وضو کرلے اور ایک روایت میں ہے اپنا عضو دھولے اور نماز کی طرح وضو کرلے۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی ابن حبان

۴۱۹۵۲.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی جنابت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: سوسکتا ہے اگر چاہے تو وضو کرلے۔ابن خزیمة

۴۱۹۵۳.....اسلم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا: کہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے نہ سویا جائے جو سوگیا اس کی آنکھ نہ لگے۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۵۴.....سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس طرح کیا کرتے تھے: یعنی چت لیٹنا اور ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا۔مالک، بیهقی فی الشعب

۴۱۹۵۵.....حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: جب ہم میں سے کوئی جنبی ہو تو کیا کرے اور غسل سے پہلے سونے کا ارادہ رکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: جس طرح نماز کے لئے وضو ہوتا ہے اس طرح وضو کرکے سوجائے۔مسند احمد

۴۱۹۵۶.....جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ سے جنبی کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ سو اور کھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے اس وقت۔ابو نعیم

۴۱۹۵۷.....جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو کر بستر کے پاس آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف بڑھتے ہیں، فرشتہ کہتا ہے، بھلائی پر اختتام کر، اور شیطان کہتا ہے برائی پر اختتام کر، پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر وحمد کرلے تو فرشتہ شیطان کو بھگا دیتا ہے اور اس کی حفاظت کرنے لگتا ہے، پھر جب بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے بھلائی سے آغاز کر اور شیطان کہتا ہے برائی سے آغاز کر، پس اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلے اور کہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے پس اگر وہ گر بھی جائیں تو اس کے علاوہ کون انہیں تھامے گا بے شک وہ حلم والا بخشش کرنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے زمین کو گرنے سے روک رکھا ہے ہاں اس کی اجازت سے بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا اور اگر اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو فضائل (کی گھڑیوں) میں نماز پڑھی۔رواہ ابن جریر

۴۱۹۵۸.....ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جنبی جب سونا یا کھانا چاہے تو وضو کرلیا کرے۔سعید بن منصور

۴۱۹۵۹.....ابوسلمہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی، اماں جی! کیا رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ فرمایا: ہاں، آپ اپنی شرم گاہ دھوئے اور نماز جیسا وضو کئے بغیر نہ سوتے تھے۔ضیاء

۴۱۹۶۰.....جبارۃ بن المغلس سے روایت ہے کہ ہم سے عبید بن الوسم الجمال نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حسن بن حسین نے وہ اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے وہ اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسی حالت میں سوگیا جس کے ہاتھ پر کھانے کی کسی چیز کا اثر یا خوشبو لگی تھی (پھر اسے کوئی چیز نقصان پہنچانے) تو وہ اپنے سوا کسی پر ملامت نہ کرے۔ رواہ ابن النجار

۴۱۹۶۱.....عبداللہ بن حارث سے روایت ہے جو آل سیرین سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ابو عمر سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو کہے: اے اللہ! تو نے میری جان پیدا کی تو ہی اسے موت دے گا، تیرے لئے ہی اس کا جینا اور مرنا ہے اے اللہ! اگر تو اسے ماردے تو اس کی بخشش کرنا، اور اگر اسے زندہ رکھا تو اس کی حفاظت کرنا، اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، کسی نے ان سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں کہا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: بلکہ اس نے کہا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں، یعنی رسول اللہ ﷺ۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۲.....(مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص) نبی ﷺ نے ایک انصاری صحابی سے فرمایا: سوتے وقت تم کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: میں کہتا ہوں: اے میرے رب! میں تیرے نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں میری بخشش فرمادے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری بخشش ہوگئی۔

ابن ابی شیبۃ، وفیہ الافریقی ضعیف

۴۱۹۶۳.....(مسند ابن مسعود) نبی ﷺ جب سوتے تو فرماتے: اے اللہ! جب آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۱۹۶۴.....ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو اچھا سمجھتے تھے کہ جنبی جب کھانا یا سونا چاہے تو وضو کرلے۔ ضیاء

۴۱۹۶۵.....(مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عاصم بن ضمرۃ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوتے وقت کہا کرتے تھے: بسم اللہ وفی سبیل اللہ۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۶ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار تلے رکھتے پھر فرماتے: ای رب! قنی عذابک یوم تبعث عبادک۔ رواہ ابن عساکر

۴۱۹۶۷.....ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس کام کی شکایت کرنے آئیں اور کہنے لگیں یارسول! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ایک دفعہ پیستی ہوں پھر اسے گوندھتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز عنایت کی تو تمہارے پاس بھی پہنچ جائے گی عنقریب میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں گا جب تم سونے لگو تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر اور، چونتیس بار الحمدللہ کہہ لیا کرو، یہ مقدار میں سو بن گئے یہ تمہارے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۶۸.....عبداللہ بن عمرو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: دو خصلتیں یا عادتیں ایسی ہیں جن کی جو مسلمان حفاظت (کے ساتھ مداومت) کرے گا وہ جنت میں جائے گا وہ دونوں (ہیں تو) آسان (لیکن) انہیں کرنے والے بہت تھوڑے ہیں، دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر ہر نماز کے بعد کہا کرے جو شمار میں ڈیڑھ سو اور میزان (عمل) میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ اور جب بستر پر آئے تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمدللہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لیا کرتے تو زبانی شمار میں یہ سو ہے (لیکن عملی) میزان میں ہزار ہے اور ایک روایت میں ہے یہ اڑھائی سو نیکیاں ہیں اور جب دہری ہوگئیں تو ڈھائی ہزار ہوگئیں، اور تم میں سے کون اپنے شب و روز میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کیسے یہ آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں کا کوئی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پس وہ ان کلمات کو کہے بغیر اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب کوئی سونے لگتا ہے شیطان آکر اسے ان کلمات کو کہنے سے پہلے سلا دیتا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ پر انہیں شمار کرتے تھے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی وقال: حسن صحیح، ابن ماجۃ وابن جریر، ابن حبان وابن السنی فی

عمل یوم ولیلۃ وابن شاهین فی الترغیب، بیهقی فی الشعب

۴۱۹۶۹..... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: جو شخص سونے لگے اور کہے: "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر، سبحان اللہ وبحمدہ، اللہ اکبر لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ وہ سمندر جھاگ برابر ہوں۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۰..... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کے لئے لیٹتے تو فرماتے: "اللھم! باسمک ربی وضعت جنبی فاغفرلی ذنبی"۔ ابن جریر وصححه

۴۱۹۷۱..... (مسند علی) ابو مریم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دو پتھروں میں میدہ کوٹ رہی تھیں یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں آبلے پڑ گئے: جاؤ رسول اللہ ﷺ سے خادم مانگو، چنانچہ ایک یا دو رات ایسا کیا، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی کام سے آئیں مگر آپ کے تاخیر سے آنے کی وجہ سے اپنے گھر واپس چلی گئیں، تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم لوگ (سونے کے لئے) اپنے بستروں میں داخل ہو چکے تھے جب آپ ﷺ نے اجازت طلب کی تو ہم لوگوں نے اپنے کپڑے اوڑھنے کے لئے حرکت کی آپ کو جب یہ آواز آئی تو فرمایا: اپنے لحاف میں ہی رہو! پھر ہمارے پاس آ کر ہمارے سروں کے پاس بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں میرے اور ان کے درمیان بستر میں داخل کر لئے پھر فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ میری بیٹی کسی کام سے آئی تھی بیٹی! کیا کام تھا یا فرمایا۔ بیٹی تمہاری کیا ضرورت ہے؟ تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس حالت میں آپ سے گفتگو کرنے سے شرم محسوس کی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے دو یا تین بار پوچھنے کے بعد، ان کی طرف سے جواب دیا، عرض کی یارسول اللہ! وہ آپ کے پاس آئی تھیں کہ میدہ کوٹ کوٹ کر ان کے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے ہیں وہ خادم طلب کرنے آئی تھیں، آپ نے فرمایا: تمہیں وہ چیز زیادہ پسند ہے جو تمہارے لئے ہمیشہ رہے یا جو تم نے مانگا ہے، ان دونوں نے عرض کی: جو ہمارے لئے ہمیشہ رہے، آپ نے فرمایا: جب تم اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس ۳۳ بار اللہ اکبر اور چونتیس ۳۴ بار الحمد للہ کہا کرو یہ شمار سو ہے یہ تمہارے لئے اس سے بہتر جو تم نے مانگی ہے۔ رواہ ابن جریر

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خاص تحفہ

۴۱۹۷۲..... (مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عبیدۃ، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی پیسنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں پر چھالے پڑنے کی شکایت کی، میں نے کہا: اگر اپنے والد محترم کے پاس جا کر خادم مانگ لیتیں (تو یہ مشقت نہ رہتی) فرماتے ہیں وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں لیکن انہیں نہ پایا تو واپس لوٹ آئیں، جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ کو اطلاع دی گئیں پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے، ہم پر ایک بڑی چادر تھی جب ہم اسے لمبائی میں اوڑھتے تو اس سے ہمارے پہلو باہر نکل آتے اور جب چوڑائی میں اوپر لیتے تو ہمارے سر اور پاؤں کھلے رہ جاتے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: فاطمہ! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم آئیں (لیکن میں گھر پر نہ تھا) کیا ضرورت تھی؟ انہوں نے عرض کی: کچھ بھی نہیں، میں نے کہا: انہوں نے مجھ سے چکی پیسنے سے ہاتھوں میں چھالوں کی شکایت کی تھی میں نے کہا: اگر ابا حضور کے پاس جائیں اور ان سے خادم مانگ لیتیں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہو؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تم دونوں تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

ابن جریر وصححه

۴۱۹۷۳..... (مسند علی) ہبیرۃ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: میں نے فاطمہ سے کہا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جاتیں تو ان سے ایک خادم مانگ لاتیں، کیونکہ چکی اور کام سے تمہیں کافی مشقت ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو، تو میں بھی ان کے

کے ساتھ چل دیا، پھر ہم نے آپ سے خادم مانگا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ، تینتیس بار ۳۳ بار اللہ اکبر اور چونتیس بار لا الہ الا اللہ کہہ لیا کرو، یہ (میزان) زبان میں سو ہوا، اور (عملی) میزان ہزار ہوا۔

رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۴..... (مسند علی) قاسم مولی معاویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے علی بن ابی طالب سے سنا: انہوں نے ذکر کیا کہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے خادم طلب کریں، وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ! چکی پیسنا میرے لئے گراں ہے اور انہیں اپنے ہاتھ میں چکی سے پڑے نشانات دکھانے لگیں پھر انہوں نے آپ سے ایک خادم مانگا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ سکھاؤں؟ یا فرمایا: دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر؟ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمد للہ، اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۷۵..... طالب بن حوشب جو عوام بن حوشب کے بھائی ہیں جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد علی بن الحسین وہ حضرت حسین بن علی سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اپنے والد محترم کے پاس جاؤ اور ان سے غلام مانگو جو تمہیں چکی اور تنور کی گرمی سے بچائے، چنانچہ وہ آپ کے پاس آئیں اور غلام مانگا، تو آپ نے فرمایا: جب قیدی آئیں تو میرے پاس آنا، پھر بحرین کی جانب سے قیدی آئے تو لوگ آپ سے غلام مانگتے رہے اور رسول اللہ ﷺ بہت عطا کرنے والے تھے جو چیز بھی مانگی جاتی آپ دے دیتے، اور جب کچھ بھی نہ بچا تو وہ آپ کے پاس غلام مانگنے آئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہمارے پاس قیدی آئے اور وہ لوگوں نے مانگ لئے، لیکن میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہیں۔

جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو، اللہ! اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے رب! اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے، دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہی سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی سب سے آخر میں ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، ہمارا قرض ادا کردے اور ہمیں فقر و فاقہ سے بے نیاز کردے، چنانچہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لونڈی کے بدلہ ان کلمات پر خوش ہو کر واپس ہو گئیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کلمات کو جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے انہیں نہیں چھوڑا کسی نے کہا صفین کی رات بھی؟ آپ نے فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں۔ ابو نعیم فی اتقاء الوحشۃ

۴۱۹۷۶..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: چچا زاد! میرے لئے (گھر کا) کام اور چکی (پیسنا) مشکل ہے تو تم رسول اللہ ﷺ سے بات کرو! میں نے ان سے کہا: ٹھیک ہے، اگلے دن رسول اللہ ﷺ (بذات خود) ان کے پاس تشریف لے آئے، اور وہ دونوں ایک لحاف میں سو رہے تھے، (دروازہ پر دستک دینے اور اجازت لے کر اندر آنے کے بعد آپ نے ان سے فرمایا اٹھو نہیں) آپ نے (سردی کی وجہ سے) اپنے پاؤں ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر بستر میں داخل کر لئے، تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں۔ اللہ کے نبی! مجھے (گھر کے) کام سے مشقت ہوتی ہے، مال غنیمت جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرتا ہے اس میں سے کسی خادمہ کو حکم دیتے تو (میری کافی امداد ہو جاتی)۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ سکھاؤں؟ تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ زبانی حساب میں سو ہے اور (عملی) میزان میں ایک ہزار ہے اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جو ایک نیکی لے کر آیا تو اس کے لئے اس جیسی دس نیکیاں ہیں“ ایک لاکھ تک۔ طبرانی فی الاوسط

۴۱۹۷۷..... (اسی طرح) شیث بن ربعی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اپنے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر خادم مانگو تاکہ تم اس کے ذریعہ سے کام (کی مشقت) سے بچ سکو، تو وہ شام کے وقت آئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: بیٹی کیا ضرورت ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں آپ کو سلام

کرنے آئی تھی۔اور شرم وحیا کی وجہ سے سوال نہیں کیا، جب وہ واپس آ ئیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں نے حیا کی وجہ سے ان سے سوال نہیں کیا، جب دوسرا دن ہوا تو پھر ان سے کہا: والد صاحب کے پاس جاؤ! اور ان سے خادم مانگوتا کہ کام سے بچ سکو چنانچہ وہ پھر آپ کے پاس گئیں، جب ان کے پاس پہنچیں تو آپ نے فرمایا: بیٹی! کیا ضرورت ہے؟ تو انہوں نے کہا: کوئی بات نہیں ابا جان! میں نے کہا دیکھوں آپ کیسے ہیں۔اور حیا کی وجہ سے کچھ نہیں مانگا، اور جب تیسرا دن ہوا، تو انہوں نے ان سے کہا: چلو! تو دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم پر کام کی مشقت ہے، ہم نے چاہا کہ آپ ہمیں کوئی خدمت گار عطا کریں، جس کی وجہ سے ہم کام سے بچ سکیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں سرخ اونٹنیوں سے بہتر چیز بتاؤں؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جی ہاں رسول اللہ!

آپ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اللہ اکبر، سبحان اللہ، اور الحمد للہ سو بار کہہ لیا کرو یوں تم ایک ہزار نیکیوں میں رات گزارو گے، اسی طرح صبح کے وقت جب اٹھو گے تو ایک ہزار نیکیوں میں بیدار ہو گے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ سنے مجھ سے نہیں رہے صرف صفین کی رات کہ میں انہیں بھول گیا پھر رات کے آخری حصہ میں مجھے یاد آئے۔

العدني وابن جرير، حلية الاولياء

۴۱۹۷۸... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیٹ سے تھیں، جب وہ روٹی پکاتیں تو تنور کی حرارت ان کے پیٹ پر لگتی، تو وہ نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں خادم نہیں دے سکتا اور صفہ والوں کو چھوڑ دوں جن کے پیٹ بھوک سے دہرے ہو رہے ہیں کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔حلية الاولياء

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے چکی پیستی تھیں

۴۱۹۷۹..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ہاتھوں پر آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے سے، آبلوں کی شکایت کی، ادھر رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آ گئے تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس خادم مانگنے آئیں، تو آپ کو گھر پر نہ پایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھر پر پا کر انہیں بتایا، پھر بعد میں جب ہم لوگ سو چکے تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کا استقبال کرنے اٹھے تو آپ نے فرمایا: وہیں ٹھہرو پھر آ کر میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی، فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ عمل رات سوتے وقت بھی کرنا ہے یوں یہ شمار سو بن جائے گا۔رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۸۰ ...ابو یعلی سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی سے ہاتھوں پر آبلے پڑنے کی شکایت کی، نبی ﷺ کے پاس قیدی آئے تو وہ ان کے ہاں گئیں لیکن انہیں نہ پایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا، جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں، پھر نبی ﷺ ہمارے پاس آئے اس وقت ہم سو چکے تھے ہم اٹھنے کے لیے بڑھے تو آپ نے فرمایا: اپنی جگہ رہو میں تمہیں سوال سے بہتر چیز بتاؤں؟ جب سونے لگو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد اللہ کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم وابن جرير، بيهقي وابوعوانة والطحاوي، ابن حبان، حلية الاولياء

۴۱۹۸۱..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پھر آپ نے اپنے پاؤں میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بستر میں رکھ کر ہمیں وہ دعا سکھائی جو ہم سونے کے وقت پڑھا کریں۔

فرمایا: فاطمہ اور علی! جب تم اپنے اس گھر میں ہو تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے ابھی تک انہیں نہیں چھوڑا، ایک شخص جو آپ سے بدگمان تھا کہنے لگا: صفین کی رات بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، صفین کی رات بھی نہیں۔ ابن منیع وعبد بن حمید، نسائی، ابو یعلی، حاکم، حلیة الاولیاء

۴۱۹۸۲..... عطاء بن سائب اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ان سے کی تو ایک چادر، چمڑے کا ایک تکیہ جس کا بھراؤ کھجور کی چھال تھا، دو چکیاں ایک مشکیزہ اور دو گھڑے ان کے ساتھ بھیجے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اللہ کی قسم! پانی لاتے لاتے میں پریشان دل ہو گیا ہوں اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے پاس قیدی بھیجے ہیں جاؤ ان سے ایک خادم مانگو، تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ بھی آبلہ زدہ ہو گئے ہیں۔

چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: بیٹی کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں آپ کو سلام کرنے آئی تھیں، اور شرم کی وجہ سے غلام نہ مانگا اور واپس آ گئیں، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں نے شرم کی وجہ سے سوال نہیں کیا، پھر وہ دونوں آئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! پانی ڈھوتے ڈھوتے، میں دل برداشتہ ہو گیا ہوں، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں: چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے ہیں، آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے قیدی اور کشادگی پیدا فرما دی ہے ہمیں کوئی خادم دے دیں۔

آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہیں دے سکتا جن کے پیٹ بھوک سے دہرے ہو رہے ہیں میرے پاس ان پر خرچ کے لئے کچھ نہیں، لیکن میں انہیں بیچ کر ان پر ان کی قیمت خرچ کروں گا، تو یہ دونوں واپس آ گئے، بعد میں نبی ﷺ ان کے پاس آئے اس وقت یہ لوگ اپنی چادر میں لیٹ چکے تھے، سر پر کرتے تو پاؤں کھلے رہ جاتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا رہ جاتا، تو وہ اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: وہیں رہو، پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے سوال سے بہتر ہے؟ ان دونوں نے عرض کی: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کچھ کلمات سکھائے ہیں، ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمدللہ اور دس بار اللہ اکبر کہا کرو اور جب (رات سونے کے لئے) اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ جب سے مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے ہیں میں نے انہیں نہیں چھوڑا، تو ابن الکوا نے ان سے کہا: نہ صفین کی رات! آپ نے فرمایا: عراق والو! اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کرے، ہاں، نہ صفین کی رات۔ الحمیدی، ابن ابی شیبة، مسند احمد عبدالرزاق، والعدنی والشاشی والعسکری فی المواعظ وابن جریر، حاکم، ضیاء وروی النسائی وابن ماجة بعضه

۴۱۹۸۳..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک غلام ہدیہ میں آیا جو کسی عجمی بادشاہ نے آپ کو ہدیہ دیا تھا، میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: ابا حضور کے پاس جاؤ اور ان سے خادم طلب کرو، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں مگر آپ کو (گھر پر) نہ پایا وہ دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا، پھر دوسری مرتبہ بھی جب آپ کو نہ پایا تو واپس آ گئیں، پے در پے چار مرتبہ گئیں لیکن آپ اس دن نہ آئے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ہو گئی، جب آپ واپس آئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو بتایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چار بار آئی تھیں، آپ کو تلاش کر رہی تھیں، آپ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: کس وجہ سے تم اپنے گھر سے نکلیں، فرماتے ہیں! میں نے انہیں اشارہ کیا کہ ابا حضور سے خادم مانگو، انہوں نے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے سامنے کیا عرض کی: چکی کی وجہ سے میرے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے ہیں پوری رات میں چکی پیستی رہی، اور ابوالحسن، حسن وحسین کو اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد صبر سے کام لو، کیونکہ بہترین عورت وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے فائدہ مند ہو، کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم چاہتے ہو؟ جب اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہہ لیا کرو اور لا الہ الا اللہ کے ساتھ اسے ختم کر لیا کرو، یہ تمہارے لئے تمہاری چاہت اور دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ ابن جریر وسمویه

۴۱۹۸۴ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر ایک خادم مانگ لاتیں، کیونکہ کام نے تمہیں تھکا دیا ہے چنانچہ وہ گئیں لیکن آپ علیہ السلام کو نہ پایا، (بعد میں جب آئے تو) فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جو تم نے مانگی ہے؟ جب اپنے بستروں پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو یہ تمہارے لئے زبان پر سو اور میزان میں ہزار شمار ہوگا۔ ابویعلی و ابن جریر

۴۱۹۸۵ ... (مسند علی) علی بن اعبد سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں اپنا اور فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا واقعہ نہ سناؤں وہ گھر والوں میں سے سب سے زیادہ محبوب تھیں، میں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: چکی چلاتے ان کے ہاتھ آبلہ زدہ ہو گئے اور مشکیزہ اٹھاتے اٹھاتے ان کے جسم پر نشان پڑ گئے ہانڈی تلے آگ سلگاتے ان کے کپڑے سیاہ ہو گئے اور انہیں نقصان بھی پہنچا، ادھر نبی ﷺ کے پاس خادم آئے، میں نے کہا: اگر ابا حضور کے پاس جائیں تو ایک خادم مانگ لائیں، چنانچہ وہ گئیں تو آپ کے پاس کچھ لوگ باتیں کر رہے تھے تو وہ واپس آگئیں۔

پھر اگلے دن ان کے پاس گئیں، تو آپ نے فرمایا: کیا ضرورت ہے، تو وہ خاموش ہو گئیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں، چکی چلاتے اور مشکیزہ اٹھاتے ان کے ہاتھوں میں چھالے اور جسم پر نشان پڑ گئے ہیں جب آپ کے پاس خادم آئے تو میں ان سے آپ کے پاس چلنے کو کہا، کہ آپ سے خادم مانگ لیں جو انہیں اس مشقت سے بچائے جس میں وہ مبتلا ہیں، آپ نے فرمایا: فاطمہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اپنے رب کا فرض ادا کرو، اور اپنے گھر والوں کا کام کرو، جب تم اپنے بستر پر آؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ، اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ سو کلمات کی مقدار تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے تو انہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے راضی ہوں اور آپ نے انہیں خادم نہیں دیا۔ ابوداؤد، عبداللہ بن امام احمد فی زوائدہ، والعسکری فی المواعظ، حلیة الاولیاء، قال ابن المدینی، علی بن اعبدلیس بمعروف ولا اعرف له غیرهذا، وقال فی المغنی: علی بن اعبد عن لایعرف

کلام: ...... ضعیف ابی داؤد ۶۴۱، ۶۴۲۔

۴۱۹۸۶ ... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کے پاس خادم مانگنے آئیں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں، تینتیس بار سبحان اللہ چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ کہا کرو، اور کہا کرو اے اللہ! سات آسمانوں اور عرش عظیم کے رب، ہمارے رب اور ہر چیز کے رب، تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے میں ہر شر سے تیری پناہ چاہتی ہوں جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو پوشیدہ ہے تیرے سامنے کوئی چیز نہیں، میرا قرض ادا کر اور مجھے محتاجی سے پناہ دے۔ رواہ ابن جریر

۴۱۹۸۷ ...... (مسند علی) ابواسحاق ہمدانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لئے ایک تحریر لکھی فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: میں تیری کریم ذات کے ذریعہ اور تیرے کامل کلمات کی وجہ سے ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو ختم کرتا ہے اے اللہ! تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا اور نہ تیرے وعدہ میں عہد شکنی ہے اور نہ کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سامنے کچھ کام آتی ہے تو پاک ہے تیری حمد ہے۔
ابن ابی الدنیا فی الدعاء

بستر پر پڑھنے کے خاص الفاظ

۴۱۹۸۸ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ اپنے بستر کے پاس کہا کرتے تھے، اے اللہ! آپ کی کریم ذات اور آپ کے کلمات کے ذریعہ ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ کو دور کرتا ہے اے اللہ! تیر

لشکر شکست نہیں کھاتا، نہ تیرے وعدہ کے خلاف ہوتا ہے نہ کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے سامنے چلتی ہے تو پاک ہے تیری حمد کے ساتھ۔

ابو داؤد، نسائی و ابن جریر

۴۱۹۸۹..... (مسند البراء بن عازب) براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے:

اللھم الیک اسلمت نفسی و وجھت وجھی والیک فوضت امری والیک الجأت ظھری رغبة ورھبة الیک لا ملجاء ولا منجا الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت

ابن ابی شیبة و ابن جریر و صححه

۴۱۹۹۰..... براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی ﷺ جب سونے لگتے تو دائیں ہاتھ کا تکیہ بنا کر اپنے رخسار رکھتے اور فرماتے: ”**اللھم! قنی عذابک یوم تبعث وفی لفظ یوم تجمع عبادک**“۔ابن ابی شیبه و ابن جریر و صححه

۴۱۹۹۱..... ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رات جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: ”**اللھم باسمک نموت ونحیٰی**“ اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: **الحمدللہ الذی احیانا بعد موتنا وفی لفظ "بعد ما اماتنا والیه النشور"**. ابن جریر و صححه

۴۱۹۹۲..... ابوعبیداللہ جدلی سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: میں اس ذات کی پناہ چاہتا ہوں جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھام رکھا ہے مگر اس کی اجازت سے، شیطان مردود کے شر سے سات مرتبہ فرماتے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۴۱۹۹۳..... ابوھمام عبداللہ بن یسار سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رات کے وقت اٹھتے تو فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے وہ اس کا اہل ہے کہ اس کی بڑائی اس کا ذکر اور اس کا شکر ادا کیا جائے، جس کا نفع ہی نفع اور جس کا نقصان ہی نقصان دہ ہے۔ الخرائطی

۴۱۹۹۴..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر کے پاس آتے تو فرماتے: **الحمدللہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا و اٰوانا فکم من لا کافی له ولا مؤوی.**

تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور کافی دیا اور ہمیں جگہ دی کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کفایت ہے اور نہ جگہ۔

ابن جریر و صححه و بیھقی

سونے والے کے کان میں گرہیں لگنا

۴۱۹۹۵ عطیہ، ابوسعید یا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب بھی کوئی سوتا ہے تو اس کے کان پر ریشم کے ذریعہ گرہیں لگادی جاتی ہیں، پس اگر وہ جاگ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر لے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کر لے تو دوسری کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور اگر نہ وہ جاگا، نہ وضو کیا اور نہ نماز پڑھی تو تمام گرہیں بدستور رہتی ہیں اور شیطان اس کے کان میں پیشاب کرتا ہے۔رواہ ابن جریر

۴۱۹۹۶..... (مسند علی) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مضبوطی سے دروازہ بند کرنے، برتن ڈھانپنے، مشکیزہ پر بند لگانے اور چراغ گل کرنے کا حکم دیا۔

(طبرانی فی الاوسط)

۴۱۹۹۷ (مسند حفصہ) رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو فرماتے: **(اللھم) رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک.**

رواہ ابن ابی شیبة

۴۱۹۹۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو دونوں مٹھیاں بند کر کے ان میں پھونکتے اور ان میں پڑھا کرتے ”قل ھو اللہ احد“ اور ”قل اعوذ برب الفلق“ پھر جہاں تک ہاتھ پہنچتا اپنے جسم پر پھیر لیتے اپنے سر اور چہرہ سے شروع

کرتے اور سامنے جسم پر اس طرح تین بار کرتے۔ رواہ النسائی

۴۱۹۹۹......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو قل ھو اللہ احد اور معوذتین سب پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پھونک مارتے پھر انہیں اپنے چہرہ، کندھوں سینہ اور جہاں تک ان کے ہاتھ پہنچتے پھیر لیتے، فرماتی ہیں جب آپ کی بیماری بڑھ گئی تو مجھے حکم دیتے تو میں ایسا کرتی۔ رواہ ابن النجار

۴۲۰۰۰......فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اپنے بستر پر آؤ تو کہا کرو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو کافی ہے اللہ بلند شان پاک ہے میرے لئے اللہ ہی کافی ہے جو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے جس نے اللہ کو پکارا اللہ نے اس کی سن لی، اللہ سے کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ اللہ کے علاوہ کو بچنے کی جگہ ہے میں نے اللہ اپنے رب اور تمہارے پر توکل کی، ہر رینگنے والے جانور کی پیشانی اس کے ہاتھ میں ہے نہ اس کا کوئی شریک بادشاہت میں ہے اور نہ فرمانبرداری میں سے اس کا نگہبان ہے اور اس کی بڑائی بیان کر، حضرت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: پھر نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی ان کلمات کو پڑھ کر شیاطین اور پھرنے والے جانوروں میں سو جائے تو اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ رواہ الدیلمی

کلام:......التنزیہ ۲/۳۲۶۔

نیند و قیلولہ کے ذیل میں

۴۲۰۰۱......سائب بن یزید سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب دوپہر اور اس سے تھوڑی دیر پہلے ہمارے سے گزرتے تو فرماتے اٹھو قیلولہ کرلو جو رہ جائے گا وہ شیطان کے لئے ہوگا۔ بیہقی فی الشعب

۴۲۰۰۲......سوید العدوی سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھتے پھر اپنے گھروں میں لوٹ کر قیلولہ کرتے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۰۳......مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ان کا ایک گورنر قیلولہ نہیں کرتا تو آپ نے اس کی طرف لکھا: قیلولہ کیا کرو اس لئے کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

خواب

۴۲۰۰۴......(مسند الصدیق) حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو افضل چیز مجھے دکھائی جائے: ایک شخص پورا وضو کرتا ہے، اچھا خواب مجھے فلاں فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ الحکیم

۴۲۰۰۵......ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں ناپسندیدہ خواب دیکھ غمزدہ ہو جاتا یہاں تک کہ مجھے صاحب فراش بننا پڑتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنے دائیں طرف تین بار تھوک دو، انشاءاللہ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ رواہ النسائی

۴۲۰۰۶......(مسند ابی ہریرۃ) ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا: میں نے دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا اور میں نے اسے ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کا قصد کرتا اور اسے ڈراتا ہے تو وہ لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۰۷......(مسند انس) رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے اپنی سواری پر ایک دنبہ اپنے پیچھے سوار کر رکھا ہے اور میری تلوار کی نوک ٹوٹ گئی تو میں نے یہ تعبیر کی کہ میں قوم کے سردار کو قتل کروں گا اور اپنی تلوار کی نوک کی یہ تاویل کی کہ میرے خاندان کا ایک شخص قتل کیا جائے گا، تو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے اور نبی ﷺ نے طلحہ کو قتل کیا جس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

تعبیر

۴۲۰۰۸..... (مسند الصدیق) ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خون کا پیشاب کررہا ہوں، آپ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنی بیوی کے پاس حیض کی حالت میں آتے ہو اس نے کہا: ہاں جی، فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈر پھر ایسا نہ کرنا۔ عبدالرزاق ابن ابی شیبۃ والدارمی

۴۲۰۰۹..... شعبی سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں لومڑی دوڑا رہا ہوں، فرمایا: تو نے وہ چیز دوڑائی جو نہیں دوڑائی جاتی، تو جھوٹا شخص ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرا ایسا نہ کرنا

ابن ابی شیبۃ و ابوبکر فی الغیلانیات.

۴۲۰۱۰..... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ گویا میرے گھر میں تین چاند گرے ہیں، میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ خواب بیان کیا اور وہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ تعبیر کرنے والے تھے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارے گھر میں زمین کی بہترین شخصیت دفن ہوگی، پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا: عائشہ! یہ تمہارا بہترین چاند ہے۔ الحمیدی، ضیاء حاکم

۴۲۰۱۱..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اس امت کے سب سے زیادہ تعبیر کرنے والے اس کے نبی کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ابن سعد و مسدد

۴۲۰۱۲..... صالح بن کیسان سے روایت ہے فرمایا: کہ محرز بن نضلۃ نے کہا: میں نے دیکھا کہ آسمان دنیا میرے لئے کھل گیا اور میں اس میں داخل ہوگیا اور ساتویں آسمان تک پہنچ گیا پھر سدرۃ المنتہیٰ تک رسائی ہوگئی، مجھے کسی نے کہا: یہ تمہارا مقام ہے میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا خواب بیان کیا اور وہ تمام لوگوں میں زیادہ درست تعبیر دینے والے تھے انہوں نے فرمایا: شہادت کی خوشخبری ہو چنانچہ وہ ایک دن کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۃ الغابہ کی طرف سرح کے روز نکلے اور یہ غزوہ ذی قرد ہے جو چھٹے ہجری کو پیش آیا تو انہیں سعدۃ بن حکمۃ نے شہید کیا۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۱۳..... حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کھجور کی چھال کی رسی بٹ کر اپنے ساتھ رکھ رہا ہوں اور کچھ لوگ جو میرے پیچھے ہیں اسے کھا رہے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تم ایسی عورت سے شادی کرو گے جو بچوں والی ہوگی وہ تمہاری کمائی کھائیں گے۔

انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ ایک سوراخ سے ایک بیل نکلتا اور پھر واپس چلا جاتا ہے پھر وہ اس سے نہ نکل سکا، آپ نے فرمایا: یہ ایک عظیم بات ہے جو ایک شخص (کے منہ) سے نکلے گی پھر واپس نہیں ہوگی، پھر انہوں نے کہا: میں نے دیکھا: کہ کوئی کہتا ہے کہ دجال نکل آیا، تو میں دیوار (کھود کر) کھولنے لگا پھر پیچھے دیکھا تو وہ میرے قریب ہی تھا تو میرے لئے زمین کھل گئی اور میں اس میں داخل ہوگیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہیں اپنے دین میں مشقت پہنچے گی۔ ابوبکر فی الغیلانیات، سعید بن منصور

۴۲۰۱۴..... عبیداللہ بن عبداللہ کلاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے قرآن کو عربی (انداز) میں پڑھا کرو کیونکہ وہ عربی ہے اور سنت کی سمجھ حاصل کرو اور اچھی تعبیر کیا کرو، جب کوئی اپنے بھائی کے سامنے خواب بیان کرے تو وہ کہے: اگر بھلائی ہو تو ہمارے لئے اور اگر برائی ہو تو ہمارے دشمن پر پڑے۔ ضیاء بیھقی فی الشعب

۴۲۰۱۵..... (مسند جابر بن عبداللہ) فرمایا: ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں نے دیکھا کہ میری گردن کٹ گئی آپ نے فرمایا: اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کو کوئی کیوں بیان کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

ہر خواب لوگوں سے بیان نہ کیا جائے

۴۲۰۱۶......(اسی طرح) ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، عرض کی یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا تو نبی ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: جب خواب میں کسی کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ لوگوں سے بیان نہ کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۱۷......خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کی پیشانی کے کنارہ پر سجدہ کررہے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک روح، روح سے مل جاتی ہے نبی ﷺ نے اپنا سر جھکایا اور انہوں نے پیچھے سے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

ابن ابی شیبۃ، وابونعیم

۴۲۰۱۸......بیہقی نے کہا ہمیں ابونصر بن قتادۃ نے ان سے ابوعمرو بن مطر نے ان سے جعفر بن محمد المستفاض فریابی نے، کہا مجھ سے ابووھب الولید بن عبدالملک بن عبداللہ الجہنی نے وہ اپنے چچا ابومشجعۃ سے وہ ربیع سے وہ ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو پاؤں موڑے ہوئے ہی فرماتے: "سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابًا" ستر بار فرماتے، پھر فرماتے ستر سات سو کے بدلہ اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس کے ایک دن کے گناہ سات سو سے زیادہ ہوں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے، آپ کو خواب پسند تھے، کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو ابن زمل نے کہا: اللہ کے نبی! میں نے آپ نے فرمایا: بھلائی تمہیں ملے اور برائی سے تم محفوظ رہو، بھلائی ہمارے لئے اور برائی ہمارے دشمنوں پر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بتاؤ، تو میں نے کہا: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک لمبے کشادہ راستہ پر ہیں۔ لوگ شاہراہ پر جارہے ہیں۔ چلتے چلتے یہ راستہ ایک چراگاہ تک پہنچ گیا میری آنکھوں نے اس جیسی سرسبز وشاداب چراگاہ نہیں دیکھی، اس کا پانی گر رہا ہے اس میں ہر قسم کی گھاس، گویا میں پہلے ٹولہ میں تھا جو چراگاہ کی طرف لپکے، انہوں نے اللہ اکبر کہا اور اپنے گھوڑے راستہ میں ڈال دیئے اور اس چراگاہ کے دائیں بائیں میں سے کچھ نقصان نہیں کیا گویا میں (اب بھی) انہیں چلتا دیکھ رہا ہوں۔

پھر دوسرا گروہ آیا جوان سے زیادہ تھے جب وہ چراگاہ کے کنارے پہنچے تو اللہ اکبر کہا اور اپنی سواریاں راستہ میں ڈال دیں تو کچھ کھانے لگے اور کچھ نے مٹھی بھر گھاس لے لی اور اسی رخ چلتے بنے، پھر سب سے زیادہ لوگ آئے جب چراگاہ تک پہنچے تو نعرہ تکبیر بلند کرکے کہنے لگے: یہ پڑاؤ کی بہترین جگہ ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دائیں بائیں پھیل گئے میں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو میں راہ پر چل پڑا یہاں تک کہ چراگاہ کی انتہا تک پہنچ گیا وہاں میں نے یارسول اللہ! آپ کو پایا، آپ ایک منبر پر ہیں جس کی سات سیڑھیاں ہیں آپ سب سے اونچی سیڑھی پر تھے اور آپ کے دائیں جانب مونچھوں والا ایک شخص ہے جس کے نتھنے تنگ اور ناک اٹھی ہوئی ہے وہ جب بات کرتا ہے تو چھا جاتا ہے لمبائی میں مردوں سے بلند ہے اور آپ کے بائیں جانب میانہ قد بھرے بدن والا، سرخ رنگ اور زیادہ تلوں والا ایک شخص ہے گویا اس نے گرم پانی سے اپنے بال دھوئے ہیں جب وہ بولتا ہے تو آپ سب لوگ اس کی عزت واکرام کی خاطر اس پر کان لگاتے ہو، اور آپ کے سامنے ایک بوڑھا شخص ہے جو شکل وشباہت میں آپ کے مشابہ تھا آپ سب لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے سامنے ایک عمر رسیدہ کمزور اونٹنی ہے آپ گویا اس کی پیروی کررہے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم نے کشادہ وسیع اور نہ ختم ہونے والا راستہ دیکھا ہے تو یہ وہ ہدایت ہے جس پر میں نے تمہیں برانگیختہ کیا اور تم اس پر ہو اور جو چراگاہ تم نے دیکھی تو وہ دنیا اور اس کی خوش عیشی ہے میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے پاس سے گزرے اور وہ ہمارے ساتھ نہ چمٹی، نہ ہم نے اس کا ارادہ کیا اور نہ اس نے ہمارا قصد کیا، پھر دوسرا گروہ آیا جو ہمارے بعد تھا وہ مقدار میں ہم سے کئی گنا زیادہ تھا ان میں سے کچھ اس چراگاہ سے کھانے لگے کچھ نے مٹھی بھر گھاس لے لی، اور اس طرح اس سے گزر گئے پھر لوگوں کا بڑا ٹولہ آیا اور وہ چراگاہ کے دائیں بائیں پھیل گئے۔

”فانا للہ وانا الیہ راجعون“ تم تو صحیح راستہ پر چلتے رہو گے اورآخر کار مجھ سے آملو گے اور وہ جو سات سیڑھیوں والا تم نے دیکھا میں سب سے اوپر والے درجہ میں ہوں، تو دنیا کے سات ہزار سال ہیں اور میں سب سے آخری ہزارویں سال میں ہوں، اور جو شخص تم گندمی رنگ مونچھوں والا دیکھا وہ موسیٰ علیہ السلام تھے وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کی وجہ سے جب لوگوں سے گفتگو کرتے تو ان پر غالب آجاتے، اور جو میانہ قد بھرے بدن چہرے پر زیادہ تلوں والا شخص تم نے میرے بائیں جانب دیکھا وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا اکرام کیا اس لئے ہم ان کی عزت واکرام کررہے تھے۔ اور جو بوڑھے شخص تم نے شکل وشباہت میرے مشابہ دیکھے وہ ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام تھے ہم سب ان کی پیروی اور اقتداء کرتے ہیں۔ اور جو اونٹنی تم نے دیکھی کہ میں اس کا پیچھا کررہا ہوں تو وہ قیامت ہے جو ہم پر قائم ہوگی، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہے۔

۴۲۰۱۹...عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ (خواب میں) ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا: اٹھو، اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں اس کے ساتھ چل دیا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بائیں طرف گھاٹی ہے تو اس شخص نے کہا: اس میں نہ چلنا یہ بائیں طرف والوں کے راستے ہیں، پھر میں نے اپنے دائیں ایک گھاٹی دیکھی تو اس نے مجھے کہا: اس میں چلو پھر وہ مجھے ایک پہاڑ پر لے آیا، مجھے کہنے لگا: اس پر چڑھو تو میں جب بھی چڑھنے کا ارادہ کرتا تو پیچھے گر پڑتا، میں نے ایسا کئی بار کیا۔

پھر مجھے ایک ستون کے پاس لے گیا جس کا سرا آسمان پر اور اس کی بنیاد زمین میں ہے اس کی چوٹی پر ایک حلقہ ہے، مجھے کہا کہ: اس پر چڑھو، میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھ سکتا ہوں اس کا سرا آسمان پر ہے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر پھینک دیا اور میں حلقہ کے ساتھ لٹک گیا پھر اس نے ستون کو مارا تو وہ گر گیا اور حلقہ کے ساتھ لٹکا رہ گیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور ان سے سارا قصہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: تم نے اپنے دائیں طرف جو راستے دیکھے تو وہ دائیں طرف والے لوگوں کے راستے ہیں، اور وہ پہاڑ، شہداء کی منزلیں ہیں جس تک تم ہرگز نہیں پہنچو گے، اور رہا وہ ستون تو وہ اسلام کا ستون ہے۔ اور وہ حلقہ اسلام کا حلقہ ہے جسے تم مرتے دم تک تھامے رکھو گے۔

پھر فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرمایا: تم سے فلاں فلاں پیدا ہوں گے اور فلاں سے فلاں اور فلاں سے فلاں پیدا ہوگا، اس کی اتنی اتنی عمر، ایسا ایسا عمل اور اتنا اتنا اس کا رزق ہوگا، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۲۰...عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے خواب میں ایک شخص دیکھا وہ میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر چل دیا یہاں تک کہ ہم دوراستوں تک پہنچ گئے ایک میری دائیں جانب دوسرا میری بائیں طرف، میں نے بائیں طرف چلنا چاہا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے دائیں طرف سے آملا، پھر مجھے لے کر چل دیا کہ ہم ایک پہاڑ تک پہنچے میں نے اس پر چڑھنے کی کوشش تو جب بھی چڑھتا سرین کے بل گر پڑتا، میں رو پڑا پھر وہ مجھے لے کر ایک ستون کے پاس پہنچا جس (کی چوٹی آسمان) میں ایک حلقہ ہے تو اس نے مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی تو میں حلقہ تک پہنچ گیا اور میں نے اسے تھام لیا۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: تیری آنکھ سو جائے، وہ دائیں بائیں طرف والا راستہ جس میں تمہیں چلے، تو وہاں راستہ دوزخیوں کا اور دایاں جنتیوں کا، اور وہ حلقہ مضبوط کڑا ہے اور ٹھوکر مارنے والا ملک الموت ہے اس کڑے کو تھامے ہی تمہاری موت واقع ہوگی۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ آدم ہے اس کی فلاں اولاد ہوگی اور فلاں کی اولاد ہوگی اور فلاں کی بھی اولاد ہوگی، فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے چاہا پھر انہیں ان کے اعمال اور عمریں دکھائیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۲۱...حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا خاوند تاجر تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگی: یارسول اللہ! میرا خاوند تجارت کے لئے نکل گیا اور مجھے حمل میں چھوڑ گیا، میں نے خواب میں دیکھا: کہ میرے گھر کا ستون گر گیا اور میں نے ایسا بچہ جنا جس کی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی بہت نمایاں ہے آپ نے فرمایا: انشاء اللہ تعالیٰ، تیرا خاوند صحیح سالم واپس آئے گا، اور تو لڑکا جنے گی۔

رواہ الدیلمی

۴۲۰۲۲... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گندگی میں چل رہا ہوں اور میرے سینے میں دوتل یا نشان ہیں اور مجھ پرایک منقش چادر ہے، آپ نے فرمایا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو مسلمانوں کے معاملہ کے ذمہ دار ہوگے اوردوسال ان کے حاکم رہوگے۔ رواہ الدیلمی

۴۲۰۲۳... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! میں نے دیکھا کہ میں کھجور کا حلوہ کھا رہا ہوں اور میرے گلے میں ایک گٹھلی آ گئی، پھر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے: تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! اس کی تعبیر آپ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم تعبیر کرو۔ آپ نے کہا: آپ کے مال غنیمت میں خیانت ہوگی۔ رواہ الدیلمی

نیند کی مباح صورتیں

۴۲۰۲۴... زھری سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آلتی پالتی مار کر بیٹھتے تھے اور پیٹھ کے بل سوتے تھے اور ایک پاؤں اٹھا کر دوسرا اس پر رکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۰۲۵... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں زیادہ سونے والا آدمی تھا اور میں مغرب کی نماز پڑھ کر وہیں سوجاتا مجھ پر وہی کپڑے ہوتے، یوں میں عشاء سے پہلے سوجایا کرتا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مجھے اس بارے میں رخصت دی۔ مسند احمد

۴۲۰۲۶... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باندی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کا کھانا کھا کر پھر وہیں سوجاتے اور آپ پر عشاء سے پہلے والے کپڑے ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

سونے کی ممنوع صورتیں

۴۲۰۲۷... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو منہ کے بل سوتے دیکھ کر فرمایا: یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۰۲۸... حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں صبح کے وقت سوئی ہوئی تھی آپ نے اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دے کر فرمایا: بیٹی! اٹھو (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کے رزق کو دیکھو، غافلوں میں شامل نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فجر کے طلوع ہونے سے طلوع شمس تک لوگوں کا رزق تقسیم کرتا ہے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ... اللآلی ۲/۱۵۷۔

متفرق گزران زندگی

۴۲۰۲۹... (مسند الصدیق) عبادۃ بن نسی سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب سواری تھک گئی ہو تو اس کے پاؤں (اس ڈر سے) نہ کاٹو (کہ دشمن اسے پکڑ لے گا)۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۳۰... حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیماری میں دائیں طرف تھوکا، پھر فرمایا: میں نے صرف اسی بار تھوکا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۳۱... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے جب کوئی اونٹ خریدے تو بڑا اور لمبا اونٹ خریدے، اگر وہ اس کی خیر سے محروم رہا تو اس کے ہانکنے سے محروم نہیں رہے گا۔ اور اپنی عورتوں کو کتان کا کپڑا نہ پہناؤ کیونکہ موٹا نہیں ہوتا اس سے جسم نمایاں ہوتے۔

اپنے گھروں کو درست کرو اور سانپوں کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں، ان کے مسلمان تمہارے سامنے نہیں آئیں گے۔
عبدالرزاق، ابن ابی شیبة

۴۲۰۳۲..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سورج کی طرف اپنی پیشانیاں کیا کرو کیونکہ یہ عرب کا حمام ہے۔
ابن ابی شیبة و ابوذر الهروی فی الجامع

۴۲۰۳۳..... محمد بن یحییٰ بن جنادہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کا کوئی مال ہو تو وہ اسے درست کرے، جس کی کوئی زمین ہو وہ اسے آباد کرے، کیونکہ عنقریب ایسا دور آئے گا کہ تم ایسے شخص کے پاس آؤ جو صرف اپنے دوست کو دے گا۔ ابن ابی الدنیا

۴۲۰۳۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سانپوں کو اس سے پہلے کہ تمہیں ڈرائیں، انہیں ڈراؤ، نیزے پھینکا کرو، معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو، کھردرا لباس پہنو، سر کو دو حصوں میں (کنگھی کرکے مانگ نکال کر) تقسیم کرو اور آرزو سے دور رہو اور عاجزی کے گھر میں نہ رہو اور سانپو کو ڈراؤ اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں، اپنے گھروں کو ٹھیک رکھو۔ ابو عبید فی الغریب، ابن ابی شیبة

۴۲۰۳۵..... ابومجلز سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ کی ایک دیوار سے ٹیک لگائی اور وہ ایسے لوگ تھے کہ ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھنا ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیا۔ ابن راهویه و صحح

۴۲۰۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آٹے کو اچھی طرح گوندھا کرو وہ دہرا پیا ہوا ہے۔
ابن ابی شیبة و ابوعبید فی الغریب بلفظ احد الریعین

۴۲۰۳۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو دائیں طرف سے پسند فرماتے اور جب جوتا پہنتے تو اور جب کنگھی کرتے تب۔ ضیاء

۴۲۰۳۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے اور وضو کے لئے اور بایاں ہاتھ استنجاء اور دوسری ضرورت کے لئے فارغ رکھتے۔ ضیاء

۴۲۰۳۹..... عبدالرحمٰن یزید سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے آپ نے تھوکنا چاہا (لیکن) آپ کی دائیں جانب فارغ تھی آپ نے دائیں جانب تھوکنا ناپسند کیا اور آپ نماز میں بھی نہ تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۴۰..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کفار کی مجلسوں میں برابری سے نہ بیٹھو اور نہ ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور نہ ان کے جنازوں میں حاضر ہو۔ ابن جریر و ضعفه

۴۲۰۴۱..... (اسی طرح) محمد بن الحنفیۃ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی! اپنی خواتین کو حکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ پڑھیں اگرچہ ایک دھاگہ ہی گلے میں ڈال لیں۔ طبرانی فی الاوسط

۴۲۰۴۲..... حزام بن ہشام بن حبیش خزاعی سے روایت ہے فرمایا: میں نے اپنے والد کو ام معبد سے روایت کرتے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک دودھ والی بکری بھیجی، تو وہ ان کی طرف واپس کردی، میں نے آواز دے کر کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ بکری واپس بھیج دی ہے تو آپ نے فرمایا: لیکن انہیں بغیر دودھ کے بکری چاہئے، چنانچہ انہوں نے بکری کا بچہ آپ علیہ السلام کی طرف بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۰۴۳..... (مسند علقمۃ بن علاثۃ العامری) ابن مندہ، سہل بن السبری، احمد بن محمد بن عمر القرشی، سعید بن عثمان، موسیٰ ابن داؤد، یس بن ربیع، اعمش، ان کی روایت میں صالح سے روایت ہے کہ مجھ سے علقمہ بن علاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سر کھائے۔
ابن عساکر و قال هذا حدیث غریب حدا

۴۲۰۴۴..... (مسند سمرۃ بن جندب) اسے دوہو، مشقت میں نہ ڈالو اور کچھ دودھ تھن میں رہنے دو۔
طبرانی فی الکبیر، عن ضرار بن الازور الاسدی

۴۲۰۴۵..... (مسند ضرار بن الازور) میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے اور میں دودھ دوہ رہا تھا آپ نے فرمایا: تھن میں کچھ دودھ

رہنے دینا۔ ابویعلی

۴۲۰۴۶۔ (اس طرح) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک تازا جنائی اونٹنی ہدیہ میں آئی آپ نے مجھے اس کا دودھ دوہنے کا حکم دیا تو میں نے اس کا دودھ دوہا، میں نے جب اسے پکڑا کہ اچھی طرح دوہ لوں آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، تھنوں میں کچھ دودھ رہنے دوا سے مشقت میں نہ ڈالو۔

بخاری فی تاریخه، مسند احمد وابن منده، ابن عساکر

۴۲۰۴۷۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کبوتروں کا ایک جوڑا رکھ لو تمہارے انس کے لئے کافی ہے ان کے انڈے کھاؤ گے، اور ایک مرغ رکھ لو، مونس بھی ہوگا اور تمہیں نماز کے لئے بھی جگائے گا۔

وکیع فی العزلة، عقیلی فی الضعفاء وقال فیه میمون بن عطاء بن یزید منکر الحدیث، ابن عدی وقال فیه یحیی بن میمون ومیمون بن عطاء وحارث الثلاثة ضعفاء ولعل البلاء فیه من یحیی بن میمون التمار وقال فی المیزان: میمون بن عطاء لایدری من ذا وقد ضعفه الازدی، روی عنه یحیی بن میمون البصری التمار احد الهلکی حدیثاً فی اتخاذ الهمام

کتاب المزارعة ...... از قسم اقوال

۴۲۰۴۸...... تین آدمی کھیتی کاشت کرتے ہیں ایک وہ جس کی (اپنی) زمین ہے وہ اسے کاشت کرتا ہے ایک وہ جسے کسی نے زمین دی تو وہ اس حصہ پر کھیتی کرتا ہے ایک وہ شخص جو کرایہ پر زمین لیتا ہے سونے کے بدلہ یا چاندی کے بدلہ۔ ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، عن رافع بن خدیج

۴۲۰۴۹۔ جس نے کوئی زمین اس کے مالک کے بغیر کاشت کی تو اس کے لئے اس کا خرچ ہے پیداوار میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، عن رافع بن خدیج

۴۲۰۵۰۔ جس نے بٹائی پر کاشتکاری نہیں چھوڑی تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ ابو داؤد، حاکم عن جابر

۴۲۰۵۱۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کوئی چیز برتنے کو دے دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس چیز پر مقرر اجرت وصول کرے۔

بخاری عن ابن عباس

۴۲۰۵۲...... آدمی اپنے بھائی کو اپنی زمین بخش دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس زمین پر مقرر اجرت وصول کرے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن ابن عباس

۴۲۰۵۳...... جس کی زمین ہو وہ اسے کاشت کرے، اگر وہ کھیتی نہ کر سکے، عاجز ہو تو وہ اپنے مسلمان بھائی کو برتنے کے لئے دے دے اس کی اجرت نہ لے، پس اگر اس نے بھی زراعت نہیں کی تو وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجة عن جابر، بیهقی، نسائی عن ابی هریرة، مسند احمد، ترمذی، نسائی عن رافع بن خدیج، مسند احمد، ابو داؤد، عن رافع بن راجع

۴۲۰۵۴...... جس کی زمین ہو وہ خود اسے جوتے یا اپنے بھائی کو جوتنے کے لئے دے دے، تہائی چوتھائی اور مقرر اناج کے عوض کرایہ پر نہ دے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة عن رافع بن خدیج

۴۲۰۵۵۔ کسی چیز کے بدلہ زمین کو کرایہ پر نہ دو۔ نسائی عن رافع بن خدیج

کلام: ...... ضعیف النسائی ۲۵۴ ضعیف الجامع ۶۲۶۷۔

۴۲۰۵۶...... آپ نے باہمی زراعت سے منع فرمایا۔ مسند احمد، مسلم، عن ثابت بن الضحاک

۴۲۰۵۷...... اللہ تعالیٰ نے ایک تیر کی مسافت کھیتی کی حرمت بنائی ہے۔ بیهقی فی السنن عن عکرمة مرسلا

۴۲۰۵۸۔ جس نے کوئی کنواں کھودا تو اس کے لئے چالیس ہاتھ اس کے مویشیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ ابن ماجة عن عبدالله بن معقل

الاکمال

۴۲۰۵۹..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین دینا چاہئے تو اسے ایسے ہی دے دے تہائی یا چوتھائی پر نہ دے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۰۶۰..... جب تم میں سے کسی کو اپنی زمین کو ضرورت نہ ہو تو وہ اپنے بھائی کو دے دے یا چھوڑ دے۔ طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۲۰۶۱..... اگر یہی تمہارا حال ہے تو کھیتوں کو کرائے پر نہ دیا کرو۔
عبدالرزاق، مسند احمد نسائی، ابن ماجة، ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن زید بن ثابت

مزارعت کے ذیل میں.....از اکمال

۴۲۰۶۲..... جس نے اپنی گردن میں جزیہ باندھا تو وہ ان تعلیمات سے بری ہے جو محمد ﷺ لے کر آئے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۲۰۶۳..... جس قوم کے پاس کھیتی کا ہل داخل ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا۔ طبرانی عن ابی امامة

۴۲۰۶۴..... یہ (سامان زراعت) جس گھر میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے گا۔ (بخاری عن ابی امامۃ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھیتی باڑی کی کوئی چیز دیکھی تو یہ ارشاد فرمایا)۔

ذیل مزارعت.....از قسم افعال

۴۲۰۶۵..... (مسند الصدیق) ابوجعفر سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصہ پر زمین دیتے تھے۔ الطحاوی

۴۲۰۶۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان اموال اوران کے مقررہ حصوں پر سیرابی کا باہمی معاملہ کیا اوران کے لئے یہ شرط رکھی کہ جب ہم چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے۔ دارقطنی، بیھقی

۴۲۰۶۷..... عمرو بن صلیع محاربی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص کی چغلی کھائی اور کہنے لگا، اس نے زمین لے کر یوں یوں کیا ہے تو (بعد میں) اس شخص نے کہا: میں نے آدھے پر زمین لی تھی اور اس کی نہروں کا کرایہ دیتا تھا، میں نے اسے درست کیا اور آباد کیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، فرمایا: بٹوارے پر زراعت اور کھیتی باڑی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن ابی شیبة

۴۲۰۶۹..... (از مسند رافع بن خدیج) سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ان سے مزارعت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، یہاں تک کہ اس کے متعلق ایک حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ ابن حارثہ کے ہاں آئے تو ظہیر کی زمین میں کھیتی دیکھ کر فرمایا: ظہیر کی کھیتی کتنی عمدہ ہے تو انہوں نے کہا: یہ ظہیر کی نہیں، آپ نے فرمایا: کیا یہ زمین ظہیر کی نہ تھی؟ لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں، انہی کی تھی لیکن انہوں نے بٹوارے پہ دی ہے آپ نے فرمایا: اس شخص کا خرچ اسے واپس کرو اور اپنی زمین لے لو، رافع فرماتے ہیں: ہم نے اپنی کھیتی لے لی اور اس شخص کو اس کا خرچ واپس کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۰۷۰..... (اسی طرح) حنظلة بن قیس سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفید زمین کو کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں، آپ ﷺ نے صرف (کچھ حصہ) ممتاز و مستثنیٰ کرنے سے روکا ہے کہ آدمی جوتنے کے لئے زمین دے اور کچھ جدا کر لے۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۱..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اسی طرح اکثر انصار زمینوں والے تھے تو ہم لوگ کرایہ پر زمین دیتے تھے بعض دفعہ وہ پیداوار دیتی اور بعض دفعہ نہ دیتی تو ہمیں اس سے روکا گیا رہا چاندی کے عوض تو اس سے ہمیں نہیں روکا گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۲..... اسی طرح سالم بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رافع بن خدیج نے کئی بار یہ بات کی کہ اللہ کی قسم! کہ ہم زمین کو اونٹوں کی طرح کرایہ پر دیں گے، یعنی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ ''رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرماتے'' (لیکن) ان کی بات قبول نہ کی جاتی۔

رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۳..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ میرے والد صاحب نے وفات کے وقت ایک لونڈی، ایک پانی لانے والا اونٹ، ایک سینگی لگانے والا غلام اور زمین چھوڑی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی کمائی سے روکا گیا ہے اور سینگی لگانے والے کے بارے میں فرمایا: جو اجرت وہ لے اس سے اونٹ کا چارا لے آؤ، اور زمین کے بارے فرمایا: اسے کاشت کرو یا چھوڑ دو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۰۷۴..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن میرے ماموں میرے پاس آ کر کہنے لگے: آج رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے روک دیا ہے جو تمہارے لئے فائدہ مند تھا۔ (البتہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے اور تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہے، آپ ایک کھیتی کے پاس گزرے، فرمایا: یہ فصل کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: زمین کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: اسے اتنے اتنے پر دی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین بخشے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر مقرر اجرت لے۔ اور تہائی، چوتھائی اور زمین کے کرایہ سے منع فرمایا: ایوب نے فرمایا: کسی نے طاؤس سے کہا: یہاں حضرت رافع بن خدیج کا ایک بیٹا ہے جو یہ حدیث بیان کرتا ہے، تو وہ اس کے پاس گئے پھر واپس آئے اور فرمایا: کہ مجھے یہ حدیث اس شخص نے سنائی جو تم سے زیادہ علم والا ہے، رسول اللہ ﷺ ایک کھیتی پر سے گزرے تو وہ آپ کو اچھی لگی، فرمایا: یہ کس کی فصل ہے لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا زمین کس کی ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں کی، فرمایا: کیسے؟ لوگوں نے کہا: اتنے اتنے پر اسے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زمین بخشے یہ اس کے لئے بہتر ہے، فرماتے ہاں وہ اس کے لئے بہتر ہے اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۵..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! انصار میں سے میری زمین سب سے زیادہ ہے، آپ نے فرمایا: کاشتکاری کرو، میں نے عرض کی یہ اس سے بھی زیادہ ہے آپ نے فرمایا: تو بیٹ چھوڑ دو۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر

۴۲۰۷۶..... نافع سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کرایہ پر دیتے تھے تو انہیں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی خبر ہوئی، آپ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا، تو انہوں نے بتایا، آپ نے فرمایا: تمہیں پتہ ہے کہ زمین والے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے اپنی زمین دیتے تھے، اور زمیندار یہ شرط لگاتا تھا کہ میرے لئے بڑی نہریں اور وہ حصہ ہے جسے نالی سیراب کرے، اور کھیتی کی مقرر چیز کی بھی شرط لگاتا تھا، فرمایا: کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتے تھے نہی ان کے شرط لگانے کی وجہ سے تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۷..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ ایک باغ کے پاس سے گزرے آپ کو وہ اچھا لگا فرمایا: یہ کس کا ہے؟ میں نے عرض کی: میرا ہے فرمایا: کہاں سے لیا ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اجرت پر لیا ہے فرمایا: کسی چیز کے عوض اجرت پر نہ لینا۔

رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۸..... (اسی طرح) مجاہد اسید بن ظہیر جو رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچازاد بھائی ہی سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم میں سے جس کو اپنی زمین کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ اسے تہائی چوتھائی اور آدھے پر دے دیتا، تین نالیاں زمین کا زرخیز حصہ اور جنہیں بڑی نالی سیراب کرتی ان کی شرط لگالیتا، اور زندگی بھی اس وقت تنگ تھی، اور ان میں لوہے کے آلات اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ چاہتا ان سے کام ہوتا، اور ان سے نفع حاصل ہوتا، تو رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: کہ نبی ﷺ نے تمہیں اس کام سے منع فرمایا: جو تمہارے لئے نفع بخش تھا جب کہ

رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری تمہارے لئے زیادہ فائدہ مند ہے اور رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کھیت سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: جسے اپنی زمین کی ضرورت نہ ہو وہ اپنے بھائی کو دے دے یا چھوڑ دے، اور تمہیں مزابنہ سے بھی روکتے تھے اور مزابنہ یہ ہے کہ ایک شخص کی کھجوروں کا بہت زیادہ مال ہو پھر اس کے پاس کوئی شخص آتا ہے اور کہتا ہے: میں انہیں اتنے اتنے پیسوں اور کچھ کھجوروں کے عوض لے لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۷۹..... رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت رفاعہ کی نبی ﷺ کے زمانہ میں وفات ہوئی تو انہوں نے وراثت میں ایک سینگی لگانے والا غلام، ایک پانی لانے والا اونٹ اور زمین چھوڑی، آپ نے فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی نہ کھاؤ (بلکہ) اونٹ کو کھلاؤ، ان لوگوں نے کہا: کہ لونڈی جو کمائی کرتی ہے؟ اس نے فرمایا: لونڈی کی کمائی بھی نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اپنی شرم گاہ سے (کمائی) تلاش کرنے لگے، اور ایک روایت میں ہے ”شاید اسے کچھ نہ ملے اور وہ اپنی جان کے بدلہ کمائی تلاش کرنے لگے“۔ رواہ الطبرانی

۴۲۰۸۰ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میرے والد فوت ہوئے تو زمین، لونڈی سینگی لگانے والا غلام اور پانی لانے والا ایک اونٹ چھوڑا، تو یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: ان کے لئے زمین ہے اسے جوتو یا کسی (کو کاشتکاری کے لئے) بخش دو، اور انہیں لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا اور فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی سے اونٹ کو چارا کھلاؤ۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۰۸۱..... (اسی طرح) عروۃ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کی مغفرت فرمائے، یہ حدیث اس طرح نہیں، ہوا یوں تھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو کرائے پر زمین دی پھر ان کی لڑائی ہوگئی ایک معاملہ جس سے وہ دونوں بچ رہے تھے اس کی وجہ سے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کا یہی حال رہے تو کرایہ پر زمین نہ دیا کرو، تو رافع نے آخری حصہ سنا اور ابتدائی حصہ نہیں سنا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۲..... (اسی طرح) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی حارثہ کے پاس آئے تو ظہیر کی زمین میں آپ نے ایک فصل دیکھی تو فرمایا: ظہیر کی کتنی اچھی فصل ہے تو لوگوں نے کہا: ظہیر کی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: کیا یہ ظہیر کی زمین نہیں، انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں، لیکن یہ فلاں کی فصل ہے آپ نے فرمایا: اس شخص کو اس کا خرچ واپس کرو اور اپنی فصل لے لو۔ تو ہم نے اسے اس کا خرچ واپس کیا اور اپنی فصل لے لی۔

طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج

۴۲۰۸۳..... (مسند ظہیر بن رافع) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے کھیت کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ الباوردی وابن مندۃ وقال غریب وابو نعیم

۴۲۰۸۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: تم اپنی سفید زمین جو اچھائی کرو یہ ہے کہ سونے اور چاندی کے بدلہ زمین کرایہ پر دو۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۵..... ابن المسیب سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہود کو خیبر دیا وہ اس میں کام کرتے تھے اور ان کے اس کی کھجوروں کا حصہ ہوتا تھا، اس پر رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی خلافت پر برقرار رہے یہاں تک کہ انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۸۶..... شعبی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حصہ پر خیبر کرایہ پر دیتے پھر ابن رواحہ کو تقسیم کے وقت بھیجتے تو وہ انہیں اندازے سے دیتے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۰۸۷..... عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف ایک سال خیبر والوں کو (ان کا) حصہ تقسیم کیا پھر وہ غزوۂ موتہ میں شہید ہو گئے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جبار بن صخر بن خنساء کو بھیجتے وہ انہیں تقسیم کر کے دیتے۔ رواہ الطبرانی

۴۲۰۸۸..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے زمین کے کرایہ کے بارے میں پوچھا: آپ نے فرمایا: میری زمین اور میرا مال برابر ہے۔ رواہ ابن عساکر

مزارعت کے بارے میں ذیلی روایات

۴۲۰۸۹... جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت پھل توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

الدورقی وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابن مندة فی غرائب شعبة

۴۲۰۹۰... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فصل میں کھوپڑیاں نصب کرنے کا حکم دیا، کسی نے کہا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: (آنکھ) نظر لگنے کی وجہ سے۔ البزار وضعف دارقطنی، بیہقی

مساقاۃ (کچھ غلہ کی وصولیابی پر زمین اجرت پر دینا)

۴۲۰۹۱... جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس کا اندازہ رکھا، یعنی چالیس ہزار وسق اور ان کا گمان ہے کہ یہود کو جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار دیا تو انہوں نے کھجوریں لے لیں اور ان کے ذمہ بیس ہزار وسق باقی تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

وسق ساٹھ صاع اور بقول بعض ایک اونٹ کا بوجھ ہے۔ مترجم

کتاب المضاربت......ازقسم الافعال

۴۲۰۹۲... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مضاربت اور اس کے شریک کاروں کے بارے میں روایت ہے، وصیت مال پر اور نفع جو مضاربت کرنے والوں میں طے ہے اس پر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۰۹۳... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس نے نفع تقسیم کیا تو اس پر کوئی ضمان وذمہ داری نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

حرف میم......ازقسم الاقوال کی چوتھی کتاب

کتاب الموت اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات

اس کے پانچ ابواب ہیں:

باب اول......موت کا ذکر اور اس کے فضائل

۴۲۰۹۴... موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو اس کے علاوہ ساری چیزوں کا راستہ بند ہو جائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن سفیان عن شیخ مرسلاً

کلام:...... ضعیف الجامع: ۱۰۹۹۔

۴۲۰۹۵... لذتوں کو توڑنے والی (چیز) موت کا ذکر بکثرت کرو۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان، حاکم، بیہقی، عن ابی ہریرۃ،

طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی الشعب، حلیة الاولیاء، عن انس، حلیة الاولیاء عن عمر

۴۲۰۹۶..... لذتوں کوختم کرنے والی کاذکر کثرت سے کرو کیونکہ وہ جس کثرت میں ہوگا اسے کم کردے گا اور جس تھوڑی چیز میں ہوگا اس کے لئے کافی ہوگا۔ بیھقی فی الشعب عن عمرو

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۱۱۲۔

۴۲۰۹۷..... لذت شکن کاذکر بکثرت کرو کیونکہ جس نے بھی اسے زندگی کی تنگی میں یاد کیا تو وہ اس کے لئے وسیع ہوگئی اور جس نے وسعت میں یاد کیا تواس پر تنگی کردے گی۔ بیھقی فی الشعب، ابن حبان، عن ابی ھریرة، البزار عن انس

۴۲۰۹۸..... موت کاذکر زیادہ کیا کرواس لئے کہ یہ گناہ گھٹاتی ہے دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اگر تم نے اسے مالداری کے وقت یاد کیا اسے گرادے گی اور فقر کی گھڑی میں یاد کیا تو تمہیں تمہاری زندگی سے خوش کردے گی۔ ابن ابی الدنیا عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع: ۱۱۱۰، الکشف الالٰہی ۶۳۔

۴۲۰۹۹..... موت تمہارے پاس لازمی طور پر سختی سے آئی یا سعادت کی یا بدبختی کی۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت، بیھقی فی الشعب عن زید المسلمی مرسلا

کلام:..... ضعیف الجامع ۸۵۔

۴۲۱۰۰..... موت تمہارے پاس لازمی اور سختی سے آ گئی موت آئی سو جیسی آئے، فرحت وراحت اور رحمٰن کے دوستوں کے لئے مبارک حرکت ہے جو دارالخلو دوالے ہیں جس کے لئے ان کی رغبت وکوشش تھی، آگاہ رہو ہر کوشش کرنے والے کی ایک غرض ہوتی ہے اور ہر کوشش کرنے والے کی حد موت ہے آگے نکلنے والا، یا اس سے آگے نکل جائے۔ بیھقی فی الشعب عن الوضین ابن عطاء مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع: ۸۶۔

۴۲۱۰۱..... میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔ خطیب عن البراء

۴۲۱۰۲..... اے میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔ ابن ماجه، بیھقی فی السنن عن البراء

۴۲۱۰۳..... اے میرے بھائیو! اس جیسے دن کی تیاری کرو۔ مسند احمد، ابن ماجة عن البراء

۴۲۱۰۴..... دنیا سے بہترین بے رغبتی موت کی یاد ہے اور افضل عبادت غوروفکر ہے جسے موت کی یاد نے بوجھل کردیا تو وہ اپنی قبر کو جنت کا ایک باغ پائے گا۔ فردوس عن انس

کلام:..... ذیل اللآلی ۱۹۵، ضعیف الجامع ۱۰۱۱۔

۴۲۱۰۵..... موت کی یاد بہت زیادہ کرو، جس بندہ نے بھی موت کو زیادہ یاد کیا اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ فرمادے گا اور موت (کی سختی) اس کے لئے آسان کردے گا۔ فردوس عن ابی ھریرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۱۱۱، کشف الخفا ۵۰۰۔

۴۲۱۰۶..... موت کے آنے سے پہلے موت کی تیار کرو۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی الشعب عن طارق المحاربی

کلام:..... ضعیف الجامع ۸۱۲۔

۴۲۱۰۷..... زمین روزانہ ستر بار پکار کر کہتی ہے: بنی آدم! جو چاہے کھالو اللہ کی قسم میں تمہارے گوشت اور چمڑے کھاؤں گی۔ الحکیم عن ثوبان

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۱۰۔

اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند کر

۴۲۱۰۸..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بندہ جب مجھ سے ملنا (یعنی مرنا) پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کے ملنے کو چاہتا ہوں، اور جب وہ میری ملاقات

کوناپسند کرے تو میں بھی اس کی ملاقات کونہیں چاہتا۔بخاری، نسائی، عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۰۹... اگرتم لذتوں کوتوڑنے والی کا ذکر بکثرت کروتو تمہیں ان چیزوں سے جو میں دیکھ رہا ہوں غافل کردے،موت؟ لذتوں کوتوڑنے والی کا ذکرزیادہ کرو،موت! قبرروز پکارکرکہتی ہے: میں بے وطنی کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی، کیڑوں کا گھر ہوں، جب مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبراس سے گویا ہوکرکہتی ہے: خوش آمدید! میری پشت پر جتنے لوگ چلتے تھے تو مجھے ان میں سب سے اچھا لگتا ہے آج جب میں تیرے پاس ہوں اورتو یہاں آ گیا تو عنقریب اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھ لے گا۔تو حدنظر قبروسیع ہو جاتی ہے اور جنت کی طرف یک دروازہ کھل پاتا ہے۔

اورجب کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبراس سے کہتی ہے تیرا آنا نامبارک ہو! میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا، آج جب تو میرے قریب ہوگیا اور میرے پاس آ گیا تو اپنے ساتھ میرا سلوک بھی دیکھ لے گا۔تو قبراس پرتنگ ہونا شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ آپس میں مل جاتی ہے اوراس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں پھراس پر ستر سانپ مقرر کیے جاتے ہیں اگران میں سے ایک دنیا میں پھونک ماردے تو رہتی دنیا تک کوئی چیز نہ اُگے،وہ اسے ڈستے اورنوچتے رہیں گے یہاں تک کہ حساب کا وقت قریب آ جائے گا،سوقبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گھڑوں میں سے ایک گھڑا ہے۔ترمذی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۳۱۔

۴۲۱۱۰ مؤمن کا تحفہ موت ہے۔طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۴۲۱۱ ... دنیا کو درست کرواپنی آخرت کے لئے عمل کرو، گویا تمہیں کل مرنا ہے۔فردوس عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۸۹۲،الضعیفہ ۸۴۷۔

۴۲۱۱۱......اپنی مجلس کولذتوں کوبربادکرنے والی چیز کے ذریعہ خلط ملط کرو،یعنی موت کے ذریعہ۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن عطاء الخراسانی مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۳۴۰۹۔

۴۲۱۱۲...... وہ شخص سراسر بدبخت ہے جس کی زندگی میں قیامت آئی اوروہ مرانہیں۔القضاعی عن عبداللہ بن جراد

۴۲۱۱۲ ... مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد (ﷺ) جتنا چاہو جی لو، پھربھی آپ نے موت کا جام پینا ہے اور جس سے چاہیں محبت کرلیں بر بھی اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہے عمل کرلیں، آخرکارآپ نے اس سے ملنا ہے۔ابو داؤد طیالسی، بیھقی عن جابر

کلام:......الکشف الالٰہی ۶۴۳۔

۴۲۱۱ ... زمانہ نصیحت کن اورموت ڈرانے والی کافی ہے۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن انس

کلام:......تحذیر المسلمین ۱۰۷،التمیز ۱۲۱۔

۴۲۱۱......دنیا سے بے رغبتی کے لئے اورآخرت میں رغبت دلانے کے لئے موت کافی ہے۔

ابن ابی شیبۃ، مسند احمد فی الزھد، عن الربیع بن انس مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع: ۴۱۸۵،الکشف الالٰہی ۶۵۸۔

۴۲۱۱......اگرتم میں سے ایک، کسی کے لئے چھوڑا جاتا تو۔

کلام:......اسنی المطالب ۱۱۷۲،ضعیف الجامع ۴۷۱۲

۴۲۱۱......جہاں تک میں سمجھتا ہوں معاملہ (قیامت) اس سے زیادہ جلد (آنے والا) ہے۔ابو داؤد حلیۃ الاولیاء، ابن ماجۃ عن ابن عمر

۴۲۱۱ ... معاملہ اس سے زیادہ جلدی میں ہے۔ابو داؤد، عن ابن عمر

۴۲۱ ... جواللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کریں اور جواللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس

سے ملنا ناپسند کریں گے۔مسند احمد، بخاری ومسلم، ترمذی، نسائی، عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما وعن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۲۱۲۲.....موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔حلیۃ الاولیاء، بیھقی فی الشعب عن انس

کلام:.......الاتقان ۲۱۰۹،الاسرار المرفوعۃ ۵۴۰۔

الاکمال

۴۲۱۲۳.....موت کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ تم اگر اس سے مالداری میں یاد کرو گے تو اسے پراگندہ کردے گی اور اگر تنگی میں یاد کرو گے تو اسے تمہارے لئے وسیع کردے گی،موت، قیامت ہے،جو تم میں سے مرگیا تو اس کی قیامت برپا ہوگئی،جو اس کی اچھائی اور برائی ہوگی اسے دیکھ لے گا۔

العسکری فی الامثال، عن انس وفیہ داود بن المحبر کذاب عن غبسۃ ابن عبدالرحمن متروک متھم عن محمد بن زاذان قال البخاری لایکتب حدیثہ

کلام:.......تلبیض الصحیفہ :۴۳۔

۴۲۱۲۴.....موت کو بکثرت یاد کرو، کیونکہ یہ گناہوں کو گھٹاتی اور دنیا سے بے رغبتی دلاتی ہے،موت قیامت ہے۔

ابن لال فی مکارم الا خلاق عن انس

۴۲۱۲۵.....لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ اگر تم نے اسے بہتات میں یاد کرو گے تو اسے کم کردے گی اور کمی میں یاد کرو گے تو اسے زیادہ کردے گی۔نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۲۶.....لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو جس نے اسے زندگی کی تنگی میں یاد کیا تو وہ اس کے لئے وسعت پیدا کردے گی،اور جس نے اسے وسعت میں یاد کیا اسے تنگی میں مبتلا کردے گی۔البزار عن انس

۴۲۱۲۷.....لوگو! تم سکون کے گھر میں ہو،سفر کی پیٹھ پر ہو تمہاری رفتاری بڑی تیز ہے بیابان کی دوری کے لئے کوشش کرو۔الدیلمی عن علی

۴۲۱۲۸.....لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر بکثرت کرو جس بندہ نے بھی زندگی کی تنگی میں اس کا ذکر کیا اس کی تنگی کو وسعت میں بدل دے گی اور جس نے وسعت میں اس کا ذکر کیا اسے تنگی میں مبتلا کردے گی۔ابن حبان، بیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۲۹.....موت کو زیادہ یاد کرنے والے اور اس کے آنے سے پہلے اس کی اچھی تیاری کرنے والے یہی لوگ زیادہ عقلمند ہیں جو دنیا وآخرت کی شرافت لے گئے۔(طبرانی فی الکبیر، حاکم،حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا مؤمن زیادہ عقلمند ہے؟ آپ نے یہ ارشاد فرمایا پھر یہ حدیث ذکر کی)۔ ابن المبارک وابوبکر فی الغیلانیات عن سعد بن مسعود الکندی وقیل انہ تابعی

۴۲۱۳۰.....یہ دل ایسے ہی زنگ آلود ہوجاتے ہیں جیسے لوہے کو پانی سے زنگ لگ جاتا ہے کسی نے کہا: ان کی صفائی کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: کثرت سے موت کی یاد اور قرآن مجید کی تلاوت۔بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۲۱۳۱ ہر کوشش کرنے کرنے والے کی کوئی نہ کوئی حد ہوتی ہے اور انسان کی (آخری) حد موت ہے تو اللہ کا ذکر کرو کیونکہ اس سے تمہارے لئے آخرت کی رغبت اور آسانی پیدا ہوگی۔البغوی عن جلاس ابن عمرو الکندی وضعف

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۹۲۶۔

موت کو کثرت سے یاد کرو

۴۲۱۳۲.....اگر تم لذتوں کو توڑنے والی کا ذکر کثرت سے کرو تو جو چیز میں دیکھ رہا ہوں اس سے تمہیں غافل کردے،لذت شکن کا ذکر بکثرت کرو کیونکہ قبر روزانہ کہتی ہے،میں تنہائی اور بے وطنی کا گھر ہوں میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں۔بیھقی فی الشعب عن ابی سعید

۴۲۱۳۳..... اگر تم موت اوراس کی رفتار دیکھ لوتو تم آرزو اوراس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگو، ہر گھر والوں کو ملک الموت روزانہ دومرتبہ یاد دلاتا ہے جسے پاتا ہے کہ اس کی مدت پوری ہوگئی اس کی روح قبض کر لیتا ہے اور جب اس کے گھر والے روتے اور واویلا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے: تم کیوں روتے اور واویلا کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! نہ میں نے تمہاری عمر کم کی اور نہ تمہارا رزق بند کیا میرا کیا گناہ ہے میں نے تو پھر تمہارے پاس لوٹ کر پھر لوٹ کر، پھر لوٹ کر آنا ہے یہاں تک کہ میں تم میں سے کوئی باقی نہ چھوڑوں۔ الدیلمی عن زید بن ثابت

۴۲۱۳۴..... میرے خیال میں معاملہ میں اس سے زیادہ جلدی ہے۔ ھناد، ترمذی: حسن صحیح، ابن ماجہ عن ابن عمرو قال: کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم لوگ اپنی جھونپڑی ٹھیک کررہے تھے تو فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی۔

۴۲۱۳۵..... اگر تم نے میری وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ کوئی چیز تمہیں محبوب نہیں ہوگی۔ الاصبھانی فی الترغیب عن انس

۴۲۱۳۶..... موت مؤمن کا پھول ہے۔ الدیلمی عن السید الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلام:...... الکشف الالٰہی ۹۴۸۔

۴۲۱۳۷..... مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے سوا کوئی راحت نہیں، جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند ہوتو۔ خطیب فی المتفق و المفترق

کلام:...... الاتقان ۱۵۵۴۔

۴۲۱۳۸..... موت مؤمن کا تحفہ ہے اور درہم و دینار منافق کی بہار ہے اور وہ جہنم کے لئے اس کا توشہ ہے۔ دار قطنی عن جابر

کلام:...... المتناھیۃ ۱۴۸۰۔

۴۲۱۳۹..... کیا تمہارے پاس مال ہے؟ تو اسے اپنے آگے بھیج، کیونکہ آدمی اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے اگر اسے پہلے بھیج چکا تو چاہے گا کہ اسے مل جائے اور اگر پیچھے چھوڑ آیا تو چاہے گا اس کے ساتھ رہ جائے۔ (ابن المبارک عن عبداللہ بن عبید اللہ، قال: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے مجھے موت پسند نہیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۲۱۴۰..... طارق! موت آنے سے پہلے موت کی تیاری کرو۔

عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الکبیر، حاکم بیھقی فی الشعب عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۴۲۱۴۱..... انسان زندگی کو پسند کرتا ہے جب کہ موت اس کے لئے بہتر ہے اور انسان کو مال کی کثرت پسند ہے جب کہ تھوڑا مال اس کے حساب کو کم کرنے کا ذریعہ ہے۔ ابن السکن وابوموسیٰ فی المعرفۃ، بیھقی فی الشعب، عن زرعۃ بن عبداللہ الانصاری مرسلاً. بزای ثم راء، وقیل براء اولہ ثم بزای ساکنۃ وقیل ھو صحابی

۴۲۱۴۲..... اگر جانوروں موت کا اتنا پتہ چل جائے جتنا انسان کو پتہ ہے تو یہ ان کا موٹا گوشت نہ کھاسکیں۔ الدیلمی عن ابی سعید

کلام:...... کشف الخفاء ۲۰۹۷۔۲۱۰۲۔

یعنی جانور غم کی وجہ سے پگھلنا اور کمزور ہونا شروع ہوجائیں۔

۴۲۱۴۳..... اے اہل اسلام! موت تمہارے پاس ایک دھما کہ لے کر آئی جسے لوٹنا نہیں، نیک بختی یا بدبختی، ضروری اور چمٹنے والی، اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے بلند جنت میں، موت راحت وقرار لائی جو ہمیشگی کے گھر میں رہیں گے، جن کی کوشش ورغبت اس کے بارے میں تھی۔ اور شیطان کے ان دوستوں کے لئے جو دھوکے کے گھر میں رہنے والے تھے اسی میں رہنے کی ان کی رغبت وکوشش تھی ان کے لئے موت رسوائی ندامت اور خسارہ کا لوٹنا گرم آگ میں لائی، خبردار! ہر کوشش کرنے والے کی ایک حد ہے اور ہر کوشش کرنے والے (انسان) کی حد موت ہے، یا تو وہ آگے بڑھنے والا ہے یا اس سے آگے نکل جایا کرتا ہے (ابوالشیخ فی امالیہ وابن عساکر۔ عن الوضین بن عطاء عن تمیم عن یزید بن عطیۃ، کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو غفلت میں دیکھتے تو باہر نکل کر مسجد میں آتے تو ان کے سامنے کھڑے ہوکر آواز بلند پکارتے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۲۱۴۴..... اپنی قبروں کے لئے تیاری کرو، کیونکہ قبر روزانہ سات مرتبہ کہتی ہے: اے کمزور انسان! اپنی زندگی میں اپنے آپ پر رحم کر اس سے پہلے کہ تو میرے پاس آئے اور میں تجھ پر شفقت کروں اور تجھے میری طرف سے مسرت ملے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۲۱۴۵..... جو شخص موت سے بھاگتا ہے اس کی مثال اس لومڑی کی سی ہے جو اس لئے بھاگتی ہے کہ زمین قرض کے بدلہ اس سے مطالبہ کرتی ہے تو وہ بھاگتی رہتی ہے اور جب تھک ہار بیٹھتی ہے تو اپنی بل میں داخل ہوجاتی ہے پھر زمین اس کی لاچاری کے وقت کہے گی، لومڑی! میرا قرض میرا قرض دو، تو اس وقت اس کا گوز نکلے گا، اور یہی سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ اس کی گردن جدا ہوجائے گی اور وہ مرجائے گی۔

الرامهرمزی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی الشعب عن سمرة بن جندب وقال البیهقی، المحفوظ وقفه

کلام:.......النافلة ۵۰، الوقوف ۱۴۴۔

موت کی تمنا سے ممانعت

۴۲۱۴۶..... تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، خواہ وہ نیک ہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ بڑھ جائے خواہ برائی کرنے والا ہو کیونکہ ہوسکتا ہے اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی هريرة

الاکمال

۴۲۱۴۷..... موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ اس سے عمل ختم ہوجاتا ہے اور آدمی کو واپس نہیں کرتی کہ وہ توبہ کرے۔

محمد بن نصر فی کتاب الصلاة، طبرانی فی الکبیر عن العباس الغفاری

۴۲۱۴۸..... موت کی تمنا ہرگز نہ کرنا، کیونکہ اگر تو جنتی ہے تو تمہارے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور اگر تو جہنمی ہے تو تمہیں اس کی کیا جلدی ہے۔

المروزی فی الجنائز عن القاسم مولی معاوية مرسلا

۴۲۱۴۹..... موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ حشر کا ڈر بڑا سخت ہے یہ سعادت کی بات ہے کہ بندہ کی عمر لمبی ہوجائے اور اللہ تعالیٰ اسے انابت ورجوع کی توفیق دے۔ مسند احمد وابن منیع وعبد بن حمید، بزار، ابو یعلی، حاکم، بیهقی فی الشعب، ضیاء عن جابر

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۶۱۔ الضعیفة ۸۸۵۔

۴۲۱۵۰..... تم میں سے کوئی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے، خواہ وہ نیک ہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ نیکی میں بڑھ جائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے، خواہ برا ہو کیونکہ ہوسکتا ہے وہ توبہ کرلے۔ نسائی عن ابی هريرة

۴۲۱۵۱..... دنیا میں کسی مصیبت کی وجہ سے کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے، لیکن کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھیو جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب میرے لئے مرنا بہتر اور افضل ہو۔ ابن ابی شیبه، ابن حبان عن انس

۴۲۱۵۲..... تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ الباوردی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن الحکیم بن عمرو الغفاری، مسندا حمد، عن عبس الغفاری، مسنداحمد، عبدالرزاق، حلیة الاولیاء عن جناب

۴۲۱۵۳..... تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے ہاں جب اسے اپنے عمل پر بھروسا ہو، جب تم اسلام میں چھ چیزیں دیکھ لو تو موت کی تمنا کرنا، پھر اگر تمہاری جان تمہارے ہاتھ میں بھی ہوئی تو اسے چھوڑ دینا، خون کا ضیاع (نقصان) بچوں کی حکومت، شرطوں کی کثرت، بے وقوفوں کی گورنری، فیصلہ کی فروخت، اور ایسے لوگوں کا ہونا جنہوں نے قرآن مجید کو بانسری بنالیا۔ طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسة

۴۲۱۵۴..... تم میں سے ہرگز کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس نے اپنے لئے کیا بھیجا۔ الخطیب عن ابن عباس

۴۲۱۵۵..... اے سعد! کیا میرے سامنے موت کی تمنا، اگر تم جہنم کے لئے اور جہنم تمہارے لئے پیدا کی گئی تو اس کی طرف جلدی کرنے کی کیا وجہ؟ اور اگر تم جنت کے لئے اور جنت تمہارے لئے پیدا کی گئی تو تمہاری عمر طویل اور عمل اچھا ہوجائے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابی امامة

۴۲۱۵۶۔۔۔۔۔اے رسول اللہ کے چچا! ہرگز موت کی تمنا نہ کریں، اگر آپ نیکی کرنے والے ہیں تو آپ کا احسان مزید بڑھ جائے یہ آپ کے لئے بہتر ہے اور (خدانخواستہ) اگر آپ برائی کرنے والے ہیں تو آپ کو تاخیر کے ذریعہ توبہ کی توفیق دی جائے کہ اپنی برائی سے باز رہیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ بہتر ہے لہذا ہرگز موت کی تمنا نہ کریں۔ (مسند احمد وابن سعد، طبرانی فی الکبیر حاکم عن ھند بنت الحارث عن ام الفضل کہ رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کے پاس آئے ادھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکلیف سے کراہ رہے تھے انہوں نے موت کی تمنا کی، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا اور یہ حدیث ذکر فرمائی۔)

۴۲۱۵۷۔۔۔۔کسی نیک و بد کے لئے موت کی تمنا کرنے کی گنجائش نہیں، نیک تو نیکی بڑھ جائے گی اور فاجر گنہگار کو توبہ کی توفیق مل جائے گی۔

ابن سعد عن ابی ھریرۃ

باب دوم۔۔۔۔۔دفن سے پہلے کے امور

اس کی سات فصلیں ہیں۔

فصل اول، قریب الموت اور اس کے متعلق

قریب الموت کو تلقین

۴۲۱۵۸۔۔۔۔۔اپنے مرنے والوں کے پاس رہا کرو اور انہیں "لاالٰہ الااللّٰہ" کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت دیا کرو کیونکہ جان کنی کے وقت برداشت کرنے والے مرد و عورتیں حیران ہو جاتی ہیں اور شیطان اس جان کنی کی گھڑی میں انسان سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ملک الموت کو دیکھنا تلوار کی سو ضربوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بندہ کی جان اس وقت تک دنیا سے نہیں نکلتی یہاں تک کہ ہر رگ علیحدہ علیحدہ تکلیف اٹھالے۔ حلیۃ الاولیاء عن واثلۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۰۸، الضعیفہ ۱۴۴۸، ۲۰۸۳۔

۴۲۱۵۹۔۔۔۔جب تمہارے (مرض الوفات والے) مریض گھبرا جائیں تو انہیں "لاالٰـہ الااللّٰـہ" کہنے سے اکتاہٹ میں مبتلا نہ کرو، لیکن انہیں تلقین کرتے رہو اگرچہ منافق کے لئے اس پر خاتمہ نہیں ہوتا۔ دارقطنی وابوالقاسم القشیری فی امالیۃ عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۴۸۹۔

۴۲۱۶۰۔۔۔۔۔اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہوگا۔ حاکم عن عثمان

۴۲۱۶۱۔۔۔۔تمہارے والد پر اب وہ کیفیت ہوگی جو اللہ تعالیٰ کسی سے چھوڑنے والا نہیں، یعنی قیامت کے روز (نیکی بدی) کا بدلہ۔

مسند احمد، بخاری عن انس

۴۲۱۶۲۔۔۔۔لاالٰہ الااللہ بے شک موت کی سختیاں ہیں۔ مسند احمد، بخاری عن عائشۃ

۴۲۱۶۳۔۔۔۔۔اپنے مرنے والوں کو "لاالٰـہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین" کی تلقین کیا کرو، لوگوں نے کہا: کیسے یہ تو زندہ رہنے والوں کے لئے ہے، آپ نے فرمایا: زیادہ اچھا ہے زیادہ بہتر ہے۔

ابن ماجۃ والحکیم، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن جعفر

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف ابن ماجہ ۳۰۷، ضعیف الجامع ۴۷۰۷۔

۴۲۱۶۴.....اپنے مردوں کو ”لا الٰہ الا اللہ“ کی تلقین کیا کرو کیونکہ موت کے وقت جس کا آخری کلمہ ”لا الٰہ الا اللہ“ ہوگا تو کسی نہ کسی دن جنت میں جائے گا چاہے اس سے پہلے جو کچھ بھی اس نے کیا ہو۔ابن حبان عن ابی هريرة

۴۲۱۶۵.....اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اس واسطے کہ مومن کی روح نرمی سے نکلتی ہے اور کافر کی روح اس کے جبڑوں سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے۔طبرانی في الكبير عن ابن مسعود

۴۲۱۶۶.....اپنے مردوں کو ”لا الٰہ الا اللہ“ کی تلقین کیا کرو اور کہتے رہو، اللہ ثابت قدم رکھے، ثابت قدم رکھے، ولا قوۃ الا باللہ۔
طبراني في الاوسط عن ابی هريرة

کلمہ شہادت کی تلقین

۴۲۱۶۷.....اپنے مردوں کو ”لا الٰہ الا اللہ“ کی تلقین کیا کرو۔مسند احمد، مسلم عن ابی سعید مسلم، ابن ماجة عن ابی هريرة، نسائي عن عائشة

۴۲۱۶۸.....بندہ جب لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے! میرے بندہ نے سچ کہا، میرے سوا کوئی دعا وعبادت کے لائق نہیں میں ہی سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے ”لا الٰہ الا اللہ وحدہ“ تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اکیلا ہوں، اور جب بندہ کہتا ہے: ”لا الٰہ الا اللہ وحدہ لہ شریک لہ“ تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی عبادت ودعا کے لائق نہیں میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، اور جب بندہ کہتا ہے: ”لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد“ تو فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے ہی بادشاہت اور تعریف ہے۔

اور جب بندہ کہتا ہے: ”لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ“ تو فرماتا ہے ”میرے بندہ نے سچ کہا: میرے سوا کوئی معبود نہیں، نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف میری طرف سے ہے“ جسے ان کلمات کی توفیق مرتے دم دی گئی تو آگ اسے نہیں چھوئے گی۔

ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، بیهقی عن ابی هريرة وابی سعید

۴۲۱۶۹.....مومن پر جان کنی کی کیفیت ہوتی ہے تو رحمت کے فرشتے اس کے سفید ریشم لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: (اے روح) خوش ہو کر اور تجھ سے رضامندی ہے راحت، ریحان اور اس رب کی طرف نکل جو ناراض نہیں، پھر وہ یوں نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبو اور وہ فرشتے ایک دوسرے کو دیتے دیتے آسمان کے دروازہ تک پہنچ جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: یہ زمین سے آنے والی روح کتنی اچھی ہے پھر وہ اسے مومنوں کی ارواح کے پاس لے آتے ہیں تو انہیں ایسی ہی خوشی ہوتی ہے جیسے تم کسی غائب آدمی کی موجودگی سے محسوس کرتے ہو، اس کے بعد وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں نے کیا کیا اور فلانی نے کیا کیا؟ تو فرشتے ان سے کہتے ہیں: اسے رہنے دو کیونکہ یہ دنیا کے غم میں تھا پھر جب وہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ کہتے ہیں اسے جہنم کی طرف لے گئے۔

اور کافر کی جب جان کنی کی گھڑی ہوتی ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں: نکل اس حال میں کہ تو ناراض اور تجھ پر ناراضگی ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف، چنانچہ وہ مردار کی بدبو کی طرح نکلتی ہے یہاں تک کہ اسے زمین کے دروازے تک لاتے ہیں تو وہ فرشتے کہتے ہیں: کتنی بدبودار ہے یہاں تک کہ اسے کفار کی ارواح تک لے آتے ہیں۔نسائی، حاکم عن ابی هريرة

۴۲۱۷۰.....جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس سے ملتے اور اسے اوپر لے جاتے ہیں، پھر اس کی عمدہ خوشبو کا ذکر ہوتا ہے تو آسمان والے کہتے ہیں: پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، اللہ تعالیٰ کا تجھ پر اور اس جسم پر سلام ہو جسے تو نے آباد رکھا، پھر اسے اس کے رب کے حضور لے جاتے ہیں، پھر اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: کہ اسے آخری مدت تک کے لئے لے جاؤ، اور جب کافر کی روح نکلتی ہے تو اس کی بدبو کا ذکر ہوتا ہے تو آسمان والے کہتے ہیں: خبیث روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، پھر کہا جاتا ہے: اسے آخری وقت کے لئے لے جاؤ۔

مسلم عن ابی هريرة

۴۲۱۷۱ ..... کیا تم انسان کو اس وقت نہیں دیکھتے جب اس کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں یہ اس وقت ہوتا ہے جب نظر اپنی روح کے پیچھے جاتی ہے۔
مسلم عن ابی هريرة

۴۲۱۷۲ ..... جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔ مسلم، ابن ماجه عن ام سلمة

۴۲۱۷۳ ..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے مومن بندہ کا میرے پاس اچھا مرتبہ ہے وہ میری تعریف کرتا ہے اور میں اس کے پہلو سے اس کی روح قبض کرتا ہوں۔ مسند احمد، بيهقي في شعب عن ابي هريرة

۴۲۱۷۴ ..... سب سے ہلکی موت ایسی ہے جیسے اون میں کانٹے دار پودا ہو، تو کیا جب کانٹے دار پودے کو اون سے کھینچا جاتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ اون نہیں آتی۔ ابن ابي الدنيا في ذكر الموت عن شهر بن حوشب مرسلاً

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۸۴۲۔

الاکمال

۴۲۱۷۵ ..... جب مرنے والے کے پاس آؤ تو کہو "سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين". سعيد بن منصور، ابن ابي شيبه والمروزي عن ام سلمة

۴۲۱۷۶ ..... انسان کی جب موت آتی ہے تو حق سے روکنے کے لئے ہر (باطل) چیز اس کے پاس جمع ہو جاتی ہے اور اس کے سامنے کر دی جاتی ہے اس وقت وہ شخص کہے گا "رب ارجعون لعلي اعمل صالحا فيما تركت" اے میرے رب مجھے واپس لوٹا تاکہ میں اپنی باقی ماندہ زندگی میں نیک عمل کروں۔ الديلمي عن جابر

۴۲۱۷۷ ..... جب تم میں سے کوئی قریب الموت شخص کے پاس بیٹھا ہو تو اسے کلمہ شہادت پر مجبور نہ کرے بلکہ وہ اپنی زبان سے کہتا یا ہاتھ سے اشارہ کرتا یا اپنی آنکھ یا دل سے اشارہ کرتا ہے۔ الديلمي عن انس، وفيه ابوبكر النقاش

۴۲۱۷۸ ..... مرنے والے کی وفات کے وقت اس کا انتظار کرو جب اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں اور ماتھے پر پسینہ آ جائے اور اس کے نتھنے پھول جائیں تو یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس پر نازل ہوئی اور جب وہ گلا گھونٹے اونٹ کی طرح خرخرائے اور اس کا رنگ پھیکا پڑ جائے اور اس کی باچھیں خشک ہو جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے جو اس پر نازل ہوا۔ الحكيم والخليلي في مشيخته عن سلمان

۴۲۱۷۹ ..... جب روح نکلتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے کیا تمہیں مرنے والے کی آنکھیں کھلی نظر نہیں آتیں؟
ابن سعد والحكيم عن ابي قلابة مرسلاً

۴۲۱۸۰ ..... جب روح پرواز کرتی ہے تو نظر اس کو دیکھتی ہے۔ الحكيم عن قبيعة بن ذويب

۴۲۱۸۱ ..... میت پر جان کنی کا وقت ہوتا ہے اور اس کے گھر والے جو کہتے ہیں وہ اس پر ایمان کہتا ہے اور جب روح پرواز کرتی ہے تو نظر اسے دیکھتی ہے۔ ابن سعد عن قبيصة بن ذويب

۴۲۱۸۲ ..... اگر اس کی آنکھ کو پتہ چل گیا تو وہ روح کا پیچھا کرے گا۔ طبراني في الكبير عن ابي بكرة

۴۲۱۸۳ ..... بندہ موت کی سختیاں اور موت کی مصیبتیں برداشت کرتا ہے اور اس کے جوڑ ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں: تجھ پر سلام ہو! تو مجھ سے اور میں تجھ سے قیامت کے دن تک کے لئے جدا ہو رہا ہوں۔ القشيري في الرسالة عن ابرهيم بن هدبة عن انس

کلام: ..... تذکرۃ الموضوعات ۲۱۴، التنزیہ ۲/۳۷۵۔

۴۲۱۸۴ ..... مسلمان کی جب موت آتی ہے تو اعضاء ایک دوسرے سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں تجھ پر سلام ہو میں تجھے اور تو مجھے قیامت تک کے لئے خیر باد کہہ رہا ہے۔ الديلمي عن ابي هدبة عن انس

۴۲۱۸۵۔۔۔ملک الموت روزانہ بندوں کے چہروں کو ستر بار دیکھتا ہے تو جس بندہ کی طرف وہ بھیجا گیا ہوا گر ہنسے تو وہ کہتا ہے: تعجب ہے! مجھے اس کی روح قبض کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور وہ ہنس رہا ہے۔ابن النجار عن ابی هدیة عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الموضوعات ۲۱۴، التنزیہ ۲/۳۷۵۔

موت کے وقت سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے

۴۲۱۸۶۔۔۔۔۔۔جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی فرماتا ہے۔ابونعیم عن ابی الدرداء وابی ذر معاً

۴۲۱۸۷۔۔۔ مؤمن کی روح نرمی سے نکلتی ہے اور کافر کی روح کھینچی جاتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے مؤمن سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ اس کے لئے کفارہ ہوجائے۔اور کافر کوئی نیکی کا کام کرتا ہے تو موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ اسے (دنیا میں ہی) بدلہ دے دیا جائے۔عن ابن مسعود

۴۲۱۸۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ روح سے فرماتا ہے نکل! وہ کہتی ہے: چاہے مجھے ناپسند ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نکل اگرچہ تجھے ناپسند ہو۔

البزار والدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۲۱۸۹۔۔۔مؤمن کی روح نرمی سے نکلتی ہے مجھے گدھے کی طرح کی موت پسند نہیں، کسی نے کہا، گدھے کی موت کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اچانک کی موت، اور فرمایا: کافر کی روح اس کی باچھوں سے نکلتی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۱۹۰۔۔۔ملک الموت سے واسطہ ہزار تلواروں کی ضربوں سے زیادہ سخت ہے جس مؤمن کی موت آتی ہے تو اس کی ہر رگ علیحدہ علیحدہ تکلیف اٹھاتی ہے۔اور اس وقت اللہ کا دشمن (یعنی شیطان) اس (مرنے والے) کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

الحارث، حلیۃ الاولیاء عن عطاء ابن یسار مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔۔اللآلی ۱/۴۲۹۔

۴۲۱۹۱۔۔۔۔مجھے معلوم ہے اسے جو تکلیف ہورہی ہے اس کی ہر رگ کو علیحدہ طور پر موت کا پتہ چل رہا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن سلمان

۴۲۱۹۲۔۔۔۔ میں ایسے کلمات جانتا ہوں جنہیں موت کے وقت کوئی مؤمن بھی کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور فرماتے ہیں اس کا رنگ کھل آتا ہے اور اسے خوشی کی چیزیں نظر آتی ہیں۔مسند احمد، ابویعلی عن یحیی بن ابی طلحۃ عن ابیه ورجاله ثقات

۴۲۱۹۳۔۔۔۔اے زمعہ کی بیٹی! اگر تمہیں موت کا پتہ چل جائے تو تم جان لیتی کہ وہ تمہاری قدرت سے زیادہ سخت ہے۔

ابن المبارک عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل مرسلاً، طبرانی فی الکبیر عنه عن سودۃ بنت زمعۃ موصولاً

۴۲۱۹۴۔۔۔۔۔۔مجھے ایک انصاری شخص کے سرہانے ملک الموت نظر آیا میں نے کہا: ملک الموت! میرے صحابی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر کیونکہ وہ مؤمن ہے تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) آپ اطمینان رکھئے اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو! میں ہر مؤمن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہوں۔

البزار عن الحزارج

۴۲۱۹۵۔۔۔۔اے فرشتے! میرے صحابی کے ساتھ نرمی والا معاملہ کر، کیونکہ وہ مؤمن ہے۔ابن قانع عن الحارث بن خزارج الانصاری

۴۲۱۹۶۔۔۔۔۔۔جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات پسند کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ملنا چاہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نہیں ملنا چاہتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: مجھے موت سے نفرت ہے آپ نے فرمایا: یہ اس (میں شامل) نہیں لیکن مؤمن کی جب موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی کرامت وعزت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس سامنے کی چیز سے بڑھ کر اسے کوئی چیز اچھی نہیں لگتی، (پھر بھی) وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں۔

رہا کافر تو جب اسے موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کی نوید ملتی ہے تو اس سے زیادہ کوئی چیز بری نہیں لگتی یوں وہ اللہ تعالیٰ

کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ عبد بن حميد عن انس عن عبادة بن الصامت ابن ماجة عن عائشة

۴۲۱۹۷...... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات نہ چاہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات نہیں چاہتے، لوگوں نے کہا: ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: یہ بات نہیں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جب کسی کو موت آتی ہے تو وہ یا تو مقربین میں سے ہوتا ہے تو راحت و ریحان اور نعمتوں کی جنت ہے پھر جب کسی کو اس کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ رہا وہ جو جھٹلانے والوں اور گمراہوں سے ہو تو اس کی خاطر مدارات کھولتے پانی سے کی جاتی ہے تو جب اسے اس کا مژدہ ملتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات زیادہ ناپسند کرتے ہیں۔

مسند احمد عن رجل من الصحابة

۴۲۱۹۸...... جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات نہ چاہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات نہیں چاہتا، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سب بھی تو موت کو نہیں چاہتے، آپ نے فرمایا: یہ موت سے نفرت (کا مطلب) نہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ جب مؤمن کی موت آتی ہے تو جو نعمتیں اسے ملنے والی ہوتی ہیں ان کی بشارت دینے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے بڑھ کر کوئی چیز اسے محبوب نہیں ہوتی، اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے۔ اور فاجر و گنہگار کی جب موت آتی ہے تو جو مصائب اس پر آنے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات ناپسند کرتا ہے۔ مسند احمد، نسائی عن انس

۴۲۱۹۹...... جس نے اپنی وفات کے وقت تین مرتبہ کہا: لااله الاالله الكريم اور تین مرتبہ والحمدلله رب العالمين ''تبارك الذي بيده الملك يحيي ويميت وهو علي كل شئ قدير'' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ الخرائطي عن علي

۴۲۲۰۰...... جس بندہ کے دل میں اس جیسی بیماری میں یہ دو چیزیں (رحمت کی امید اور گناہوں کا خوف) جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید عطا کرتا اور جس سے ڈرتا ہے اس سے امن عطا کرتا ہے۔ (عبد بن حمید، ترمذی غریب، نسائی، مسلم ابویعلی وابن السنی، بیہقی فی الشعب، سعید بن منصور عن انس۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس اس کی موت کے وقت تشریف لائے اور فرمایا: کیا کیفیت ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی امید اور گناہوں کا خوف ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی۔ بیہقی فی الشعب عن عبید بن عمیر مرسلاً مثلہ)

۴۲۲۰۱...... اپنے مرنے والوں کو ''لاالـه الاالـلّه'' کی تلقین کیا کرو کیونکہ یہ زبان پر ہلکا اور میزان میں وزنی (کلمہ) ہے۔ اگر لا الـه الاالله ایک پلڑے میں اور دوسرے پلڑے میں آسمانوں اور زمین کو رکھ دیا جائے تو لااله الاالله وزن میں بڑھ جائے۔ الديلمي عن ابي هريرة

۴۲۲۰۲...... اپنے مردوں کو لاالـــه الاالله کی تلقین کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو یوں گرا دیتا ہے جیسے سیلاب عمارتوں کو، لوگوں نے عرض کی کیسے یہ تو زندوں کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا: بس گرا دیتا ہے گرا دیتا ہے۔ الديلمي عن ابي هريرة

۴۲۲۰۳...... اپنے مرنے والوں کو ''لااله الاالله'' کی تلقین کیا کرو اور انہیں اکتاہٹ میں مبتلا نہ کرو، اس واسطے کہ وہ موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں۔

الديلمي عن ابي هريرة

۴۲۲۰۴...... اپنے مردوں کو ''لاالـــه الاالـلّـه'' کی تلقین کیا کرو اس لئے کہ جس کی آخری گفتگو 'لا الٰہ الا اللہ' موت کے وقت ہوئی تو وہ کسی نہ کسی دن جنت میں جائے گا، اگرچہ اس سے پہلے اس نے جو کچھ کیا۔ ابن حبان عن ابي هريرة

۴۲۲۰۵...... اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔

مسند احمد، وعبد بن حميد، مسلم، ابو داؤد، ترمذي، نسائي، ابن ماجة، ابن حبان، عن ابي سعيد، نسائي، مسلم، ابن ماجة عن ابي هريرة نسائي عن عائشة، عقيلي في الضعفاء عن حذيفة بن يمان، نسائي، ابن ماجة عن عروة بن مسعود

۴۲۲۰۶...... اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کی تلقین کیا کرو کیونکہ جس نے اپنی موت کے وقت اسے کہا تو جنت اس کے لئے واجب ہے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جس نے اپنی صحت میں اسے کہا؟ آپ نے فرمایا: یہ واجب کر دیتا ہے واجب کر دیتا ہے اگر آسمانوں اور زمینوں

اوران کے درمیان کی چیزوں اور جو کچھ ان (زمینوں) کے نیچے ہے سب کو لاکر ترازو کے ایک پلڑے میں اور لا الٰہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ وزن میں ان سب سے بڑھ جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

موت کی سختیاں

۴۲۲۰۷..... مومن کی جان اس کے پہلوؤں سے نکلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ ابن حبان عن ابن عباس

۴۲۲۰۸..... موت کا سب سے کم جھٹکا تلوار کی سو ضربوں کی طرح ہوتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن الضحاک بن حمزة مرسلاً

۴۲۲۰۹..... اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو پیدا کیا، انسان موت سے زیادہ سخت چیز سے نہیں ملا پھر موت بعد کے حالات سے زیادہ آسان ہے۔ مسند احمد عن انس

۴۲۲۱۰..... ملک الموت کا واسطہ (جو کسی انسان سے پڑتا ہے) تلوار کی ہزار ضربوں سے زیادہ سخت ہے۔ خطیب عن انس

کلام: ..... التعقبات ۱۹، الوقوف ۱۴۲۔

۴۲۲۱۱..... اگر بہائم کو موت کا اتنا علم ہو جائے جتنا انسانوں کو ہے تو انہیں موٹا نہ کھایا جائے۔ بیهقی فی الشعب عن ام صبیة

۴۲۲۱۲..... میں نے مؤمن کے دنیا سے نکلنے کی تشبیہ صرف اس بچہ سے دی جو اپنی ماں کے پیٹ سے اس غم اور ظلمت سے نکل کر دنیا کی روح کی طرف نکلتا ہے۔ الحکیم عن انس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۰۸۱ الکشف الالٰہی ۸۸۶۔

۴۲۲۱۳..... آج کے بعد تیرے والد پر کوئی مصیبت نہیں ہوگی۔ بخاری عن انس

۴۲۲۱۴..... بعد کی گھڑیوں میں موت اس طرح ہوگی جیسے دنبے کا ٹکر مارنا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرة

کلام: ..... ضعیف الجامع ۵۰۱۸۔

۴۲۲۱۵..... اپنی سہیلی پر افسوس نہ کر کیونکہ یہ اس کی نیکی ہے۔ ابن ماجة عن عائشة

کلام: ..... ضعیف الجامع ۶۱۸۶۔

الاکمال

۴۲۲۱۶..... بے شک موت کا ڈر ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی موت کا پتہ چلے تو وہ کہے: انا للہ وانا الیه راجعون اللهم الحقه بالصالحین واخلف علی ذریته فی الغابرین واغفر لنا وله یوم الدین اللهم! لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ اسے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے اور اس کی پیچھے رہ جانے والی اولاد کے والی بن جائیے، اے اللہ! ہماری اور اس کی قیامت کے روز بخشش فرما، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

طبرانی فی الکبیر فی معجمه وابن النجار عن ابی ھند الداری

۴۲۲۱۷..... بے شک موت کا خوف ہوتا ہے جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی فوتگی کی خبر ہو تو وہ کہے: بے شک ہم اللہ کے لئے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اے اللہ اسے اپنے پاس نیکوکاروں میں لکھ لیجئے! اور اس کا نامہ اعمال علیین میں رکھئے پیچھے رہ جانے والوں کے وارث رہئے، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

طبرانی فی الکبیر وابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابن عباس

فصل ثانی.....در بیان غسل

۴۲۲۱۸..... تمہارے مردوں کو امانت دار لوگ غسل دیا کریں۔ابن ماجۃ عن ابن عمر
تاکہ مردہ کی کسی بری چیز کا ذکر لوگوں سے نہ کریں۔مترجم
کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۳۱۴، ضعیف الجامع ۴۱۵۱۔
۴۲۲۱۹..... جو میت کو غسل دے وہ غسل کر لے اور جو اسے اٹھائے وضو کر لے۔ابو داؤد، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ھریرۃ
۴۲۲۲۰..... جو میت کو غسل دے وہ غسل کر لے۔مسند احمد عن المغیرۃ
کلام:.....جنۃ المرتاب ۲۳۸، ۲۳۹، حسن الاثر ۳۱۔
۴۲۲۲۱..... جس نے میت کو غسل دیتے اس پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔اور جس نے اسے کفن دیا اللہ تعالیٰ اسے ریشم پہنائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ
کلام:.....الکشف الالٰہی ۹۴۵۔
۴۲۲۲۲..... جو میت کو غسل دے وہ اسے جھنجھوڑ کر شروع کرے۔بیہقی فی السنن عن ابن سیرین مرسلاً
کلام:.....ضعیف الجامع ۵۷۱۳۔
۴۲۲۲۳..... غسل (دینے) سے غسل (کرنا) اور اٹھانے (کی وجہ) سے وضو ہے۔الضیاء عن ابی سعید
۴۲۲۲۴..... میت کے غسل کی وجہ سے تم پر غسل (کرنا) واجب نہیں۔حاکم عن ابن عباس
۴۲۲۲۵..... جب آدم علیہ السلام فوت ہوئے تو فرشتوں نے انہیں پانی سے طاق مرتبہ غسل دیا اور ان کے لئے لحد بنائی اور کہا: آدم کا یہ طریقہ ان کی اولاد میں جاری ہوگا۔حاکم عن ابی
۴۲۲۲۶..... اس کے غسل سے غسل اور اس کے اٹھانے سے وضو (کرنا مستحب) ہے یعنی میت کی وجہ سے۔ترمذی عن ابی ھریرۃ
کلام:.....المتناھیۃ ۶۲۵۔۶۲۶ المعلۃ ۳۴۱۔
۴۲۲۲۷..... جس نے میت کو غسل دے کر کفن پہنایا اسے خوشبو لگائی اس کا جنازہ اٹھایا اس کی نماز (جنازہ) پڑھی اور اس (میت) کی جو کوئی چیز دیکھی اسے فاش نہیں کیا، تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکلے گا گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔نسائی عن علی
کلام:.....ضعیف الجامع ۵۸۱۴، المتناھیۃ ۱۴۹۶۔
۴۲۲۲۸..... حضرت آدم علیہ السلام کا جب انتقال ہوا تو فرشتوں نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا کفنایا اور لحد تیار کر کے اس میں آپ کو دفن کیا، اور کہنے لگے: اے آدم کی اولاد تمہارے مردوں کا یہی طریقہ ہونا چاہئے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی
کلام:.....ضعیف الجامع ۱۳۵۰۔
۴۲۲۲۹..... جب میں مرجاؤں تو مجھے میرے کنوئیں یعنی چاہ غرس کی سات مشکوں سے غسل دینا۔کلام ابن ماجۃ عن علی
کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۳۱۸، ضعیف الجامع ۳۹۹۔
۴۲۲۳۰..... اس کے دائیں پہلوؤں اور وضو والی جگہوں سے (غسل دینا) شروع کرو (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ام عطیۃ کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے بارے میں فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔)
۴۲۲۳۱..... اسے طاق مرتبہ غسل دینا تین پانچ سات یا اس سے زیادہ، اگر تم بہتر سمجھو، پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ، آخر میں کافور یا تھوڑا سا کافور لگا دینا۔بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی عن ام عطیۃ

۴۲۲۳۲ ۔۔۔ جب عورت قوم کے ساتھ مرجائے تو اسے مٹی سے نماز کے لئے تیمم کرنے والے کی طرح تیمم کرایا جائے۔

ابن عساكر عن بشر بن عون الدمشقي عن بكار بن تميم عن مكحول عن واثلة، وقال : ذكر ابن حبان ان بشر ااحاديثه موضوعة لايجوز الاحتجاج به بحال، وقال الذهبي في الميزان: له نسخة نحو مائة حديث كلها موضوعة

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ذی اللآ لی ۱۵۰۔

۴۲۲۳۳ ۔۔۔ مردوں کے ساتھ جب عورت مرجائے اور ان کے ساتھ کوئی (دوسری) عورت بھی نہ ہو یا کوئی مرد عورتوں کے ساتھ (دوران سفر) مرجائے اس کے علاوہ کوئی مرد نہ ہو تو ان دونوں کو تیمم کرا کر دفنا دیا جائے ان کی حیثیت ایسے جیسے کوئی پانی نہ پائے۔

ابو داؤد في مراسيله، بيهقي عن وجه آخر عن مكحول مرسلا

۴۲۲۳۴ ۔۔۔ جس کسی نے بھی اپنے (مسلمان) بھائی کو غسل دیا، نہ اس سے گھن کھائی اور نہ اس کی شرم گاہ کی طرف دیکھا اور نہ اس کی کسی برائی کا ذکر کیا، پھر اس کے جنازہ کے ساتھ چلا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی یہاں تک کہ اسے اس کی قبر میں اتار دیا گیا تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو کر نکلے گا۔ابن شاهين والديلمي عن علي

۴۲۲۳۵ ۔۔۔ جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کا راز چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کے گناہوں سے پاک کر دے گا اور اگر اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ریشم پہنائے گا۔طبراني في الكبير عن ابي امامة

۴۲۲۳۶ ۔۔۔ جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا اور اس وقت کی کیفیت کو کسی سے بیان نہیں کیا، تو وہ شخص اپنے گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے مردے کے قریب وہ ہو جو اس کا زیادہ قریبی ہو اگر اس کا علم ہو اور اگر اس کا پتہ نہ ہو تو جسے تم پرہیز گار اور امانت دار سمجھتے ہو۔ابويعلى، بيهقي، مسند احمد عن عائشة

کلام: ۔۔۔۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ۔

۴۲۲۳۷ ۔۔۔ جس نے کسی مسلمان کو غسل دیا اور اس کا راز (جسمانی) چھپایا تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا، اور جس نے اس کے لئے قبر کھودی اور اسے دفن کیا، تو اسے قیامت کے روز تک ایسے گھر کا اجر دیا جائے گا جس میں اس نے اسے ٹھہرایا ہوگا، اور جس نے اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنائے گا۔بيهقي عن ابي رافع

۴۲۲۳۸ ۔۔۔ جس نے میت کو غسل دیا اور اس کا راز چھپایا، تو اس کے چالیس بڑے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اور جس نے اسے کفن دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا موٹا اور باریک ریشم پہنائے گا، اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور اسے دفن کیا تو اسے ایسے گھر کا اجر دیا جائے گا جس میں اس نے قیامت تک اسے ٹھہرایا ہو۔طبراني في الكبير، حاكم عن ابي رافع

۴۲۲۳۹ ۔۔۔ اپنے مردوں کو نجس مت کہو کیونکہ مسلمان مردہ اور زندہ حالت میں نجس و ناپاک نہیں ہوتا۔حاكم، دارقطني، بيهقي عن ابن عباس

فصل سوم ۔۔۔۔۔۔ کفنانے کے بیان میں

۴۲۲۴۰ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے پھر اسے (وارث کو) کوئی چیز ملے تو وہ اسے یمنی چادر میں کفن دے۔ابو داؤد عن جابر

۴۲۲۴۱ ۔۔۔ جب میت کو دھونی دو تو تین مرتبہ دو۔مسند احمد، بيهقي في السنن

۴۲۲۴۲ ۔۔۔ جب دھونی دو تو (طاق تین) مرتبہ دیا کرو۔ابن حبان، حاكم عن جابر

۴۲۲۴۳ ۔۔۔ جب تم میں سے کوئی اپنے (مردہ) بھائی کا والی و وارث ہو تو اسے اچھی طرح کفن دے کیونکہ انہیں انہی کے کفنوں میں اٹھایا جائے گا اور اپنے کفنوں میں ہی ایک دوسرے کی زیارت کریں گے۔سمويه، عقيلي في الضعفاء، خطيب عن انس، الحارث عن جابر

کلام: ۔۔۔۔۔۔ اسنی المطالب ۱۶۰، تذکرۃ الموضوعات ۲۱۹۔

۴۲۲۴۴..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا وارث بنے تو اسے اچھے طریقہ سے کفن دے۔
مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر، ترمذی، ابن ماجه عن ابی قتادة

۴۲۲۴۵..... مری لحد میں میری چادر بچھا دینا کیونکہ زمین کو انبیاء کے اجسام پر مسلط نہیں کیا گیا۔ ابن سعد عن الحسن مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۹۲، الضعیفة ۱۶۴۷۔

۴۲۲۴۶ سب سے اچھا رنگ جس میں تم اللہ تعالیٰ کی زیارت قبروں اور اپنی مساجد میں کرو سفید ہے۔ ابن ماجة عن ابی الدرداء)

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۷۶، ضعیف ابن ماجه ۷۸۶۔

۴۲۲۴۷ تمہارے بہترین کپڑے سفید ہیں اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور اپنے زندوں کو پہنایا کرو اور تم لوگوں کا بہترین سرمہ اثمد ہے جو بال اگاتا اور نظر تیز کرتا ہے۔ ابن ماجة طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابن عباس

۴۲۲۴۸ کفن میں اسراف نہ کرو کیونکہ یہ بہت جلد چھین لیا جائے گا۔ ابو داؤد عن علی

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۶۸۹، حسن الاثر ۱۶۶۔

۴۲۲۴۹ جسے وسعت ہو تو وہ یمنی چادر میں کفن دے۔ مسند احمد عن جابر

۴۲۲۵۰ میت کو اس کے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جس میں اسے موت آتی ہے۔ ابو داؤد ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

کلام:..... اسنی المطالب ۱۵۹۹، حسن الاثر ۱۶۹۔

۴۲۲۵۱..... میت کو اس کے انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اسے موت آئی۔ حاکم، بیهقی فی السنن عن ابی سعید

۴۲۲۵۲..... جس نے میت کو کفن پہنایا تو اس کے ہر بال کے بدلہ اس کے لئے نیکی ہے۔ خطیب عن ابن عمر

کلام:..... تحذیر المسلمین ۱۶۰، ضعیف الجامع ۵۸۲۵۔

۵۲۲۵۳..... اپنے مردوں کو اچھا کفن پہنایا کرو کیونکہ وہ ایک دوسرے پر فخر کرتے اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔
الدیلمی عن جابر

۵۲۲۵۴ اچھا کفن پہناؤ اور اپنے مردوں کو چیخ وپکار، ان کی برأت بیان کرنے، وصیت میں تاخیر اور قطع رحمی کے ذریعہ اذیت نہ پہنچاؤ اور ان کی ادائیگی قرض میں جلدی کرو اور برے پڑوسیوں سے ہٹ جاؤ اور جب تم قبر کھودو تو گہری اور کشادہ قبر کھودو۔ الدیلمی عن ام سلمة

۴۲۲۵۵..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفنائے تو اچھا کفن پہنائے۔ ابو داؤد عن جابر

۴۲۲۵۶..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ذمہ دار ہو تو اگر اسے وسعت ہو تو اسے اچھا کفن پہنائے۔ سمویه عن جابر

۴۲۲۵۶ جب آدمی اپنے بھائی کے کفن کا ذمہ دار ہو تو اچھے کفن کا انتخاب کرے، کیونکہ وہ اس میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔
محمد بن المسیب الا رغیانی فی کتاب الا قران عن ابی قتادة عن انس

۴۲۲۵۸ میت کو دھونی دو۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۲۵۹ اپنے باپ کو کھجور کے کانٹوں سے اذیت نہ دو۔ (مسند احمد، قیس کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جب میرے والد فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ان کے کفن میں کھجور کے کانٹے مضبوطی سے لگا رکھے تھے، تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۲۶۰..... ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر تھا تو لوگ آپ کے چہرہ پر چادر ڈالتے آپ کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں پر ڈالتے تو چہرہ کھلا رہ جاتا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ چادر ان کے چہرہ پر ڈال دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۲۶۱ اس چادر سے ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن خباب

فصل چہارم......میت کے لئے دعا ونماز جنازہ

۴۲۲۶۲......مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو اس کے لئے دعا کرے اس کی مغفرت کردی جائے۔الحکیم عن انس
کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۳۳، الکشف الالٰہی ۲۴۱۔
۴۲۲۶۳......ہر (مسلمان) میت کے لئے دعا کرو اور ہر امیر کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔ابن ماجة وعن واثلة
۴۲۲۶۴......جس نے ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا اس کے لئے دعا کرو اور جس نے ''لاالٰہ الااللّٰہ'' کہا اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔
حلیة الاولیاء، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر
۴۲۲۶۵......جس کی نماز جنازہ تین صفوں نے پڑھی تو اس کے لئے (جنت) اس کے لئے واجب کردی۔نسائی عن مالک بن ھبیرة
کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۶۸۔
۴۲۲۶۶......جو مسلمان مرتا ہے اور تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھتی ہیں تو اس کے لئے واجب کردی۔
مسند احمد، ابوداؤد عن مالک بن ھبیرة
۴۲۲۶۷......جو مسلمان اس حال میں مرتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ میں چالیس ایسے مرد کھڑے ہوتے ہیں جو شرک نہیں کرتے تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔مسند احمد، ابوداؤد عن ابن عباس
۴۲۲۶۸......جس مسلمان کی ایک جماعت نماز جنازہ پڑھتی ہے تو ان کی اس کے متعلق سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔
مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن میمونة
۴۲۲۶۹......جس مسلمان کی نماز جنازہ اتنے مسلمانوں کی جماعت پڑھتی ہے جن کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے پھر وہ اس کے لئے سفارش کرتے ہیں تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔مسند احمد، مسلم، نسائی عن انس وعائشة
۴۲۲۷۰......جو مسلمان اس حال میں مرتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ سو یا اس سے زیادہ مسلمان پڑھتے ہیں پھر اس کے لئے سفارش کرتے ہیں تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔مسند احمد، ترمذی، نسائی عن عائشة
۴۲۲۷۱......جس مسلمان کی نماز جنازہ میں تین صفیں مسلمانوں کی ہوئیں تو اس کے لئے واجب کردی۔ابن ماجة، حاکم عن مالک بن ھبیرة
کلام:......ضعیف الجامع ۵۰۸۷، ضعیف ابن ماجہ ۳۲۷۔
۴۲۲۷۲......جو مسلمان مرتا ہے اور اس کی نماز جنازہ میں چالیس ایسے مرد ہوں جو شرک نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول کرلیتا ہے۔
مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابن عباس

نماز جنازہ میں شرکاء کی کثرت کی فضیلت

۴۲۲۷۳......جس شخص کی نماز جنازہ سو آدمی پڑھیں تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے۔طبرانی فی الکبیر حلیة الاولیاء عن ابن عمر
۴۲۲۷۴......جس میت کی نماز جنازہ میں لوگوں کی ایک جماعت ہو تو ان کی سفارش قبول کرلی جاتی ہے۔نسائی عن میمونة
۴۲۲۷۵......جس کی نماز جنازہ سو مسلمانوں نے پڑھی تو اس کی بخشش کردی گئی۔ابن ماجه عن ابی ھریرة
۴۲۲۷۶......دن رات اپنے مردوں کی نماز جنازہ پڑھ لیا کرو۔ابن ماجه عن جابر
کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۳۵ ضعیف الجامع ۳۳۸۴۔

۴۲۲۷۷......اپنے چھوٹے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کرو کیونکہ وہ تمہارے پیش فرستادہ (آگے بھیجے) ہوتے ہیں۔ابن ماجة عن ابی هريرة

کلام:......حسن الاثر ۱۷۰، ضعیف ابن ماجہ ۳۳۱۔

۴۲۲۷۸ تمہاری نمازوں کے تمہارے بچے زیادہ حق دار ہیں۔الطحاوی، بيهقي في السنن عن البراء

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۸، الضعیف ۲۱۰۵۔

۴۲۲۷۹ ......جب میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دعا کرو۔ابو داؤد، ابن ماجة ابن حبان عن ابی هريرة

۴۲۲۸۰ چھینک بھی نومولود بچہ کی آواز ہے۔البزار عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۸۳۷۔

۴۲۲۸۱ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں اور کہنے لگے: اے اولاد آدم! یہی تمہارا (جنازہ کا) طریقہ ہے۔
بيهقي في السنن ابی

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۷۷۔

۴۲۲۸۲......فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ پڑھا جس میں چار تکبیریں کہیں۔الشيرازي عن ابن عباس

حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا

کلام:......اسنی المطالب ۳۴۱ ضعیف الجامع ۱۷۸۷۔

۴۲۲۸۳......لوگ جب کسی کا جنازہ پڑھیں اور میت کی تعریف کریں رب تعالیٰ فرماتا ہے: جو وہ جانتے تھے اس کے متعلق میں نے ان کی گواہی مان لی اور جو باتیں اس میت کی انہیں معلوم نہیں تھیں میں نے معاف کردیں۔بخاری فی التاريخ عن الربيع بنت معوذ

۴۲۲۸۴ جس نے مسجد میں کسی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ابو داؤد عن ابی هريرة

کلام:......ضعیف ابی داؤد، ضعیف الجامع ۵۶۶۷۔

۴۲۲۸۵......جس نے مسجد میں کسی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لئے کوئی چیز نہیں۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۲۲۸۶ قبروں کے درمیان جنازہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۲۲۸۷...... میں ضرور پہچان لوں گا، تم میں سے جو شخص بھی فوت ہوا کرے تو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں مجھے اطلاع کردیا کرو کیونکہ میرا اس کی نماز جنازہ ادا کرنا اس کے لئے رحمت ہے۔ابن ماجة عن يزيد بن ثابت

الاکمال

۴۲۲۸۸...... جب جنازہ آجائے تو امام اس کی نماز جنازہ کا دوسرے سے زیادہ حق دار ہے۔ابن منیع عن الحسين بن علی

۴۲۲۸۹......جب تو اپنے بھائی کو سولی پر یا مقتول پائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھ لے۔الديلمي عن ابن عمر

۴۲۲۹۰ رات دن میں میت کی نماز جنازہ برابر ہے۔(جنازہ پڑھانے والا) چار تکبیریں اور دو سلام پھیرے۔
خطيب، ابن عساكر عن عثمان، وفيه ركن بن عبدالله الدمشقي متروك

کلام:......اللآلی ج ۲/ ۴۳۱، ضعیف الجامع ۴۱۶۰۔

۴۲۲۹۱ دن رات اپنے مردوں کی چار تکبیروں سے نماز جنازہ پڑھا کرو۔بیهقی عن جابر

۴۲۲۹۲..... فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ حاکم عن انس ابو نعیم عن ابن عباس

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۲۰۹۔

۴۲۲۹۳..... فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنازہ میں چار تکبیریں اور دو سلام پھیرے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۲۲۹۴..... جب تم میں سے کوئی نماز جنازہ پڑھ لے اور اس کے ساتھ (کسی مجبوری سے) نہ چلے تو وہ اس کے لئے تھوڑی دیر ٹھہر جائے کہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو جائے اور اگر ساتھ چلے تو جنازہ رکھنے سے پہلے (بلا عذر) نہ بیٹھے۔ حاکم، الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۲۲۹۵..... جب انسان جنازہ پڑھ لیتا ہے تو اس (جنازہ) کی ڈور کٹ گئی البتہ یہ کہ اس کا ولی اس کے پیچھے چلنا چاہے۔ الدیلمی عن عائشۃ

۴۲۲۹۶..... جو نماز جنازہ پڑھ کر جنازہ کی فراغت سے پہلے پلٹ گیا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر اس نے انتظار کیا یہاں تک کہ اس سے فراغت ہوگئی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور وہ قیراط وزن میں قیامت کے روز احد پہاڑ جتنا ہوگا۔ حاکم، عن ابن عباس

۴۲۲۹۷..... جس نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے پیچھے نہیں چلا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے پس اگر اس نے اس کی پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، کسی نے کہا: قیراط کیسے؟ آپ نے فرمایا چھوٹے سے چھوٹا قیراط احد جیسا ہوگا۔

مسلم، ترمذی عن ابی ہریرۃ مسند احمد عن ابی سعید

جنازہ پڑھنے کی فضیلت

۴۲۲۹۸..... جس نے جنازہ پڑھا اس کے لئے ایک قیراط اور اس کی فراغت تک انتظار کیا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں۔

مسند احمد، عن عبداللہ بن مغفل

۴۲۲۹۹..... اللہ! ہمارے پہلے اور پچھلوں کی، زندوں اور مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی چھوٹے اور بڑوں کی موجود اور غائبین کی بخشش فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں مبتلا نہ کر۔

البغوی عن ابرھیم الاشھل عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال فذکرہ

۴۲۳۰۰..... اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں موجودوں غائبوں، چھوٹے بڑوں مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما! اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے موت دے تو اسے ایمان پر موت دینا! اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور نہ اس کے بعد گمراہ کرنا۔

مسند احمد، ابو یعلی، بیھقی، سعید بن منصور عن عبداللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ انہ شھدالنبی صلی اللہ صلی علی میت قال، فذکرہ

۴۲۳۰۱..... اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم کر اسے عافیت دے، اسے معاف فرما، عزت والی روزی اسے عطا کر، اس کی قبر کو کشادہ فرما، اسے پانی، برف اور اولوں سے صاف کردے اور گناہوں سے یوں پاک کردے جیسے آپ سفید کپڑے کو (اپنی قدرت اور ظاہر وسائل سے) میل سے صاف کردیتے ہیں اور اسے اس کے گھر کے بدلہ بہتر گھر عنایت فرما، اور اس کی اہل وعیال کے عوض بہتر گھر والے اور بیوی کے بدلہ بہترین بیوی دے دے، اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

اور ایک روایت میں ہے، قبر کے فتنہ سے بچا، اور جہنم کے عذاب سے پناہ دے۔ (ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی عن عوف بن مالک الاشجعی، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھی تو میں نے آپ کی یہ دعا یاد کرلی۔)

۴۲۳۰۲..... اے اللہ! تو اس کا رب ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا اور تو نے ہی اسے مال کی ہدایت دی، تو نے ہی اس کی روح قبض کی تو اس کی پوشیدہ اور ظاہر باتوں کو جاننے والا ہے ہم سفارشی بن کر آئے ہیں اس کی مغفرت فرمادے۔ ابو داؤد، بخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۴۲۳۰۳..... جب بھی تمہارا کوئی شخص فوت ہو اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو مجھے اس کی اطلاع کیا کرو کیونکہ میری اس کی نماز جنازہ

پڑھنا اس کے حق میں رحمت ہے۔مسند احمد عن یزید بن ثابت

۴۲۳۰۴...... تمہاری زمین کے علاوہ تمہارا ایک بھائی فوت ہوگیا ہے سواس کی نماز جنازہ پڑھو،لوگوں نے عرض کیا:یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا:نجاشی۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد، ابن ماجة، ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی الطفیل عن حذیفة بن اسید الغفاری

۴۲۳۰۵...... تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے جو اس کی نماز جنازہ پڑھنا چاہے پڑھ لے۔طبرانی فی الکبیر عنه

۴۲۳۰۶...... جس کی چند لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی تو اس کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہوئی۔بیھقی عن میمونة

۴۲۳۰۷...... جس میت کی تین مسلمان صفوں نے نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لئے واجب ہوگئی۔

ابن ماجة، ابن سعد، حاکم عن مالک بن هبیرة السلمی

۴۲۳۰۸...... جس مسلمان کی تین مسلمان صفوں نے نماز جنازہ پڑھی جو اس کے دعائے مغفرت کرتے رہے تو اس کی مغفرت کردی گئی۔

بیھقی عن مالک بن هبیرة

۴۲۳۰۹...... اے اللہ! اسے شیطان اور عذاب قبر سے پناہ دے، اے اللہ! اس کے اطراف سے زمین ہٹادے اس کی روح کو بلند کر لے اور اسے اپنی رضامندی عطا کر۔ابن ماجه عن ابن عمر

فصل خامس...... جنازہ کے ساتھ چلنا

۴۲۳۱۰...... مومن کو سب سے پہلے اس کے مرنے کے بعد جس چیز کا بدلہ دیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس کے جنازہ کے ساتھ چلنے والے سب لوگوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔عبد بن حمید والبزار، بیھقی عن ابن عباس

۴۲۳۱۱...... جو جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے اٹھائے جانے کے وقت نکلا پھر اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اس کے پیچھے چلا یہاں تک کہ اسے دفن کردیا گیا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں ہر قیراط احد جیسا، جو نماز جنازہ پڑھ کر واپس ہوگیا اس کے لئے اجر کا ایک قیراط ہے احد جیسا۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی هریرة

۴۲۳۱۲...... جس نے نماز جنازہ پڑھی مگر اس کے ساتھ نہیں چلا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے پس اگر اس نے اس کی پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں ان میں سے چھوٹا قیراط احد جیسا ہے۔ترمذی عنه

جو نماز جنازہ کی ادائیگی تک جنازہ کے ساتھ رہا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں دو بڑے پہاڑوں کی طرح۔مسلم، نسائی، عن ابی هریرة

۴۲۳۱۴...... جس نے جنازہ پڑھا اور اس کے ساتھ نہ چلا تو اس کے لئے ایک قیراط اور جس نے لحد تک رکھے جانے کا انتظار کیا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کی طرح ہیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۲۳۱۵...... جس نے جنازہ پڑھا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر اس کی تدفین میں حاضر رہا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں قیراط احد پہاڑ جیسا۔

مسلم، ابن ماجة عن ثوبان

۴۲۳۱۶...... جس نے نماز جنازہ پڑھے جانے اور اس سے فراغت تک جنازہ کی پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور جس نے نماز جنازہ پڑھے جانے تک پیروی کی اس کے ایک قیراط ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ قیراط وزن میں احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔مسند احمد، ابن ماجة عن ابی

۴۲۳۱۷...... جس نے نماز جنازہ کی ادائیگی تک جنازہ کی پیروی کی تو اس کے لئے اجر کا ایک قیراط ہے اور جو دفن تک جنازہ کے ساتھ چلا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں اور ایک قیراط احد پہاڑ جیسا۔مسند احمد، نسائی عن البراء مسند احمد، مسلم، نسائی عن ثوبان

۴۲۳۱۸..... جس نے کسی مسلمان کے جنازہ کی پیروی ایمان اور ثواب کی امید سے کی اور اس کی نماز جنازہ تک بلکہ اس کی تدفین کی فراغت تک اس کے ساتھ رہا تو اسے اجر کے دو قیراط کا ثواب ہے ہر قیراط احد جیسا، اور جس نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دفن سے پہلے واپس لوٹ آیا تو ایک قیراط اجر لے کر لوٹا۔ بخاری، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۲۳۱۹..... جس نے جنازہ کی فراغت تک پیروی کی تو اس کے لئے دو قیراط ہیں پس اگر وہ اس کی فراغت سے پہلے لوٹ آیا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے۔ نسائی عن عبدالله بن مغفل

۴۲۳۲۰..... جس نے جنازہ کی پیروی اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر واپس پلٹ گیا تو اس کے لئے اجر کا ایک قیراط ہے اور جس نے اس کی پیروی کی اس کی نماز جنازہ پڑھی یہاں تک کہ اس کی تدفین سے فراغت تک بیٹھا رہا تو اس کے لئے دو قیراط اجر ہے ہر ایک احد سے بڑا ہے۔ نسائی عن ابی هريرة

۴۲۳۲۱..... جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے پس اگر وہ اس کے ساتھ چل نہ سکے تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اس کے پیچھے ہو جائے یا وہ (جنازہ) اسے پیچھے کر دے یا اسے پیچھے کرنے سے پہلے رکھ دیا جائے۔ نسائی عن عامر ابن ربيعة

۴۲۳۲۲..... جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو سو جو کوئی اس کی پیروی کرے تو جنازہ رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ابی شيبة عن ابی سعيد، بخاری عن جابر

۴۲۳۲۳..... بے شک موت کا ڈر ہوتا ہے سو جب بھی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ نسائی ابن حبان عن جابر

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۲۔

۴۲۳۲۴..... کھڑے ہو جایا کرو، کیونکہ موت کی وحشت ہے۔ مسند احمد، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۲۳۲۵..... جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ تمہیں پیچھے چھوڑ دے یا رکھ دیا جائے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عامر بن ربيعة

۴۲۳۲۶..... بے شک موت کا خوف ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن جابر

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۲۔

جنازہ کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۴۲۳۲۷..... کیا تم حیا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے قدموں کے ساتھ چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو۔

ترمذی، ابن ماجة، حاكم عن ثوبان

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۷۷۔

۴۲۳۲۸..... سوار جنازہ کے پیچھے رہے اور پیدل اس کے قریب جہاں چاہے اور بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجة عن المغيرة بن شعبة

کلام:..... المعلة ۳۰۸۔

۴۲۳۲۹..... تم پر سکون کی کیفیت ہو۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۶۵۷۔

۴۲۳۳۰..... تیز چال سے کم، اگر بہتر ہوا تو اس کی طرف جلدی کی جائے گی اور اس کے علاوہ ہوا تو ایک جہنمی بندہ ہے جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے نہ کہ اسے اپنے پیچھے رکھا جائے جنازہ کے ساتھ وہ شخص نہ ہو جو اس سے آگے چلے۔ مسلم، نسائی عن ابن مسعود

۴۲۳۳۱..... جنازہ کی پیروی کی جاتی ہے اسے پیچھے نہیں کیا جاتا جنازہ سے آگے چلنے والا نہ ہو۔ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۶۳ـ الکشف الالٰہی ۳۰۹ـ

۴۲۳۳۲..... جنازہ کو چلائے جاؤ اگر نیک ہوا تو تم ایک بھلائی کو پیش کر رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک برائی ہے جسے تم اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو۔مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرة

۴۲۳۳۳..... جب جنازہ تیار ہو جائے تو اس میں تاخیر نہ کرو۔ابن ماجة عن علی

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۱۸۱ ضعیف ابن ماجۃ ۳۲۶ـ

۴۲۳۳۴..... میت (کی روح) اسے اٹھانے، غسل دینے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتی ہے۔مسند احمد عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۹۴ـ

۴۲۳۳۵..... سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل اس کے پیچھے آگے دائیں بائیں اس کے قریب چلے، ناتمام بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے والدین کے لئے مغفرت ورحمت کی دعا کی جائے۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن المغیرة

۴۲۳۳۶..... جو جنازہ کے ساتھ چلے تو وہ چارپائی کے تمام اطراف سے اٹھائے۔ابن ماجة عن ابن مسعود

۴۲۳۳۷..... جس نے جنازہ کی پیروی کی، اور تین بار اسے اٹھایا تو اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ترمذی عن ابی ھریرة

کلام:.....ضعیف الترمذی ۱۷۵ ضعیف الجامع ۵۵۱۳ـ

۴۲۳۳۸..... جس نے چارپائی کے چاروں پائیوں سے اٹھایا تو اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ابن عساکر عن واثلة

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۵۶۶، النواسخ ۲۱۴۱ـ

۴۲۳۳۹..... (بلند) آواز اور آگ کے ساتھ جنازہ کی پیروی نہ کی جائے اور نہ اس کے آگے چلا جائے۔ابو داؤد عن ابی ھریرة

کلام:.....ضعیف ابی داؤد ۶۸۶ ضعیف الجامع ۶۱۹۰ـ

۴۲۳۴۰..... جنازہ کے ساتھ آواز کی پیروی سے منع کیا گیا ہے۔ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۳۴۱..... جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو اسے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھو۔مسلم عن ابی سعید

۴۲۳۴۲..... سکون اختیار کرو اور اپنے جنازوں کو لے جانے میں میانہ روی اختیار کرو۔طبرانی فی الکبیر بیھقی فی السنن عن ابی موسٰی

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۷۶۳ـ

الاکمال

۴۲۳۴۳..... جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو تاکہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا رکھ دیا جائے۔

الشافعی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان عن عامر بن ربیعة، دارقطنی فی الافراد عن عمر

۴۲۳۴۴..... جب تمہارے پاس سے جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو کیونکہ تم اس کے لئے کھڑے ہو رہے ہو جس کے ساتھ فرشتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسٰی

۴۲۳۴۵..... جب تم میں سے کسی کے پاس سے جنازہ گزرے تو وہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے۔ابو داؤد طیالسی عن ابن عمر

۴۲۳۴۶..... جب تمہارے پاس کسی مسلمان یہودی یا عیسائی کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو کیونکہ ہم اس جنازہ کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔مسند احمد، طبرانی عن ابی موسٰی

۴۲۳۴۷..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، کسی نے کہا:

یہ تو یہودی کا جنازہ تھا آپ نے فرمایا: میں تو فرشتوں کے لئے کھڑا ہوا۔ نسائی، حاکم عن انس

۴۲۳۴۸۔۔۔ جب کوئی جنتی شخص مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اٹھانے والوں، اس کے ساتھ چلنے والوں اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کو عذاب دینے سے حیا کرتے ہیں۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۳۴۹۔۔۔ سب سے افضل جنازہ والے وہ ہیں جن میں ذکر بکثرت کرنے والے ہوں، اور جنازہ کے رکھنے سے پہلے کوئی نہ بیٹھے، اور سب سے زیادہ اس کے میزان کا وزن ہوگا جو اس پر تین بار مٹی ڈالے۔ ابن النجار عن جابر

۴۲۳۵۰۔۔۔ کیا تمہیں حیا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے قدموں سے چل رہے ہیں اور تم لوگ سواریوں پر ہو، آپ نے جنازہ کے بارے میں فرمایا۔

ترمذی، ابن ماجة، حاکم، حلیة الاولیاء بیهقی عن ثوبان

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۱۷۷۔

۴۲۳۵۱۔۔۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ کے ہمراہ تھے آپ کے پاس ایک سواری لائی گئی تو آپ نے سوار ہونے سے انکار کردیا پھر جب واپس پلٹے تو سواری پیش کی گئی تو آپ سوار ہوگئے کسی نے کہا تو آپ نے فرمایا: اس لئے کہ فرشتے چل رہے تھے تو ان کے چلتے ہوئے میں سوار ہوں، جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہوگیا۔ ابوداؤد حاکم، بیهقی عن ثوبان

۴۲۳۵۲۔۔۔ مؤمن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ میں نکلنے والوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والخطیب عن جابر

۴۲۳۵۳۔۔۔ مؤمن کو سب سے پہلے جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔ دارقطنی فی الافراد وعن ابن عباس

۴۲۳۵۴۔۔۔ مؤمن کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی عزت افزائی یہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ چلنے والوں کی بخشش کردی جاتی ہے۔

ابن عدی والخطیب عن ابی هریرة

کلام:۔۔۔ اللآلی ج ۲ ص ۴۳۰۔

۴۲۳۵۵۔۔۔ مؤمن کو سب سے پہلے راحت وریحان اور جنت نعیم کی خوشخبری دی جاتی ہے اور مؤمن کو پہلی بشارت اس طرح دے کر کہا جاتا ہے: اے اللہ کے دوست تجھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت کی بشارت ہو، خوش آمدید، اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ چلنے والوں کی مغفرت کردی اور جنہوں نے تیرے لئے دعائے مغفرت کی ان کی دعا قبول کرلی اور جنہوں نے تیری گواہی دی ان کی گواہی قبول کرلی۔

ابن ابی شیبة وابو الشیخ فی الثواب عن سلمان

۴۲۳۵۶۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے کہتے ہیں: پاک ہے وہ ذات جو قدرت سے غالب ہوئی اور بندوں پر موت کے ذریعہ چھا گئی۔ الرافعی عن ابی هریرة

میت کی آوازیں

۴۲۳۵۷۔۔۔ جس میت کو اس کی چارپائی پر رکھ کر تین قدم چلایا جاتا ہے تو وہ ایسی آواز سے بولتی ہے جسے ہر وہ چیز سنتی ہے جسے اللہ تعالیٰ (سنانا) چاہتا ہے: اے بھائیو! اے اس کی نعش کو اٹھانے والو! دنیا تمہیں ایسا دھوکا نہ دے جیسا اس نے مجھے دھوکہ دیا، اور نہ زمانہ تم سے کھیلے جیسے مجھ سے کھیلا، میں اپنا سب کچھ اپنی اولاد کے لئے چھوڑے جارہا ہوں (لیکن) وہ میرے گناہ نہیں اٹھائیں گے، تم لوگ میرے ساتھ چل رہے ہو اور عنقریب مجھے چھوڑ دو گے اور طاقتور ذات میرا حساب لے گی۔ ابن ابی الدنیا والدیلمی عن عمر

۴۲۳۵۸۔۔۔ میری امت اس وقت تک اپنے دین کی مضبوطی پر قائم رہے گی جب تک جنازوں کو ان کے وارثوں کے حوالہ نہیں کرے گی۔

طبرانی، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور عن الحارث بن وهب عن الصنابحی

۴۲۳۵۹...... جو نماز جنازہ تک جنازہ کے ساتھ رہا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں کسی نے عرض کیا: کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی طرح۔ بخاری، مسلم، نسائی، بیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۶۰...... جو نماز جنازہ تک جنازہ کے پیچھے رہا پھر لوٹا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو جنازہ پڑھ کر دفن تک اس کے ساتھ چلا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں ایک قیراط احد جتنا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۳۶۱...... جو دفن تک جنازہ کے ساتھ چلا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں اور جو دفن سے پہلے لوٹ آیا تو اس کے لئے ایک قیراط احد جتنا ہے۔

الحکیم عن عبداللہ بن مغفل

۴۲۳۶۲...... جو جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے نکالے جانے کے وقت نکلا، اور جنازہ پڑھا پھر دفن تک اس کے پیچھے چلا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں۔ عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۶۳...... جو جنازہ کے ساتھ رہا اور اس کے آگے (اس لئے) چلا (تاکہ) چار پائی کے چاروں کونوں سے اٹھایا (جائے) اور دفن تک بیٹھا رہا تو اس کے لئے اجر کے دو قیراط ہیں ان میں سے ہلکے سے ہلکا قیامت کے روز میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

ابن عدی وابن عساکر عن معروف الخیاط عن واثلۃ ومعروف لیس بالقوی

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۷۔

۴۲۳۶۴...... جو بھی جنازہ ایسا ہو کہ اس کے ساتھ سرخ رنگ کی خوشبو اور آگ نہ ہو تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلیں گے۔

ابوالشیخ والدیلمی عن عثیر البدری

۴۲۳۶۵...... جس نے جنازہ کے چاروں کونوں سے اٹھایا اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کردے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۲۱۷، الضعیفۃ ۱۸۹۱۔

۴۲۳۶۶...... جس نے (جنازہ کی) چار پائی کے چاروں پائے اٹھائے اور ساتھ ایمان اور ثواب کی امید رکھی تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ معاف کردے گا۔ ابن النجار عن انس

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۱، المتناہیہ ۱۳۹۹۔

۴۲۳۶۷...... تیز رفتاری کے بغیر چلو، اگر اچھا ہے تو اس کی طرف جلدی کی جائے گی اور اگر اس کے علاوہ ہے تو جہنمی لوگوں کے لئے دوری ہو، جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے، اسے پیچھے نہیں چلایا جاتا اور نہ کوئی اس سے آگے بڑھے۔ مسند احمد، بیھقی وضعفہ عن ابن مسعود

۴۲۳۶۸...... جنازہ کو چستی سے لے جاؤ یہودیوں کی طرف گھسٹ کر مت چلو جیسا وہ اپنے جنازوں کو سستی سے لے جاتے ہیں۔

سعید بن منصور، مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۶۹...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جلدی میں جنازہ لے کر گزرے تو آپ نے فرمایا: تم پر سکون کی کیفیت ہونی چاہئے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ

۴۲۳۷۰...... پیدل شخص (جنازے اٹھانے کے لئے) جنازہ سے آگے اور سوار پیچھے رہے اور بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

حاکم عن المغیرۃ بن شعبۃ

فصل ششم...... دفن

۴۲۳۷۱...... اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو، کیونکہ میت کو برے پڑوس سے اذیت پہنچتی ہے جیسے زندہ شخص کو برے پڑوسی سے اذیت ہوتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۲۳۷۲......گہری، وسیع اور اچھے انداز میں (قبر) کھودو اور (ان شہداء کو) دو دو تین تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جو زیادہ قرآن پڑھنے والا ہے اسے پہلے دفن کرو۔ مسند احمد بیھقی فی السنن عن ھشام بن عامر

۴۲۳۷۳......مجھے طلحہ کے متعلق موت کا گمان ہے سو مجھے اس کی اطلاع دے دینا، تا کہ میں اس کے پاس آ جاؤں اور اس کی نماز جنازہ پڑھوں اور جلدی کرنا، کیونکہ مسلمان نعش کو اس کے اہل وعیال میں روکے رکھنا مناسب نہیں۔ ابو داؤد عن حصین بن وحوح

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۹۹۔

۴۲۳۷۴......جنازہ جب (تیار کر کے) رکھ دیا جاتا ہے اور مرد اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں پس اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے: مجھے آگے لے جاؤ اور اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے: خرابی! اسے کہاں لے جا رہے ہو، انسان کے علاوہ ہر چیز (جو سن سکتی ہے) اس کی آواز سنتی ہے اور اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی سعید

۴۲۳۷۵......مؤمن جب مرتا ہے تو قبرستان اس کی موت کی وجہ سے مزین ہو جاتا ہے اس کا ہر گوشہ یہ تمنا کرتا ہے کہ اسے اس میں دفن کیا جائے، اور کافر جب مرتا ہے تو قبرستان اس کی موت کی وجہ سے تاریک ہو جاتا ہے اور اس کی ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتی ہے کہ اس میں دفن ہو۔ الحکیم و ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۱۷۶۹۔

۴۲۳۷۶......جب تم اپنے مردوں کو ان کی قبروں میں رکھو تو کہا کرو بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ۔

مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی السنن عن ابن عمر

۴۲۳۷۷......بغلی قبر بناؤ شق نہ بناؤ اس لئے کہ بغلی قبر ہمارے لئے اور شق ہمارے غیروں کے لئے ہے۔ مسند احمد عن جریر

۴۲۳۷۸......حضرت آدم علیہ السلام کے لئے لحد بنائی گئی اور انہیں پانی سے طاق مرتبہ غسل دیا گیا پھر فرشتوں نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد کے لئے یہی طریقہ ہے۔ ابن عساکر عن ابی

۴۲۳۷۹......میت کو جب دفن کر دیا جاتا ہے اور لوگ اس سے واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی چاپ سنتا ہے۔ طبرانی عن ابن عباس

۴۲۳۸۰......ہر گھر کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور قبر کا دروازہ میت کے پاؤں کی طرف سے ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

کلام:......ضعیف الجامع ۱۹۲۵۔

۴۲۳۸۱......اپنے مردوں کے چہرے ڈھانپا کرو یہود کی مشابہت نہ کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۲۸۶۲۔

اہل مدینہ کی قبر لحد ہے

۴۲۳۸۲......لحد ہمارے لئے اور شق ہمارے غیروں کے لئے ہے۔ ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن ابن عباس

کلام:......حسن الاثر ۱۷۵، ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۱۵۔

۴۲۳۸۳......لحد ہمارے لئے اور شق ہمارے علاوہ اہل کتاب کے لئے ہے۔ مسند احمد عن جریر

۴۲۳۸۴......جب صبح کے وقت فوت ہو تو اسے دوپہر اپنی قبر میں ہونی چاہئے اور جو شام کے وقت فوت ہو تو اسے رات قبر میں آنی چاہئے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۵۸۴۷۔

۴۲۳۸۵......رات کے وقت اپنے مردوں کو دفن نہ کرو البتہ اگر تمہیں مجبوری ہو۔ ابن ماجۃ

۴۲۳۸۶..... جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زیادہ مہربان ہوتا ہے۔فردوس عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۸۳، الضعیفہ ۲۱۵۲۔

۴۲۳۸۷..... جب مردوں کو دفن کرو تو قبریں زمین کے ساتھ برابر کردو۔طبرانی فی الکبیر عن فضالة بن عبید

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۹۳۔

۴۲۳۸۸..... اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہوگا۔حاکم عن عثمان

الاکمال

۴۲۳۸۹..... جب میت کی صبح کے وقت موت ہو تو دوپہر اسے اپنی قبر میں ہونی چاہئے، اور جب شام کو مرے تو رات اپنی قبر میں ہونی چاہئے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۳۹۰..... جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے روک کر مت رکھو جلد اسے اس کی قبر تک لے جاؤ اور اس کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات اور اس کے پاؤں کی طرف سورۂ بقرہ کا آخری حصہ پڑھا جائے۔طبرانی فی الکبیر بیھقی فی الشعب عن ابن عمر

۴۲۳۹۱..... میت کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو سورج کو غروب کی حالت میں اس کے سامنے لایا جاتا ہے تو وہ بیٹھ کر آنکھیں ملتے ہوئے کہتا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ابن ماجة، ابن حبان سعید بن منصور عن جابر

۴۲۳۹۲..... لوگوں میں مرد کا سب سے نزدیکی شخص قبر کے پہلے حصہ کے پاس ہو اور عورت کا سب سے نزدیکی شخص قبر کے آخری حصہ کے پاس ہو۔الدیلمی عن علی

۴۲۳۹۳..... ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے جہاں سے اندر آیا جاتا ہے اور قبر میں داخل ہونے کی جگہ پاؤں کی جانب ہے۔

ابن عساکر عن خالد بن یزید

۴۲۳۹۴..... سر اور پاؤں کی جانب سے (قبر) کشادہ رکھو اس کے لئے جنت میں کئی شاخیں ہوں گی۔مسند احمد عن رجل من الانصار

۴۲۳۹۵..... اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں آپ کی ذمہ داری اور آپ کے پڑوس کے عہد میں ہے اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچانا، آپ ہی وفا اور تعریف کے اہل ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة عن واثلة

۴۲۳۹۶..... اسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے "بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله." (حاکم عن ابی امامۃ) فرماتے ہیں کہ جب ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ قبر میں رکھی گئیں تو آپ نے یوں فرمایا۔

۴۲۳۹۷..... قبر جہنم کا ایک گڑھا ہے یا جنت کا ایک باغ ہے۔بیھقی فی کتاب عذاب القبر عن ابن عمر

۴۲۳۹۸..... انتہائی مجبوری کے علاوہ اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کرو اور جب تک میں تمہارے درمیان (موجود) ہوں تم میں سے کوئی کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھے اور جب کسی کا بھائی فوت ہو جائے تو اس کے لئے اچھے کفن کا بندوبست کرے۔حاکم فی تاریخه عن جابر

۴۲۳۹۹..... وہ شخص قبر میں داخل نہ ہو جو آج کی رات اپنی اہلیہ سے ہمبستر ہوا ہو۔مسند احمد، والطحاوی، حاکم عن انس

۴۲۴۰۰..... قبروں میں نہ جھانکو کیونکہ وہ امانت ہیں اور قبر میں جو صلے والا شخص ہی داخل ہو سکتا ہے کہ گرہ کھل جائے اور اسے سیاہ چہرہ نظر آ جائے، اور گرہ کھل جائے اور اسے میت کی گردن کے ساتھ لپٹا ہوا سیاہ سانپ دکھائی دے ہو سکتا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جائے اور وہ شخص زنجیروں کی آواز سنے، ہو سکتا ہے کہ وہ اسے پہلو پر کروٹ دے اور نیچے سے دھواں اٹھتا معلوم ہو، تو یہ قبریں امانت ہیں۔

الدیلمی عن ابن ابرهیم بن هدبة عن انس

۴۲۴۰۱.....عبدالرحمن بن حسان اپنی والدہ سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم قبر میں دفن کئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اینٹوں میں کشادگی دیکھی تو اسے بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: آگاہ رہو! اس سے نقصان ہوتا ہے نہ فائدہ البتہ اس سے زندہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے کیونکہ بندہ جب کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اسے مضبوط کرتا ہے۔

ابن سعد وزبير بن بكار، طبراني في الكبير، ابن عساكر عن عبدالرحمن بن حسان عن امه سيرين

۴۲۴۰۲..... ام سیرین خبردار! اس سے میت کو فائدہ ہے نہ نقصان لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بندہ جب کوئی کام کرے تو اسے اچھے طریقہ سے کرے۔

بيهقي عن كليب الجرى

۴۲۴۰۳ مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے فرزند کی قبر کے کنارے تھے آپ کو ایک سوراخ نظر آیا تو گورکن کو ایک ڈھیلہ دیا کہ اسے بند کردے اور فرمایا: اس سے نفع ہوتا ہے نہ نقصان البتہ زندہ کو اطمینان ہوتا ہے۔ ابن سعد عن مكحول

۴۲۴۰۴..... کچی اینٹوں کے روزن بند کردیا کرو، خبردار، اس کا (میت کو) کچھ فائدہ نہیں البتہ زندہ کو اطمینان ہوتا ہے۔

الحسن بن سفيان، حاكم، ابن عساكر عن ابى امامة

کہ جب ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ قبر میں رکھی گئیں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تلقین.....از اکمال

۴۲۴۰۵..... جب آدمی مرجائے اور تم لوگ اسے دفن کردو تو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر ایک شخص کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے پس وہ کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں، کیونکہ وہ تھوڑی دیر میں اٹھ بیٹھے گا، پھر وہ کہے اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ عنقریب وہ اسے کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے میری رہنمائی کر! پس وہ کہے: یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا، اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی قابل (دعاو) عبادت نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ مردوں کو اٹھائے گا، منکر نکیر اس کے پاس ہر ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں اٹھو! اس شخص کے پاس کیا کرتے ہو جسے اس کی حجت کی تلقین کردی گئی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اس کے سامنے حجت پیش کرتے ہیں۔ ابن عساكر عن ابى امامة

دفن کے بعد تلقین

۴۲۴۰۶..... جب تمہارا کوئی بھائی مرجائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کے سرہانے کھڑے ہو کر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے لیکن جواب نہیں دے سکتا، پھر کہے اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے ہماری رہنمائی کر، لیکن تمہیں اس کا شعور وعلم نہیں، پھر کہے: اس بات کو یاد کر جس پر تو دنیا سے رخصت ہوا، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، اور تو اللہ تعالیٰ کو رب ماننے محمد (ﷺ) کو نبی ماننے اسلام کو دین اور قرآن کو امام ماننے پر راضی ہے۔

کیونکہ جب وہ ایسا کرے گا کہ تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، ہمیں اس کے پاس سے لے چلو ہم اس کے پاس کیا کریں گے اسے اس کی دلیل سمجھا دی گئی، لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں کے سامنے اسے دلیل کی تلقین کرے گا۔ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اگر مجھے اس کی ماں کا پتہ نہ ہو، آپ نے فرمایا: اسے (حضرت) حوا (علیہا السلام) کی طرف منسوب کردو۔

طبراني في الكبير، ابن عساكر، الديلمي عن ابى امامة

کلام:......الاتقان ۳-۵۷۳۔

۴۲۴۰۷ اے ابوامامۃ! کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو میت کے لئے دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہوں جب تمہارا مؤمن بھائی فوت ہو جائے ،اور تم اس کے دفن سے فارغ ہو جاؤ تو تمہارا ایک اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر ضرور کہے: اے فلانی کے بیٹے فلاں! تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے جو باتیں تیرے پاس ہیں مجھے ان کی رہنمائی کر یہ وہ کہے: اس بات کو یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی لا الہ الا اللہ او محمد رسول اللہ کی گواہی اور تو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے ،اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہے۔

پھر منکر اٹھ کر نکیر کا ہاتھ پکڑ کر کہے گا: ہمیں لے چلو اس کے پاس بیٹھنے سے ہمیں کیا مطلب جب کہ اسے اس کی دلیل کی تلقین کر دی گئی اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کا اس کے سامنے حجت سمجھانے والا ہوگا، کسی نے کہا: اگر مجھے اس کی ماں کا نام یاد نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: اسے حوا (علیہا السلام) کی طرف منسوب کر دو۔ابن النجار عن ابی امامة

ذیل دفن......از اکمال

۴۲۴۰۸...تمہارے والد (حضرت) آدم (علیہ السلام) طبی کھجور کی طرح ساٹھ گز لمبے تھے زیادہ بالوں والے اور شرم گاہ کو چھپاتے تھے، جب ان سے بھول ہوئی تو جنت سے بھاگ کر نکلے تو انہیں ایک درخت ملا جس نے ان کی پیشانی پکڑ کر انہیں روک لیا، پھر ان کے رب نے انہیں آواز دی، اے آدم مجھ سے بھاگتے ہو؟ آپ نے عرض کیا: نہیں، بلکہ آپ سے شرم کی وجہ سے اے میرے رب! جو خطا مجھ سے سرزد ہوگئی ،اس کے بعد انہیں زمین پر اتار دیا گیا، جب ان کی وفات کا وقت آیا تو جنت سے ان کے لئے ان کا کفن اور خوشبو فرشتوں کے ساتھ بھیجی، جب (حضرت) حوا (علیہا السلام) نے انہیں دیکھا تو وہ ان کے درمیان حائل ہو گئیں، آپ نے فرمایا: میرے اور میرے رب کے فرشتوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ، کیونکہ مجھ سے جو کچھ سرزد ہوا اور اس کا جو نتیجہ مجھے بھگتنا پڑا صرف تمہاری وجہ سے ہوا۔

پھر جب ان کی وفات ہوگئی تو فرشتوں نے پانی اور بیری کے پتوں سے انہیں طاق بار غسل دیا اور طاق کپڑوں میں کفن دیا ان کے لئے لحد کھودی اور اس میں دفن کر دیا، اور کہا: ان کے بعد ان کی اولاد میں یہی طریقہ (تدفین) رہے گا۔

عبد بن حمید فی تفسیر وابو الشیخ فی العظمة والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی بن کعب

۴۲۴۰۹......اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کی بخشش فرما، اور ہمارے باہمی تعلقات درست فرما، ہمارے دلوں میں آپس کی محبت پیدا فرما، اے اللہ! یہ آپ کا فلاں بندہ ہے جس کے بارے میں ہمیں اچھائی ہی کا علم ہے اور آپ اس سے بخوبی واقف ہیں سو ہماری اور اس کی بخشش فرما دیجئے، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے کسی بھلائی کا علم نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: تو اتنا ہو جتنا تمہیں علم ہے۔

ابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب عن ابیه

۴۲۴۱۰ جو کسی میت (کی قبر) پر ایک مٹھی مٹی ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مٹی کے بدلہ ایک نیکی لکھے گا۔

زکریا الساجی فی اخبار الاصمعی عن ابی هریرة

۴۲۴۱۱ جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت (کی قبر) پر ثواب کی نیت سے مٹھی بھر مٹی ڈالی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مٹی کے بدلہ ایک نیکی لکھے گا۔

ابوالشیخ عن ابی هریرہ

۴۲۴۱۲ جس نے ثواب کی نیت سے کوئی قبر کھودی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے جیسے کوئی قیامت تک کسی مسکین کو گھر میں جگہ دے۔

الدیلمی عن عائشة

فصل ہفتم......میت پر نوحہ کی مذمت

۴۲۴۱۳......جو بھی نوحہ کرنے والی عورت بغیر توبہ مرگئی تو اللہ تعالیٰ اسے آگ کی شلوار پہنائیں گے اور قیامت کے روز لوگوں کے سامنے کھڑا کریں گے۔ابویعلی، ابن عدی عن ابی هریرة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۷۰،ضعیف الجامع ۲۲۵۱۔

۴۲۴۱۴......خبردار! شیطان کے شور سے بچو! کیونکہ وہ کبھی کبھار آنکھ اور دل سے ہوتا ہے اور جو زبان اور ہاتھ سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ الطیالسی عن ابن عباس

۴۲۴۱۵......رونا رحمت کی علامت ہے اور چیخ وپکار شیطان کی طرف سے۔ابن سعد عن بکیر بن عبداللہ بن الاشج مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۳۷۶۔

۴۲۴۱۶......نوحہ کرنے والوں کی قیامت کے روز دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک دائیں اور دوسری بائیں، تو وہ جہنمی پر ایسے واویلا کریں گے جیسے کتے بھونکتے ہیں۔ابن عساکر عن ابی هریرة

کلام:......ضعیف الجامع ۲۳۹۶،المغیر ۴۶۔

۴۲۴۱۷......دو کام میری امت نہیں چھوڑے گی: نوحہ کرنا اور نسب پر نکتہ چینی اوطعنہ زنی۔حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

۴۲۴۱۸......قصہ گو ناراضگی کا، سننے والا رحمت کا، تاجر رزق اور ذخیرہ اندوز لعنت کا منتظر ہوتا ہے نوحہ کرنے والی اور اس کے آس پاس سننے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو وابن عباس وابن الزبیر

کلام:......اسنی المطالب ۱۰۱ تحذیر الخواص ۱۷۶۔

۴۲۴۱۹......میں اس گھر میں داخل ہونے کا نہیں جس میں نوحہ کرنے والی اور کالا کتا ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:......ضعیف الجامع ۴۶۷۲۔

۴۲۴۲۰......میں بھی انسان ہوں، آنکھ اشکبار ہوتی اور دل رنجیدہ ہوتا ہے ہم زبان سے وہ بات نہیں کریں گے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ابن سعد عن محمد بن لبید

۴۲۴۲۱......جو سر مونڈھے، مصیبت کے وقت بہ چیخے اور گریباں پھاڑے میں اس سے بری ہوں (میرا اس کا کوئی واسطہ نہیں)۔ مسلم، نسائی، ابن ماجة عن ابی موسی

۴۲۴۲۲......جو مصیبت میں چلائے سر منڈوائے اور گریبان چاک کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ابوداؤد، نسائی عن ابی موسی

۴۲۴۲۳......اپنا چہرہ نوچنے والی، اپنا گریبان چاک کرنے والی اور واویلا اور موت مانگنے والی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ ابن ماجة، ابن حبان عن ابی امامة

۴۲۴۲۴......اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیتے ہیں۔بخاری، نسائی، عن عائشة

۴۲۴۲۵......اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیتے ہیں۔نسائی عن عائشة

۴۲۴۲۶......میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمر

۴۲۴۲۷ میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔بخاری مسلم عن عمر

۴۲۴۲۸......میت کو زندہ کے (بآواز بلند) رونے سے عذاب ہوتا ہے جب نوحہ کرنے والی کہتی ہے ہائے بازو! ہائے روکنے والے! ہائے مددگار ہائے پہنانے والے! میت کو کھینچ کر کہا جاتا ہے: کیا تو اس کا مددگار تو اسے کپڑا پہنانے والا ہے کیا تو اس کا بازو ہے؟ مسند احمد، حاکم عن ابی موسی

کلام :...... ضعیف الجامع ۱۷۹۳۔

میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب

۴۲۴۲۹...... کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا، لیکن اس (زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے یا رحم کیا جاتا ہے اور میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اسے عذاب ہوتا ہے۔
بخاری مسلم عن ابی عمر

۴۲۴۳۰...... میں نے رونے سے منع نہیں کیا، میں نے تو ایسی دو آوازوں سے روکا ہے جو احمقانہ اور فاجر ہیں شیطان کی بانسری کی نغمہ سرائی اور کھیل کی آواز اور وہ آواز جو مصیبت کے وقت ہو جس میں چہرے نوچے جائیں، گریباں چاک کئے جائیں اور شیطان کی آواز ہو، یہ (آنسو) تو رحمت ہیں۔ ترمذی عن جابر

۴۲۴۳۱...... جو میت بھی مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑے ہو کر کہتا ہے: ہائے سردار! ہائے پہاڑ جیسے! تو اس میت پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اسے حرکت دے کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ ترمذی عن ابی موسیٰ

۴۲۴۳۲...... زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے، لوگ جب یہ کہتے ہیں: ہائے بازو، ہائے پہنانے والے، ہائے مددگار ہائے پہاڑ جیسے مضبوط اور اس طرح کے الفاظ، تو اسے حرکت دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے: کیا تو ایسا ہی تھا، کیا تو اسی طرح ہے۔
مسند احمد، ابن ماجة عن ابی موسی

۴۲۴۳۳...... زندوں کے رونے کی وجہ سے میت پر گرم پانی ٹپکایا جاتا ہے۔ البزار عن ابی بکر

کلام :...... ضعیف الجامع ۵۹۵۱۔

۴۲۴۳۴...... میت پر نوحہ کرنا جاہلیت کا طریقہ ہے نوحہ کرنے والی اگر بغیر توبہ کے مرجائے تو قیامت کے روز اسے اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس پر گندھک کی شلوار ہوگی پھر جہنم کی لپٹ سے کھولتی قمیض اس پر رکھ دی جائے گی۔ ابن ماجة عن ابن عباس

۴۲۴۳۵...... اللہ تعالیٰ نوحہ کرنے والی اور سننے والی پر لعنت کرے۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید

۴۲۴۳۶...... لوگوں میں دو عادتیں کفر کا درجہ رکھتی ہیں، نسب پر طعنہ زنی اور میت پر نوحہ کرنا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی هريرة

۴۲۴۳۷ جس نے رخسار پیٹے، سینہ چاک کیا اور جاہلیت کی آواز بلند کی اس کا ہم سے کوئی متعلق نہیں ہے۔
مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام :...... ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۰۲۔

۴۲۴۳۸...... جس پر نوحہ کیا گیا تو اس نوحہ کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا۔ مسند احمد بخاری مسلم، نسائی، ابن ماجة عن المغيرة

۴۲۴۳۹...... میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی، ابن ماجه عن عمر

۴۲۴۴۰...... نوحہ کرنے والی عورت جب بغیر توبہ مرجائے تو قیامت کے روز اسے کھڑا کیا جائے گا اس پر گندھک کی شلوار اور لوہے کی قمیض ہوگی۔
مسند احمد مسلم، عن ابی مالک الاشعری

۴۲۴۴۱...... اسلام میں نوحہ پر مدد کرنے کا کوئی ثبوت نہیں، نہ عورت کے بدلہ عورت سے نکاح (شغار) کی اجازت ہے نہ کسی کی قبر پر جانور ذبح کرنے کا حکم ہے نہ اس کا حکم ہے کہ زکوۃ وصول کرنے والے کے لئے جانور کسی جگہ جمع کئے جائیں، اور نہ اس کی کہ زکوۃ وصول کرنے والے کے پاس جانور لائے جائیں اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔ مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن انس

۴۲۴۴۲ نوحہ کرنے، شعر گوئی، تصویریں بنانے، (حرام) جانوروں کی کھالوں کو استعمال کرنے، بن سنور کر نکلنے، گانے، سونے، ریشم ملے اون کے کپڑے اور ریشمی کپڑے سے منع کیا گیا ہے۔ مسند احمد عن معاوية

کلام:.......ضعیف الجامع ۶۰۵۸۔

۴۲۴۴۳......(نوحہ کرکے) موت کی اطلاع دینے سے منع کیا گیا ہے۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجۃ عن حذیفۃ

۴۲۴۴۴...... نوحہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ابو داؤد عن ام عطیۃ

۴۲۴۴۵......(نوحہ کرکے) موت کی اطلاع دینے سے بچنا کیونکہ یہ جاہلیت کا طریقہ ہے۔ترمذی عن ابن مسعود

کلام:.......ضعیف الترمذی ۱۶۵۔۱۶۶،ضعیف الجامع ۲۲۱۱۔

۴۲۴۴۶......مرثیہ گوئی سے منع کیا گیا ہے۔ابن ماجۃ، حاکم عن ابن ابی اوفی

الاکمال

۴۲۴۴۷...... ان کے پاس واپس جاؤ اور اگر وہ نوحہ کرنے سے باز نہ آئیں تو ان کے مونہوں میں مٹی ڈال دینا۔حاکم عن عائشۃ

۴۲۴۴۸......ان نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے روز جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک دائیں طرف دوسری بائیں طرف پھر یہ جہنمیوں پر ایسے بھونکیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۴۲۴۴۹...... میں رونے سے نہیں روکتا، البتہ میں نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے ایسی دو آوازوں سے جو احمقانہ اور فاجرانہ ہے ایک وہ آواز جو کسی لہو ولعب کے وقت نغمہ سرائی سے ہو اور شیطان کی بانسری کی آواز، اور وہ آواز جو کسی مصیبت کے وقت، چہرے نوچنے، گریبان پھاڑنے اور شیطانی آواز بلند کرنے کے وقت ہو۔یہ (آنسو) تو رحمت ہیں جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم! اگر یہ معاملہ برحق اور وعدہ سچا نہ ہوتا اور یہ راستہ جاری نہ ہوتا، اور ہمارے پچھلے لوگ اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہمیں تم پر اس سے زیادہ غم ہوتا، اور ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے لیکن ہم رب کو ناراض کرنے والی کوئی بات زبان پر نہ لائیں گے۔

ابن سعد، بخاری، مسلم، عن جابر، وروی الترمذی عنہ بعضہ وحسنہ عن عبدالرحمن بن عوف

۴۲۴۵۰...... میں نے رونے سے نہیں روکا، میں نے تو نوحہ کرنے اور دو احمقانہ فاجرانہ آوازوں سے منع کیا ہے وہ آواز جو شیطان کی بانسری کے نغمہ اور کھیل کود کے وقت ہو اور وہ آواز جو مصیبت کے وقت چہرے نوچنے گریبان پھاڑنے اور شیطانی چیخ کے وقت ہو یہ تو رحمت ہیں اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم! اگر یہ حق معاملہ سچا وعدہ اور چلتا راستہ نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہم تمہارے لئے اس سے زیادہ غمگین ہوتے، بے شک ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں، آنکھ روتی، دل غمزدہ ہے اور ہم وہ بات نہیں کہتے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو۔عبد ابن حمید، عن جابر، و روی صدرہ طبرانی، ترمذی وقال حسن

کلام:.......مر غزوہ برقم ۴۲۴۳۰۔

۴۲۴۵۱......جو غم دل یا آنکھ میں ہو تو وہ رحمت کی وجہ سے ہے اور جو ہاتھ یا زبان میں ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ابو نعیم عن جابر

۴۲۴۵۲......نوحہ کرنے والی جب بغیر توبہ کے مرجائے تو قیامت کے روز اسے جہنم و جنت کی راہ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، اس کی شلوار گندھک کی ہوگی اور آگ اس کے چہرہ پر لپٹ رہی ہوگی۔ابن ابی حاتم، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۴۲۴۵۳......نوحہ کرنے والیوں پر گندھک کی شلواریں ہوں گی۔ابو الحسن السقلی فی امالیۃ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۲۴۵۴...... قیامت کے روز نوحہ کرنے والی کو اس کی قبر سے غبار آلود اور پراگندہ حالت میں نکالا جائے گا اس کی قمیض لوہے کی ہوگی اور اس پر لعنت کی چادر ہوگی اس نے اپنے سر پر اپنے ہاتھ رکھے ہوں گے، اور وہ کہہ رہی ہوگی: ہائے افسوس! اور مالک (جہنم کا فرشتہ) آمین کہہ رہا ہوگا، پھر انجام کار اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

ابن النجار عن مسلمۃ بن جعفر عن حسان بن حمید عن انس، قال فی المیزان: مسلمۃ یجھل ھو وشیخہ وقال الازدی ضعیف

۴۲۴۵۵.....اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تو ایک مسکین ولاچار عورت نہ ہوتی تو ہم تمہیں چہرہ کے بل گھسیٹتے، کیاتم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ دنیا میں اپنی کسی سہیلی کے ساتھ نیکی میں شریک ہو، سو جب اس کے اور اس کے قریبی رشتہ دار کے درمیان (موت) حائل ہو جائے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ لیا کرے، پھر کہے اے میرے رب میرے گزشتہ گناہوں پر مغفرت فرما اور باقی زندگی میری مدد فرما، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم میں کا کوئی روتا ہے تو اس کا دوست اشکبار ہو جاتا ہے اے اللہ کے بندو! اپنے مردوں کے لئے عذاب کا سبب نہ بنو۔ طبرانی فی الکبیر عن قیلة بنت مخرمة

۴۲۴۵۶ کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے اسے نکال دیا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۲۴۵۷ اس نے شیطان کا کام کیا جب اسے زمین پر اتارا گیا تو اس نے اپنا ہاتھ چہرہ پر رکھا اور چیخنے لگا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے (مصیبت کے وقت) سر منڈوایا، گریباں چاک کیا اور چیخا۔ ابن سعد عن محارب بن دثار مرسلاً

۴۲۴۵۸.. اے اسماء نہ بدزبانی کرنا اور نہ سینہ پیٹنا۔ ابن عساکر عن اسماء بنت عمیس

۴۲۴۵۹ ان کا ناس ہو کیا یہ رات سے رو رہی ہیں ان سے کہہ دو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مردہ پر نہ روئیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابن عمر

میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت

۴۲۴۶۰.....نبی ﷺ احد کے دن واپس تشریف لائے تو بنی عبدالاشہل کی عورتوں کو اپنے ہلاک شدہ گان پر روتے سنا، آپ نے فرمایا: لیکن (میرے چچا) حمزہ پر رونے والیاں نہیں، تو انصار کی عورتیں آئیں اور ان کے پاس حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رونے لگیں جب آپ بیدار ہوئے تب بھی وہ رو رہی تھیں، تو آپ نے فرمایا: ان کا ناس ہو! یہ ابھی تک یہیں ہیں ان سے کہو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مردہ پر نہ روئیں۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابن عمر، بیھقی، ابن عساکر عن انس

۴۲۴۶۱ ایسا نہ کرو، کیونکہ کسی گھر والے کی میت کی موت کے وقت کچھ الفاظ ہوتے ہیں جس سے وہ اسے یاد کرتے ہیں۔

طبرانی عن ام سلمه

۴۲۴۶۲ بے شک اللہ تعالیٰ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۴۲۴۶۳..... میت کو اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی عن عمر

۴۲۴۶۴ میت پر زندہ کے رونے کی وجہ سے گرم پانی چھڑکا جاتا ہے۔ ابویعلی عن ابی بکرة

۴۲۴۶۵ میت کو اس پر نوحہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن عمر

۴۲۴۶۶ اپنے مردوں پر نوحہ کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ جب تک میت پر نوحہ ہوتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابی الدرداء

۴۲۴۶۷ نوحہ کئے جانے والے کو عذاب دیا جاتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسلم عن عمرو حفصة معاً

۴۲۴۶۸ میت کو اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد عن عمر

۴۲۴۶۹ میت کو اس کی قبر میں زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی عن عمرو صهیب

۴۲۴۷۰ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ترمذی حسن صحیح، نسائی عن ابن عمر

۴۲۴۷۱ جس پر نوحہ کیا گیا تو قیامت کے روز نوحہ کرنے کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن المغیرة

۴۲۴۷۲ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۴۲۴۷۳ کیا تم جاہلیت کا کام کرتے ہو یا جاہلیت کے طریقہ کی مشابہت کرتے ہو میں نے تمہیں ایسی بددعا دینے کا ارادہ کر لیا تھا جس سے

تمہاری صورتیں بگڑ جاتیں، (ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر عمران بن حصین اور ابو برزہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے، آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جنھوں نے اپنی چادریں اتار پھینکی تھیں اور وہ قمیصوں میں چل رہے تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

جس رونے کی اجازت ہے

۴۲۴۷۴..... انہیں چھوڑ دو، جب تک وہ ان کے پاس رہے گا روتی رہیں گی جب اٹھالیا جائے گا تو کوئی رونے والی نہیں روئے گی۔

مالک، نسائی، حاکم عن جابر بن عتیک

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۸۔

۴۲۴۷۵..... عمر انہیں چھوڑ دو! کیونکہ آنکھ اشکبار ہوتی، اور دل غمزدہ ہوتا ہے اور زمانہ (قیامت) قریب ہے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ، حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۷۔

۴۲۴۷۶..... چھوڑ دو انہیں روتی رہیں، (عورتو!) شیطان کی آواز سے بچنا، اگر وہ (غم) آنکھ اور دل سے ہو تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور رحمت کی علامت ہے اور جب ہاتھ اور زبان سے ہو تو شیطان کی طرف سے ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۸۹۔

۴۲۴۷۷..... میں تو ایک انسان ہوں، آنکھ آنسو بہاتی اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کرتے، اللہ کی قسم! ابراہیم ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ ابن سعد عن محمود بن لبید

۴۲۴۷۸..... آنکھ روتی، دل غمزدہ ہوتا ہے، ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کریں گے اگر وعدہ سچا اور جس کا وعدہ ہوا اور جامع نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے پہلوں کی پیروی نہ کرتے تو ابراہیم ہم تمہارے بارے میں اس سے زیادہ غمگین ہوتے، ابراہیم ہم تمہاری وجہ سے اندوہناک ہیں۔

ابن ماجۃ عن اسماء بنت یزید

۴۲۴۷۹..... آنکھ اشکبار ہوتی، دل غمگین ہوتا ہے اور ہم صرف وہی بات کریں گے جس سے رب راضی ہو، اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی کی وجہ سے غمناک ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن انس

۴۲۴۸۰..... رو (لیکن) شیطان کی آواز سے بچنا، کیونکہ غم جب دل اور آنکھ سے (ظاہر) ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور رحمت ہے اور جب ہاتھ اور زبان سے ہو تو شیطان کی طرف سے ہے۔ ابن سعد عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۔

۴۲۴۸۱..... یہ (آنسو) ایک رحمت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر ہی مہربانی فرماتا ہے۔ مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجۃ عن اسامۃ بن زید

اکمال

۴۲۴۸۲..... آنکھ بہتی ہے آنسو غالب آجاتا ہے اور دل غمگین ہو جاتا ہے (لیکن) ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۴۲۴۸۳..... آنکھ روتی اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم انشاء اللہ وہی بات کریں گے جس سے ہمارا رب راضی ہوگا، ابراہیم ہم تمہارے فراق میں غمگین ہیں۔ ابن عساکر عن عمران بن حصین

۴۲۴۸۴... آنکھ روتی اور دل غمزدہ ہوتا ہے (لیکن) اس کی وجہ سے مؤمن پر کوئی گناہ نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۴۲۴۸۵... یہ میرے اختیار میں نہیں اور نہ یہ (چیخ وپکار) بہتر ہے (موت) برحق ہے دل غمزدہ ہوتا ہے اور آنکھ اشکبار ہوتی ہے اور ہم رب کو ناراض نہیں کرتے۔ (حاکم عن ابی ہریرۃ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم فرزند رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت اسامہ کی مارے غم کے چیخ نکل گئی تو اس پر نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۴۸۶... میں رو نہیں رہا، یہ تو رحمت ہیں مؤمن سراپا رحمت ہے جس حالت میں بھی ہو، جب اس کی روح اس کے پہلو سے نکل رہی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کررہا ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عباس

۴۲۴۸۷... اگر میں روتا ہوں تو یہ رحمت ہے مؤمن سراپا رحمت ہے مؤمن کی روح اس کے پہلو سے نکلتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کررہا ہوتا ہے۔

ابن حبان عن ابن عباس

میت پر غمگین ہونا شفقت ہے

۴۲۴۸۸... تم لوگ کیا دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم نے دیکھا کہ آپ دل گرفتہ ہیں آپ نے فرمایا: یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کل اپنے انہی بندوں پر رحم کرے گا جو رحم کرتے ہیں۔ (مسند احمد عن الولید بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف عن ابیہ عن جدہ فرماتے ہیں: حضرت امامۃ بنت ابی العاص جان کنی کے عالم میں تھیں تو حضرت زینب نے نبی علیہ السلام کی طرف قاصد بھیجا آپ اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے ہاں تشریف لائے، بچی آپ کے سامنے لائی گئی تو اس کی جان اٹک رہی تھی آپ علیہ السلام کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں، آپ نے لوگوں کو بھانپ لیا، کہ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۴۲۴۸۹... اسے چھوڑو! کیونکہ اس کے علاوہ شعراء زیادہ جھوٹے ہیں۔ (ابن سعد ایک انصاری صحابی سے روایت ہے فرمایا: کہ جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی تو ان کی والدہ نے کہا: ام سعد، سعد پر افسوس کرتے ہلاک ہو، جو ہوشیار اور عزت والا تھا۔ تو کسی نے ان سے کہا: کیا آپ سعد کے متعلق شعر کہتی ہیں؟ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۴۹۰... عمر رہنے دو! ہر رونے والی زیادتی کرتی ہے سوائے ام سعد کے، اس نے جو بات بھی کی اس میں جھوٹ نہیں بولا۔

ابن سعد عن عامر بن سعد عن ابیہ

۴۲۴۹۱... انہیں رہنے دو، جب تک وہ زندہ ہے یہ روتی رہیں گی جب موت واقع ہو جائے گی تو چپ ہو جائیں گی۔

ابن ابی عاصم والباوردی والبغوی، طبرانی فی الکبیر، ضیاء عن ربیع الانصاری

۴۲۴۹۲... یہ تو رحمت ہیں، اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، ہم تو لوگوں کو صرف نوحہ کرنے سے روکتے ہیں اور آدمی کی ایسی تعریف کی جائے جو اس میں نہیں اگر یہ جمع کرنے والا وعدہ، چلتا راستہ نہ ہوتا اور ہمارے پچھلے اگلوں کے ساتھ نہ ملتے تو ہم اس پر اس سے زیادہ افسوس کرتے، ہم اس کے بارے میں غمگین ہیں آنکھ روتی ہے دل غمگین ہوتا ہے اور ہم رب کو ناراض کرنے والی بات نہیں کرتے، اور اس کے دودھ کا باقی حصہ جنت میں ہوگا۔ (ابن سعد عن مکحول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان کنی کی حالت میں تھے آپ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں تو عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: کیا آپ اس سے منع کرتے ہیں! تو فرمایا)

۴۲۴۹۳... صرف دو آدمیوں پر رویا جاتا ہے۔ ایسا فاجر و گنہگار جس کا فجور مکمل ہو یا ایسا نیک شخص جس کی نیکی کامل ہو۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

تیسرا باب......دفن کے بعد والے امور

اس کی چار فصلیں ہیں:

فصل اول......قبر کا سوال

۴۲۴۹۴..... مؤمن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آکر کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی کرتا ہے وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، پھر اس سے کہا جائے گا: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے علاوہ اس سے کسی چیز کا سوال نہیں ہوگا، پھر اسے جہنم میں اس کے لئے بنے گھر کی طرف لے جایا جائے گا، اور اس سے کہا جائے گا: یہ جہنم میں تمہارا گھر تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا تم پر رحم کیا، اور اس کے بدلہ جنت میں تمہیں ایک گھر دیا ہے، تو وہ کہے گا: مجھے جانے دو، تاکہ میں اپنے گھر والوں کو خوشخبری دوں، اس سے کہا جائے گا: (اس میں) رہو، اور کافر کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے ڈانٹ کر کہتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا مجھے علم نہیں، تو اس سے کہا جائے گا: نہ تو نے (خود) جانا اور نہ تو نے کسی کی پیروی کی، پھر اسے کہا جائے گا: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہے گا: میں وہی کہتا ہوں جو اور لوگ کہتے ہیں، تو لوہے کے ایک گرز سے اس کے سر پر مارا جائے گا تو وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے۔

ابوداؤد عن انس

۴۲۴۹۵..... مؤمن بندہ جب دنیا سے ناتا توڑنے اور آخرت کا رخ کرنے لگتا ہے تو آسمان سے سفید رو فرشتے اس کے پاس اترتے ہیں گویا ان کے چہرے آفتاب ہیں، ان کے پاس جنت کے کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے پھر تاحد نظر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد ملک الموت آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے پاک روح! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکل! تو وہ روح ایسے بہتے ہوئے نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے قطرہ بہتا ہے تو وہ فرشتہ اسے قبض کرلیتا ہے۔ پھر اسے اس (جنتی) کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں، اور اس سے ایسی مہک آتی ہے جیسے کسی زمین پر مشک مہک رہی ہو۔ پھر وہ اسے لے کر پرواز کرتے ہیں تو فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں: یہ پاک روح کون ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔ اور دنیا کے جس نام سے اسے یاد کیا جاتا تھا اس سے اس کا نام لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا تک جا پہنچتے ہیں، اس کے لئے دروازے کھلواتے ہیں تو وہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک اسے الوداع اور رخصت کرتے ہیں اور ساتویں آسمان تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کا نامہ اعمال علیین میں لکھ دو، اور میرے بندے (کی روح) کو زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے اسی سے انہیں پیدا کیا اور اسی میں انہیں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ انہیں نکالوں گا، چنانچہ اس کی روح لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے ہوتے ہیں اسے بٹھاتے اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، پھر وہ اسے کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ کہتے ہیں: جو شخص تمہاری طرف مبعوث کیا گیا وہ کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، پھر وہ اس سے کہتے ہیں! تجھے کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب میں کہتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، تو آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ اس نے سچ کہا: اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو، اور جنت کی طرف اس کے لئے ایک دروازہ کھول دو، جہاں سے اس کی طرف جنت کی تازہ ہوا اور خوشبو آنا شروع ہوجاتی ہے اور اس کی قبر تاحد نگاہ کشادہ ہوجاتی ہے۔

پھر اس کے پاس ایک خوش شکل، خوش لباس اور پاکیزہ خوشبو والا ایک شخص آتا ہے وہ اس سے کہتا ہے: تجھے اس چیز سے خوشی ہو اس کی خوشخبری ہو، یہ تیرا وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ تجھ جیسی صورت بھلائی ہی لے کر آتی ہے، وہ

جواب میں کہے گا: میں تیرا نیک عمل ہوں، تو وہ شخص کہے گا، اے میرے رب! قیامت برپا فرما، اے میرے رب! قیامت قائم فرما تا کہ اپنے اہل و مال کی طرف لوٹ جاؤں۔

اور کافر بندہ جب دنیا سے جانے اور آخرت کا رخ کرنے لگتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے کالے چہروں والے فرشتے آتے ہیں ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں پھر وہ اس کے پاس تا حد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت آتا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا اور اسے کہتا ہے: اے خبیث روح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی طرف نکل! اور اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں، پھر وہ اسے ایسے کھینچ لیتا ہے جیسے گیلی روئی سے سیخ کو کھینچ لیا جاتا ہے، چنانچہ وہ اسے قبض کر لیتا ہے اور جب اسے قبض کر لیتا ہے تو پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسے نہیں چھوڑتا، یہاں تک کہ اسے ان ٹاٹوں میں ڈال لیتے ہیں، اور اسے لے کر پرواز کرتے ہیں، اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں: یہ کیا خبیث روح ہے؟ تو وہ کہتے ہیں! یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے اور دنیا میں جس نام سے اسے پکارا جاتا تھا سب سے برے نام سے پکارتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان پر لے جاتے ہیں اس کے لئے دروازہ کھلواتے ہیں (لیکن) کھولا نہیں جاتا، پھر یہ آیت پڑھی" ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولتے جاتے" پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کا اعمال نامہ سجین میں لکھ دو، جو نچلی زمین میں ہے، پھر اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے، چنانچہ اس کی روح اس کے بدن کی طرف آجاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھا کر کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! مجھے علم نہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! مجھے کچھ پتہ نہیں، وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: وہ شخص جو تم میں بھیجا گیا کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں، اتنے میں آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ میرے بندہ نے جھوٹ بولا، اس کے لئے جہنم کا بچھونا بچھا دو، اور جہنم کی طرف دروازہ کھول دو، جہاں سے اس کی طرف جہنم کی گرم ہوا آتی ہے اور اس کی قبر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس گھس جاتی ہیں۔

پھر اس کے پاس بری شکل، خراب کپڑوں اور بدبو والا ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے: جس سے تجھے ناگواری ہو اس کی بشارت لے، یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا، وہ شخص کہے گا: تو کون ہے؟ اور تیرا چہرہ تو ایسا ہے کہ جس سے خیر کی توقع نہیں، وہ کہے گا: میں تیرا برا عمل ہوں، تو وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! قیامت قائم نہ فرمانا۔ مسند احمد، ابوداؤد، ابن خزیمة، حاکم، بیهقی فی الشعب والضیاء عن البراء

۴۴۴۹۶ ... مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ نیک شخص ہو تو وہ کہتے ہیں اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی، نکل! تجھے راحت وخوشبو اور ایسے پروردگار کی خوشخبری ہو جو ناراض ہونے والا نہیں، پھر اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ نکل جاتی ہے پھر اسے آسمان کی طرف بلند کیا جاتا ہے تو اس کے لئے آسمانی دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہاں کے فرشتے کہتے ہیں: یہ کون ہے؟ تو وہ (فرشتے جو روح کو لاتے ہیں) کہتے ہیں: یہ فلاں شخص ہے، تو کہا جاتا ہے: پاک روح کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی، قابل تعریف ہو کر نکل! تجھے راحت وخوشبو اور ایسے رب کی خوشخبری ہو جو ناراض ہونے والا نہیں، اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اس آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ (کا عرش) ہوتا ہے۔

اور اگر وہ شخص برا ہو تو وہ کہتے ہیں: اے خبیث روح جو خبیث بدن میں تھی قابل مذمت ہو کر نکل تجھے کھولتے پانی پیپ اور ان جیسے دوسرے عذابوں کی خوشخبری ہو، اسے یوں ہی کہا جاتا رہتا ہے کہ وہ نکل جاتی ہے پھر آسمان کی طرف چڑھایا جاتا ہے اس کے لئے دروازے کھلوانے کی درخواست کی جاتی ہے، کہا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ کہا جاتا ہے فلاں ہے، تو کہا جاتا ہے، نامبارک ہو خبیث روح کو جو خبیث بدن میں تھی، قابل مذمت ہو کر لوٹ جا، کیونکہ تیرے لئے آسمانی دروازے نہیں کھولے جائیں گے پھر اسے آسمان سے چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ قبر تک پہنچ جاتی ہے۔

نیک بندہ تو اپنی قبر میں بے خوف وخطر بیٹھ جاتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے: میں دین اسلام پر تھا، اس سے کہا جاتا ہے: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کسی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا دیکھنا مناسب نہیں پھر جہنم کی طرف سے تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ دیکھے گا کہ وہ ایک دوسرے کو جلا رہی ہے، اسے کہا جائے گا: دیکھ جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بچا لیا، پھر اس کے لئے جنت کی جانب سے

تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ اس کی رونق اور اس کی چیزوں کو دیکھے گا، اس سے کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہے، اس سے کہا جائے گا: تو یقین پر تھا اسی پر تیری موت ہوئی اور اس پر انشاء اللہ تجھے اٹھایا جائے گا۔

اور برا شخص اپنی قبر میں خوفزدہ اور دل برداشتہ ہو کر بیٹھتا ہے اس سے کہا جائے گا: تو کس دین پر تھا؟ وہ کہے گا: مجھے پتہ نہیں، اس سے کہا جائے گا: یہ شخص (محمد ﷺ) کون تھے؟ وہ کہے گا۔ جو بات لوگ کہتے تھے میں نے بھی وہی کہہ دی، تو اس کے لئے جنت کی طرف سے تھوڑی کشادگی کی جاتی ہے تو وہ اس کی بہار اور اس کی چیزیں دیکھے گا، اس سے کہا جائے گا: دیکھ جسے اللہ تعالیٰ نے تجھ سے ہٹالیا، پھر اس کے لئے جہنم کی طرف سے کشادگی کی جائے گی، وہ اسے جلتی اور پچکتی دکھائی دے گی، اسے کہا جائے گا: یہ تیری جگہ ہے تو شک پر تھا اسی پر تو مرا اور انشاء اللہ اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔ ابن ماجة عن ابی ھریرة

۴۲۴۹۷..... میری طرف یہ وحی کی گئی کہ تمہیں قبروں میں آزمایا جائے گا۔ نسائی عن عائشة

۴۲۴۹۸..... مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جائے گا تو وہ گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا وآخرت کی زندگی میں سچی بات پر ثابت قدم رکھے گا۔

مسندا حمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجة، نسائی

قبر میں سوال وجواب کے وقت مؤمن کی مدد

۴۲۴۹۹..... مؤمن کو جب اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا اس کے پاس فرشتے آئیں گے پھر وہ گواہی دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات پر ثابت قدم رکھے گا۔" بخاری عن البراء

۴۲۵۰۰..... میت کو جب قبر میں اتارا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ نیلے رنگ کے فرشتے آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے، وہ دونوں کہتے ہیں: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو وہ وہی کہے گا جو کہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، وہ دونوں کہیں گے: ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا، پھر ایک سو چالیس گز کی کشادگی اس کی قبر میں کر دی جاتی ہے اور اس کے لئے روشنی کر دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے سوجا، وہ کہے گا: میں اپنے گھر والوں کو بتانے واپس جاتا ہوں، وہ کہیں گے: اس نئی نویلی دلہن کی طرح سوجا جسے صرف اس کا محبوب ہی بیدار کرے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔

اور اگر وہ منافق ہوا تو کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی اسی جیسی بات کہہ دی، مجھے پتہ نہیں، وہ دونوں کہیں گے: ہمیں پتہ تھا تو یہی کہے گا، زمین سے کہا جائے گا اس پر تنگ ہو جا، چنانچہ وہ اس پر تنگ ہو گی تو اس کی پسلیاں آپس میں گھس جائیں گی، اسے یونہی عذاب ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی اس قبر سے اٹھائے گا۔ ترمذی عن ابی ھریرة

۴۲۵۰۱..... جو چیز میں نے نہیں دیکھی تھی وہ مجھے اس جگہ دکھائی گئی ہے یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی، میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہیں تمہاری قبروں میں خیر سے محروم دجال کے فتنہ یا اس کے قریب آزمائش میں ڈالا جائے گا تمہارے پاس فرشتوں کو بھیجا جائے گا پھر کہا جائے گا: اس شخص (محمد ﷺ) کے متعلق تمہارا کیا علم ہے؟ تو مؤمن اور یقین رکھنے والا شخص کہے گا: وہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے پس ہم نے ان کو قبول کیا ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی، وہ محمد (ﷺ) ہیں۔ تین بار کہے گا۔

پھر اس سے کہا جائے گا: آرام سے سوجا، ہم جانتے تھے کہ تجھے اس بات کا یقین ہے جب کہ منافق اور شک کرنے والا شخص کہے گا: مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی وہ کہہ دی۔ مسند احمد، بخاری عن اسماء بنت ابی بکر

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام کے بارے میں قطعی اور یقینی علم ہونا چاہئے کہ آپ انسان تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی اور آخری

رسول ہیں، جولوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں انہیں مؤمن اور یقین والا کہا گیا ہے، جب کہ جنہیں یہ پتہ نہیں کہ ہمارے نبی بشر تھے یا نہیں، یہ شک والی بات ہوئی ایسے لوگوں کو منافق اور شک کنندہ کہا گیا ہے۔ مترجم

۴۲۵۰۲..... جب مؤمن اپنی قبر میں کشادگی دیکھتا ہے تو کہتا ہے: مجھے اپنے گھر والوں کو خوشخبری سنانے کے لئے جانے دو! اسے کہا جائے گا: تو یہیں ٹھہر۔ مسند احمد، وایضاء عن جابر

۴۲۵۰۳..... بندہ کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست احباب پلٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ (وہ اتنی دور ہوتے ہیں) ان کے جوتوں کی چاپ سنائی دیتی ہے اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں: اس شخص محمد (ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ تو مؤمن شخص کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر اس سے کہا جائے گا: جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ! جس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت کا ٹھکانا عطا کر دیا ہے۔ تو وہ ان دونوں کو دیکھے گا۔ اس کی قبر میں ستر ہاتھ کشادہ کر دی جاتی ہے اور قیامت کے دن تک اس پر تروتازگی ڈال دی جاتی ہے۔

رہا کافر اور منافق تو اس سے کہا جاتا ہے: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: مجھے پتہ نہیں، میں وہی بات کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے، اس سے کہا جائے گا: نہ تجھے پتہ ہے اور نہ تو نے کسی کی پیروی کی، پھر اس کے ماتھے پر لوہے کا ہتھوڑا مارا جاتا ہے پھر وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے اس کے آس پاس والے جنوں انسانوں کے علاوہ سب سنتے ہیں، پھر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں۔ مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، نسائی عن انس

۴۲۵۰۴..... قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے، پس اگر اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والے حالات آسان ہیں، اور اگر اس سے جاں بر نہ ہو سکا تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں۔ ترمذی، ابن ماجة، حاکم، عن عثمان بن عفان

۴۲۵۰۵..... میرے بارے میں قبر کی آزمائش یاد رکھنا! جب تم سے میرے بارے پوچھا جائے تو شک نہ کرنا۔ حاکم عن عائشة

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۹۵۶۔

الاکمال

۴۲۵۰۶..... جب انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اسے اس کا نیک عمل گھیر لیتا ہے، یعنی نماز، روزہ، نماز کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو وہ اسے دھکیل دیتی ہے، اور روزہ کی طرف سے آتا ہے تو وہ اسے ہٹا دیتا ہے، پھر وہ ایسے آواز دیتا ہے کہ اٹھ بیٹھ! تو وہ بیٹھ جاتا ہے، وہ فرشتہ اس سے کہتا ہے: اس شخص (حضرت محمد ﷺ) کے بارے تو کیا کہتا ہے؟ وہ پوچھے گا: کون؟ فرشتہ کہے گا: محمد (ﷺ) تو وہ شخص کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہے گا: تجھے کیا پتہ؟ کیا تو نے انہیں دیکھا ہے، وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہے گا: تو اسی پر جیا، اسی پر تیری موت ہوئی اور اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا۔

اور اگر وہ شخص فاجر یا کافر ہو تو فرشتہ اس کے پاس آ کر کہتا ہے: اس کے اور فرشتہ کے درمیان کوئی چیز آڑے نہیں آتی وہ اسے بٹھاتا ہے: اس شخص کے بارے تو کیا کہتا ہے: وہ پوچھے گا کون شخص؟ فرشتہ کہے گا: محمد (ﷺ) وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی کہہ دی، فرشتہ اس سے کہے گا: تو اسی پر زندہ رہا، اسی پر مرا اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا: اور اس کی قبر میں اس پر ایک کالا جانور مسلط کر دیا جائے گا اس کے پاس ایک کوڑا ہوگا جس کی گرہ میں ایک چنگاری ہوتی ہے جیسے اونٹ کی گردن کے بال، پھر وہ اسے اتنا مارے گا جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، وہ جانور بہرا ہوگا اس کی آواز نہیں سنے گا کہ اس پر رحم کرے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

۴۲۵۰۷..... جو لوگ مؤمن کے جنازے میں آتے ہیں جب وہ چلے جاتے ہیں تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے، پھر اس سے کہا جاتا ہے: وہ شخص جسے محمد (ﷺ) کہا جاتا ہے پس اگر وہ مؤمن ہوا تو کہے گا: وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جائے گا: سو جا،

سوجا، تیری آنکھ لگ جائے۔ اور اگر مؤمن نہ ہوا تو کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تو میں نے بھی وہ کہہ دی، وہ کسی بات میں بحث کرتے تو میں بھی ان کے ساتھ بحث میں شریک ہوگیا، اس سے کہا جائے گا، سو (مگر) تیری آنکھ نہ لگے۔

طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

قبر میں مؤمن کی حالت

۴۲۵۰۸.....اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا۔ مؤمن کو جب اس کے دوست دفنا کر واپس ہوتے ہیں تو ایک ہیبت ناک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے، پس اس سے کہا جاتا ہے: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ تو مؤمن کہے گا: میں کہتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ تو وہ فرشتہ اس سے کہے گا، جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھو، جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں نجات دے دی ہے اور اس کے بدلہ تمہیں جنت میں وہ جگہ دے دی ہے جو تمہیں دکھائی دے رہی ہے، تو مؤمن کہے گا: مجھے اپنے گھر والوں کو خوشخبری دینے کے لئے جانے دو، اس سے کہا جائے گا، تو یہیں ٹھہر!

رہا منافق تو جب اس کے رشتہ دار واپس ہوتے ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے: وہ کہے گا: مجھے کچھ پتہ نہیں، جو بات لوگ کہتے تھے میں بھی وہ ہی کہتا ہوں، تو اس سے کہا جائے گا: تجھے کچھ پتہ نہیں، یہ تیرا وہ ٹھکانہ تھا جو جنت میں تھا جس کے بدلہ میں تجھے جہنم میں جگہ ملی ہے۔ پھر ہر بندہ کو جس پر اس کی موت ہوئی اسی پر اٹھایا جائے گا، مؤمن کو اپنے ایمان پر اور منافق کو نفاق پر۔ مسند احمد عن جابر

۴۲۵۰۹.....لوگو! یہ امت اپنی قبروں میں آزمائش میں ڈالی جائے گی، انسان کو جب دفن کیا جاتا ہے اور اس کے رشتہ دار (دفنانے کے بعد) پلٹ آتے ہیں تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے، وہ اسے بٹھاتا ہے اور کہتا ہے: اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ پس اگر وہ مومن ہوا تو کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پکار و عبادت کے لائق نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، فرشتہ اس سے کہتا ہے: تو نے سچ کہا، پھر جہنم کی طرف سے اس کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، پھر فرشتہ کہتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا اگر تو نے اپنے رب کا انکار کیا ہوتا، مگر تم (اپنے رب پر) ایمان لے آئے اس لئے تمہارا ٹھکانہ یہ ہے پھر جنت کی جانب سے اس کے لئے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اس کی طرف اٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: تو یہیں ٹھہر! پھر اس کی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے۔

پس اگر وہ کافر ہوا یا منافق تو فرشتہ اس سے کہے گا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہے گا: مجھے کچھ پتہ نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا، فرشتہ اس سے کہے گا: نہ تو نے خود جانا، نہ کسی کی پیروی کی اور نہ تو نے ہدایت پائی، پھر اس کے لئے جنت کی جانب ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا اگر تو اپنے رب پر ایمان لایا ہوتا، مگر جب تم نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تمہیں یہ جگہ دی اور جہنم کی طرف سے اس کے لئے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے پھر اسے گرز سے مارتا ہے جس کی آواز جن وانس کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے، تو کچھ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس کے پاس بھی فرشتہ گرز لے کر کھڑا ہوگا تو وہ اس وقت خوفزدہ ہو جائے گا، تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سچی بات کی وجہ سے ثابت قدم رکھے گا۔

مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابن ابی عاصم فی السنة وابن جریر، مسلم فی عذاب القبر عن ابی سعید وصحح

فصل ثانی.....عذاب قبر

۴۲۵۱۰.....عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ عذاب قبر برحق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص

علماء اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ عذاب قبر برحق ہے جس کی کیفیت عقل سے بالاتر ہے۔

۴۲۵۱۱..... عذاب قبر سے، جہنم سے مسیح دجال کے فتنہ سے زندگی موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

بخاری فی الادب المفرد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ

۴۲۵۱۲..... عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ ان (مردوں) کو ان کی قبروں میں جو عذاب دیا جاتا ہے اسے چوپائے سنتے ہیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر

۴۲۵۱۳..... اس امت کو ان کی قبروں میں آزمایا جائے گا، اگر تم مردوں کو دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سناتا جو میں سن رہا ہوں، جہنم کے عذاب سے، عذاب قبر سے، ظاہر و باطن فتنوں سے اور دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔

مسند احمد، مسلم عن زید بن ثابت

۴۲۵۱۴..... سعد کو قبر میں بھینچا گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کی یہ تکلیف دور کردے۔ حاکم عن ابن عمر

۴۲۵۱۵..... اگر قبر کے بھینچنے سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔ ابویعلی والضیاء عن انس

۴۲۵۱۶..... عذاب قبر برحق ہے۔ خطیب عن عائشۃ

۴۲۵۱۷..... مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جانوران کی آوازیں سنتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۵۱۸..... بے شک سعد کو اس کی قبر میں بھینچا گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی دعا کی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع:۱۸۶۲۔

۴۲۵۱۹..... یقیناً قبر کا بھینچنا ہوتا ہے اگر اس سے کوئی نجات پاسکتا تو سعد بن معاذ نجات پاجاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ

۴۲۵۲۰..... قبر میں بھینچنا ہر مؤمن کے ہر گناہ کا کفارہ ہے جو اس کے ذمہ باقی ہو اور اس کی بخشش نہ ہوئی ہو۔ الرافعی فی تاریخہ عن معاذ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۰۰۔

قبر میں رہنا گناہوں سے کفارہ ہے

۴۲۵۲۱..... میری امت کا زیادہ عرصہ قبروں میں رہنا ان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ عن ابن عمر

کلام:..... تحذیر المسلمین ۱۳۲، ضعیف الجامع ۳۶۴۷۔

۴۲۵۲۲..... عذاب قبر برحق ہے جو اس پر ایمان نہیں لایا اسے عذاب دیا جائے گا۔ ابن منیع عن زید بن ارقم

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۹۴۔

۴۲۵۲۳..... اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

۴۲۵۲۴..... اگر قبر کے بھینچنے سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، انہیں بھینچا گیا پھر تخفیف کردی گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۵۲۵..... اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ موت کے بعد تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو تم کبھی بھی لذیذ کھانا نہ کھاؤ اور نہ کبھی مزیدار مشروب پیو، اور نہ کبھی سایہ دار گھر میں داخل ہو، اور تم اونچی جگہوں پر چلتے ہوئے اپنے سینے پیٹو اور اپنے آپ پر روؤ۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۴۲۵۲۶..... اگر آدمی کو موت کی بعد والی حالت کا پتہ چل جائے تو کھانے کا لقمہ کھاتے اور پانی کا گھونٹ پیتے روئے اور اپنا سینہ پیٹنے لگے۔

ابو داؤد، طیالسی، سعید بن منصور، عن ابی ہریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۸۶۱۔

۴۲۵۲۷..... اگر تم (مردوں کو) دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، عن انس

۴۲۵۲۸۔۔۔۔ میں نے جو بھی بھیانک منظر دیکھا قبر کو اس سے ہیبت ناک پایا۔ترمذی، ابن ماجة، حاکم عن عثمان

۴۲۵۲۹ جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح وشام اسے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہوا تو جنتیوں والا اور جہنمی ہوا تو جہنمیوں والا، اس سے کہا جائے گا: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تجھے اٹھائے گا۔بخاری، مسلم ترمذی، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۵۳۰۔۔۔۔ کافر کو اس کی قبر میں آگ کی دو چادریں پہنائی جائیں گی۔ابن مردویہ عن البراء

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۴۳۸۔

الاکمال

۴۲۵۳۱۔۔۔۔ قبروں میں تمہاری آزمائش ایسی ہوگی جیسے دجال کے فتنہ میں۔مسند احمد عن عائشة

۴۲۵۳۲ اس قبر والے پر افسوس ہے کہ اس سے میرے بارے پوچھا گیا تو وہ میرے متعلق شک میں پڑ گیا۔

طبرانی فی الکبیر عن رباح بن صالح بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ

۴۲۵۳۳۔۔۔۔ میں ایک قبر (والے) کے پاس سے گزرا تو اس سے میرے متعلق پوچھا جا رہا تھا، تو وہ کہنے لگا: میں نہیں جانتا، میں نے کہا تو نہ جانے۔

البغوی وابن سکن وابن قانع، طبرانی فی البیر عن ایوب بن بشیر المعاوی عن ابیہ، قال البغوی: و لا اعلم لہ غیرہ وفی الاصابہ اسم بیہ اکمال

۴۲۵۳۴ ایک بیمار عورت تھی وہ موت کی شدت اور قبر کے بھینچنے کا ذکر کرنے لگی تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کے لئے تخفیف کا معاملہ کریں۔یعنی آپ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔حاکم عن انس

۴۲۵۳۵۔۔۔۔ قبر میں بھینچنا ہر مؤمن کے لئے ہر اس گناہ کا کفارہ ہے جو اس کے ذمہ تھا جس کی بخشش نہیں ہوئی۔اور یہ اس لئے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو قبر نے ایک جو کی وجہ سے بھینچا۔الرافعی عن معاذ

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۳۶۰۰۔

۴۲۵۳۶ مجھے قبر کی تنگی اور اس کی پریشانی یاد آتی اور ساتھ ہی زینب کی تنگی کا خیال آتا تو مجھے بڑا قلق ہوتا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کے لئے تخفیف فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، جب کہ قبر نے اسے بھینچا جس کی آواز دو پہاڑوں کے درمیان جنوں انسانوں کے علاوہ سب نے سنی۔طبرانی فی الکبیر، دارقطنی فی العلل وقال مضطرب. عن انس واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۵۳۷ تمہارے ساتھی پر قبر تنگ ہوئی اور اسے ایک دفعہ بھینچا اگر اس سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تخفیف کی۔ابن سعد عن جابر

۴۲۵۳۸۔۔۔۔ لا الٰہ الا اللہ! سبحان اللہ! اس نیک بندہ پر قبر تنگ ہوئی یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ اس کیلئے کشادہ نہیں ہوگی یعنی سعد بن معاذ۔

الحکیم عن جابر

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کی حالت

۴۲۵۳۹۔۔۔۔ اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچ سکتا تو سعد بچ جاتے تو پیشاب کی وجہ سے وہ ایک دفعہ دبائے گئے کہ ان کی پسلیاں آپس میں گھس گئیں۔

ابن سعد عن سعید المقبری مرسلاً

۴۲۵۴۰ اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ چھوٹ جاتا۔براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک بچہ دفن ہوا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۴۲۵۴۱ ...... مؤمن کو قبر میں بھینچا جاتا ہے کہ اس کا کفن اتر جاتا ہے اور کافر کی قبر آگ سے بھر دی جاتی ہے۔

مسند احمد والحکیم عن حذیفة واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات ورد علیه ابن حجر فی القبول المسدد

۴۲۵۴۲ ...... غیب جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اگر تمہارے دل پھٹ نہ جاتے اور تمہیں گفتگو میں بڑھانہ دیتا تو جو میں سن رہا ہوں تم بھی سنتے۔ (مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة کہ نبی علیہ السلام دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: کہ ان دونوں کو ابھی عذاب ہو رہا ہے اور وہ اپنی قبروں میں آزمائے جا رہے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: انہیں کب سے عذاب ہو رہا ہے اس پر آپ نے فرمایا۔)

۴۲۵۴۳ ...... ابو ایوب کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ میں ان یہودیوں کی آوازیں سن رہا ہوں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ طبرانی فی الکبیر وهولفظه مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن البراء عن ابی ایوب

۴۲۵۴۴ ...... اے بلال! کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ کیا تم قبرستان والوں کی آواز نہیں سن رہے جنہیں عذاب دیا جا رہا ہے۔ حاکم عن انس

۴۲۵۴۵ ...... اگر تم مردوں کو دفن نہ کرتے ہوتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تمہیں وہ عذاب قبر سناتے جیسے میں سن رہا ہوں، اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا، عذاب قبر، جہنم کے عذاب سے، کھلے اور پوشیدہ فتنوں سے اور دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔

ابن حبان عن ابی سعید

۴۲۵۴۶ ...... میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے: ابن آدم! تیرا ناس ہو میرے متعلق تجھے کس نے دھوکے میں رکھا؟ کیا تجھے پتہ نہیں کہ میں تاریکی آزمائش تنہائی اور کیڑوں کا گھر ہوں؟ تجھے کس نے دھوکے میں رکھا جب تو کئی امیدیں لے کر چلا کرتا تھا، پس اگر وہ نیک ہوا تو قبر کا جواب دینے والا اس کی جانب سے جواب دے گا۔ تیرا کیا خیال ہے اگر وہ نیکی کا حکم دیتا رہا اور برائی سے منع کرتا رہا ہو! تو قبر کہتی ہے: تب تو میں اس کے لئے تروتازگی میں بدل جاؤں گی اور اس کا جسم منور ہو جائے گا۔ اور اس کی روح رب العالمین کی طرف پرواز کر جائے گی۔

الحکیم، ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی الحجاج الثمالی

۴۲۵۴۷ ...... ہر دن قبروں والوں پر جنت وجہنم کے ٹھکانے پیش کئے جاتے ہیں۔ ابونعیم عن ابن عمر

۴۲۵۴۸ ...... جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہوا تو جنت کا اور جہنمی ہوا تو جہنم کا، اس سے کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے روز بھیجے گا۔

مالک، ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن ابن عمر

۴۲۵۴۹ ...... کافر پر دو سانپ چھوڑے جاتے ہیں ایک اس کے سر کی جانب سے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب سے، جو اسے ڈستے رہتے ہیں جب ڈس چکتے ہیں تو پھر لوٹ آتے ہیں۔ اور قیامت میں یہی ہوتا رہے گا۔ مسند احمد والخطیب عن عائشة

۴۲۵۵۰ ...... پھر کافر کی قبر میں اس پر ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں۔ جو اسے قیامت قائم ہونے تک نوچتے اور ڈستے رہیں گے ان میں سے اگر ایک سانپ زمین پر (کسی جگہ) پھونک مار دے تو وہاں سبزہ نہ اُگے۔

مسند احمد، وعبد بن حمید والدارمی، ابو یعلی ابن حبان، ضیاء عن ابی سعید

فصل ثانی ...... زیارت قبور

۴۲۵۵۱ ...... قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے آخرت یاد آتی ہے۔ ابن ماجة عن ابی هریرة

۴۲۵۵۲ ...... قبروں کی زیارت کیا کرو اور بیہودہ باتیں مت کیا کرو۔ ابو داؤد، طیالسی، سعید بن منصور عن زید بن ثابت

۴۲۵۵۳ ...... قبروں میں جھانکو اور دوبارہ اٹھنے کا اندازہ لگاؤ۔ بیهقی عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۹۱۲، الکشف الالٰہی ۱۳۰۔

۴۲۵۵۴......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا سو قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی اور آخرت یاد دلاتی ہیں۔
ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳۴۳ ضعیف الجامع ۴۲۷۹۔

۴۲۵۵۵......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے دل نرم ہوتا، آنسو بہتے آخرت یاد آتی ہے اور نامناسب بات نہ کہا کرو۔ حاکم عن انس

۴۲۵۵۶......جو شخص کسی ایسے شخص کی قبر کے قریب سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا اسے سلام کرے تو وہ (مردہ) اسے پہچان لے گا اور اسے سلام کا جواب دے گا۔ خطیب وابن عساکر عن ابی ھریرۃ

یعنی مردے کی روح کو من جانب اللہ اطلاع دی جاتی ہے تو وہ بھی آگے سلام بھیجتا ہے جیسے عموماً دور بیٹھے لوگوں کے ساتھ ایسا کیا جاتا ہے۔

۴۲۵۵۷......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلائیں گی۔ حاکم عن انس

۴۲۵۵۸......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا سو اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان میں تمہارے لئے عبرت ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۲۵۵۹......میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا، تو محمد (ﷺ) کو قبروں کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے لہٰذا قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے تمہیں آخرت یاد آئے گی۔ ترمذی عن بریدۃ

۴۲۵۶۰......اے مؤمنوں کی قوم کے گھر تم پر سلام ہو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھ لیں، لوگوں نے کہا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہو، ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، لوگوں نے عرض کیا: آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کسی کے سفید پاؤں والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں میں ہوں کیا وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان لے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔

آپ نے فرمایا: تو وہ بھی قیامت کے روز اس حالت میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کے اعضاء چمک رہے ہوں گے اور میں ان کے لئے حوض پر پہلے سے موجود ہوں گا، خبردار کچھ لوگ میرے حوض سے اس طرح ہٹا دیئے جائیں گے جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ میں انہیں پکار پکار کر کہوں گا ادھر آؤ ادھر آؤ! کہا جائے گا! کہ انہوں نے تمہارے بعد (دین کو بدعات کی وجہ سے) بدل دیا تھا، تو میں کہوں گا: انہیں دور کرو، انہیں دور ہی رہنے دو، یہ دور رہیں! مالک والشافعی، مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ھریرۃ

تشریح:۔اس حدیث میں جہاں آخری امت کے لئے فضیلت ہے وہاں یہ تنبیہ بھی ہے جو لوگ دین نبوی میں اپنے ایجاد کردہ اعمال شامل کرتے رہے وہ نبی کی شفاعت اور حوض سے محروم ہوں گے۔

۴۲۵۶۱......مؤمنوں مسلمانوں کی قبروں والو! تم پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے، تم ہم سے آگے اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔
ترمذی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۳۳۷۲۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

۴۲۵۶۲......اے مسلمانوں کے گھر والوں تم پر سلام ہو ہم اور تم ایسے ہیں کہ ہمارے ساتھ کل کا وعدہ کیا گیا اور ہم ایک دوسرے پر بھروسا کرنے

والے ہیں۔اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی بخشش فرما۔نسائی عن عائشة

کلام:...... ضعیف الجامع ۴۳۷۱۔

۴۲۵۶۳...... اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! تم پہلے سے موجود ہمارے ساتھی ہو اور ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرما اور ان کے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔ابن ماجة عن عائشة

کلام:...... ضعیف ابن ماجہ ۳۳۸ ضعیف الجامع ۴۳۷۰۔

۴۲۵۶۴...... تم کہا کرو: مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والوں پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے پیش رفتہ اور پسماندہ پر رحم کرے، ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔مسلم، نسائی عن عائشة

۴۲۵۶۵...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو تاکہ تمہیں ان کی زیارت بھلائی کی یاد دلائے، اور میں نے تمہیں تین دن کے بعد تک قربانی کے گوشت سے روک دیا تھا تو اب کھالیا کرو اور جہاں تک چاہو روک رکھو، اور میں نے تمہیں خاص برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا سو اب جس برتن میں چاہو پیو، البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی عن بریدة

۴۲۵۶۶...... میں نے تمہیں تین چیزوں سے روک دیا تھا اور اب تمہیں ان کا حکم دیتا ہوں، میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی زیارت میں (آخرت کی) یاددہانی ہے، اور میں نے تمہیں مشروبات سے منع کیا تھا کہ صرف چمڑے کے برتن میں پیا کرو، سو جس برتن میں چاہو پیو البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پیو، اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تین دن کے بعد نہ کھایا کرو سو اب کھاؤ اور اپنے سفر میں اسے استعمال میں لاؤ۔ابو داؤد عن بریدة

۴۲۵۶۷...... قبروں کی زیارت کیا کر اور اس سے آخرت کو یاد رکھ، اور مردوں کو غسل دیا کر کیونکہ گرے جسم کو سہارا دینے میں بڑی نصیحت ہے۔اور جنازے پڑھا کر شاید تجھے غم پیدا ہو کیونکہ غمگین شخص قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سایہ تلے ہوگا اور ہر بھلائی کی طرف لپکے گا۔

حاکم عن ابی ذر

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۱۷۰۔

قبر کو روندنا گناہ ہے

۴۲۵۶۹ میں کسی انگارے پر چلوں یہ مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے کہ میں کسی قبر کو روندوں۔خطیب عن ابی هریرة

۴۲۵۷۰ میں کسی انگارے یا تلوار پر چلوں یا اپنے جوتے کو اپنے پاؤں سے پیوند لگاؤں یہ مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں، اور میں قبروں کے درمیان قضائے حاجت کروں یا بازار کے درمیان مجھے کوئی پرواہ نہ ہو۔ابن ماجة عن عقبة بن عامر

یعنی جیسے بازار کے درمیان قضائے حاجت کرنا شریف لوگوں کا کام نہیں اسی طرح قبروں کے درمیان یہ فعل سرانجام دینا مناسب نہیں۔

۴۲۵۷۱ قبروں پر نہ بیٹھا کرو۔مسند احمد، نسائی عن عمرو بن حزم

۴۲۵۷۲...... تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جل جائیں اور آگ اس کی جلد تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة، عن ابی هریرة

۴۲۵۷۳...... آدمی کسی انگارے کو روندے یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر پاؤں دھرے۔حلیة الاولیاء عن ابی هریرة

۴۲۵۷۴ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔مسند احمد، مسلم عن ابی مرثد

۴۲۵۷۵ ... قبر پر بیٹھنے، اسے چونا لگانے اور اس پر عمارت (گنبد، روضہ) بنانے سے منع کیا گیا ہے۔
مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی عن جابر

۴۲۵۷۶ قبروں پر کچھ لکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ابن ماجة، حاکم عن جابر

۴۲۵۷۷ اپنے مردوں پر یٰس پڑھا کرو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجة، ابن حبان حاکم عن معقل بن یسار

کلام: ... ضعیف ابی داؤد ۶۸۳، ضعیف الجامع ۱۰۷۲۔

۴۲۵۷۸ ... جنازہ میں لا الٰہ الا اللہ کی کثرت کیا کرو۔ فردوس عن انس

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۱۱۳، کشف الخفاء ۴۹۹۔

۴۲۵۷۹ ... اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کا توشہ دیا کرو۔ تاریخه عن ابی هریرة

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۱۷۹۔

۴۲۵۸۰ ... اگر وہ (میت) مسلمان ہے تو تم نے اس کی طرف سے غلام آزاد کیا ہوتا یا حج کیا ہوتا اس کا ثواب اسے پہنچے گا۔
ابو داؤد عن ابن عمرو

عورتوں کو قبروں کی زیارت سے ممانعت

۴۲۵۸۱ ... (اے عورتو!) واپس لوٹ جاؤ گناہ کے ساتھ بغیر ثواب کے زیارت کرنے والیو ابن ماجة عن علی، ابن عدی عن انس

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۰۷۷۔

نبی ﷺ کی قبر کی زیارت

۴۲۵۸۲ ... جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔
طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی السنن عن ابن عمر

کلام: ... اسنی المطالب ۱۳۸۷، ضعیف الجامع ۵۵۵۳۔

۴۲۵۸۳ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ابن عدی بیهقی فی الشعب عن ابن عمر

کلام: ... الاتقان ۱۹۱۴، اسنی المطالب ۱۴۰۳۔

۴۲۵۸۴ جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کی تو میں قیامت کے روز اس کا گواہ یا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔
بیهقی فی الشعب عن انس

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۶۰۸۔

الاکمال

۴۲۵۸۵ جب میت کے پاس آؤ تو کہا کرو، پاک ہے تیرا رب جو مالک ہے عزت کا، ان باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں، اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جانوں کے پالنے والا ہے۔ سعید بن منصور، ابن ابی شیبة، المروزی عن ام سلمة

۴۲۵۸۶۔۔۔۔۔میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہیں دی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہی تو اجازت مل گئی، تو قبروں کی زیارت کیا کرو یہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گی۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان عن ابی هریرة

۴۲۵۸۷۔۔۔۔۔میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی، اور تمہیں خاص برتنوں سے منع کیا تھا تو ان میں پی لیا کرو البتہ ہر نشہ آور چیز سے بچنا، اور تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کر دیا تھا سو اسے جہاں تک رکھ سکتے ہو رکھ لیا کرو۔ مسند احمد عن علی

۴۲۵۸۸۔۔۔۔۔میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا سو ان کی زیارت کیا کرو اور اپنی زیارت کو ان کے لئے دعا و استغفار کا ذریعہ بنالو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت سے منع کر دیا تھا تو اب اس سے کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور تمہیں کدو، مٹکے اور تارکول لگے گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع کر دیا تھا، سو ان میں نبیذ بنالیا کرو اور انہیں اپنے کام میں لاؤ۔ طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

۴۲۵۸۹۔۔۔۔۔میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا، اور تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا، اور برتنوں میں نبیذ سے منع کیا تھا آگاہ رہو قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور قربانی کا گوشت کھایا کرو اور اسے روک کر رکھا کرو، میں نے تو اس لئے منع کیا تھا جب (لوگوں کے پاس) مال کم تھا تاکہ لوگوں کے لئے کشادگی ہو، اور خبردار کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاکم، بیهقی عن ابن مسعود

۴۲۵۹۰۔۔۔۔۔سنو! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبروں کی زیارت سے پھر یہ بات سامنے آئی کہ ان سے دل نرم ہوتا اور آنکھ نمناک ہوتی ہے تو ان کی زیارت کیا کرو اور نامناسب بات نہ کہا کرو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت (کھانے سے) منع کر دیا تھا پھر پتہ چلا کہ اپنے چمڑوں کو تلاش کرتے ہیں اپنے مہمانوں کو تحفہ دیتے ہیں اور اپنے غائب کے لئے بلند کرتے ہیں، سو کھاؤ اور جہاں تک چاہو رکھ لو، اور میں نے تمہیں (خاص) برتنوں سے روک دیا تھا سو (اس برتن میں) پیو جو تمہیں پسند ہو جو چاہے اپنے مشکیزے پر بند لگا لے۔ مسند احمد عن انس

۴۲۵۹۱۔۔۔۔۔جو قبرستان کے پاس سے گزرے اور کہے اے لا الٰہ الا اللہ والوں پر سلام ہو تم نے لا الٰہ الا اللہ کہنا کیسا پایا، اے لا الٰہ الا اللہ والے، لا الٰہ الا اللہ کے حق کی وجہ سے، (اے اللہ!) جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس کی بخشش فرما دے، اور جو لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ہیں ہمیں ان کی جماعت میں اٹھا، تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ بخشش دے گا، کسی نے کہا: یا رسول اللہ! جس کے پچاس سال کے گناہ نہ ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: اس کے والدین، رشتہ داروں اور عام مسلمانوں کے۔ الدیلمی فی تاریخ حمدان والرافعی وابن النجار عن علی

۴۲۵۹۲۔۔۔۔۔اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! اور ہم انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، کاش ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتے، لوگوں نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم میرے صحابہ ہو، ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، لوگوں نے عرض کیا: آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک شخص کے سفید کھروں والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں کے درمیان میں ہوں تو کیا وہ انہیں نہیں پہچانے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: تو وہ بھی قیامت کے روز اعضاء وضو سے چمک رہے ہوں گے اور میں نے ان کے لئے حوض پر پہلے سے موجود ہوں گا، آگاہ رہو! کچھ لوگ میرے حوض سے ایسے ہٹا دیئے جائیں گے جیسے بدراہ اونٹ (کسی جگہ سے) ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ میں انہیں پکار کر کہوں گا، میری طرف آؤ! میری طرف آؤ! کہا جائے گا انہوں نے آپ کے بعد (دین) بدل دیا تھا تو میں کہوں گا، دوری ہو! دوری ہو! دوری ہو! (مالک والشافعی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجۃ ابن حبان عن ابی ہریرۃ کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبرستان میں آئے تو یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۵۹۳۔۔۔۔۔اے قبروں والو! تم پر تین بار سلام ہو، جو تم میں سے ایمان دار اور مسلمان ہے تم ہمارے پہلے سے موجود لوگ ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن مجمع بن حارثة

۴۲۵۹۴...... اے مؤمنین کے گھر والو! تم پر سلام ہو! اور ہم تم سے ملنے والے ہیں ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں تم نے بہت زیادہ بھلائی حاصل کر لی اور لمبے شر کی طرف پہل کر گئے۔ (ابونعیم وابن عساکر عن الجہد مہ امراۃ بشیر الخصاصیۃ عن بشیر کے رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے اور میں آپ کے پیچھے ہولیا آپ بقیع میں آئے اور یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۵۹۵...... اے مؤمنوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو! ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ فرما اور ان کے بعد فتنہ میں مبتلا نہ کر۔ مسند احمد عن عائشة

قبرستان سے گذرتے ہوئے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص

۴۲۵۹۶...... جو قبرستان سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ احد" پڑھا پھر اس کا ثواب مردوں کو بخش دیا، اسے مردوں کے برابر اجر ملے گا۔ الرافعی عن علی

کلام:...... الضعیفہ ۱۲۹۰، کشف الخفاء ۲۶۳۰۔

۴۲۵۹۷...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو ان کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گی اور میں نے تمہیں کدو اور مٹکے میں پینے سے منع کیا تھا سو جس برتن میں چاہو پی لو، اور ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرنا، اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ کھانا تو جتنا چاہو جتنے دن چاہو کھاؤ۔ حاکم فی معجم شیوخه وابن السنی عن عائشة

۴۲۵۹۸...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کرو اور فضول بات نہ کرو اور تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا سو کھاؤ اور روک کر رکھو، اور تمہیں نبیذ سے روکا تھا سو پیو اور نشہ آور چیز نہ پیو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۵۹۹...... میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں عبرت ہے اور تمہیں نبیذ سے منع کیا تھا تو نبیذ بنا لیا کرو البتہ میں کسی نشہ آور چیز کو حلال نہیں کر رہا اور تمہیں قربانی کے گوشت سے منع کیا تھا سو کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔ حاکم عن واسع بن حبان

۴۲۶۰۰...... قبروں والوں سے نیکی سے بڑھ کر کوئی نیکی افضل نہیں، اہل قبور سے صلہ رحمی صرف مومن ہی کرتا ہے۔ الدیلمی عن جابر

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۲۶۔

۴۲۶۰۱...... جو شخص بھی اپنے کسی (مردہ) دوست کی زیارت کرتا ہے اور اسے سلام کر کے اس (کی قبر) کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ (روح والا) اس کے سلام کا جواب دیتا اور اس سے مانوس ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس سے اٹھ جائے۔ ابو الشیخ والدیلمی عن ابی ہریرة

۴۲۶۰۲...... جو شخص کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں دنیا کا اس کے پہچاننے والا کوئی (مردہ) ہو اور وہ اسے سلام کرے تو وہ اسے پہچان کر اس کے سلام کا جواب دے گا۔ تمام الخطیب وابن عساکر وابن النجار عن ابی ہریرة وسندہ جید

کلام:...... النواسخ ۱۸۰۱۔

۴۲۶۰۳...... جب تم ہماری یا اپنی قبروں کے پاس سے گزرو جو جاہلیت کے لوگ تھے تو انہیں بتادو کہ وہ جہنمی ہیں۔

ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرة

۴۲۶۰۴...... اس قبر والا کون ہے اسے دو رکعتیں تمہاری بقیہ دنیا سے زیادہ عزیز تھیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرة

۴۲۶۰۵...... قبر سے اترو قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ اور نہ تجھے اذیت پہنچائے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عمارة بن حزم

۴۲۶۰۶...... قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ مسند احمد عن عمرو بن حزم

۴۲۶۰۷...... گناہ کے ساتھ بغیر ثواب کے واپس لوٹ جاؤ زندوں کو فتنہ میں ڈالنے والیو اور مردوں کو اذیت پہنچانے والیو!

الخطیب عن ابی ھدبة عن انس

فصل چہارم.....تعزیت

۴۲۶۰۸.....جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کے لئے اس (مصیبت زدہ) جیسا اجر ہے۔ترمذی، ابن ماجة عن ابن مسعود

کلام:.......الاتقان ۱۹۶۷، اسنی المطالب ۱۴۳۷۔

۴۲۶۰۹.....جس نے مصیبت زدہ کو دلاسا دیا تو اسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ترمذی عن ابی بردة

کلام:.......ضعیف الترمذی ۱۸۴، ضعیف الجامع ۵۶۹۵۔

۴۲۶۱۰.....میرے بعد لوگ میرے بارے میں ایک دوسرے کی تعزیت کریں۔ابو یعلیٰ، بیہقی فی شعب الایمان عن سھل بن سعد

۴۲۶۱۱.....چاہئے کہ مسلمان اپنے مصائب میں میری (وفات کی) مصیبت کی تعزیت کریں۔ابن المبارک عن القاسم مرسلاً

۴۲۶۱۲.....لوگو! جس مومن کو کوئی مصیبت پہنچے اسے چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت دور کرنے کے لئے میری (وفات کی) مصیبت جو اسے پہنچے گی اس کی تعزیت کرے، اس لئے کہ میری امت میں سے کسی کو میرے بعد میری (وفات کی) مصیبت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

ابن ماجة عن عائشة

۴۲۶۱۳.....موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے عرض کیا: جو مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: میں اسے اپنے (عرش کے) سایہ تلے جگہ دوں گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی بکرو عمران بن حصین

کلام:.......ضعیف الجامع ۴۰۶۷۔

۴۲۶۱۴.....جو اللہ تعالیٰ کا تھا وہ اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز اس کے ہاں ایک مقرر وقت تک ہے۔

مسند احمد، بیہقی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجة عن اسامة بن زید

۴۲۶۱۵.....جو مسلمان بھی اپنے کسی بھائی کی تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز شرافت کے کپڑے پہنائے گا۔

ابن ماجة عن عمرو بن حزم

کلام:.......تذکرۃ الموضوعات ۲۱۷، الضعیفة ۶۱۰۔

میت والوں کے لئے کھانا تیار کرنا

۴۲۶۱۶.....جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ انہیں ایسی مصیبت پہنچی جس نے انہیں کھانے سے غافل کر دیا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، حاکم عن عبداللہ بن جعفر

کلام:.......اسنی المطالب ۲۰۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲۔

۴۲۶۱۷.....جعفر کے گھر والے اپنی میت کے کام میں مشغول ہیں تو ان کے لئے کھانا تیار کرو۔ابن ماجة عن اسماء بنت عمیس

۴۲۶۱۸.....(ام سلمہ!) کہو! اے اللہ! میری اور اس کی بخشش فرما اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔

مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، نسائی عن ام سلمة

تشریح:.......یہ شرعی طریقہ ہے کہ اڑوس پڑوس یا رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ ماتمی گھر والوں کے لئے کھانے کا بندوبست کر دیں، اسی لئے میت کے گھر سے کھانا کھانا جائز نہیں کہ اس میں یہی کراہت ہے کہ میت والوں کو اپنی مصیبت پڑی ہوتی ہے اوپر سے آنے والوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرنا "یک نہ شد دو شد" کا مصداق ہے دور سے آنے والے مہمانوں کو چاہئے کہ وہ قریبی ہوٹل سے کھالیں، یا اگر میت کے کسی اور عزیز نے کھانے کا انتظام کیا ہے تو بہتر ورنہ بچنا افضل ہے۔

الاکمال

۴۲۶۱۹..... کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تیرا بہت اچھا بچہ ہوتا جو سب سے زیادہ عقلمند ہوتا؟ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تیرا بیٹا سب سے زیادہ جرأت مند ہوتا؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب بوڑھوں سے افضل اور سب کا سردار ہوتا؟ یا یہ کہ تجھے کہا جائے اس چیز کے ثواب بدلہ جنت میں چلے جاؤ جو ہم نے تجھ سے لی۔ (مسند احمد، البغوی وابن قانع وابن مندہ وابن عساکر عن حوشب کہ ایک شخص کا بیٹا فوت ہوگیا تو اس کے والد نے اس پر غم کا اظہار کیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا، قال ابن مندہ ھذا حدیث غریب وقال ابن السکن تفرد بہ ابن لھیعۃ وھو ضعیف وقال البغوی لم یرو حوشب غیر ھذا الحدیث)

۴۲۶۲۰..... اے اللہ! اس کے غم کو دلاسا دے اس کی مصیبت سے جو کمی ہوئی اسے پورا کر، اور اسے اس کے بدلہ بھلائی عطا کر۔

ابن سعد عن ضمرۃ بن حبیب مرسلاً

۴۲۶۲۱..... محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف، تم پر سلام ہو، میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں دعا وسلام کے بعد عرض احوال یہ ہے کہ تمہارا فلاں بیٹا، فلاں دن فوت ہوگیا اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو بڑھائے، اور تجھے غم کا انعام کرے اور مصیبت پر صبر کی توفیق دے اور آسائش پر شکر کرنا عطا کرے، ہماری جانیں ہمارے مال اور ہمارے اہل وعیال اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہیں۔ اور اس کی وہ مانگی ہوئی وہ چیزیں ہیں جو (ہمارے پاس) امانت ہیں۔ اور اس وقت ہم پر اس کا حق یہ ہے کہ جب ہمیں آزمائے تو صبر سے کام لیا جائے تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھی تعزیت لازم ہے کیونکہ غم کسی میت واپس نہیں کر سکتا اور نہ کسی وقت کو ٹال سکتا ہے اور افسوس بندوں پر آنے والے مصائب کو روک سکتا ہے۔ الخطیب عن ابن عباس، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۶۲۲..... جو کچھ اللہ نے لیا وہ اسی کا تھا اور جو باقی رکھا وہ بھی اسی کا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن الولید بن ابراھیم بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیہ عن جدہ

۴۲۶۲۳..... جس نے کسی مسلمان کی فوتگی کا سنا اور اس کے لئے دعائے خیر کی تو اللہ تعالیٰ اس کی جتنے لوگوں نے عیادت اور جتنے اس کے جنازہ کے ساتھ چلے ہوں گے ان کے برابر اسے ثواب ملے گا۔ دارقطنی فی الافراد وابن النجار عن ابن عمر

۴۲۶۲۴..... جس نے اپنے کسی مؤمن بھائی کی اس کی مصیبت میں تعزیت کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایسا سبز جوڑا پہنائے گا جس سے وہ زیبائش کرے گا، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ اس سے کیا زیبائش کرے گا؟ آپ نے فرمایا: لوگ اس پر رشک کریں۔

حاکم فی تاریخہ والخطیب ابن عساکر عن انس

کلام:..... الوضع فی الحدیث ج ۲ ص ۴۹۱، ۵۰۰۔

۴۲۶۲۵..... جس نے کسی غمزدہ کو تسلی دی، تو اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا، اور دوسری ارواح کے ساتھ اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا اور جس نے کسی میت کو کفن (خرید کر) پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے ریشمی لباس پہنائے گا۔ ابو الشیخ عن جابر، وفیہ الخلیل بن مرۃ

۴۲۶۲۶..... جس نے مصیبت زدہ کی تعزیت کی اسے جنت کی چادر اوڑھائی جائے گی۔ بیہقی فی الشعب عن ابی برزۃ

۴۲۶۲۷..... جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اسے جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ ترمذی وضعفہ ابو یعلی عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۱۸۳ ضعیف الجامع ۵۶۹۵۔

۴۲۶۲۸..... تعزیت ایک مرتبہ ہے۔ (یعنی کم از کم)۔ الدیلمی عن عثمان

۴۲۶۲۹..... جعفر کے گھرانے کے لئے کھانا بنانے سے غافل نہ ہونا کیونکہ وہ اپنی میت کی وجہ سے مشغول ہیں۔

مسند احمد، عن اسماء بنت عمیس

۴۲۶۳۰......جعفر کے گھرانے کے لئے کھانا بناؤ کیونکہ ان پر ایسی مصیبت ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے (ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر، بیہقی، ضیاء عن عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ نے فرمایا۔) (۴۲۶۱۶)

کلام:......اسنی المطالب ۲۰۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۲۔

باب چہارم......لمبی عمر کی فضیلت

کتاب کے لاحقے، اس کی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول......لمبی عمر کی فضیلت

۴۲۶۳۱......میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے چالیس سالہ لوگوں کے بارے میں (بخشش کا) سوال کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! (ﷺ) میں نے ان کی مغفرت کر دی، میں نے عرض کیا، پچاس سالہ کی؟ فرمایا: میں نے ان کی بخشش بھی کر دی، میں نے عرض کیا، ساٹھ سالہ؟ فرمایا: میں نے انہیں بھی بخش دیا، میں نے عرض کیا: اور ستر سالہ؟ فرمایا: اے محمد! مجھے اپنے بندہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسے ستر سال کی عمر دوں اور وہ میری عبادت کرتا ہو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا اور پھر میں اسے جہنم کا عذاب دوں، رہے کئی سالوں والے (جیسے) اسی سالہ اور نوے سالہ لوگ تو میں قیامت کے روز ان سے کہوں گا: جن لوگوں کو تم چاہتے ہو انہیں جنت میں ساتھ لے جاؤ۔

ابو الشیخ عن عائشۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۲۱۷۔

۴۲۶۳۲......بوڑھا شخص (اطاعت و تعظیم میں) اپنے گھر والوں میں ایسے ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔

الخلیلی فی مشیختہ و ابن النجار عن ابی رافع -

کلام:......الکشف الالٰہی ۴۸۴۔

۴۲۶۳۳......بوڑھا شخص اپنے گھر میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔ابن حبان فی الضعفاء و الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

کلام:......الاسرار المرفوعۃ ۲۵۳، ترتیب الموضوعات ۸۳۔

۴۲۶۳۴......اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ جب چالیس سال کی عمر تک پہنچ جاتا ہے تو میں اسے تین طرح کے مصائب سے عافیت دے دیتا ہوں، جنون برص اور کوڑھ سے، اور پچاس ۵۰ سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے آسان حساب لیتا ہوں، اور جب ساٹھ ۶۰ سال کی عمر کا ہو جاتا ہے تو انابت و رجوع کو اس کا محبوب (عمل) بنا دیتا ہوں، اور جب ستر ۷۰ سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اسی ۸۰ سال کا ہوتا ہے تو میں اس کی نیکیاں لکھ لیتا اور اس کی برائیاں ختم کر دیتا ہوں، اور جب نوے ۹۰ سال کا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں (یہ) اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کا قیدی ہے، پس اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس شفاعت قبول کی جاتی ہے۔الحکیم عن عثمان

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۴۳، المغیر ۱۰۴۔

۴۲۶۳۵......جب بھی مسلمان کی عمر بڑھتی ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔طبرانی فی الکبیر عن عوف ابن مالک

کلام:......ضعیف الجامع ۴۲۶۲۔

۴۲۶۳۶......کیا یہ شخص اس (فوت ہونے والے) کے بعد ایک سال تک (زندہ) نہیں رہا یوں اس نے رمضان (کا مہینہ) پایا اور اس کے روزے

رکھے، اور سال میں اتنی نمازیں اور اتنے سجدے کئے، تو ان دونوں کے درمیان (اجر کا) اتنا ہی فرق ہے جتنا مشرق و مغرب کے مابین ہے۔
ابن ماجة، ابن حبان، بیھقی فی السنن عن طلحة

۴۲۶۳۷... اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی کسی عمر رسیدہ مؤمن سے افضل نہیں، اس کی تکبیر تحمید اور تہلیل کی وجہ سے۔ مسند احمد عن طلحة

۴۲۶۳۸... اللہ تعالیٰ اسّی سالہ (لوگوں) کو پسند کرتا ہے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۹۵۔

۴۲۶۳۹... اللہ تعالیٰ ستر سالہ (لوگوں) کو پسند کرتا اور اسّی سالہ (لوگوں) سے حیا کرتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن علی

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۶۹۶۔

۴۲۶۴۰... جس مسلمان کا اسلام (کی حالت) میں ایک بال سفید ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ ایک نیکی لکھتا اور اس کی ایک برائی دور کرتا ہے۔
ابو داؤد عن ابن عمرو

مؤمن کے بال سفید ہونا نور ہے

۴۲۶۴۱... جس کا اسلام ایک بال سفید ہوا تو قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا۔ ترمذی، نسائی عن کعب مرة

کلام:...... ذخیرة الحفاظ ۵۳۷۰۔

۴۲۶۴۲... جس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک بال سفید ہوا تو قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا۔
مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن عمرو بن عنبسة

۴۲۶۴۳... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں عمر رسیدہ مؤمن سب سے افضل ہوگا۔ فردوس عن جابر

کلام:...... ضعیف الجامع ۱۰۴۱۔

۴۲۶۴۴... اللہ تعالیٰ سفید بال والے (بوڑھے) سے حیا کرتا ہے جب وہ درست روسنت کو تھامنے والا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اسے نہ دے۔ ابن النجار عن انس

۴۲۶۴۵... تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے، اگر چہ وہ نیکوکار ہو کیونکہ ہوسکتا ہے اس کی عمر بڑھ جائے اور اگر چہ گنہگار ہو اس واسطے کہ ہوسکتا ہے اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی ھریرة

۴۲۶۴۶... اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لمبی عمر (پانا) سعادت ہی سعادت ہے۔ القضاعی فردوس، عن ابن عمر

کلام:...... ضعیف الجامع ۳۳۴۴، الضعیفة ۲۲۰۷۔

۴۲۶۴۷... جن لوگوں کی عمریں دراز اور اعمال اچھے ہوں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ حاکم عن جابر

۴۲۶۴۸... لوگوں میں کا بہترین شخص ہے وہ جس کی عمر دراز اور عمل اچھا ہو۔ مسند احمد، ترمذی عن عبداللہ بن بسر

۴۲۶۴۹... لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو اور جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو وہ بدترین شخص ہے۔
مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی بکرة

۴۲۶۵۰... اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر طویل اور اس کا عمل اچھا ہو۔ طبرانی فی الکبیر حلیة الاولیاء عن عبداللہ بن بسر

کلام:...... تذکرة الموضوعات ۲۰۰۔

۴۲۶۵۱... اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لمبی عمر سعادت مندی ہے۔ خطیب عن المطلب عن ابیه

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۰۰، الشذرة ۵۷۳۔

الاکمال

۴۲۶۵۲ ..... کیا میں تمہیں تمہارے اچھے لوگ نہ بتاؤں! تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز اور اعمال اچھے ہوں۔

عبد بن حمید وابن زنجویه، حاکم عن جابر. ابن زنجویه بیهقی عن ابی هریرة

۴۲۶۵۳ ..... کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں میں سے اچھے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی اور اعمال سب سے اچھے ہوں۔ حاکم، بیهقی عن جابر

۴۲۶۵۴ ..... کیا میں تمہیں تمہارے اچھے لوگ نہ بتاؤں؟ تمہارے اچھے لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہوں اور اعمال سب سے اچھے ہوں۔

ابن حبان عن ابی هریرة

۴۲۶۵۵ ..... اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مؤمن شخص سے افضل کوئی نہیں جسے اسلام میں زیادہ عمر دی گئی، اس کی تکبیر تسبیح اور لا الہ الا اللہ کی وجہ سے۔

مسند احمد وعبد بن حمید عن طلحة

۴۲۶۵۶ ..... جس شخص کو اسلام میں لمبی عمر دی گئی اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بڑے اجر والا نہیں۔ نسائی، ضیاء عن شداد بن الهادی

۴۲۶۵۷ ..... یہ آدمی کی سعادت ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اسے انابت کی توفیق دی جائے۔ ابو الشیخ عن جابر

۴۲۶۵۸ ..... جب بھی انسان کی عمر دراز ہوئی تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۴۲۶۵۹ ..... بندہ جب چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین مصیبتوں سے محفوظ کر دیتا ہے پاگل پن، کوڑھ اور برص سے، پس جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب کم کر دیتا ہے۔ اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پسندیدہ اعمال میں اپنی طرف انابت کی توفیق دیتا ہے اور ستر سال کا ہو جائے تو آسمان والے (فرشتے) اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور جب اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں برقرار رکھتا اور اس کی برائیاں مٹا دیتا ہے اور جب نوے سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرماتا ہے اور آسمان سے ایک آواز دینے والا اسے آواز دیتا ہے: یہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے۔ ابو یعلی، خطیب عن انس

اللہ کی قیدی کی سفارش

۴۲۶۶۰ ..... بندہ جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کی بلائیں دور کر دیتا ہے، جنون، کوڑھ اور برص۔ اور جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اسے انابت ورجوع کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر برس کا ہو جاتا ہے تو اس کی برائیاں مٹا دی جاتی اور نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں اور جب نوے برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہوتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن ابی بکر الصدیق

۴۲۶۶۱ ..... بندہ جب چالیس کی عمر کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں سے محفوظ کر لیتا ہے جنون، کوڑھ، اور برص سے، پھر جب پچاس سال کا ہوتا ہے، اور وہ زمانہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب ہلکا کر دیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے۔ جو قوت کا خاتمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک اعمال میں اسے انابت کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر سال کا ہوتا ہے۔ جو کئی سال ہیں۔ آسمان والے اسے پسند کرنے لگتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے جو بڑھاپے کی عمر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں لکھ لیتا اور اس کی برائیوں سے درگزر فرماتا ہے اور جب نوے برس کا ہوتا ہے، جو فنا ہے اور عقل زائل ہو چکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور آسمان والے اسے اللہ تعالیٰ کا قیدی کہتے ہیں۔ پھر جب سو سال کا ہو جاتا ہے تو اس کا نام "زمین میں اللہ تعالیٰ کا ردکا ہے" رکھ دیا جاتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ زمین میں اپنے جلیس (قیدی) کو عذاب نہ دے۔الحکیم عن ابی ھریرۃ
کلام:۔۔۔۔۔۔اللآ لی ۱/۱۴۲، ۱۴۳۔

چالیس سال سے زائد عمر والے مسلمان

۴۲۶۶۲۔۔۔۔۔۔چالیس سال والے سے کئی قسم کی بیماریاں اور مصیبتیں کوڑھ، برص اور ان جیسی دوسری چیزیں دور کردی جاتی ہیں۔اور پچاس سال والے شخص کو اللہ تعالیٰ انابت ورجوع کی توفیق دیتا ہے اور ساٹھ سال والے سے عذاب ہلکا کر دیتا ہے اور ستر سال والے کو اللہ تعالیٰ اور آسمانی فرشتے پسند کرتے ہیں۔اور اسی سال والے کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں نہیں لکھی جاتیں، اور نوے سال والے کو زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی کہا جاتا ہے اور اپنے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔الدیلمی عن انس

۴۲۶۶۳۔۔۔۔۔۔جس مسلمان کی بھی اسلام میں چالیس سال عمر ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کی مصیبتیں دور کردیتا ہے جذام، جنون اور کوڑھ، پس جب وہ پچاس برس کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کردیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں انابت عطا کردیتا ہے اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور آسمانی فرشتے اسے پسند کرتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول فرماتا اور اس کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیتا ہے اور ”زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی“ اس کا نام رکھا جاتا ہے اور اس کی ذات اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔
الحکیم، ابویعلی عن انس

۴۲۶۶۴۔۔۔۔۔۔جب مسلمان شخص چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کردیتا ہے، جنون، جذام اور کوڑھ۔
الحکیم عن ابی بکر

۴۲۶۶۵۔۔۔۔۔۔جس شخص کی عمر (حالت) اسلام میں چالیس سال ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کردیتا ہے جنون، جذام اور کوڑھ۔ابن النجار عن انس

۴۲۶۶۶۔۔۔۔۔۔جب بندہ ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے تو اس نے عمر میں اللہ تعالیٰ کے ہاں معذرت کردی۔
عبد بن حمید فی تفسیرہ والروٰیانی وابن مردویہ، ضیاء عن سھل بن سعد

۴۲۶۶۷۔۔۔۔۔۔بے شک اللہ تعالیٰ نے ساٹھ اور ستر سال والے کو معذور قرار دیا۔ابن جریر عن ابی ھریرۃ

۴۲۶۶۸۔۔۔۔۔۔جسے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کی عمر دی تو اسے زندگی میں معذور قرار دیا۔الرامھرمزی فی الامثال عن ابی ھریرۃ

۴۲۶۶۹۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اسی سال والوں کو پسند کرتا ہے۔حاکم عن ابن عمر
کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۶۹۵۔

۴۲۶۷۰۔۔۔۔۔۔بندہ جب اسی سال کا ہوتا ہے تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے اس کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔
ابویعلی عن انس
کلام:۔۔۔۔۔۔اللآ لی ج ۱ ص ۱۴۵۔

۴۲۶۷۱۔۔۔۔۔۔اس امت کا جو شخص اسی سال کا ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا بدن جہنم کے لئے حرام کردے گا۔ابن النجار عن انس
کلام:۔۔۔۔۔۔اللآ لی ج ۱ ص ۱۴۷۔

۴۲۶۷۲۔۔۔۔۔۔اس امت کا جو شخص اسی سال کا ہوا تو نہ اسے پیش کیا جائے گا اور نہ اس سے حساب لیا جائے گا (بلکہ) اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجا۔حلیۃ الاولیاء عن عائشۃ

کلام :...... ترتیب الموضوعات ۹۷، ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۸۔

۴۲۶۷۳..... یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے حیا کا درجہ رکھتی ہے کہ وہ اپنے کسی بندے یا بندی کو جس نے بحالت اسلام لمبی عمر پائی، عذاب دے۔
الخطیب عن جریر

۴۲۶۷۴..... یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاں حیاوالی ہے کہ وہ اپنے کسی بندے یا بندی کو عذاب دے جنہوں نے اسلام میں لمبی عمر پائی۔
ابن النجار عن انس

۴۲۶۷۵..... جس کا بحالت اسلام ایک بال سفید ہوا تو ہر بال کے بدلے اس کی نیکی لکھی جائے گی اور اس کی ایک برائی مٹائی جائے گی۔
مقاتل بن سلیمان فی کتاب العجائب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۲۶۷۶ جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پھینکا تو اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کیا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۲۶۷۷..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو وہ قیامت کے روز اس کے لئے نور کا سبب ہوگا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی تیر پھینکا تو گویا اس نے غلام آزاد کیا۔ بیہقی عن کعب بن عجرۃ

۴۲۶۷۸..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے ایسا نور ہوگا جس کی روشنی آسمان وزمین کے خلا کو روشن کردے گی اور تب تک نہیں بجھے گی یہاں تک کہ وہ اسے اکھیڑ دے اور اسے ایسے کھینچ کر جنت میں داخل کردے گا جیسے اونٹنی کو مہار سے کھینچ کر لے جایا جاتا ہے۔
ابو الشیخ عن ابی الدرداء

۴۲۶۷۹..... جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے ایک نیکی ہے اور جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوا تو اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگا۔ ابن عساکر عن جابر

اللہ تعالیٰ بوڑھے مسلمان سے شرماتا ہے

۴۲۶۸۰..... مجھے جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال، اپنی وحدانیت اور اپنی بلندشان، اپنی مخلوق پر اپنی فوقیت اور اپنے عرش پر اپنے اقتدار کی قسم! میں اپنے بندے اور اپنی بندی کو اسلام میں لمبی عمر دوں اور پھر انہیں عذاب دوں،؟ اس کے بعد آپ ﷺ رونے لگے، کسی نے کہا: یارسول اللہ! آپ کیوں رورہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس شخص پر رورہا جس سے اللہ تعالیٰ حیا کریں اور وہ اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی) سے حیا نہیں کرتا۔ الخلیلی والرافعی عن انس

کلام :...... ج اص ۱۳۳۔

۴۲۶۸۱......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! سفید بال میرے (پیدا کردہ) نور کا حصہ ہے اور مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اپنے (پیدا کردہ) نور اپنی آگ کے ذریعہ عذاب دوں، سو (اے انسان!) مجھ سے حیا کر! ابو الشیخ عن انس

۴۲۶۸۲..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے اس بندے اور بندی سے حیا کرتا ہوں جو حالت اسلام میں (اس طرح) بوڑھے ہوں کہ بندہ کی داڑھی اور بندی کے سر کے بال سفید ہوجائیں پھر میں انہیں جہنم کا عذاب دوں۔ ابویعلی عن انس

۴۲۶۸۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! مجھے اپنی سخاوت اور اپنی مخلوق کی مجھ تک محتاجی کی قسم! مجھے اپنی بلندشان کی قسم! مجھے اپنے بندے اور بندی سے حیا آتی ہے جو اسلام کی حالت میں بوڑھے ہوگئے ہوں اور میں انہیں عذاب دوں۔

پھر آپ علیہ السلام رونے لگے: کسی نے کہا: یارسول اللہ! آپ کیوں رورہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اس شخص کی وجہ سے رورہا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ حیا کریں اور وہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہ کرے۔

ابن حبان فی الضعفاء بیہقی فی الزھد والرافعی عن انس، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۶۸۴..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میرا بندہ اور بندی حالت اسلام میں بوڑھے ہوجائیں اور میں پھر انہیں عذاب دوں میں معاف کرنے میں بہت عظیم ہوں اس سے کہ اپنے بندہ پر پردہ ڈال کر پھر اسے رسوا کروں اور بندہ جب تک مجھ سے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے میں اسے معاف کرتا رہتا ہوں۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب العمر والحکیم، ابن حبان فی الضعفاء وابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابن عساکر، عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۲۶۸۵..... تو اس کی نماز کے بعد اس کی نمازیں اور اس کے روزوں کے بعد اس کے روزے اور اس کے اعمال بعد اس کے اعمال، ان دونوں کے درمیان اتنا ہی فرق ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد طیالسی، مسند احمد ابوداود، نسائی، بیہقی عن عبید بن خالد السلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا ان میں سے ایک شہید ہوگیا اور دوسرا اس کے بعد کسی جمعہ فوت ہوا، تو ہم لوگ کہنے لگے: اے اللہ! اسے اپنے ساتھی کے ساتھ ملا دے تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

فصل ثانی..... کتاب الموت سے ملحقہ امور اور متفرقات

۴۲۶۸۶..... یا تو راحت پانے والا ہے یا اس سے (لوگوں کو) راحت ملے گی مؤمن بندہ دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں جا کر آرام وراحت پاتا ہے اور فاجر شخص سے لوگ، شہر درخت او جانور راحت پاتے ہیں۔ مسند احمد، بیهقي، نسائي عن ابی قتادة

۴۲۶۸۷..... میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، اس کے اہل وعیال، اس کا مال اور اسکا عمل، تو ان میں سے دو تو واپس آجاتے ہیں جب کہ ایک باقی رہ جاتا ہے، اس کے اہل وعیال اور مال تو واپس آجاتے ہیں اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائي عن انس

۴۲۶۸۸..... مؤمنین کی ارواح جنت کے سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں جو جنتی درختوں پر ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ان کے جسموں کی طرف واپس کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک وام مبشر

۴۲۶۸۹..... مؤمنوں کی روحیں ساتویں آسمان پر ہوتی ہیں وہ جنت میں اپنے ٹھکانوں کو دیکھتی ہیں۔ فردوس عن ابی هريرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۸۴، الضعیفۃ ۲۱۵۱۔

۴۲۶۹۰..... مؤمنوں کی روحیں (گویا) سبز پرندے ہیں جو جنتی درختوں سے منسلک ہوتے ہیں۔

ابن ماجة عن ام مبشر بنت البراء بن معرور وکب بن مالک

۴۲۶۹۱..... مؤمن کی روح تو جنت کے درخت کا پرندہ ہے (وہ اسی طرح رہے گی) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اٹھائے۔

مالک، مسند احمد، نسائي، ابن ماجة، ابن حبان عن کعب بن مالک

۴۲۶۹۲..... روحیں ایسے پرندے ہو جاتی ہیں جو درختوں پر بیٹھتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا، تو ہر روح اپنے بدن میں چلی جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن ام هانی

۴۲۶۹۳..... جتنا گناہ زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کا ہے اتنا ہی مردہ کی ہڈی توڑنے کا ہے۔ ابن ماجة عن ام سلمة

کلام:..... الاتقان ۱۳۰۴، حسن الاثر ۳۰۳، ضعیف الجامع ۳۵۶۔

اسی حدیث کے پیش نظر وہ لوگ آگاہ رہیں جو ڈاکٹری کا کورس کرنے کے دوران بعض لاوارث لاشوں کے ڈھانچوں کو استعمال کرتے ہیں۔

۴۲۶۹۴..... مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسا اس کی زندگی میں اس کی ہڈی توڑنا۔ مسند احمد ابو داؤد، ابن ماجة عن عائشة

۴۲۶۹۵..... ہر چیز کی کٹائی کا ایک وقت ہے اور میری امت کی کٹائی ساٹھ سے ستر کے درمیان (والی عمر) ہے۔ ابن عساکر عن انس

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۲۱۔

۴۲۶۹۶..... آرزوؤں کے مڈبھیڑ ساٹھ اور ستر کے درمیان (والی عمر) ہے۔ الحکیم عن ابی هريرة

کلام:......اسنی المطالب ۱۳۱۱، کشف الخفاء ۴۲۳۔

۴۲۶۹۷......میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر کے درمیان ہوں گی اوران سے زیادہ کم عمر والا وہ ہوگا جسے اس سے مختصر عمر دی جائے۔ ترمذی

کلام:......اسنی المطالب ۲۲۴۰، الاتقان ۲۱۷۔

۴۲۶۹۸......جو لوگ ستر (سال) تک پہنچ جائیں میری امت کے ایسے لوگ بہت کم ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۲۶۹۹......ستر سال والے میری امت کے بہت کم لوگ ہوں گے۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۳، الشذرۃ ۱۱۶۔

۴۲۷۰۰......میری امت کی عمریں (اوسطاً) ساٹھ سے ستر تک ہوں گی۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام:......الشذرۃ ۱۱۶، المقاصد الحسنۃ ۱۳۰۔

۴۲۷۰۱......جس کی موت رمضان کے آخر میں ہوئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس کی موت عرفہ کے آخر میں ہوئی وہ جنت میں جائے گا، اور جس کی موت صدقہ کرتے ہوئی وہ جنت میں جائے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۵۸۷۹۔

۴۲۷۰۲......ناگہانی موت اللہ تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، عن عبید ابن خالد

غیر مسلم کے لئے کہ اسے توبہ وایمان کی توفیق نہ ملی۔

کلام:......التنکیت والافادۃ ۱۸۰، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۹۔

۴۲۷۰۳......ناگہانی موت مؤمن کے لئے راحت اور فاجر کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی نشانی ہے۔ مسند احمد، بیھقی فی السنن عن عائشۃ

کلام:......اسنی المطالب ۱۵۴۱۔

۴۲۷۰۴......جب تم مردوں کے پاس آیا کرو تو ان کی آنکھیں بند کردیا کرو، کیونکہ آنکھ روح کا پیچھا کرتی ہے اور اچھی بات کہا کرو، اس واسطے کہ فرشتے اس بات پر آمین کہتے ہیں جو میت کے گھر والے کہتے ہیں۔ مسند احمد، حاکم عن شداد بن اوس

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۲، المشروعۃ ۴۸۔

زبان حق نقارۂ خداوندی ہے

۴۲۷۰۵......جس کی تم لوگ اچھائی بیان کروگے اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔ اور جسے تم برا کہوگے اس کے لئے جہنم واجب ہوجائے گی تم لوگ (صحابہ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن انس

۴۲۷۰۶......واجب ہوگئی، تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ ترمذی، ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۰۷......آسمان میں فرشتے اور زمین میں تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ مسند احمد، بیھقی نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۰۸......زمین میں تم اور آسمان میں فرشتے اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمۃ بن الاکوع

۴۲۷۰۹......جب کسی امت کے چالیس یا ان سے زیادہ افراد کسی بات کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گواہی قبول کرلے گا۔

طبرانی فی الکبیر والضیاء عن والد ابی الملیح

کلام:......ضعیف الجامع ۵۶۳۔

۴۲۷۱۰......جس مسلمان کی نماز جنازہ میں تین مسلمان ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ کسی نے کہا: اگرچہ دو ہوں، آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔ ترمذی عن عمر

۴۲۷۱۱ جب تمہارا کوئی دوست فوت ہوجائے تو اس (کی برائیاں) کو چھوڑ دو اس کی عیب جوئی نہ کرو۔ ابو داؤد عن عائشة

کلام:......التی لا اصل لہا فی الاحیاء ۳۸۴، ذخیرۃ الحفاظ ۴۱۷۔

۴۲۷۱۲......اپنے مردوں کو صرف بھلائی سے یاد کرو۔ نسائی عن عائشة

۴۲۷۱۳......مردوں کو برا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ حاکم عن زید بن ارقم

۴۲۷۱۴......مردوں کو گالیاں نہ دیا کرو، کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا اس تک وہ پہنچ چکے۔ مسند احمد، بخاری، نسائی عن عائشة

۴۲۷۱۵......مردوں کو گالیاں نہ دو ورنہ زندوں کو تکلیف دو گے۔ مسند احمد، ترمذی عن المغیرة

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۹۲۔

۴۲۷۱۶......ہر مرنے والا افسوس کرتا ہے اگر نیک ہو تو اسے افسوس ہوتا ہے کہ نہ ہوتا تو اس کی عمر بڑھ جاتی، اور اگر برا ہو تو اسے افسوس ہوتا کہ نہ ہوتا تو وہ برائی سے (ہاتھ) کھینچ لیتا۔ ترمذی عن ابی ھریرة

کلام:......ضعیف الترمذی ۴۲۰، ضعیف الجامع ۵۱۴۶۔

۴۲۷۱۷......ہر مسلمان بندہ کے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازہ سے اس کا رزق آتا ہے اور ایک دروازے سے اس کا عمل اور کلام داخل ہوتا ہے پس جب وہ اسے گم پاتے ہیں (یعنی اس کی وفات ہوجاتی ہے) تو وہ اس پر روتے ہیں۔ ابو یعلی، حلیة الاولیاء عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۵۱۹۷۔

۴۲۷۱۸......ہر مؤمن کے لئے دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازہ سے اس کا عمل چڑھتا ہے اور ایک دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے پس جب وہ فوت ہوجاتا ہے تو وہ دونوں اس پر روتے ہیں۔ ترمذی عن انس

۴۲۷۱۹......موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ ابن ماجه عن خباب

۴۲۷۲۰......کسی عمل کرنے والے کے عمل پر خوش نہ ہو اس کے خاتمہ کا انتظار کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۲۷۲۱......جس کی جس حالت پر موت ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اسی پر اٹھائے گا۔ مسند احمد، حاکم عن جابر

۴۲۷۲۲......ہر بندے کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہوگی۔ مسلم ابن ماجه عن جابر

۴۲۷۲۳......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی کسی زمین میں روح قبض کرنا چاہتے ہیں تو وہاں اس کا کوئی کام بنا دیتے ہیں۔
مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی ھریرة

جہاں اللہ تعالیٰ مقدر فرمائے وہیں موت آئے گی

۴۲۷۲۴......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی موت کا کسی زمین میں فیصلہ فرماتے ہیں تو اس کی وہاں کوئی ضرورت بنا دیتے ہیں۔
ترمذی، حاکم عن مطر بن عکامس، ترمذی عن ابی عزة

کلام:......الاتقان ۱۱۹، الفوائد المجموعة ۸۳۳۔

۴۲۷۲۵......جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں (لکھی) ہوتی ہے تو وہ کسی کام سے وہاں آجاتا ہے پس جب آخری قدم پر پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کرلیتے ہیں، قیامت کے دن وہ زمین کہے گی: اے میرے رب! یہ وہ امانت ہے جو آپ نے میرے سپرد کی تھی۔
ابن ماجه و الحکیم، حاکم عن ابن مسعود

۴۲۷۲۶......اللہ تعالیٰ جس بندے کی موت کسی زمین میں مقرر فرماتا ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا فرما دیتا ہے۔
طبرانی فی الکبیر و الضیاء عن اسامة بن زید

کلام:۔۔۔۔۔۔کشف الخفاء ۲۲۰۳۔

۴۲۷۲۷۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ روح سے فرماتا ہے: نکل! روح کہتی ہے میں ناخوشی سے نکل رہی ہوں۔حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۲۸۔۔۔۔۔جس مٹی سے اسے پیدا کیا گیا اسی مٹی میں اسے دفن کیا گیا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

الاکمال

۴۲۷۲۹۔۔۔۔۔جب اللہ تعالیٰ کسی زمین میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں تو اس کا اس زمین میں کوئی کام بنا دیتے ہیں جہاں بالآخر وہ پہنچ جاتا ہے۔حاکم عن مطر بن عکامس

۴۲۷۳۰۔۔۔۔۔جس زمین میں اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت مقرر کرتا ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا فرما دیتا ہے۔حاکم عن مطر بن عکامس

۴۲۷۳۱۔۔۔۔۔میری امت کے ستر سال والے بہت کم ہیں۔الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۳، الشذرۃ ۱۱۶۔

۴۲۷۳۲۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی روح کسی زمین میں قبض کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی اس زمین کی جانب کوئی ضرورت پیدا فرما دیتے ہیں۔مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، حاکم، حلیۃ الاولیاء، طبرانی فی الکبیر عن ابی عزۃ الھذلی، حاکم، بیھقی عن عروۃ بن مضرس، حاکم عن جندب بن سفیان البجلی

۴۲۷۳۳۔۔۔۔۔جب تم میں سے کسی کی موت کسی (مخصوص) زمین میں ہوتی ہے تو وہ وہاں کسی کام سے جا پہنچتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۴۲۷۳۴۔۔۔۔۔جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں ہونا ہوتی ہے تو اس کی وہاں کوئی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ وہاں کا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنے آخری قدم پر پہنچتا ہے تو اس کی روح قبض کر لی جاتی ہے قیامت کے روز زمین کہے گی: یہ وہ امانت ہے جو آپ نے میرے حوالہ کی تھی۔حاکم عن ابن مسعود

فرشتے اعمال پوچھتے ہیں، لوگ ترکہ

۴۲۷۳۵۔۔۔۔۔مردہ مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔اس نے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں اس نے کیا چھوڑا؟ بیھقی والدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۲۷۳۶۔۔۔۔۔جب بندہ کی روح قبض کر لی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے رحمت والے بندے اس سے یوں ملتے ہیں جیسے لوگ دنیا میں کسی خوشخبری دینے والے سے ملتے ہیں، پھر وہ اس کی طرف سوال کرنے کے لئے متوجہ ہوتے ہیں، فلاں کا کیا ہوا؟ تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں اپنے بھائی کو آرام کر لینے دو کیونکہ وہ دنیا میں مشقت میں تھا چنانچہ وہ پھر اس سے پوچھنے کے لئے متوجہ ہوتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا؟ اور فلانی کا کیا بنا؟ کیا اس کی شادی ہوگئی؟

یہیں اگر وہ اس سے اس شخص کے متعلق پوچھتے جس کا اس سے پہلے انتقال ہو چکا تھا تو وہ کہتا ہے: کہ وہ فوت ہو گیا، تو وہ کہتے انا للہ وانا الیہ راجعون، اسے اس کے ٹھکانے بھڑکتی آگ میں پہنچا دیا گیا، تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے اور کیا ہی بری تربیت کرنے والی ہے، پھر ان کے سامنے ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے جب وہ کوئی نیکی دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ تیری نعمت تیرے بندے پر ہے اسے پورا کر اور جب کوئی برائی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اے اللہ! اپنے بندہ کی لغزش معاف فرما۔

ابن المبارک فی الزھد عن ابی ایوب الانصاری

۴۲۷۳۷..... جب کوئی بندہ مرجاتا ہے تو اس کی روح مومنوں کی ارواح سے ملتی ہے۔ تو وہ اس سے کہتی ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ مرگیا، تو وہ لوگ کہتے ہیں اسے اس کے ٹھکانے جہنم میں پہنچادیا گیا، وہ براہی ٹھکانا ہے اور بری جگہ ہے تربیت کی۔

حاکم عن الحسن مرسلاً

۴۲۷۳۸..... مومن کی روح جب قبض ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے رحمت والے بندوں سے ایسی ملتی ہے جیسے دنیا والے کسی خوشخبری دینے والے سے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں: اپنے ساتھی کو کچھ دیر ستالینے دو کیونکہ وہ سخت مشقت میں تھا، پھر اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ فلانی نے کیا کیا؟ کیا اس نے شادی کرلی؟ پھر جب وہ اس شخص کے متعلق پوچھتے ہیں جس کا اس سے پہلے انتقال ہو چکا ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: کہ یہ تو بڑے عرصہ کی بات ہے اس کا مجھ سے پہلے انتقال ہوگیا تھا، تو وہ کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون، اسے اس کے ٹھکانے جہنم میں پہنچادیا گیا، تو وہ کیا ہی برا ٹھکانا اور کیا ہی بری تربیت گاہ ہے۔ اور تمہارے اعمال تمہارے رشتہ داروں اور عزیز کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جو آخرت میں ہوتے ہیں اگر کوئی اچھا عمل ہو تو وہ خوش ہوتے اور خوشی مناتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ تیرا فضل وانعام ہے جسے اس پر پورا فرما اور اسے اسی پر موت دے۔

اور جب برے شخص کا عمل ان کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں: اے اللہ! اسے نیک عمل کی سوجھا، جس کے ذریعہ تو راضی ہو اور تیری قربت کا ذریعہ ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب

کلام:..... الضعیفة ۸۶۴۔

۴۲۷۳۹..... اپنے برے اعمال کے ذریعہ اپنے مردوں کو رسوانہ کرو کیونکہ وہ تمہارے قبروں والے رشتہ داروں کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:..... الاتقان ۲۳۰۴، اسنی المطالب ۱۶۹۰۔

۴۲۷۴۰..... آگاہ رہو دنیا صرف مکھی کے برابر رہ گئی جو اس کی فضا میں گھوم رہی ہے، اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جو قبروں میں ہیں اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! کیونکہ تمہارے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ حاکم عن النعمان بن بشیر

کلام:..... الضعیفة ۴۴۳۔

۴۲۷۴۱..... دنیا کا صرف مکھی جتنا حصہ رہ گیا ہے جو اس کی فضا میں گھوم رہی ہے اور اپنے قبروں والے بھائیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کیونکہ تمہارے اعمال ان کی سامنے پیش ہوتے ہیں۔ الحکیم وابن لال عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۴۲..... جب مومن مرجاتا ہے تو اس کے پڑوسیوں میں سے دو شخص یہ کہہ دیں کہ ہمیں تو اس کی بھلائی کا ہی علم ہے اور جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کے برخلاف ہو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کی گواہی میرے بندے کے بارے میں قبول کرلو اور میرے علم کے بارے میں درگزر سے کام لو۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

یعنی اگرچہ میں نے تمہیں اس کے برعکس حکم دیا تھا لیکن اب اس طرح کرو۔

۴۲۷۴۳..... جو مسلمان اس حال میں مرے کہ اس کی (نماز جنازہ میں) گواہی چار ایسے شخص دیں جو اس کے زیادہ قریبی گھروں والے ہوں: کہ ہمیں تو صرف اس کی بھلائی کا علم ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمہارے علم کو قبول کرلیا اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں وہ اس کے لئے بخش دیں۔

مسند احمد، ابو یعلی ابن حبان، حاکم، حلیة الاولیاء، بیھقی، ضیاء عن انس

۴۲۷۴۴..... جو مسلمان اس حال میں مرے کہ اس کے پڑوس کے انتہائی قریبی شخص گواہی دیں کہ ہمیں اس کے بارے صرف بھلائی کا علم ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: گواہ رہنا کہ میں نے ان دونوں کی گواہی قبول کرلی اور جس چیز کا انہیں علم نہیں (یعنی مردہ کی خطائیں) میں نے ان کی بخشش کردی۔ الخطیب عن انس

کلام:..... المتناھیة ۱۴۹۴۔

جس میت کی تین آدمی اچھی گواہی دیں

۴۲۷۴۵۔۔۔۔۔جس مسلمان کی فوتگی پر اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تین آدمی اس کے بارے میں بھلائی کی گواہی دیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندوں کی گواہی ان کے علم کے مطابق قبول کر لی، اور اس میت کے بارے مجھے علم ہے میں نے اسے بخش دیا۔

مسند احمد عن ابی هریرة

۴۲۷۴۶۔۔۔۔۔جس مسلمان کے بارے چار مسلمان بھلائی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، کسی نے کہا: اگر چہ تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، کسی نے عرض کیا: اگر چہ دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان عن عمر

۴۲۷۴۷۔۔۔۔۔جب کسی مؤمن کی وفات ہوتی ہے تو زمین کے حصے خوش ہوتے ہیں ہر ٹکڑا یہ تمنا کرتا ہے کہ اسے اس میں دفن کیا جائے، اور جب کافر مرتا ہے تو زمین تاریک ہو جاتی ہے اور زمین کا ہر ٹکڑا اس شخص کو اپنے ہاں دفن کئے جانے سے اللہ تعالیٰ کا پناہ طلب کرتا ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر

۴۲۷۴۸۔۔۔۔۔جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہو، اور ہر گھڑی اس سے مغفرت طلب کرو۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن انس

۴۲۷۴۹۔۔۔۔۔جب نیک شخص کو اس کی (جنازہ کی) چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے چلو! اور جب برے شخص کو اس کی چارپائی رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: افسوس! مجھے کہاں لے جا رہو۔ مسند احمد، نسائی عن ابی هریرة

۴۲۷۵۰۔۔۔۔۔جب مؤمن کو اس کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے، ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جاؤ گے؟ بیھقی عن ابی هریرة

۴۲۷۵۱۔۔۔۔۔میت (کی روح) اسے غسل دینے والے، کفنانے والے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچان رہی ہوتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۴۲۷۵۲۔۔۔۔۔مؤمنوں کی روحیں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہوتی ہیں جیسے زراری۔ ابن النجار عن ابن عمر

۴۲۷۵۳۔۔۔۔۔روحیں پرندے ہیں جو درختوں پہ رہتے ہیں جب قیامت کا روز ہوگا تو ہر روح اپنے بدن میں داخل ہو جائے گی۔

ابن سعد عن ام هانی الانصاریة

۴۲۷۵۴۔۔۔۔۔روحیں پرندوں (جیسی) ہوں گی جو درختوں پر رہتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔

ابن عساکر عن ام مبشر امراة ابی معروف

نفس مطمئنہ

۴۲۷۵۵۔۔۔۔۔تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! نفس مطمئنہ جنت کا سبز رنگ کا پرندہ ہے جیسے پرندے درختوں کی چوٹی پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح وہ بھی ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ (ابن سعد عن ام بشر بن البراء ان سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں؟ تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔)

۴۲۷۵۶۔۔۔۔۔پہلے لوگوں کی باتوں میں بڑی عجیب بات ہے مجھے گود لینے والے ابو کبشہ خزاعہ کے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سلول بن حبشیہ جوان کے قابل اتباع سردار تھے کو دفن کرنے کا ارادہ کیا، فرمایا: انہوں نے گہرائی میں ایک گڑھا کھودا جس کا ایک دروازہ تھا، تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ تخت پہ گہرے گندمی رنگ کا گھنی داڑھی والا ایک شخص بیٹھا ہے جس پر آواز والی حال کے کپڑے تھے اور اس کے سرہانے حمیری زبان میں لکھی ایک تحریر تھی "میں شمر ذوالنون ہوں مساکین کا ٹھکانا، عارفین کی مددگاہ، عاجزوں کی پہنچ کی بنیاد، مجھے موت نے آدبوچا، اور اپنی طاقت

سے زمین میں پہنچادیا، اوراس نے ظالم متکبر اور بہادر بادشاہوں کو عاجز کردیا''۔

الدیلمی عن العباس بن ہشام بن محمد بن السائب عن ابیہ عن جدہ عن ابی صالح عن ابن عباس

۴۲۷۵۷..... بنی اسرائیل سے (وہ) واقعات (جو قرآن کے موافق ہیں انہیں) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ان لوگوں میں بڑے عجیب واقعات ہوئے ہیں، ان کا ایک گروہ باہر نکل کر کسی قبرستان آیا، تو وہ کہنے لگے: اگر ہم نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے کوئی مردہ زندہ کر کے نکالے جو ہمیں موت کے بارے میں بتائے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اچانک ایک شخص نے قبر سے سر اٹھایا جس کی پیشانی پر سجدوں کا نشان تھا، وہ کہنے لگا: اے لوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھے مرے ہوئے سو ۱۰۰ سال ہو چکے ہیں پھر بھی ابھی تک مجھ سے موت کی حرارت سرد نہیں پڑی گویا وہ ابھی تک ہے سو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے واپس اسی حالت میں پہنچادے۔

عبدبن حمید، ابویعلی، وابن منیع، سعید بن منصور عن جابر

۴۲۷۵۸..... بنی اسرائیل کی ایک جماعت باہر نکلی وہ ایک قبرستان میں آئے، وہ کہنے لگے اگر ہم دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے سامنے ایک مردہ شخص نکالے، جس سے ہم موت کے متعلق پوچھیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، تو ایک شخص نے قبر سے سر اٹھایا، اس کی پیشانی پر سجدے کا نسان تھا، وہ کہنے لگا: لوگو! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ مجھے مرے ایک سو سال ہو چکے ہیں لیکن موت کی حرارت ابھی تک سرد نہیں پڑی، سو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھے مری حالت میں واپس پہنچادے۔ الدیلمی عن جابر

۴۲۷۵۹..... تم میں سے ہر ایک کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک اسے ہر طرح کا فائدہ پہنچاتا ہے جس کا وہ اس سے سوال کرتا ہے تو یہ اس کا مال ہے اور ایک اس کا وہ دوست ہے جو اس کے قبر میں داخل ہونے تک اس کے ساتھ چلتا ہے، اسے کوئی چیز نہیں دیتا اور نہ اس کے بعد وہ اس کے ساتھ رہتا ہے تو یہ اس کے قریبی رشتہ دار ہیں، اور ایک دوست وہ ہے جو کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں تیرے ساتھ وہاں جاؤں گا جہاں تو جائے گا، اور میں تجھ سے جدا ہونے والا نہیں، تو یہ اس کا عمل ہے اگر اچھا ہو تو اچھا، برا ہوا تو برا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۴۲۷۶۰..... دوست تین طرح کے ہیں، ایک دوست کہتا ہے میں اس وقت تک تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو فرشتے کے دروازے تک آئے پھر میں واپس لوٹ جاؤں گا، اور تجھے چھوڑ جاؤں گا، تو یہ تیرے گھر والے اور رشتہ دار ہیں، جو تجھے قبر تک جانے کے لئے تجھے الوداع کہیں گے۔ اور ایک دوست کہتا ہے: جب تک تو نے مجھے دیا تو میں تیرا ہوں اور جب تو نے (مجھ سے) ہاتھ کھینچا تو وہ تیرا نہیں، اور ایک دوست کہتا ہے کہ تو جہاں جائے گا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ رہوں گا، تو یہ تیرا عمل ہے، وہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں تیرے لئے تینوں سے ہلکا ہوں۔

حاکم عن انس

۴۲۷۶۱ میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں اس کے اہل وعیال اس کا مال اور اس کا عمل، تو دو چیزیں واپس ہو جاتی ہیں اور ایک ٹھہر جاتی ہے، اس کے اہل اور اس کا مال واپس آ جاتا ہے اور اس کا عمل رہ جاتا ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی، حسن صحیح، نسائی عن انس

کلام:..... مر عز والحدیث برقم ۴۲۶۸۷۔

ہر مؤمن کے تین دوست ہوتے ہیں

۴۲۷۶۲ ہر بندے اور بندی کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں جتنا مجھ سے چاہے لے لے، یہ تو اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں اس وقت تک تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو فرشتے کے دروازے تک آ جائے اس وقت میں تجھے چھوڑ دوں گا، تو یہ اس کے اہل وعیال اور اس کے خادم ہیں اور ایک دوست کہتا ہے: کہ میں جہاں تو داخل ہوگا اور جہاں سے نکلے گا تیرے ساتھ رہوں گا، تو یہ اس کا عمل ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۶۳ ..... ہر بندے کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: جو تو نے خرچ کرلیا وہ تیرا اور جو تو نے روکے رکھا وہ تیرا نہیں، تو یہ اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں یہاں تک کہ تو بادشاہ کے دروازے تک آجائے اس وقت میں تجھے چھوڑ دوں گا تو یہ اس کے رشتہ دار ہوئے، اور ایک دوست کہتا ہے: جہاں تو جائے گا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ ہوں، اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ میں تینوں کی نسبت تمہارے لئے ہلکا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن انس

۴۲۷۶۴ ..... ہر انسان کے تین دوست ہوتے ہیں، ایک دوست کہتا ہے: جو تو نے خرچ کرلیا وہ تیرا ہے، اور جو تو نے روک رکھا وہ تیرا نہیں، یہ تو اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ تو بادشاہ کے دروازے تک پہنچ جائے پھر میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ تو یہ اس کے اہل وعیال اور خادم ہیں۔ اور ایک دوست کہتا ہے: جہاں تو داخل ہوگا اور جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ ہوں گا، تو یہ اس کا عمل ہے وہ یہ بھی کہتا ہے: میں تمہارے لئے ان تینوں کی نسبت زیادہ ہلکا ہوں۔ ابو داؤد طیالسی، ابن حبان حاکم عن انس

۴۲۷۶۵ مؤمن اور موت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست ہوں ان میں سے ایک کہے: یہ میرا مال ہے اس میں سے جتنا تو چاہے لے لے، اور جتنا چاہے چھوڑ دے، یہ تو اس کا مال ہوا، اور ایک دوست کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں، تجھے سنواروں گا، اور تجھے رستوں کا (تجھے اٹھاؤں بٹھاؤں گا) اور جب تو مر جائے گا تجھے چھوڑ دوں گا، تو یہ اس کے رشتہ دار ہوئے، اور تیسرا کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں تیرے ساتھ داخل ہوں گا اور تیرے ساتھ نکلوں گا، یہ اس کا عمل ہوا۔ حاکم عن النعمان بن بشیر

۴۲۷۶۶ جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے اس کی ناف میں جس مٹی سے وہ پیدا ہوا ہوتی ہے جب وہ اپنی آخری عمر میں پہنچتا ہے تو اسے اس مٹی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا تاکہ اس میں دفن کیا جائے، میں، ابوبکر اور عمر تینوں ایک مٹی سے پیدا کئے گئے اور اسی میں دفن کئے جائیں گے۔

الخطیب عن ابن مسعود وقال غریب

کلام:..... الملآ لی ج ا ص ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۱۲، المتناھیہ ۳۱۰۔

۴۲۷۶۷ ..... ہر بچے پر اس کی قبر کی مٹی چھڑکی جاتی ہے۔ ابو نصر بن حاجی بن الحسین فی جزئہ والرافعی عن ابی ھریرة

۴۲۷۶۸ ..... لا الہ الا اللہ! اسے اس کی زمین وآسمان سے چلایا گیا یہاں تک کہ جس مٹی سے وہ پیدا ہوا اسی میں دفن کیا گیا۔

الحکیم عن ابی ھریرة، زرین، حاکم عن ابی سعید

۴۲۷۶۹ ..... راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کی جائے گی، مؤمن بندہ دنیا کی مشقت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف (جاکر) راحت حاصل کرتا ہے اور نافرمان بندہ سے بندے، شہر، درخت اور جانور راحت حاصل کرتے ہیں (مالک، مسند احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی قتادہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)۔

کلام:..... مر عزوہ برقم ۴۲۶۸۶۔

۴۲۷۷۰ ..... راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس (کے شر سے) راحت حاصل کی جائے گی، مؤمن بندہ مرکر دنیا کی مشقتوں، مصیبتوں اور اذیتوں سے راحت حاصل کرتا ہے۔ اور نافرمان بندہ جب مرتا ہے تو اس (کے شر) سے بندے، درخت اور جانور راحت حاصل کرتے ہیں۔

ابن حبان عن ابی قتادة

۴۲۷۷۱ راحت تو اسی نے حاصل کی جس کی مغفرت کردی گئی۔ (ابن عساکر عن بلال فرماتے ہیں: حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں شخص نے مرکر راحت حاصل کرلی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ طبرانی فی الاوسط، حلیة الاولیاء عن عائشة

۴۲۷۷۲ جس کی مغفرت ہوئی راحت تو اس نے حاصل کی۔

ابن المبارک عن طریق الزھری عن محمد بن عروة، مسند احمد عن عائشة

۴۲۷۷۳ راحت تو اس نے حاصل کی جو جنت میں داخل کیا گیا۔ مسند احمد عن عائشة

۴۲۷۷۴ حضرت ابوہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی [illegible] والی دیوار کے پاس سے گزرے، تو آپ

جلدی چلنے لگے، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! شاید آپ اسی دیوار سے ڈر گئے؟ آپ نے فرمایا: میں نقصان کی موت کو پسند نہیں کرتا۔

مسند احمد، عقیلی فی الضعفاء ابن عدی، بیھقی فی شعب الایمان، قال الذھبی: منکر. بیھقی ضعفه عن ابن عمرو مثله.

۴۲۷۷۵......ناگہانی موت مسلمانوں کے لئے تخفیف اور کافروں کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی (کا سبب) ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:......المتناھیة ۱۴۹۳۔

۴۲۷۷۶......اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب سفید موت تم پر سایہ افگن ہوگی ناگہانی موت۔الدیلمی عن جابر

۴۲۷۷۷......عمل کی مضبوطی اس کا (اچھا یا برا) خاتمہ ہوتا ہے۔ابو الشیخ عن ابن عباس

۴۲۷۷۸......لوگو! اپنے مردوں کے بارے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو اور لوگوں سے ان کا ذکر نہ کیا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۲۷۷۹......جو اپنے نیک عمل پر مرا اس کے لئے بھلائی کی امید رکھو اور جو اپنے برے عمل پر مرا تو اس کے متعلق اندیشہ تو رکھو (مگر) ناامید مت ہو۔

الدیلمی عن ابن عمرو

مردوں کی فہرست میں نام

۴۲۷۸۰......ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک اموات جدا کردی جاتی ہیں یہاں تک کہ ایک شخص شادی کرتا ہے اس کے ہاں بچہ کی ولادت ہوتی ہے جب کہ اس کا نام مردوں (کی فہرست) میں نکل چکا ہوتا ہے۔ابن زنجویه عن عثمان ابن محمد الاخنس الدیلمی عن عثمان بن محمد

۴۲۷۸۱......مردوں کو اس حالت پر چھوڑ دو جس میں وہ تھے۔الدیلمی عن ابن مسعود

کلام:......کشف الخفاء ۳۰۱۴۔

۴۲۷۸۲......کچھ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ مردوں کو برا بھلا کہہ کر زندوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

ابن سعد عن ھشام بن یحییٰ المخزومی عن شیخ له

۴۲۷۸۳......مردہ اپنی قبر میں پانی میں ڈوبنے والے شخص کی طرح ہے جو کسی سے مدد مانگ رہا ہو، وہ (مردہ) باپ، ماں، بیٹے یا کسی معتبر دوست کی دعا کا منتظر ہوتا ہے جب وہ دعا اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ قبرستان والوں کے پاس دنیا والوں کی دعائیں پہاڑوں کی مانند بھیجتے ہیں زندوں کا مردوں کے لئے ہدیہ ان کے لئے استغفار اور ان کی طرف سے صدقہ کرنا ہے۔الدیلمی عن ابن عباس

۴۲۷۸۴......اس شخص کے متعلق تم کیا کہتے ہو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کردیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ جنت (میں جانا) ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں فوت ہوگیا اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، اور اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو (ویسے گھر پر) فوت ہوا، تو انصاف والے دو شخص اٹھے اور کہنے لگے: ہمیں تو صرف بھلائی کا علم ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، اور اس شخص کے بارے کیا کہتے ہو جس کی فوتگی پر دو انصاف والے شخص اٹھے اور انہوں نے کہا: ہمیں کسی خیر کا علم نہیں (جو اس نے کی ہو)؟ لوگوں نے عرض کیا: جہنم، آپ نے فرمایا: وہ گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرة

۴۲۷۸۵......اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو موت سے پہلے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں تو وہ اسے تیار کرتا، اس کی رہنمائی کرتا اسے نیکی پر لگاتا ہے یہاں تک کہ اس کی اچھی حالت پر فوتگی ہوتی ہے، پس لوگ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلانے پر رحم کرے اس کی اچھی

حالت پر موت ہوئی۔

اور جب کسی بندہ کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کی طرف شیطان بھیجتے ہیں جو اسے ورغلاتا اور غافل رکھتا ہے یہاں تک کہ اس کی بری حالت پر موت ہوتی ہے۔الدیلمی عن عائشة

۴۲۷۸۶..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو جنت کے نگرانوں سے ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجتے ہیں جو اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا ہے تو پاکیزگی سے اس کا دل سخی ہو جاتا ہے۔الدیلمی عن علی

۴۲۷۸۷..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو موت سے ایک سال پہلے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس کی رہنمائی کرتا اور اسے (نیکی کی طرف) متوجہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی اچھی حالت پر موت ہو جاتی ہے، تو ہم لوگ کہتے ہیں: فلاں اپنی اچھی حالت پر فوت ہوا، جب اس پر جان کنی کا وقت ہوتا ہے تو جو کچھ اس کے لئے تیار ہوتا ہے اسے دیکھ کر اس کی روح حرص کی وجہ سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، تو موت سے پہلے ایک سال اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اسے گمراہ کرتا اور ورغلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ کسی بری حالت پر اس کی موت ہو جاتی ہے، تو لوگ کہتے ہیں فلاں بری حالت پر مرا، جب اس پر جان کنی کا عالم ہوتا ہے اور اسے اپنے لئے تیار (عذاب) دکھائی دیتا ہے تو اس کی روح ناپسندیدگی کی وجہ سے ہچکچاتی ہے اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات ناپسند کرتے ہیں۔ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت عن عائشة

کتاب الموت ...... از قسم الافعال

موت کا ذکر

۴۲۷۸۸..... مسند الصدیق، ثابت سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر یہ اشعار پڑھتے تھے۔

تجھے ہمیشہ دوست کی وفات کی خبر ملتی رہے گی یہاں تک کہ تو بھی اس کی جگہ ہو جائے گا، نوجوان کو کسی چیز کی تمنا ہوتی ہے جس کے سامنے دم توڑ دیتا ہے۔ابن سعد، ابن ابی شیبة، مسند احمد فی الزهد وابن الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۷۸۹..... (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لذتیں ختم کرنے والی چیز کا بکثرت ذکر کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! لذتیں ختم کرنے والی چیز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: موت۔ابو الحسن بن صخر فی موالی مالک، حلیة الاولیاء

۴۲۷۹۰..... مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے خطبہ میں کہا: اے انسان! تجھے اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ وہ موت کا فرشتہ جو تجھ پر مقرر ہے تیری حفاظت کر رہا ہے (اگرچہ) وہ دوسروں کی طرف قدم اٹھا کر جاتا ہے جب سے تو دنیا میں ہے گویا اس نے دوسروں سے تیری طرف رخ کیا اور تیرا ارادہ کیا ہے، سو اپنے بچاؤ کا سامان سنبھال اور اس کی تیاری کر اور اس سے غافل نہ ہو کیوں کہ وہ تجھ سے غافل نہیں۔

اے انسان! تجھے پتہ ہونا چاہئے، اگر تو اپنے آپ سے غافل ہو گیا اور اسے (نفس کو) تیار نہیں کیا تو وہ تیار نہیں ہوگا (کیونکہ اسے) تیرے سوا کوئی تیار نہیں کرے گا، اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات تو ضروری ہے سو اپنے نفس کے لئے کچھ تیار کر اور اپنے علاوہ کسی کے سپرد نہ کر والسلام۔

الدینوری فی المجالسة، عساکر

۴۲۷۹۱..... قتیبہ بن مسلم سے روایت ہے کہ ہمیں حجاج بن یوسف رحمہ اللہ نے خطبہ دیا جس میں قبر کا ذکر کیا چنانچہ وہ مسلسل کہتے رہے: وہ تنہائی اور اجنبی پن کا گھر ہے'' یہاں تک کہ وہ خود بھی رو پڑے اور آس پاس والے لوگوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: میں نے امیر المومنین عبدالملک بن

مروان کوفرماتے سنا وہ اپنے خطبہ میں کہہ رہے تھے کہ ہمیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کسی قبر کی طرف دیکھا یا اس کا ذکر کیا تو آپ رو پڑے۔ابن عساکر الحجاج

۴۲۷۹۲..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں زیادہ عقلمند کون ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ زیادہ عقلمند ہے جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کی اچھے طریقہ سے تیاری کرتا ہو۔

۴۲۷۹۳..... حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ جب وہ دیکھتے کہ کسی میت کی اچھی حالت پر موت ہوتی ہے فرماتے: اسے مبارک ہو کاش میں تیری طرح ہوتا، تو حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے کہا: آپ ایسا کیوں کہتے ہیں: انہوں نے فرمایا: کیا جانتی ہو کہ آدمی صبح مؤمن ہوگا اور شام کو منافق؟ انہوں نے کہا: کیسے؟ تو آپ نے فرمایا: اسے پتہ بھی نہیں ہوگا اور اس کا ایمان سلب کرلیا جائے گا، اس لئے میں اس موت پر رشک کررہا ہوں بنسبت نماز روزے میں باقی رہنے سے۔
رواہ ابن عساکر

موت نصیحت کے لئے کافی ہے

۴۲۷۹۴..... حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: موت نصیحت کرنے کے لئے کافی ہے اور زمانہ (ڈرانے) جدا کرنے کے لئے کافی ہے آج گھروں میں تو کل قبروں میں ہوں گے۔رواہ ابن عساکر

۴۲۷۹۵..... حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ قبروں کے درمیان سے گزرے تو فرمایا: یہ ایسے گھر ہیں جنہوں نے تیرے ظاہر کو ٹھکانا دیا اور تیرے اندر مصائب ہیں۔رواہ ابن عساکر

۴۲۷۹۶..... حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی علیہ السلام عیدگاہ میں داخل ہوئے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بکثرت ہیں۔(جس طرح تم زیادہ ہو اسی طرح) اگر تم لذتوں کو توڑنے والی چیز کا کثرت سے ذکر کرو! (تو کیا ہی بہتر ہے) چنانچہ انہوں نے لذتوں کو توڑنے والی چیز (یعنی موت) کا کثرت سے ذکر کیا۔العسکری فی الامثال

۴۲۷۹۷..... (مسند ابی سعید) اگر تم اس چیز کا کثرت سے ذکر کرو جو لذتیں ختم کرنے والی ہے تو (مجھے تمہاری یہ حالت نظر نہ آنے) وہ تمہیں اس سے غافل کردے جو میں دیکھ رہا ہوں، سو لذتیں ختم کرنے والی چیز کا کثرت سے ذکر کرو، کیونکہ قبر ہر روز پکار کہتی ہے: ''میں بے کاگی اور تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی اور کیڑوں کا گھر ہوں'' جب مومن بندہ اس میں دفن کیا جاتا ہے تو وہ اس سے کہتی ہے: خوش آمدید! میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا، آج جب کہ تو میرے پاس آ گیا تو اپنے ساتھ میرے سلوک کو دیکھ لے گا، چنانچہ تاحد نگاہ اس کے لئے قبر کشادہ ہو جاتی ہے اور جنت (کی طرف) اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

اور جب فاجر وکافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے!''تیرا آنا نامبارک ہو!'' میری پشت پر چلنے والوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ ناپسند تھا آج جب کہ تو میرے پاس آیا ہے تو اپنے ساتھ میرے سلوک کو بھی دیکھ لے گا'' چنانچہ قبر اس پر تنگ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور آپس میں اتنا ملتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں، اور اس پر ستر سانپ مقرر کردیئے جاتے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک زمین پر پھونک ماردے تو جب تک دنیا ہے اس پر گھاس نہ آگے اور وہ حساب کتاب قائم ہونے تک اسے ڈستے رہیں گے، اس واسطے قبر یا تو جنت کا ایک باغیچہ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا۔غریب ابن عدی

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۳۱۔

۴۲۷۹۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جو آپس میں مزاح کررہے اور ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا: لذتیں توڑنے والی کا ذکر کثرت سے کیا کرو کیونکہ یہ جس زیادہ چیز میں ہوئی اسے کم کردے گی

اور جس تھوڑی چیز میں ہوئی اسے زیادہ کردے گی، اور جس تنگ چیز میں ہوئی اسے وسیع کردے گی، اور جس وسیع چیز میں ہوئی اسے تنگ کردے گی۔
العسکری فی الامثال

۴۲۷۹۹..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند نہیں کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۴۲۸۰۰..... عباس بن ہشام بن محمد سائب کلبی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے میرے دادا ابو صالح کے حوالہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے لوگوں کے قصوں میں بڑے تعجب کی باتیں ہیں، مجھے گود لینے والے ابو کبشہ (اپنے خاندان) خزاعہ کے بوڑھوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سلول بن حبشیہ کو دفن کرنا چاہا، اور وہ ان کے قابل اتباع سردار تھے، فرماتے ہیں قبر کا گڑھا گولائی میں ایک دروازے تک جا پہنچا، تو ایک شخص تخت پر بیٹھا ہے، جس کا تخت گندمی رنگ ہے اس کی داڑھی گھنی ہے اس کے کپڑے کھال کی طرح کھردرے ہیں اور اس کے ساتھ حمیری زبان میں ایک (کتاب) تحریر پڑی ہے (جس پر لکھا تھا) میں سیف ذوالنون ہوں، مساکین کا ملجا اور قرض خواہوں کی مددگاہ، بے سہاروں کے رجوع کی بنیاد ہوں، مجھے موت نے جوانی میں آ پکڑا، اور اپنی طاقت سے قبر میں پہنچا دیا، اس نے سخت، متکبر اور بہادر بادشاہوں کو تھکا دیا۔

کلام:..... مر برقم ۴۲۷۵۶۔

۴۲۸۰۱..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے بنا راحت نہیں مل سکتی، اور جس کی راحت اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں ہو تو گویا وہ قریب ہے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... الاتقان ۱۵۵۴۔

قبر جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کا باغیچہ

۴۲۸۰۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خطبہ، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور موت کا ذکر فرمانے کے بعد فرمایا: اللہ کے بندو! موت سے چھٹکارا نہیں، اگر تم اس کے لئے ٹھہرو گے تو وہ تمہیں پکڑ لے گی اور اگر اس سے بھاگو گے تو وہ تمہیں آ ملے گی۔ پس نجات حاصل کرو نجات حاصل کرو اور سبقت کرو سبقت کرو! تمہارے پیچھے ایک جلد باز طلبگار قبر ہے، سو اس کی ظلمت وحشت اور اس کے دبانے سے ڈرو!

آگاہ رہو! قبر یا تو جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کا باغیچہ، خبردار! قبر روزانہ تین بار بولتی ہے: ''میں تاریکی، وحشت اور کیڑوں کا گھر ہوں'' سنو! اس کے بعد اس سے بھی سخت چیز ہے ایسی آگ جس کی لپٹ تیز ہے اس کی گہرائی بہت (دور تک) ہے اس کا زیور لوہا (بیڑیوں کی مشکل میں) ہے اور اس کا داروغہ نگراں مالک (فرشتہ) ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں (اس فرشتہ میں یا اس آگ میں)

متوجہ رہو! اس کے بعد جنت ہے جس کی چوڑائی زمین و آسمان جتنی ہے جو متقین کے لئے تیار کی گئی، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں متقی و پرہیزگار بنائے اور ہمیں اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے۔ الصابونی فی المائتین، عساکر

موت سے دوچار ہونے والا

۴۲۸۰۳ (مسند عمر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں یاددہانی کراؤ کیونکہ

انہیں وہ (کچھ) نظر آتا ہے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتا ہے۔(ابن ابی الدنیا فی کتاب المختصر

۴۲۸۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں لاالہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو کیونکہ وہ دیکھتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے۔سعید بن منصور ابن ابی شیبۃ والمروزی فی الجنائز

۴۲۸۰۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کو لاالہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اور جو کچھ ان سے سنو اسے سمجھو کیونکہ ان کے سامنے سچی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔سعید بن منصور والمروزی فی الجنائز

۴۲۸۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے مردوں کے پاس رہا کرو اور انہیں لاالہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اور جب وہ مرچکیں تو ان کی آنکھیں بند کر دیا کرو اور ان کے پاس قرآن پڑھا کرو۔عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۰۷..... (مسند ابی ہریرۃ) اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں برحق بات نہ بتاؤں، جو ان کلمات کو موت کے وقت کہہ لے گا وہ جہنم سے نجات حاصل کرے گا، جب تم اپنی بیماری میں پہلی مرتبہ بستر پر جاؤ تو تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ جب تم نے صبح کا وقت پالیا تو تم ہرگز شام نہیں پاسکو گے، اور جب تم نے شام کا وقت پالیا تو تمہیں علم ہونا چاہئے کہ تم ہرگز صبح نہیں پاسکو گے۔اور یہ بھی جان لو کہ جب تم نے اپنی بیماری میں اپنے بستر پر پہلی مرتبہ کہہ لیا، تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان کلمات کے ذریعہ جہنم سے محفوظ کرے گا اور جنت میں داخل کرے گا تم کہا کرو: لاالــہ الا اللہ، اللہ کے سوا کوئی دعا وعبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی اللہ کی پاکی ہے جو بندوں اور شہروں کا رب ہے اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزہ بابرکت اور بہت زیادہ تعریف ہر حال میں ہو اللہ تعالیٰ سب سے بڑا، بڑی شان والا ہے ہمارے رب کی بڑائی، جلال اور قدرت ہر جگہ ہے۔

اے اللہ! اگر آپ نے مجھے اس لئے بیمار کیا ہے کہ میری اس بیماری میں میری روح قبض کریں، تو میری روح ان لوگوں کی ارواح میں شامل کردیں، جن کے لئے آپ کی طرف سے اچھائی پہلے سے ثابت ہوچکی ہے، اور مجھے جہنم سے ایسے ہی بچایئے جیسا کہ آپ نے ان لوگوں کو بچایا جن کے لئے آپ کی طرف سے اچھائی پہلے سے ثابت ہوچکی ہے۔پس اگر تم اپنی اس بیماری میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت ہے اگر تم سے کوئی گناہ بھی سرزد ہوگئے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے گا۔

ابن منیع وابن ابی الدنیا فی کتاب المرض والکفارات وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ والرافعی عن ابی ہریرۃ

۴۲۸۰۸..... ابراہیم میں سے روایت ہے فرمایا: لوگ موت کے بعد بندے کو اس کے نیک اعمال یاد دلانا پسند کرتے تھے تاکہ اس کا اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان ہو۔ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ، سعید بن منصور

۴۲۸۰۹..... عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں تمہیں چند وہ کلمات سکھانے والا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھے ہیں۔جس نے اپنی وفات کے وقت ان کلمات کو کہہ لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تین مرتبہ "لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم، تین مرتبہ الحمد للہ رب العالمین، تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شیءٍ قدیر"۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق وسندہ حسن

روح کا کھینچاؤ

۴۲۸۱۰..... حارث بن خزرج انصاری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ملک الموت کو ایک انصاری شخص کے سرہانے دیکھا، آپ نے فرمایا: اے ملک الموت! میرے صحابی کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، کیونکہ وہ مومن ہے، ملک الموت نے کہا: آپ مطمئن رہیں اور آنکھ ٹھنڈی رکھیں! آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہوں، اے محمد (ﷺ) آپ جان لیں! میں انسان کی روح قبض کرتا ہوں، پس جب اس کے گھر والوں میں سے کوئی چیخنے والا چیختا ہے تو میں دروازے پر کھڑا ہوتا ہوں اور میرے ساتھ اس کی روح ہوتی ہے

میں کہتا ہوں: یہ چیخنے والا کون ہے؟ اللہ کی قسم! نہ تو ہم نے اس پر ظلم کیا اور نہ اس کی موت کی مقررہ مدت سے پہل کی اور نہ اس کی تقدیر سے جلدی کی اور نہ ہمارے ذمہ اس کی روح قبض کرنے میں کوئی گناہ ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ کے کام پر راضی رہو تو اجر پاؤ گے اگر غمگین اور ناراض ہوئے تو گنہگار اور وبال والے بنو گے۔

لیکن ہمارا تو پھر بھی تمہارے پاس بار بار لوٹ کر آنا ہے سو احتیاط کرو، احتیاط! اے محمد! (ﷺ) میں ہر بالوں سے اور ڈھیلے سے بنے گھر، خشکی اور تری، میدانی اور پہاڑی گھر میں ہر رات دن (آتا جاتا ہوں) کہ ان کے چھوٹے بڑے کو ان سے بھی زیادہ جانتا ہوں اے محمد! (ﷺ) اللہ کی قسم! میں اگر ایک مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو جب تک اللہ تعالیٰ مجھے اس کی اجازت نہ دے اس کی روح قبض نہیں کر سکتا۔

جعفر فرماتے ہیں: ملک الموت نماز کے اوقات میں انہیں بغور دیکھتا ہے پھر جب موت کے وقت اس شخص کو دیکھتا ہے جو نمازوں کی پابندی کرتا تھا تو اس کے قریب ہو جاتا ہے اور شیطان کو اس سے ہٹاتا ہے اور فرشتے اسے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اس عظیم گھڑی میں تلقین کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب المحذر، طبرانی فی الکبیر

موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

۴۲۸۱۱... حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کرنے اس کے پاس گئے جو انتہائی تکلیف میں تھا اس نے موت کی تمنا کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ اگر تم نیک ہو تو تمہیں نیکی پر نیکی کرنے کی مزید مہلت مل جائے گی اور اگر برے ہو تو تمہیں موقع مل جائے گا کہ توبہ کر لو سو تم لوگ موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ ابن النجار، مر باحادیث الاقوال رقم

باب...... دفن سے پہلے کی چیزیں

غسل

۴۲۸۱۲..... (مسند ام سلیم) فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت کی وفات ہو جائے اور لوگ اسے غسل دینا چاہیں تو سب سے پہلے اس کے پیٹ کو آہستہ سے ملیں، اگر وہ حاملہ نہ ہو اور اگر وہ حاملہ ہو تو اسے حرکت نہ دیں، اور جب تو اسے غسل دینے لگے تو اس کے نچلے حصہ سے آغاز کر، اس کی شرم گاہ پر موٹا کپڑا ڈال دے، پھر روئی کا ٹکڑا لے اور اس سے اسے اچھی طرح دھو، پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے اس کپڑے کے نیچے سے تین بار غسل دو اور اسے وضو دینے سے پہلے اچھی طرح پونچھ لو، پھر اسے ایسے پانی سے وضو دو جس میں بیری (کے پتے) ملے ہوں، ایک عورت کھڑے ہو کر پانی ڈالے وہ بالکل قریب نہ ہو یہاں تک کہ تم بیری ملے پانی سے اسے صاف کر دو اور تم غسل دے رہی ہو۔

عورت کو وہ عورتیں غسل دیں جو اس کی زیادہ قریبی ہیں ورنہ کوئی پرہیز گار عورت ہو اور اگر وہ مردہ عورت کم عمر یا بوڑھی ہو تو (غسل دینے میں) اس کے ساتھ ایک دوسری پرہیز گار عورت شامل ہو جائے، جب وہ اسے نچلے حصہ کو پانی اور بیری سے اچھی طرح غسل دے کر فارغ ہو جائے، تو اسے نماز کے وضو کی طرح وضو دے، یہ تو اس کے وضو کی تفصیل تھی پھر اس کے بعد تین مرتبہ اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور سب سے پہلے سر سے آغاز کرو، اسے (سر کو) بیری ملے پانی سے دھوؤ، اور اس کے سر پر کنگھی نہ کرو، اگر اسے تین بار غسل دینے کے بعد اگر کوئی چیز ظاہر ہو تو اسے پانچ مرتبہ کر دو اور پانچویں مرتبہ کے بعد اگر کوئی چیز پیدا ہو تو اس کی تعداد سات کر دو اور ہر بار بیری ملے پانی سے طاق تعداد ہو، پس اگر پانچویں یا تیسری مرتبہ کچھ ہو تو اس میں کچھ کافور اور تھوڑی بیری ملا لو پھر اس پانی کو کسی نئے مٹکے میں دو اور اسے بٹھا دو اور پانی اس پر بہاؤ، سر سے شروع کرو اور اس کے پاؤں تک (دھوتے دھوتے) پہنچ جاؤ۔

پھر جب اس سے فارغ ہو جاؤ تو اس پر صاف کپڑا ڈال دو، اور کپڑے تلے سے اپنا ہاتھ داخل کرو اور اس کپڑے کو اتار دو اس کے بعد جتنی روئی اس کے نچلے مقام میں بھر سکتی ہو بھر دو اور اس کے کرسف (روئی) کو خوشبو لگا لو، پھر ایک لمبی ڈھلی ہوئی چادر لو اور اس سے اس کی سرین باندھ دو جیسے ازار بند باندھا جاتا ہے، پھر اس کی دنوں رانیں آپس میں ملا کر باندھ دو، پھر اس چادر کا ایک کنارہ اس کے گھٹنوں پر ڈال دو یہ تو اس کے نچلے حصہ کی تفصیل تھی۔

اس کے بعد اسے خوشبو لگا کر کفن دو، اور اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں کر دو، ایک جوڑا اور دو لٹیں، (یاد رکھنا) اسے مردوں کے مشابہ نہ بنانا، اور اس کا کفن پانچ کپڑوں میں ہونا چاہئے، ایک ازار ہو جس میں اس کی رانیں لپیٹی جائیں چونے وغیرہ سے اس کے بال نہ اڑانا، اور اس کے جو بال از خود گر جائیں انہیں دھو کر اس کے سر کے بالوں میں لگا دینا، اور اس کے سر کے بالوں کو اچھی طرح خوشبو لگانا، گرم پانی سے نہ دھونا، اور اگر چاہو تو اسے اور جس میں اسے کفنانے لگی ہو سات دفعہ دھونی دے دو ہر چیز کو طاق مرتبہ، اور اگر مناسب معلوم ہو کہ اس کی نعش کو دھونی دو تو وہ بھی طاق مرتبہ، یہ اس کے کفن اور سر کی تفصیل تھی۔

اور اگر وہ عورت پھوڑوں پھنسیوں جیسی کسی بیماری میں مبتلا ہو تو ایک کپڑا لے کر پانی میں بھگوؤ اور ہر زخم کو پونچھتی جاؤ، اور اسے حرکت نہ دینا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی ایسی چیز نکل پڑے جسے روکا نہ جا سکے۔ طبرانی فی الکبیر، بیهقی

۴۲۸۱۳..... ام سلیم، سلیم سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جو کسی میت کو غسل دے تو وہ اسے پانی سے ایسے صاف کرے جیسے وہ خود غسل جنابت کرتا ہے۔ المروزی

۴۲۸۱۴... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے اسے چاہئے کہ وہ (خود بھی) غسل کرلے۔ المروزی

کلام:...... جنۃ المرتاب ۲۳۸، ۲۳۹، حسن الاثر ۳۱۔

کفن

۴۲۸۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے اس سے تجاوز نہ کر اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۲۸۱۶..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ رواه ابن ابی شیبة

۴۲۸۱۷..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اسے میت کی خوشبو میں شامل کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ تم لوگوں کی خوشبو نہیں ہے۔ ابن حسن

۴۲۸۱۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کفن اصل سرمایہ سے بنایا جائے۔ رواه البیهقی

۴۲۸۱۹..... ابو اسید سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی قبر پر تھا تو لوگ چادر (کھینچ کر) ان کے چہرہ پر ڈال رہے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں پر ڈالتے تو سر ننگا ہو جاتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چہرہ پر چادر اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۸۲۰..... حضرت ابو اسید کے غلام بریدة، ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر تھا، میں نے ان کے چہرہ پر چادر ڈالی تو ان کے پاؤں کھل گئے، پھر کھینچ کر ان کے پاؤں پر ڈالی تو ان کا سر ننگا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاؤں پر حرمل کا پودا ڈال دو۔ رواه ابن ابی شیبة

نماز جنازہ

۴۲۸۲۱ (مسند الصدیق) سعید بن المسیب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہماری نمازوں کے سب سے زیادہ مستحق ہمارے بچے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۲۲..... صالح جوتو أمہ کے غلام ہیں ان لوگوں سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا، کہ جب وہ دیکھتے کہ عیدگاہ میں جگہ تنگ پڑ گئی تو واپس پلٹ جاتے اور مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۲۳..... ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔

رواہ ابن سعد

۴۲۸۲۴ سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوئی جنازہ پڑھاتے فرماتے: تیرا یہ بندہ دنیا سے فارغ ہوگیا اور اسے دنیاداروں کے لئے چھوڑ آیا، (اب) وہ تیرا محتاج ہے (جب کہ) تو اس سے بے پرواہ ہے وہ اس بات کی (بھی) گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، اور (حضرت) محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! اس کی مغفرت فرمادے اور اس سے درگزر فرما اور اسے اپنے نبی کے ساتھ ملادے۔ ابویعلی وسندہ صحیح

۴۲۸۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں۔

دارقطنی فی الافراد، والمحاملی فی امالیہ

۴۲۸۲۶..... سلیمان بن یسار سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو جنازہ کی چار تکبیروں پر جمع کردیا، صرف اہل بدر کی نماز جنازہ میں لوگ پانچ سات اور نو تکبیریں کہتے تھے۔ الطحاوی

۴۲۸۲۷..... ابووائل سے روایت ہے کہ لوگ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں، سات، پانچ اور چار کہتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا، آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا تو ہر شخص نے اپنا مشاہدہ بیان کیا، تو آپ نے انہیں لمبی نماز کی طرح چار تکبیروں پر متفق کردیا۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۴۲۸۲۸..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان ابن مظعون کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔ ابن ماجہ والبغوی فی مسند عثمان، ابن عدی فی الکامل

۴۲۸۲۹..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مردوں عورتوں کا جنازہ پڑھا، تو آپ نے مردوں کو اپنے قریب رکھا اور عورتوں کی قبلہ کی جانب اور چار تکبیریں کہیں۔ مسدد والطحاوی

۴۲۸۳۰..... موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مردوں عورتوں کے جنازے پڑھے آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ ابن شاھین فی السنۃ

۴۲۸۳۱..... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو نماز جنازہ پڑھائے وہ وضو کرلے۔ المروزی فی الجنائز

۴۲۸۳۲..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنازہ اور عیدین کی ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

رواہ البیھقی

۴۲۸۳۳..... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ ساری چار اور پانچ تکبیریں تھیں ہم نے جنازہ کی چار تکبیروں پر اتفاق کرلیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۳۴..... عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زوجہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی، آپ نے چار تکبیریں کہیں، اس کے بعد ازواج النبی ﷺ کی طرف قاصد بھیجا کہ انہیں قبر میں کون اتارے؟ اور آپ چاہتے تھے کہ وہ خود انہیں ان کی قبر میں اتاریں، تو انہوں نے جواب بھیجا کہ جس نے زندگی میں انہیں دیکھا ہے وہی انہیں ان کی قبر میں اتارے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔ ابن سعد و الطحاوی، بیہقی

۴۲۸۳۵...... میمون بن مہران سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں۔

ابو نعیم فی المعرفة

۴۲۸۳۶...... سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر کا جنازہ قبر شریف اور منبر کے درمیان پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن سعد

نماز جنازہ کی تکبیروں کی تعداد

۴۲۸۳۷...... (مسند عمر) ابراہیم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز جنازہ کی چار، پانچ اور اس سے زیادہ تکبیریں کہا کرتے تھے، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کا یہی معمول رہا، جب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے اور آپ نے لوگوں کا اختلاف دیکھا تو آپ نے اصحاب محمد ﷺ کو جمع کیا اور فرمایا: اے اصحاب محمد! آپ لوگ اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے بعد لوگ اختلاف میں پڑ جائیں گے، کسی ایسی بات پر اتفاق کرو جسے تمہارے بعد کے لوگ اختیار کرلیں، تو اصحاب محمد ﷺ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آخری جنازہ جو آپ نے پڑھایا جس کے بعد آپ کی وفات ہوگئی یہ لوگ اسے اختیار کریں گے اور اس کے علاوہ کو ترک کردیں گے، چنانچہ انہوں نے غور وخوض کیا اور جس جنازہ پر آپ نے اپنی وفات کے وقت چار تکبیریں کہیں تھیں اسے اختیار کرلیا، اور چار تکبیروں پر عمل کیا اور اس کے علاوہ کو ترک کردیا۔ ابن خسرو

۴۲۸۳۸...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنازہ کا ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔ نعیم بن حماد فی مشیخة

۴۲۸۳۹...... شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر اور ہاشم بن عتبہ کا جنازہ پڑھایا، تو عمار کو اپنے قریب اور ہاشم کو اپنے سامنے رکھا، اور انہیں قبر میں اتارا تو عمار کو اپنے سامنے اور ہاشم کو اپنے قریب رکھا۔ رواہ البیہقی

۴۲۸۴۰...... علقمہ بن مرثد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن المکفف کا جنازہ پڑھایا بعد میں جب قرظة بن کعب اور ان کے ساتھی دفن کے بعد آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ ان کی قبر پر جنازہ پڑھیں۔ یعقوب بن سفیان، بیہقی

۴۲۸۴۱...... مستظل بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھ چکنے کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔

سمویه، بیهقی

۴۲۸۴۲...... (مسند جابر بن عبداللہ) نبی ﷺ نے اصحمہ کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۴۲۸۴۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کسی ایسے شخص (کا جنازہ) لایا جاتا جو بدر و درخت کی بیعت میں شریک ہوا ہوتا تو آپ اس کے جنازہ میں نو تکبیریں کہتے، اور اگر کوئی ایسا شخص لایا جاتا جو بدر میں شریک ہوا ہو لیکن درخت کی بیعت میں شامل نہ ہوا ہو یا درخت کی بیعت میں شریک ہو لیکن بدر میں شرکت نہ کی ہو تو اس کی نماز جنازہ میں سات تکبیریں کہتے، اور اگر ایسا شخص لایا جاتا جو نہ بدر میں شریک ہوا اور نہ درخت کی بیعت میں تو اس کے جنازہ پر چار تکبیریں کہتے۔

ابن عساکر، وفیه اسحاق بن ثعلبة منكر الحديث مجهول

۴۲۸۴۴...... عبداللہ بن حارث بن نوفل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں نبی علیہ السلام نے انہیں میت کی نماز جنازہ سکھائی "اللھم اغفر لاخواننا واخواتنا واصلح ذات بيننا والف بين قلوبنا، اللهم هذا عبدک فلان بن فلان ولا نعلم الا خيرا وانت اعلم به منا فاغفر لنا وله" فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ کیونکہ میں سب سے چھوٹا تھا۔ اگر مجھے کسی بھلائی کا علم نہ ہو، آپ نے فرمایا: جس کا تمہیں

علم ہو صرف وہی کہو۔ابو نعیم

۴۲۸۴۵......حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو میت کے لئے دعا کرتے سنا:" اللھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ واکرم نزلہ واوسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج وبردو نقہ من الخطا یا کما یقی الثوب الابیض من الدنس، اللھم ابدلہ دارا خیرا من دارہ وزوجا خیرامن زوجہ وادخلہ الجنۃ ونجہ من النار یا فرمایا، قہ فتنۃ القبر وعذاب النار" یہ اتنی جامع دعا تھی کہ میں نے تمنا کی کاش میں یہ میت ہوتی رسول اللہ ﷺ کی دعا کی وجہ سے۔ابن ماجۃ کتاب الجنائز

۴۲۸۴۶......(ازمسند حسین بن علی) ابو حازم اشجعی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے (جنازہ میں) سعید بن العاص کو حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مقدم رکھا پھر ان کی نماز جنازہ پڑھی پھر فرمایا: اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں تمہیں مقدم نہ کرتا، سعید اس وقت مدینہ کے گورنر تھے۔طبرانی فی الکبیر وابو نعیم وابن عساکر

۴۲۸۴۷......حمید بن مسلم سے روایت ہے فرمایا: میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے طاعون سے شام میں ہلاک ہونے والے مردوں عورتوں کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے مردوں کو امام کے قریب رکھا اور عورتوں کو قبلہ کی جانب۔رواہ ابن عساکر

۴۲۸۴۸......(ازمسند زید بن ارقم) ابوسلیمان مؤذن سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابو شریحہ الغفاری کی وفات ہوئی تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز (جنازہ) پڑھتے دیکھا ہے۔ابو نعیم

۴۲۸۴۹......ابو حاضر سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھایا، اور فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے جنازہ پڑھایا کرتے تھے؟ آپ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! آپ نے ہمیں پیدا کیا، ہم آپ کے بندے ہیں آپ ہمارے رب ہیں، اور آپ کی طرف ہمارا لوٹنا ہے۔

رواہ الدیلمی

فقراء مدینہ کی عیادت

۴۲۸۵۰ (ازمسند سہل بن حنیف) نبی ﷺ مدینہ کے فقراء کی عیادت فرماتے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے جب وہ فوت ہو جاتے تو اہل مدینہ کی ایک عورت فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ اس کی قبر پر چل کر گئے اور چار تکبیریں کہیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۵۱......ابراہیم الہجری سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ کو دیکھا وہ درخت والے لوگوں میں سے تھے، ان کی ایک بیٹی فوت ہوگئی تو آپ اس کے جنازہ کے پیچھے ایک خچر پر جارہے تھے، عورتیں مرثیہ کہنے لگیں، آپ نے فرمایا: مرثیہ نہ ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مرثیہ گوئی سے منع فرمایا ہے (ہاں) کوئی عورت جتنے چاہے آنسو بہا سکتی ہے پھر آپ نے چار تکبیریں کہیں، پھر دو تکبیروں کے درمیانی مقدار وقفہ کر کے دعا کی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنازوں میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔رواہ ابن النجار

۴۲۸۵۲......عثمان بن شماس سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ مروان وہاں سے گزرے تو کہنے لگے: تم لوگوں نے کیسے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ پڑھاتے تھے؟ تو (حضرت ابو ہریرہ نے) فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: آپ نے اسے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اس کی روح قبض کی، آپ کی پوشیدہ اور ظاہری باتوں کو جانتے ہیں ہم سفارشی بن کر آئے اس کی بخشش فرمادیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۴۲۸۵۳......(ازمسند ابی ہریرۃ) نبی ﷺ نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۵۴......(ازمسند ابن عباس) نبی ﷺ نے دفن کے بعد قبر پر جنازہ پڑھایا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۵۵......حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نو پید بچہ کا جنازہ پڑھا، پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عذاب قبر

سے پناہ میں رکھیو۔ابیھقی فی عذاب القبر وقال: المعروف عن ابی ھریرۃ موقوفا، اخرجہ مالک، بیھقی فیہ

۴۲۸۵۶ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ کی (پہلی) تکبیر کہی، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ (باندھ کر) رکھ دیا۔رواہ ابن النجار

۴۲۸۵۷ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید (دونوں) کا جنازہ رکھا گیا، لوگوں نے ان کی دو صفیں بنادیں، لوگوں میں ابن عباس، ابوہریرۃ، ابوسعید الخدری، ابوقادب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) بھی تھے بچہ کو امام کے قریب رکھ دیا گیا، مجھے یہ بات بڑی انوکھی معلوم ہوئی، میں ابن عباس اور ان لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا: یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے: یہ سنت ہے۔یعقوب، ابن عساکر

۴۲۸۵۸ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نو پید بچہ کا جنازہ پڑھا پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھنا۔رواہ ابن النجار

۴۲۸۵۹ ... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔رزین

۴۲۸۶۰ ... عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ وہ ایک جنازہ میں نکلے جس میں حضرت ابن عباس بھی تھے، انہوں نے جنازہ پڑھا، ایک کسی ضرورت کے لئے واپس چلا گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مار کر فرمایا: جانتے ہو یہ شخص کتنا (ثواب) لے کر لوٹا، میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں، فرمایا: ایک قیراط، میں نے کہا: قیراط کتنا ہوتا ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرمارہے تھے: جو شخص جنازہ پڑھ کر اس کی فراغت سے پہلے واپس لوٹ آیا اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر فراغت تک اس نے انتظار کیا، تو اس کے لئے دو قیراط ہیں، اور قیراط اس دن اپنے وزن میں احد پہاڑ جتنا ہوگا، پھر فرمایا: کیا تمہیں میری بات سے تعجب ہو رہا ہے، کہ "احد جیسا"؟ ہمارے رب کی عظمت کا یہ حق ہے کہ وہ احد جتنا ہو، اور اس کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۸۶۱ ...... ابوامامۃ سھل بن حنیف سے روایت ہے کہ انہیں نبی ﷺ کے کسی صحابی نے بتایا ہے کہ جنازہ میں یہ سنت ہے کہ امام تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ کی تلاوت پہلی تکبیر کے بعد آہستہ کرے، نبی ﷺ پر درود بھیجے، اور میت کے لئے خصوصاً دعا کرے تینوں تکبیروں میں، ان میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ قرأت نہ کرے، اور پوشیدہ طریقہ سے آہستہ سے سلام پھیرے، یہاں تک کہ فارغ ہو جائے، بس سنت یہی ہے کہ وہ (امام) اسی طرح کرے اور لوگ اپنے امام کی طرح کریں۔رواہ ابن عساکر

۴۲۸۶۲ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔رواہ ابن النجار

۴۲۸۶۳ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے ابراہیم کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، حضرت سودا، رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، نجاشی کا (غائبانہ) جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ پڑھایا تو چار تکبیریں کہیں۔ابن عساکر، وفیہ فرات بن السائب قال البخاری امنکر الحدیث ترکوہ

۴۲۸۶۴ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا، فرمایا: علی! جب تم کسی شخص کا جنازہ پڑھو تو کہا کرو: یا اللہ! یہ تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہے جس کے بارے میں تیرا حکم چلتا ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا جب کہ وہ قابل ذکر چیز بھی تھا، وہ اور اسے اس کے (اپنے) نبی سے ملا دینا اور پکی بات پر ثابت قدم رکھنا کیونکہ اسے تیری ضرورت ہے اور تو اس سے لاپرواہ بے نیاز ہے یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، سو اس کی بخشش فرما دیجئے، اس پر رحم کریں اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمائیو اور نہ اس کے بعد کسی فتنہ میں ڈالیو! اے اللہ! اگر یہ پاکباز تھا تو اسے (مزید) پاک کر اور اگر گنہگار تھا تو اس کی مغفرت فرمادے۔

وفیہ حماد بن عمرو الضبی عن السری بن خالد واھیان

۴۲۸۶۵ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ جب جنازہ پڑھاتے تو چار تکبیریں کہتے۔رواہ ابن النجار

میت کی نماز جنازہ کے ذیل

۴۲۸۶۶..... (از مسند حذیفہ بن اسید الغفاری) نبی ﷺ کو نجاشی کی موت کی اطلاع ملی تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تمہارا (اسلامی) بھائی نجاشی وفات پاچکا ہے، سو جو اس کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھنا چاہے پڑھ لے، پھر آپ ﷺ حبشہ رخ (کھڑے) ہوئے اور چار تکبیریں کہیں۔طبرانی فی الکبیر

۴۲۸۶۷..... حضرت حذیفہ بن اسید عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان تین آدمیوں کی وفات کی خبر دی جو موتہ میں شہید کئے گئے پھر آپ نے ان کا جنازہ پڑھا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۶۸..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک جنازہ پڑھانے کے لئے لایا گیا، جب جنازہ رکھ دیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہم تو کھڑے ہیں؛ (حقیقت میں) آدمی کا عمل ہی اس کا جنازہ پڑھتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والدینوری، بیہقی فی شعب الایمان

۴۲۸۶۹..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک نادار عورت بیمار ہوگئی، نبی ﷺ کو اس کی بیماری کی اطلاع دی گئی، فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ غریب و مساکین لوگوں کی عیادت کیا کرتے تھے اور ان کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یہ فوت ہوجائے تو مجھے اطلاع کردینا، (اتفاق سے) اس کا جنازہ رات کو نکالا گیا لوگوں نے نبی علیہ السلام کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا، صبح ہوئی تو آپ کو اس کے متعلق بتایا گیا، آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ مجھے اس کے بارے میں بتانا؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے رات کے وقت آپ کا باہر نکلنا مناسب نہیں سمجھا، تو رسول اللہ ﷺ (اسی وقت) باہر نکلے یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی قبر پر صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔رواہ ابن عساکر

۴۲۸۷۰..... ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے فرمایا: جنازہ میں سنت یہ ہے کہ پہلے تکبیر میں آہستہ آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھے پھر (باقی) تین تکبیریں کہے اور آخری تکبیر پر سلام پھیرے۔رواہ ابن عساکر

۴۲۸۷۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دفن کے بعد ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔رواہ ابن عساکر

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۴۴۵۔

۴۲۸۷۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے قبروں میں جنازہ پڑھنا مکروہ جانا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۸۷۳..... قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر ام عبد کا انتظار کر رہے تھے جب کہ وہ نکل چکی تھیں اور ان سے پہلے جنازہ پر پہنچ چکی تھیں۔ رواہ ابن سعد

جنازہ کے ساتھ روانگی

۴۲۸۷۴..... (مسند الصدیق) عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے کہ حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ کے آگے آگے جب کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، کسی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا: وہ دونوں تو جنازہ کے آگے آگے چل رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ان حضرات کو معلوم ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے جیسے آدمی کی باجماعت نماز اس کے تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے لیکن وہ دونوں لوگوں کے لئے سہولت پیدا کر رہے ہیں۔بیہقی فی السنن

۴۲۸۷۵..... ابوراشد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا۔

رواہ الطحاوی

۴۲۸۷۶ عثمان بن یسار سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زینب بنت جحش کی تدفین میں مصروف تھے کہ اچانک ایک قریشی شخص بالوں کو کنگھی کیے ہوئے کپڑوں پر ہلکا زرد رنگ لگائے ظاہر ہوا، تو آپ اس کی طرف کوڑا لے کر مارتے ہوئے متوجہ ہوئے یہاں تک وہ آپ سے آگے بھاگنے لگا آپ نے اسے پتھر مارنا شروع کردیئے اور فرمایا: تو ہمارے پاس کس حالت میں آیا؟ ہم بوڑھوں کے تماشے تھے جو اپنی والدہ کو دفن کررہے ہیں! ابن ابی الدنیا

۴۲۸۷۷ (مسند عمر) ربیعہ بن عبداللہ بن ھدیر سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ میں لوگوں سے آگے دیکھا۔ رواہ ابن سعد

۴۲۸۷۸ (مسند علی) ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے علی بن ابی طالب سے پوچھا: ابوالحسن! کون سی چیز افضل ہے؟ جنازہ سے آگے چلنا یا اس کے پیچھے؟ فرمایا: ابوسعید! تم جیسا آدمی یہ بات پوچھتا ہے؟ میں نے کہا: اس جیسی مجھ جیسا آدمی ہی پوچھے گا، میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا: وہ دونوں جنازہ کے آگے چلتے تھے، فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحم کرے اور ان کی بخشش فرمائے، اللہ کی قسم! ہم نے سنا جیسا سنا، لیکن وہ دونوں آسانی والے تھے اور سہولت پسند کرتے تھے ابوسعید! جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پیچھے چل رہے ہو تو انصاف سے کام لو اور اپنے بارے میں غور و فکر کرو گویا تم بھی اس کی طرح ہونے والے ہو تمہارا وہ بھائی جو پر تم سے جھگڑتا تھا دنیا سے غمگین اور خالی ہاتھ چلا گیا، اس کے لئے صرف اس نے نیک عمل کا توشہ ہے، اور جب تم قبر پر پہنچو، لوگ بیٹھ جائیں تو تم نہ بیٹھنا بلکہ قبر کے کنارے کھڑے رہنا، جب اسے قبر میں رکھا جائے تو کہو اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کی ملت پر اے اللہ! تیرا بندہ تیرا مہمان ہوا اور تو بہترین مہمان نواز ہے اس نے دنیا اپنے پیچھے چھوڑ دی، تو اس کے آگے کی منزل کو اس کے پیچھے کی منزل سے بہتر بنا، کیونکہ تو نے کہا ہے اور تیری بات برحق ہے! اللہ تعالیٰ کے ہاں نیک کاروں کے لئے بہت اچھا ہے، پھر اس پر تین مٹھیاں مٹی پھر ڈال۔ رواہ البزار وضعف

جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے

۴۲۸۷۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا جنازے کے آگے چلنا افضل ہے؟ تو وہ کہنے لگے: جنازے کے پیچھے چلنا اس سے آگے چلنے سے ایسے ہی افضل ہے جیسے فرض نماز نفل نماز سے افضل ہے میں نے کہا: کیا آپ اپنی رائے سے یہ بات کہہ رہے ہیں؟ فرمایا: بلکہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ایک دو بار نہیں کئی بار سنی ہے یہاں تک کہ انہوں نے سات بار شمار کی۔ ابن الجوزی فی الواھیات

۴۲۸۸۰ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو اپنی سواریوں پر سوار ایک جنازہ میں دیکھا فرمایا کیا تم لوگ حیا نہیں کرتے؟ فرشتے پیدل چل رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۸۱ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ابن الدحداح کے جنازہ میں نکلے، جب واپس ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک گھوڑا زین کے بغیر پیش کیا گیا آپ اس پر سوار ہوگئے اور ہم آپ کے پیچھے پیدل چل پڑے۔ ابونعیم

۴۲۸۸۲ (از مسند ابی المعتمر حنش) جابر ابوطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حنش ابوالمعتمر کو فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا، آپ نے ایک عورت کو دیکھا جس کے پاس ایک انگیٹھی تھی آپ مسلسل اسے آواز دیتے رہے یہاں تک کہ وہ مدینہ کے محلوں میں غائب ہوگئی۔ ابونعیم

یعنی آپ کے ناراض ہونے کے سبب وہ چھپ گئی کہ کہیں مزید غیظ و غضب نہ بھڑک اٹھے۔

۴۲۸۸۳ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنازہ کے پیچھے جاتے تو جب تک میت بغلی قبر

بیں نہ رکھ دی جاتی آپ نہ بیٹھتے، ایک دفعہ کوئی یہودی عالم آپ سے بات چیت کرنے لگا: کہ ہم یوں کرتے ہیں تو آپ بیٹھ گئے، فرمایا: ان کی مخالفت کرو۔ رواہ ابن جریر

۴۲۸۸۴۔۔۔ابوالزناد سے روایت ہے فرمایا: میں عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے پاس (قبرستان) بقیع میں بیٹھا ہوا تھا، کہ اچانک ایک جنازہ ظاہر ہوتو ابن جعفر ہماری طرف متوجہ ہوئے اوران لوگوں کا سستی سے جنازہ لے جانے پر تعجب کرنے لگے، پھر فرمایا: لوگوں کی بدلتی حالت پر تعجب ہے اللہ کی قسم (جنازہ لے جانے میں) جلدی ہوتی تھی، اور ایک شخص دوسرے سے لڑتا اور کہتا تھا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر گویا تیرے ساتھ جلدی کی جارہی ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان

۴۲۸۸۵۔۔۔ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگ ایک جنازہ لے جارہے تھے جو ایسے ہل رہا تھا جیسے مشکیزے میں دودھ، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: سکون سے چلو اپنے جنازوں کو لے جانے میں میانہ روی اختیار کرو۔ رزین

۴۲۸۸۶ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو جگہوں میں ہنسنا ناپسند کرتے تھے، بندر کود یکھ کر اور جنازہ کے وقت۔

بیہقی فی شعب الایمان وقال اسنادہ غیر قوی

۴۲۸۸۷ یزید بن عبیداللہ اپنے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص کو جنازہ میں ہنستے دیکھ فرمایا: کیا جنازہ کے ساتھ ہوتے ہوئے تم ہنستے ہو؟ اللہ کی قسم (تادیبا) میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔ بیہقی فی شعب الایمان

۴۲۸۸۸۔۔۔امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز زجلۃ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے ان یتیم بچوں کو دیکھا جو نبی ﷺ کی گود میں تھے، ان میں سے ایک کو ہم "کریسۃ" کے نام سے پکارتے تھے، فرماتی ہیں ایک دن میں ان لڑکیوں کے ساتھ کسی فوت شدہ شخص کے گھر تعزیت کرنے گئی، تب جنازہ نکالا گیا تو میں نے دروازے کی چوکھٹ سے نکلنے کے لئے پاؤں باہر رکھا، تو اس لڑکی نے مجھے پکڑا اور گھر کے اندر لے گئی، (مجھ سے) کہنے لگی: کوئی عورت کسی جنازہ کے ساتھ نہیں نکلتی، ہاں اگر وہ عورت نفاس والی یا پیٹ سے ہو تو اس کے ساتھ ایک عورت جائے جو اس کی حفاظت کرے، یہاں تک کہ جب اسے جنازہ گاہ میں رکھ دیں وہ اپنا ہاتھ داخل کرکے دیکھے کیا اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکلی، پھر لوگ بیٹھے رہیں یا کھڑے رہیں جب وہ عورت آنکھوں سے اوجھل ہوجائے (یعنی گھر چلی جائے) تو لوگ امام سے کہیں تکبیر کہئے۔

ابن عساکر وقال: ھذا حدیث غریب لم اکتبہ الا من ھذا الوجہ

جنازہ کے لئے کھڑے ہونا

۴۲۸۸۹۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ دیکھا تو اس کے لئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے تھے۔ مسند احمد، ابویعلی و الطحاوی، سعید بن منصور

۴۲۸۹۰ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو جنازہ میں کھڑے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہوگئے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ بیٹھ گئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

ابوداؤد طیالسی مسند احمد، العدنی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابو یعلی وابن الجارود والطحاوی وابن حبان، ابن جریر

۴۲۸۹۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صرف ایک مرتبہ جنازہ میں کھڑے ہوئے تھے پھر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ الحمیدی والعدنی

۴۲۸۹۲ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم دیا کرتے تھے، پھر اس کے بعد بیٹھ گئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ ابن وھب مسند احمد والعدنی، ابو یعلی ابن حبان، بیہقی

۴۲۸۹۳ عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ان جنازوں سے کبھی کھڑے ہوئے ابتدا ایک یہودی

عورت کا جنازہ تھا تو اس کی دھونی کی بو سے آپ کو تکلیف ہوئی تو آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ جنازہ گزر گیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۹۴......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے رہے اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہو گئے، پھر آپ بیٹھے اور انہیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۹۵......(اسی طرح) عبداللہ بن سخبرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کے ساتھی کھڑے ہونے لگے، آپ نے ان سے فرمایا: اس بات پر تمہیں کس نے مجبور کیا؟ وہ کہنے لگے: کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بتایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جب بھی کوئی جنازہ گزرتا تو آپ اس جنازہ کے گزر جانے تک کھڑے رہتے، آپ نے فرمایا: ابوموسیٰ ایسے ہی کچھ نہیں کہتے، شاید رسول اللہ ﷺ نے ایسے ایک مرتبہ کیا ہو، رسول اللہ ﷺ جو احکام آپ پر نازل نہیں ہوئے ان میں اہل کتاب کی مشابہت پسند کرتے تھے، اور جب اس کے متعلق کوئی حکم نازل ہو جاتا تو ان کی مشابہت چھوڑ دیتے۔ (نسائی، ابن ماجۃ ورواہ، ابوداؤد طیالسی کہ ابوموسیٰ اشعری ﷺ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس سے مسلمان، یہودی یا عیسائی کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو! کیونکہ ہم ان کے لئے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایسا صرف ایک مرتبہ کیا، اور اہل کتاب تھے آپ اس چیز میں ان کی مشابہت اختیار کرتے اور جب آپ کو روک دیا جاتا تو آپ رک جاتے، اور مسدد نے ان الفاظ سے روایت کیا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا صرف ایک یہودی کے لئے کیا پھر دوبارہ ایسا نہیں کیا، اور جب آپ کو (ان کی مشابہت سے) روک دیا جاتا تو آپ رک جاتے۔

فی الا سناد لیث بن ابی سلیم

رونا

۴۲۸۹۶......(مسند عمر) ابوعثمان سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب ان کے پاس نعمان کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۸۹۷......جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عتیک سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی میت کے گھر گئے تو عورتیں رونے لگیں، حضرت جبیر نے کہا: جب تک رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں تم خاموش رہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں رونے دو، جب جنازہ تیار ہو جائے پھر کوئی رونے والی ہرگز نہ روئے۔ ابونعیم

۴۲۸۹۸......عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا فرزند فوت ہوا تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھ روتی ہے، دل غمگین ہوتا ہے (لیکن) ہم صرف اپنے رب کو راضی کرنے والی بات کریں گے، ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۹۹......حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت کو قبر پر روتے دیکھا تو اسے ڈانٹا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوحفص! اسے چھوڑ دو، اس واسطے کہ آنکھ اشکبار ہوتی ہے جب کہ واقعہ اور حادثہ نیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۰۰......یوسف بن ماھک سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ میں تھے، فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں ہوتا۔

ابن جریر فی تھذیبہ

۴۲۹۰۱......حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ذوالحلیفہ آتے تو انصار کے بچے آپ سے ملتے اور اپنے گھر والوں کی خیر وخبر بتاتے، (ایک دفعہ) ہم حج یا عمرہ سے واپس آئے، تو ہم ذوالحلیفہ میں (ان سے) ملے، کسی نے اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے کہہ دیا، تمہاری بیوی فوت ہوگئی ہے تو وہ رونے لگے، میں ان کے اور نبی ﷺ کے درمیان تھی میں نے ان سے کہا: کیا آپ صحابی رسول اللہ ﷺ ہوکر روتے ہیں جب کہ آپ کی اتنی سبقتیں اور بھلائیاں ہیں! وہ کہنے لگے: کیا میرے لئے یہ حق ہے کہ میں نہ روؤں! جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: سعد بن معاذ کی فوتگی کی وجہ سے عرش کی لکڑیاں ہل گئیں۔ ابونعیم

۴۲۹۰۲..... (مسند اسامہ بن زید) ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اتنے میں آپ کی کسی صاحبزادی نے آپ کی طرف پیام بھیجا کہ ان کا بچہ موت کی کشمکش میں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو جو اللہ تعالیٰ کا تھا وہ لے لیا اور جو وہ دے وہ بھی اسی کا ہے، اور ہر چیز کی اس کے ہاں ایک مدت ہے، اور ان سے کہنا کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔ (چنانچہ قاصد واپس گیا) پھر واپس آیا اور کہنے لگا: کہ انہوں نے قسم کھائی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں، تو نبی ﷺ برخاست ہوئے اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادۃ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کئی مرد اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ چل دیا، (جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو) بچہ نبی ﷺ کو تھمایا گیا اور اس کی روح نکل رہی تھی گویا وہ کسی مشکیزے میں ہے تو آپ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں، تو سعد آپ سے کہنے لگے: یارسول اللہ! یہ کیا کیفیت ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ (خصوصاً) اپنے مہربان بندوں پر (ہی) مہربانی فرماتا ہے۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجۃ و ابو عوانۃ، ابن حبان

نوحہ بین

۴۲۹۰۳..... (مسند الصدیق) حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہوا تو ان پر رویا گیا، حضرت ابوبکر مردوں کی طرف نکلے اور فرمایا: میں ان عورتوں کی طرف سے آپ لوگوں سے معذرت کرتا ہوں، کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت کے قریب والی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میت پر کھولتا پانی، زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے ڈالا جاتا ہے۔ ابویعلی وسندہ ضعیف

۴۲۹۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس میت کے وہ محاسن جو اس میں نہیں بیان کئے جائیں تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ ابن منیع والحارث

۴۲۹۰۵..... عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: جب خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر عورتیں جمع ہوکر رونے لگیں، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے ان کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ان کے پاس کوڑا تھا، فرمایا: عبداللہ! جاؤ! ام المؤمنین سے کہو کہ پردہ کرلیں، اور ان عورتوں کو میرے پاس لے آؤ، چنانچہ وہ باہر نکلنے لگیں اور آپ انہیں کوڑے سے مارنے لگے، ان میں سے ایک عورت کی اوڑھنی گر گئی لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین! اس کی اوڑھنی، فرمایا: رہنے دو اس کی کوئی عزت نہیں، آپ کی یہ بات پسند کی جاتی تھی: کہ اس کی حرمت نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

یہ وہ عورتیں تھیں جو اجرت پر نوحہ کرتی اور ایک دوسرے کے مقابلہ میں کھڑے ہوکر بین کیا کرتی تھیں، حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں کافی روکا لیکن وہ باز نہ آئیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے تو توجہ نہ دی کہ ماتم ہے لیکن جب ان کا شور بڑھا اور خواتین اطلاع بھی کردی تو آپ نے سزا کے طور ایسا کیا کہ پھر کوئی نوحہ کرنے والی ایسی حرکت نہ کرے، اس کے علاوہ امیر المؤمنین اور حاکم وقت کی حیثیت سے کسی جرم پر سزا کے طور کوئی سی سزا تجویز کرنا جائز ہے۔

۴۲۹۰۶..... نصر بن ابی عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات کے وقت مدینہ میں نوحہ کی آواز سنی تو آپ وہاں تشریف لے آئے، عورتوں کو منتشر کردیا، اور نوحہ کرنے والی عورت کو درے سے مارنے لگے، تو اس کا دوپٹہ زمین پر گر گیا، لوگوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! اس کے بال نظر آنے لگے، فرمایا: ہاں (مجھے بھی نظر آرہا ہے) (جو شریعت کی خلاف ورزی کرے) اس کی عزت وحرمت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۴۲۹۰۷۔۔۔ سفیان بن سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، تو بنی مغیرہ کی عورتیں حضرت خالد کے گھر اکھٹی ہوگئیں، اوران پر رونے لگیں، کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ دیا کہ عورتیں حضرت خالد کے گھر جمع ہوگئیں اور وہ آپ کو وہ چیز سنانا چاہتی ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں، ان کی طرف جانے والی قاصد نے کہا: انہیں روکیں! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے آنسوؤں سے دل برداشتہ ہوتی ہیں تو ان پر کوئی حرج نہیں، جب تک (سر پر) گردوغبار اور اونچی آواز نہ ہو۔

ابن سعد، ابو عبید فی الغریب والحاکم فی المکنی ویعقوب بن سفیان بیھقی، ابو نعیم، ابن عساکر

۴۲۹۰۸۔۔۔ عبداللہ بن عکرمۃ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کی بات پر تعجب ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا، جب کہ خالد بن ولید پر مکہ اور مدینہ میں بنی مغیرہ کی عورتیں سات دن روتی رہیں، انہوں نے گریبان چاک کیے، چہروں پر مارا اور لوگوں کو ان ایام میں کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ دن گزر گئے حضرت عمر انہیں منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

حضرت خالد بن ولید کی وفات پر عورتوں کے رونے کے دو واقعے ہیں، ایک مرتبہ آپ نے درگزر فرمایا جیسا کہ سابقہ روایت میں ہے لیکن جب عورتوں کا معاملہ طول پکڑ گیا تو آپ نے سختی فرمائی، تو لوگوں نے دونوں کو یکجا کر دیا۔

۴۲۹۰۹۔۔۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان پر رونے والی عورتیں کھڑی کردیں، حضرت عمر کو پتہ چلا آپ نے انہیں حضرت ابوبکر پر رونے سے منع فرمایا: لیکن وہ باز نہ آئیں، آپ نے ہشام بن ولید سے کہا: ابوقحافہ کی بیٹی (یعنی پوتی مراد حضرت عائشہ) سے جا کر کہو اور درے ان عورتوں کو مارنا، نوحہ کرنے والیاں اس سے ڈر گئیں، آپ نے فرمایا: کیا تم ابوبکر پر روکر انہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہتی ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۰۔۔۔ حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال مغرب وعشاء کے درمیان ہوا ہم لوگوں نے (اسی حالت میں) صبح کردی تو انصار ومہاجرین کی عورتیں جمع ہوگئیں اور رونے والیاں کھڑی کردیں، (اس وقت) حضرت ابوبکر کو غسل وکفن دیا جا رہا تھا، حضرت عمر نے نوحہ کا کہا تو وہ عورتیں ڈر گئیں، اللہ کی قسم! تم عورتیں اسی (بات کے) لئے متفرق ہوتی اور جمع ہوتی ہو۔

رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۱۔۔۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر کا انتقال ہوا، تو آپ پر رویا گیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میت کو زندہ شخص کے (اس پر) رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے لیکن وہ رونے سے باز نہ آئیں، تو حضرت عمر نے ہشام بن ولید سے فرمایا: جاؤ اور عورتوں کو باہر نکالو، حضرت عائشہ نے فرمایا: میں تمہیں باہر نکال دوں گی، حضرت عمر نے فرمایا: (ہشام!) اندر جاؤ میں نے تمہیں اجازت دی ہے وہ اندر گئے، تو حضرت عائشہ نے فرمایا (ہشام!) بیٹا کیا تم مجھے باہر نکالو گے! انہوں نے عرض کیا، جہاں تک آپ کا معاملہ ہے تو میں نے آپ کو اجازت دی ہے، پھر وہ ایک ایک عورت کو باہر نکالنے لگے اور درے سے مارنے لگے، یہاں تک کہ ام فروہ باہر نکلیں، اور (ہشام نے) عورتوں کو منتشر کر دیا۔ ابن راھویہ وھو صحیح

۴۲۹۱۲۔۔۔ حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جب جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ (خاموشی سے) بیٹھ گئے آپ کے چہرے پر غم کے آثار نظر آرہے تھے، میں دروازے کی پھٹن سے (آپ کو) دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک شخص آ کر آپ سے کہنے لگا: یارسول اللہ! جعفر (کے گھرانے) کی خواتین، پھر اس نے ان کے رونے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: جاؤ انہیں خاموش کراؤ اگر وہ خاموش نہ ہوں تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دینا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ شخص بار بار آ کر آپ سے یہی بات کہتا تو مجبوراً آپ نے کہا: اگر وہ خاموش نہیں ہورہی ہیں ان کے مونہوں میں مٹی ڈال دو تا کہ وہ چپ ہو جائیں، آپ کا منشا تھا کہ غم کی وجہ سے عورتیں رو رہی ہیں تو ایک دفعہ منع کردینے سے اگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تو تمہارا حق پورا ہو گیا کہ تم نے روک دیا، بار بار اس بات کو دہرانا مناسب نہیں۔

باب......دفن اوراس کے بعد کے امور

۴۲۹۱۳...... اسمٰعیل بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرالصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب میت کو بغلی قبر میں رکھا جانے لگے تو کہا جائے، بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وبالیقین بالبعث بعد الموت۔ رواہ عبدالرزاق

۴۲۹۱۴...... عمر بن سعید بن یحییٰ نخعی سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے ابن المکنف کا جنازہ پڑھا، آپ نے چار تکبیریں کہیں، پھر ایک طرف سلام پھیرا، اس کے بعد انہیں قبر میں اتارا، اور فرمایا: اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے (آج) تیرا مہمان بنا، اور تو بہترین مہمان نواز ہے، اے اللہ اس کی قبر کشادہ کردے اس کے گناہ کی مغفرت فرما، ہمیں تو صرف خیر کا علم ہے جب تجھے اس کا زیادہ علم ہے اور یہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۱۵...... علی بن الحکم اہل کوفہ کی جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے اور وہ لوگ ایک میت دفن کررہے تھے، اس کی قبر پر کپڑا پھیلایا گیا، آپ نے قبر سے کپڑا کھینچ لیا اور فرمایا: اس طرح عورتوں (کو دفن کرتے) کیا جاتا ہے۔

رواہ البیھقی

۴۲۱۹۱۶...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ مردے برے پڑوس سے ایسے ہی اذیت وتکلیف محسوس کرتے ہیں جیسے زندے محسوس کرتے ہیں۔

المالینی فی المؤتلف والمختلف

کلام:...... کشف الخفاء ۱۶۹۔

۴۲۹۱۷...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے روز فرمایا: گہری کشادہ اور اچھی قبر کھودو اور دو اور تین افراد ایک قبر میں دفن کرو اور زیادہ قرآن پڑھنے والے کو پہلے اتارو۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۱۸ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (رات کے وقت) کچھ لوگوں نے قبرستان میں آگ جلتی دیکھی تو وہ اس کے پاس آگئے تو وہاں رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے اپنے ساتھی کو مجھے (بھی) پکڑاؤ (تا کہ اسے قبر میں اتاروں) تو وہ شخص بلند آواز سے ذکر کرنے والا تھا۔

طبرانی فی الکبیر

۴۲۹۱۹ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر چونا لگانے اور اس پر قبر کی نکالی ہوئی مٹی کے علاوہ فالتو مٹی ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۰ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قبروں پر چونا کرنے اور ان پر عمارت (گنبد روضۃ، چاردیواری) بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۱ علاء بن اللجلاج سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب مجھے قبر میں اتارنے لگو اور لحد میں رکھنے لگو تو کہنا: بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اور مجھ پر نرمی سے مٹی ڈالنا، اور میرے سر کے پاس سورۃ بقرہ کا ابتدائی اور آخری حصہ پڑھنا کیونکہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا آپ اس عمل کو پسند کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۲۲ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے لحد (بغلی قبر) کھودی گئی۔

رواہ ابن النجار

۴۲۹۲۳ ابراہیم سے روایت ہے فرمایا: کہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) لحد پسند کرتے اور شق کو ناپسند کرتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۲۴...... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ نبی ﷺ کی قبر ایک بالشت اونچی کی گئی۔ رواہ ابن جریر

ذیل دفن

۴۲۹۲۵... عمر بن سعید سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن المکلف کا جنازہ پڑھایا، چار تکبیریں کہیں اور (دفن کے وقت) ان کی قبر پر دو یا تین مٹھی مٹی ڈالی۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۲۶... زہری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی تدفین کی۔ ابن سعد وابونعیم

۴۲۹۲۷... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۲۸... کثیر بن مدرک سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب میت پر مٹی ڈال رہے ہوتے تو فرماتے: اے اللہ! میں اس شخص کے اہل وعیال و مال کو آپ کے سپرد کرتا ہوں، اس کا گناہ بڑا ہے اس کی بخشش فرمادیں۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۲۹... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوجاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوکر فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرواور اس کے لئے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے پوچھا جائے گا۔

ابوداؤد، ابویعلی دارقطنی فی الافراد، ابن شاھین فی السنة، بیھقی، سعید بن منصور

۴۲۹۳۰... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے حج سے واپسی پر کھلے میدان میں ایک مردہ کو پایا، لوگ اس پر سے گزر رہے تھے لیکن اس کا سر اٹھا کر نہیں دیکھتے یہاں تک کہ قبیلہ لیث کا ایک شخص گزرا جسے کلیب کہا جاتا تھا اس نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور اس کی تدفین کے لئے مدد طلب کی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا: کیا تم اس مردہ عورت کے پاس سے گزرے تھے تو اس نے کہا: نہیں، حضرت عمر نے فرمایا: اگر تم مجھ سے یوں کہتے کہ تم اس کے پاس سے گزرے تھے تو میں تمہیں سزا دیتا، پھر حضرت عمر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اس عورت کے بارے میں ان پر غصہ ہونے اور فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ کلیب کو اس عورت کو کفنانے کی وجہ سے جنت میں داخل کردے۔ ایک دفعہ کلیب مسجد کے پاس وضو کر رہے تھے: ابولولو حضرت عمر کا قاتل آیا اور اس نے کلیب کا پیٹ پھاڑ دیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۹۳۱... (مسند جابر بن عبداللہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کو قبر میں رکھ چلنے کے بعد اس کی قبر پر آئے اور اسے باہر نکالنے کا حکم دیا آپ نے اس کے گھٹنوں اور رانوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔ رزین

۴۲۹۳۲... شعبی سے روایت ہے کہ شہداء کی تمام قبریں کوہان نما تھیں۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۳۳... (مسند علی) محمد بن حبیب سے روایت ہے فرمایا: پہلے شخص جنہیں ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کیا گیا امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے انہیں ان کے بیٹے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منتقل کیا۔ دارقطنی

تلقین

۴۲۹۳۴... سعید اموی سے روایت ہے فرمایا: میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھا جب وہ نزع کی حالت میں تھے مجھ سے فرمایا: سعید جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے ساتھ وہی معاملات کرنا جیسا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا کوئی بھائی فوت ہوجائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کے سرہانے کھڑے ہوکر کہے: اے فلاں! فلانی کے بیٹے کیونکہ وہ سن رہا ہوتا ہے لیکن جواب نہیں دے سکتا، پھر وہ کہے اے فلاں! فلانی کے بیٹے! تو وہ سیدھا بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے: اے فلاں! فلانی کے بیٹے! تو وہ کہے گا: اللہ تجھ پر رحم کرے ہماری رہنمائی کر! پھر وہ کہے: تو اس چیز یعنی لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کی گواہی دیتا

جس پر تو دنیا سے نکلا، اور یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے نبی ہونے، اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے رہنما ہونے پر راضی تھا، جب وہ ایسا کرلے گا، تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، ہمیں یہاں سے لے چلو، اس کے پاس ہمارا کیا کام، اسے تو اس کی حجت بتا دی گئی، پس اللہ تعالیٰ ان دونوں کے سامنے اسے حجت تلقین کرنے والا ہوگا۔ کسی شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں اس کی ماں کو نہیں جانتا؟ آپ نے فرمایا: اسے حضرت حوا علیھا السلام کی طرف منسوب کردو۔ رواہ ابن عساکر

قبر کا سوال اور عذاب

۴۲۹۳۵...... حضرت میمونہ نبی ﷺ کی کنیز سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے میمونہ! قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو! انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قبر کا عذاب برحق ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، غیبت اور پیشاب کی چھینٹوں کی لاپرواہی سخت عذاب قبر کا باعث ہے۔ بیهقی فی عذاب القبر

۴۲۹۳۶...... ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی کہ آپ وضو کرتے وقت قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ابن ابی شیبه و ابن النجار

۴۲۹۳۷...... (مسند ام مبشر) جابر، ام مبشر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ بنی نجار کے کسی باغ میں جس میں ان لوگوں کی قبریں تھیں جو زمانہ جاہلیت میں مرچکے تھے، آپ میرے پاس وہاں تشریف لائے، آپ وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے! عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قبر کا عذاب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: انہیں قبروں میں ایسا عذاب ہورہا ہے جس کو جانور سن رہے ہیں۔ ابن ابی شیبة، بیهقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۳۸...... ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ دو شخصوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہورہا تھا، ان کے پڑوسیوں نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، آپ نے فرمایا: کھجور کی دوتر شاخوں کو ان کی قبروں پر لگادو جب تک خشک نہیں ہوں گی ان سے عذاب کم کردیا جائے گا، کسی نے پوچھا: انہیں کس وجہ سے عذاب ہورہا ہے؟ آپ نے فرمایا: چغلخوری اور پیشاب کی وجہ سے۔ بیهقی فی عذاب القبر

۴۲۹۳۹...... حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک چتکبرے خچر پر سوار تھے جو بدک گیا، آپ نے فرمایا: یہ بدکا تو ہے لیکن کسی بڑے حادثہ کی وجہ سے نہیں بدکا اس کے بدکنے کا سبب یہ ہے کہ ایک شخص کو قبر میں چغلخوری کی وجہ سے مارا جارہا ہے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہورہا ہے۔ بیهقی فی عذاب القبر

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حق میں دعا

۴۲۹۴۰...... (مسند انس) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا، (جب آپ ﷺ گھر نکلے) ہم بھی آپ کے ساتھ ہولئے۔ (اور ہماری عادت تھی) ہم لوگ جب بھی آپ کو زیادہ غمگین دیکھتے ہم کوئی بات نہ کرتے، چلتے چلتے ہم لوگ قبر پر پہنچ گئے ابھی تک لحد تیار نہیں ہوئی تھی، آپ بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، آپ نرم نرم سانس لینے لگے، پھر آسمان کی طرف نظر دوڑائی، اس کے بعد قبر کی کھدائی مکمل ہوگئی، آپ قبر میں اترے، میں نے دیکھا کہ آپ کا غم بڑھ گیا، دفنانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ باہر تشریف لائے، میں نے دیکھا کہ آپ کی وہ کیفیت نہ رہی، بلکہ آپ مسکرارہے تھے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم جب بھی آپ کو غمگین دیکھتے آپ سے بات نہیں کرسکتے، پھر ہم نے آپ کی یہ کیفیت نہیں دیکھی ایسا کیوں ہوا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس جگہ قبر کی تنگی وتاریکی اور زینب کی ضعف حالی یاد آگئی تو مجھ پر گراں گزرا، میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے تخفیف کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ دعا قبول کرلی، اور قبر نے اسے ایک دفعہ بھینچا جس کی آواز دونوں جانبوں کے تمام جانوروں نے انسانوں وجنوں کے علاوہ سنی۔ طبرانی فی الکبیر

۴۲۹۴۱.....(اسی طرح) قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر (یہ خدشہ نہ ہوتا کہ) تم لوگ مردوں کو دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۴۲..... (اسی طرح) حمید طویل حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر سے آواز سنی تو فرمایا: یہ شخص کب فوت ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا، جاہلیت میں، تو گویا آپ اس بات سے خوش ہوئے پھر فرمایا: اگر تم مردوں کو دفن کرنا نہ چھوڑ دیتے۔ یا جیسا فرمایا۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا وہ تمہیں عذاب قبر سناتے۔ بیھقی فیہ

۴۲۹۴۳ (اسی طرح) قاسم رحال سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے ایک ویرانے میں داخل ہوئے شاید آپ قضائے حاجت کے لئے گئے تھے، جب باہر آئے تو آپ خوفزدہ تھے پھر فرمایا: (اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ) تم مردوں کو دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ جو عذاب قبر وہ مجھے سنوار ہے کہیں تمہیں بھی سناتے۔ بیھقی فیہ وقال: اسنادہ صحیح وھو شاھد لما قبلہ

۴۲۹۴۴ .....(اسی طرح) عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے (خاندان) بنی طلحہ کے کسی نخلستان میں قضائے حاجت کے لئے گئے، اور بلال آپ کے پیچھے، اللہ کے نبی کا اکرام کرتے ہوئے ایک جانب چل رہے تھے، پھر آپ ایک قبر سے گزرے آپ وہاں کھڑے ہوگئے، یہاں تک کہ بلال بھی آپ تک پہنچ گئے، آپ نے فرمایا: بلال! تمہارا بھلا ہو! کیا تم وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یارسول اللہ! نہیں سن رہا، فرمایا: قبر والے کو عذاب ہورہا ہے، پھر اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو پتہ چلا وہ یہودی تھا۔ بیھقی فی عذاب القبر

۴۲۹۴۵ (اسی طرح) بلال بن علی بن ابی میمونہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع میں چل رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال کیا جو میں سن رہا ہوں تمہیں سنائی دے رہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تمہیں سنائی نہیں دیتا کہ قبروں والوں کو عذاب ہورہا ہے۔ بیھقی فیہ، واسنادہ صحیح ایضا شاھد لما تقدم

۴۲۹۴۶ ..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم چار ہاتھ زمین کے دو ہاتھ حصے میں ہوگے اور منکر ونکیر (فرشتوں) کو دیکھو گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! منکر نکیر کون ہیں؟ فرمایا: قبر کے دو فتنے، جو قبر کو اپنی کچلیوں سے کھود ڈالیں گے، اور اپنی آوازمیں دہرارہے ہوں گے، ان کی آوازیں گرج دار بادل کی طرح ہوں گی اور ان کی آنکھیں اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوں گی، ان کے ساتھ اگر منیٰ کے لوگ جمع ہوکر اسے اٹھانا چاہیں پھر بھی نہ اٹھا سکیں، جب کہ وہ ان کے سامنے میری اس لاٹھی سے بھی زیادہ ہلکی ہوگی، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی جسے آپ حرکت دے رہے تھے۔ وہ دونوں تم سے باز پرس کریں گے اگر تم نے لاعلمی اور سستی کا مظاہرہ کیا تو وہ تمہیں ایک ضرب لگائیں گے جس سے تم راکھ (جیسے) ہوجاؤ گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اسی حال میں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں عرض کیا: پھر ان دونوں کے لئے کافی ہوں۔ ابن ابی داؤد فی البعث ورستہ فی الایمان وابوالشیخ فی السنة والحاکم فی الکنی، وابن فنجویہ فی کتاب الوجل، حاکم فی تاریخہ، بیھقی فی کتاب عذاب القبر، والاصبھانی فی الحجة

۴۲۹۴۷ .....حذیفہ بن یمان سے فرمایا: روح فرشتہ کے پاس ہوتی ہے اور جسم الٹا پلٹا جاتا ہے جب لوگ جسم کو اٹھا لیتے ہیں تو وہ فرشتہ ان کے پیچھے ہولیتا ہے اور جب اسے قبر میں رکھ دیتے ہیں روح کو اس میں بکھیر دیتا ہے۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۴۸ .....ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد نکلے آپ نے ایک آواز سنی، فرمایا: یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہورہا ہے۔ ابو داؤد طیالسی ابونعیم

۴۲۹۴۹ .....ابورافع سے روایت ہے فرمایا: ایک دفعہ نبی ﷺ بقیع غرقد میں چل رہے تھے میں آپ کے پیچھے چل رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ تو نے ہدایت پائی اور نہ تیری رہنمائی کی گئی، تین بار فرمایا: میں نے عرض کیا: مجھے؟ فرمایا: تمہیں نہیں کہہ رہا، میری مراد قبر والے سے ہے، اس سے میرے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے گمان کیا کہ وہ مجھے نہیں جانتا، تو وہ ایسی قبر تھی جس میں میت دفن کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑکا گیا تھا۔

طبرانی فی الکبیر ابونعیم، بیھقی فی کتاب عذاب القبر

قبر پر ہر شاخ گاڑنا

۴۲۹۵۰ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے قریب سے گزرے تو ٹھہر گئے، فرمایا: میرے پاس تو (ہری) شاخیں لاؤ، چنانچہ لوگ لے آئے، تو ایک آپ نے اس کی پائنتی کی جانب اور ایک اس کے سرہانے لگادی پھر فرمایا: اس شخص کو عذاب قبر ہورہا تھا، کسی نے عرض کیا: ان کا اللہ کے نبی اسے کیا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب تک ان میں نمی باقی رہے گی اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۵۱ ابوالحسنا حضرت ابوہریرۃ سے آپ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ایک شاخ یا ٹہنی لی اور اسے درمیان سے توڑ کر ایک قبر پر ایک اور دوسری قبر پر دوسری لگادی، کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک شخص تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور (دوسری قبر والی) عورت تھی جو لوگوں کے درمیان چغلخوری کیا کرتی تھی، تو ان دونوں (شاخوں) کی وجہ سے قیامت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوجائے گی۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۲ ...... ابوحازم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر پر سے گزرے، پھر فرمایا: میرے پاس دو شاخیں لاؤ، تو ان میں سے ایک اس کے سرہانے اور دوسری اس کے پاؤں کی جانب لگادی، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اسے ان کا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب تک ان میں تازگی رہے گی تو اس کے عذاب قبر میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ آپ بذریعہ وحی جان گئے تھے کہ اسے عذاب ہورہا، اس لیے آپ نے ایسا کیا، بعد کا کوئی شخص اس طرح نہیں کرسکتا۔

۴۲۹۵۳ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرمایا: ایک یہودی عورت (میرے) پاس آئی تو وہ مجھ سے بیان کرنے لگی: پھر راوی نے اس حدیث کا ذکر کیا جس میں یہودی عورت کا قصہ اور حضرت عائشہ کا رسول اللہ ﷺ کو اس کی بات بتانے کا واقعہ ہے۔ فرماتی ہیں: آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، کچھ روز بعد آپ نے فرمایا: عائشہ! عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، کیونکہ اس سے اگر کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے لیکن ان پر بھی ایک دباؤ سے زیادہ عذاب نہیں ہوا۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۴ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ اس کے یا اس دن کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز کے بعد یہ کہتے سنا: اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب مجھے جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے محفوظ فرما۔ بیھقی کتاب مذکور

۴۲۹۵۵ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! میں جہنم اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۴۲۹۵۶ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عذاب قبر سے کوئی بچ سکتا تو سعد بن معاذ بچ جاتے، پھر اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کرکے انہیں آپس میں جوڑا پھر کھول دیا، اس کے بعد فرمایا: کہ قبر ان پر تنگ ہوئی پھر کشادہ ہوگئی۔

بیھقی فی کتاب عذاب القبر

تعزیت

۴۲۹۵۷ ...... (مسند الصدیق) حضرت ابوبکر الصدیق سے روایت ہے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: بارالہا! جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کے لئے کیا (اجر) ہے؟ فرمایا: میں اسے اپنے (عرش) کے سایہ میں جگہ دوں گا جس دن میرے (پیدا کردہ) سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ابن شاھین فی الترغیب

۴۲۹۵۸......ابوعیینہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی کی تعزیت کرتے تو فرماتے: تعزیت کے ساتھ مصیبت (باقی) نہیں رہتی، اور واویلے کا کوئی فائدہ نہیں، موت سے پہلے کا مرحلہ آسان ہے اور اس کے بعد والا مشکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی کمی (غیر موجودگی) کو یاد کرو تمہاری مصیبت کم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اجر میں اضافہ کرے۔

ابن ابی خیثمۃ والدینوری فی المجالسۃ، ابن عساکر

۴۲۹۵۹......سفیان سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشعث بن قیس سے ان کے بیٹے کی تعزیت کی تو فرمایا: اگر تم غم کرو تو تمہاری رشتہ داری اس کی مستحق ہے اور اگر صبر کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے بیٹے کا بدل عطا کر دے گا (دیکھو!) اگر صبر کرو تو جو تمہاری تقدیر میں ہے اس نے ہو کر رہنا ہے لہٰذا تمہیں اجر ملے گا اور اگر واویلا اور بے صبری کرو گے تو تقدیر پر بھی آئے گی اور تمہیں گناہ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۶۰......حوشب سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کا ایک بیٹا تھا جو بالغ ہو گیا، وہ اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آتا۔ پھر اس لڑکے کا انتقال ہو گیا تو اس کے والد چھ دن اس پر غم کرتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے فلاں شخص دکھائی نہیں دے رہا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا بیٹا فوت ہو گیا، جس کا انہیں بے حد صدمہ ہوا، آپ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب بچوں سے خوبصورت، سب سے عقلمند ہوتا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا بیٹا سب سے زیادہ جرأت مند ہوتا، کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارا بیٹا تمہارے بوڑھا ہوتا اور سب سے زیادہ افضل اور مالدار ہوتا یا (اس سب کے بدلہ) تمہیں کہا جاتا: جو ہم نے تم سے لیا اس کے بدلہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابن مندہ، وقال: غریب، ابونعیم، ابن عساکر

ذیل تعزیت

۴۲۹۶۱......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعزیت کی گئی آپ نے فرمایا: الحمدللہ، بیٹیوں کو (موت کے بعد) دفن کرنا عزت کی بات ہے۔ العسکری فی الامثال

۴۲۹۶۲......حضرت عائشہ عمرو بن شرحبیل سے روایت کرتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ کو جنگ خندق میں تیر لگا تو ان کا خون پھوٹ کر نبی ﷺ پر بہنے لگا، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے اور کہنے لگے: ہائے! اس کی ہلاکت! آپ نے فرمایا: ابوبکر! ایسا نہ کہو، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے، آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۴۲۹۶۳......معاذ سے روایت ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے معاذ بن جبل کی جانب، تم پر سلامتی ہو! میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی دعا و عبادت کے لائق نہیں، بصورت احوال یہ ہے: اللہ تعالیٰ تمہارا اجر بڑھائے، اور تمہیں صبر کی توفیق بخشے ہمیں اور تمہیں شکر کرنے کی توفیق عطا کرے، کیونکہ ہمارے جان و مال، اہل و اولاد اللہ تعالیٰ کا بہترین ہدیہ اور امانت کے طور پر مانگی ہوئی چیزیں ہیں، انسان ایک مقرر وقت تک ان سے فائدہ اٹھاتا ہے اور معلوم مدت تک انہیں استعمال کرتا ہے، تو ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی عطا کردہ چیزوں پر شکر گزاری کا سوال کرتے ہیں اور آزمائش میں صبر مانگتے ہیں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کے بہترین ہدیوں اور امانت میں رکھی ہوئی مانگی چیزوں میں سے تھا، اللہ تعالیٰ نے رشک و خوشی میں تمہیں اس سے فائدہ پہنچایا اور اجر کثیر سے تم سے لے لیا، اگر تم ثواب کی امید رکھو تو مغفرت، رحمت اور ہدایت ہے سو صبر سے کام لو، (اور ایسا نہ ہو) تمہارا واویلا تمہارے اجر و ثواب کو ضائع کر دے اور تم پشیمان ہو، اور یہ بھی یاد رکھو! کہ بے صبری نہ تو کسی میت کو واپس لا سکتی ہے اور نہ کسی غم کو ختم کر سکتی ہے اور جس مصیبت نے آنا تھا وہ آ چکی، والسلام۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، حاکم وقال: حسن غریب، وتعقب عن محمود بن لبید عن معاذ واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال الذهبی وابن مجاشع وابن عمر، حلیۃ الاولیاء عن عبدالرحمن بن غنم وقال: کل هذه الروایات ضعیفة لا تثبت

فان وفاة ابن معاذ بعد وفاة رسول اللہ ﷺ بسنتین وانما کتب الیہ بعض الصحابة فتوهم الراوی فنسبها الی النبی ﷺ)

۴۲۹۶۴ حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اورلوگوں کے درمیان ایک دروازہ کھولا یا پردہ اٹھایا، آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے ان کی اچھی حالت دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا، اور یہ امید رکھی کہ آپ کے پیچھے بھی ان کی یہی حالت ہوگی، پھر فرمایا: لوگو! میری امت میں سے میرے بعد جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے، تو جو اسے مصیبت پہنچے اس میں میری (وفات کی) مصیبت کو یاد کرے، کیونکہ میری (وفات کی) مصیبت جیسی مصیبت میرے کسی امتی کو نہیں پہنچی۔

ابن یعلی، ابن عساکر

ذیل موت

۴۲۹۶۵ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر روح کے لئے اس وقت تک دنیا سے نکلنا حرام ہے یہاں تک کہ اسے اپنا ٹھکانہ (جنت یا جہنم) معلوم نہ ہو جائے۔ ابن ابی شیبة ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۹۶۶...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب نیک بندہ مرجاتا ہے تو زمین کا وہ حصہ جس پر وہ نماز پڑھتا اور آسمان میں اس کے عمل کے داخل ہونے کا دروازہ روتا ہے پھر آپ نے آیت پڑھی: پس نہ روئے ان کے لئے زمین اور نہ آسمان۔

ابن المبارک فی الزهد وعبد بن حمید وابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابن المنذر

۴۲۹۶۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کے اعمال لکھنے کے لئے دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو یہ مقرر کردہ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ (رب العزت!) وہ تو فوت ہو گیا ہمیں اجازت دیں کہ ہم آسمان پر چلے جائیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا آسمان میری تسبیح کرنے والے فرشتوں سے بھرا پڑا ہے، وہ عرض کرتے ہیں۔ کیا ہم زمین میں ٹھہرے رہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری زمین میری تسبیح کرنے والی مخلوق سے پر ہے وہ دونوں عرض کرتے ہیں: تو پھر ہم کہاں جائیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو کر میری تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل بیان کرتے رہو اور قیامت تک اس کا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔ المروزی فی الجنائز وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابو الشیخ فی العظمة، بیهقی فی شعب الایمان والدیلمی واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب

کلام: ...... التذکرۃ ۲۲۲، ذخیرۃ الحفاظ ۹۸۰

۴۲۹۶۸...... حضرت بلال سے روایت ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے مرکر چین پالیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چین تو اسنے پایا جس کی مغفرت کردی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۶۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہی الفاظ کی روایت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۷۰...... ابوالہیثم بن مالک سے روایت ہے فرمایا: ہم لوگ اشج بن عبد کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے ان کے پاس ابوعطیۃ مذبوح تھے نعمتوں کا ذکر چھڑ گیا تو وہ لوگ کہنے لگے، سب سے زیادہ نعمت والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں، ابوعطیہ بولے: میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے زیادہ نعمت والا کون ہے؟ قبر میں رکھا جسم جو عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۷۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں مردہ ڈوبنے والے مدد طلب کرنے والے کی طرح ہے وہ اس دعا کا منتظر ہوتا ہے جو اسے باپ، ماں، بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے جب وہ دعا اس تک پہنچتی ہے تو وہ اسے دنیا اور اس کی چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر زمین والوں کی دعائیں پہاڑوں کی طرح داخل کرتے ہیں۔ اور زندوں کا مردوں کے لئے ہدیہ تو ان کے لئے استغفار ہے۔ ابو الشیخ فی فوائده، بیهقی فی شعب الایمان، قال: غریب تفرد به وفیه محمد بن جابر ابی عیاش المصیصی وقال فی المیزان: لا اعرفه قال: هذا الخبر منکر جدا

۴۲۹۷۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: فلانی نے مر کر راحت حاصل کرلی، تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو کر فرمانے لگے: راحت تو اسے ملتی ہے جس کی مغفرت کردی گئی ہو۔

طبرانی فی الاوسط۔ حلیة الاولیاء وابن النجار

مردوں کو نئی میت سے حالات دریافت کرنا

۴۲۹۷۳..... عبید بن عمیر سے روایت ہے فرمایا: اہل قبور حالات کی پوچھ گچھ کرتے رہتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتی ہے تو اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ تو وہ کہتے ہیں: نیک تھا، پھر وہ کہتے؟ ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ وہ کہتے ہیں: نہیں، پھر کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسے ہمارے راستے سے بھٹکا دیا گیا۔ بیہقی فی شعب الایمان

۴۲۹۷۴..... (مسند الصدیق) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو چوما۔ ابن ابی شیبہ، بخاری، ترمذی فی الشمائل ابن ماجه والمروزی فی الجنائز

۴۲۹۷۵..... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ابتداء اسلام میں فوت ہوا۔

ابن المبارک وابو عبید فی الغریب۔ حلیة الاولیاء

۴۲۹۷۶..... (مسند عمر) ابوالاسود سے روایت ہے فرمایا: میں مدینہ منورہ آیا، میں نے اس کی (آب وہوا) کو پایا کہ اس میں ایک بیماری پھیلی ہوئی تھی جس میں لوگ بہت جلدی مر رہے تھے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا، وہاں سے ایک جنازہ گزرا، اس جنازہ والے کے بارے میں لوگوں میں سے کسی نے تعریفانہ الفاظ کہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا تو اس کے متعلق کسی نے مذمت والے الفاظ کہے تو حضرت عمر نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کیا: امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا: میں نے ویسا ہی کہا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے بارے میں چار شخص خیر کی گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، ہم نے عرض کیا: اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تین ہوں، ہم نے عرض کیا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، پھر ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا۔

ابو داؤد طیالسی، ابن ابی شیبة مسند احمد، بخاری، کتاب الجنائز ج۲ ص ۱۲۲، ترمذی، نسائی، ابویعلی، ابن حبان، بیهقی

۴۲۹۷۷..... محمد بن حمیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع غرقد کے (قبرستان کے) پاس سے گزرے پھر فرمایا: اے اہل قبور تم پر سلام ہو، ہمارے حالات تو یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں کی شادیاں ہوگئیں اور تمہارے گھر آباد ہوگئے اور تمہارے مال تقسیم ہوگئے، تو کسی غیبی آواز نے انہیں جواب دیا، ہمارے حالات تو یہ ہیں، ہم نے جو آگے بھیجا وہ پالیا، اور جو خرچ کیا تھا اس کا نفع حاصل کرلیا، اور جو پیچھے چھوڑ آنے اس کا نقصان اٹھایا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور وابن السمعانی

مختلف اموات کے بارے میں بشارت

۴۲۹۷۸..... اسحاق بن ابراہیم بن بسطاس، سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ ان کے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود تھے، آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کردیا گیا ہو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: انشاء اللہ جنت ہے، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں فوت ہوگیا ہو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے، پھر فرمایا: اچھا اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کے متعلق دو عادل آدمی گواہی کے لئے کھڑے ہوجائیں کہ ہمیں صرف اس کی بھلائی کا علم ہے؟ لوگوں

نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: انشاء اللہ جنت ہے پھر فرمایا: اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جس کے متعلق دو عادل شخص کھڑے ہو کر گواہی دیں، اے اللہ! ہمیں کسی بھلائی کا علم نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: وہ گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان و اسحاق بن ابراھیم ضعیف

۴۲۹۷۹۔۔۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تمہارے اعمال تمہارے قریبی مردہ رشتہ داروں کے سامنے پیش ہوتے ہیں، اگر وہ کوئی نیکی دیکھیں تو خوش ہوتے ہیں اور کوئی برائی دیکھتے ہیں تو اسے ناپسند کرتے ہیں اور جب ان کے پاس کوئی نئی امیت آتی ہے جو ان کے بعد مرا ہو تو اس سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ مرد اپنی بیوی کے متعلق پوچھتا ہے کیا اس کی شادی ہوگئی یا نہیں؟ اور کوئی شخص کسی شخص کے متعلق دریافت کرتا ہے اگر کوئی اس سے کہہ دے کہ وہ مر چکا ہے وہ کہتا ہے، افسوس! اسے وہاں لے جایا گیا، پھر اگر وہ اسے اپنے پاس نہ محسوس کریں تو کہتے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون، اس کے ٹھکانے جہنم جو تربیت کرنے والی ہے اس میں لے جایا گیا۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۸۰۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی اچھے انداز میں تعریف کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا، تو لوگوں نے اس کی برے انداز میں مذمت کی، تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر فرمایا: تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو! رزین

۴۲۹۸۱۔۔۔ حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم میں سے کسی کی اور اس کے مال، اہل وعیال اور عمل کی کیا مثال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تم میں سے کسی کی اور اس کے مال، اہل وعیال اور عمل کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کے تین بھائی ہوں، وفات کے وقت وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے، اور کہے کہ میرے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے تو دیکھ رہا ہے تیرے پاس میرے لئے اور تجھ سے میرے لئے کیا ہوسکتا ہے؟ تو وہ کہہ دے تیرے لئے میرے پاس یہ ہے کہ میں تیری تیمارداری کروں، تجھ سے دور نہ ہوں تیرا کام کروں، جب تو مر جائے تجھے غسل وکفن دے کر اٹھانے والوں کے ساتھ تجھے اٹھالوں، تجھے آرام سے اٹھاؤں گا اور تجھ سے تکلیف کو دور کروں گا، جب (دفنا کر) واپس آؤں گا تو تیرے متعلق پوچھنے والوں کے سامنے تیری خوبیاں بیان کروں گا، تو یہ اس کا بھائی، اہل وعیال ہوئے تو تمہارا کیا خیال ہے؟ تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کوئی نفع نہیں سن رہے۔

پھر (آپ نے فرمایا) دوسرے بھائی سے کہتا ہے: کیا تجھے میری مصیبت نظر آرہی ہے تو تیرے پاس میرے لئے اور تجھ سے میرے لئے کیا ہوسکتا ہے؟ تو وہ کہے گا: مجھ سے فائدہ تجھے صرف اس وقت تک ہے جب تک تو زندوں میں رہے، جب تو مر جائے گا تو تجھے ایک طرف اور مجھے دوسری طرف لے جایا جائے گا، تو یہ اس کا بھائی مال ہوا، تو تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں کوئی فائدہ سنائی نہیں دیتا۔ پھر دوسرے (یعنی تیرے) بھائی سے کہے گا: تو دیکھ رہا ہے کہ مجھ پر کیا بن رہی ہے اور مجھے میرے اہل وعیال اور مال نے جو جواب دیا وہ بھی تم دیکھ رہے ہو تو میرے لئے تمہارے پاس اور میرے لئے کیا کچھ ہوسکتا ہے؟ وہ کہے گا: میں قبر میں تیرا ساتھی ہوں گا اور وحشت میں تیرا دل بہلاؤں گا، اور وزن کے روز تیری (اعمال کی) ترازو میں بیٹھوں گا، تو یہ اس کا بھائی اس کا عمل ہوا تو تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہترین بھائی اور بہترین دوست ہے، آپ نے فرمایا: حقیقت بھی یہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: عبداللہ بن کرز آپ کی طرف اٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے متعلق اشعار کہوں، آپ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ وہ ایک رات گزار کر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر کہنا شروع ہوئے اور لوگ جمع تھے۔

میں، میرے گھر والے اور میرے اعمال، اس شخص کی طرح ہیں جو اپنے دوستوں کو اپنی طرف بلا کر کہہ رہا ہو: اپنے بھائیوں سے جو تین ہوں، آج جو مصیبت مجھ پر آئی اس میں میری مدد کرو، لمبا فراق جس کا بھروسا نہیں تو میری اس پریشانی میں تمہارے پاس کیا ہے؟ ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں تیرا وہ دوست ہوں کہ (زندگی کے) زوال سے پہلے پہلے میں تمہاری فرمانبرداری کرسکتا ہوں، جب (روح کی بدن سے)

جدائی ثابت ہو جائے گی، تو میں اس دوستی کو نہیں نبھا سکتا جو ہمارے درمیان تھی، سواب جتنا چاہو مجھ سے لے لو، کیونکہ مجھے کسی اور راستے چلا دیا جائے گا۔ اگر تو مجھے باقی رکھنا چاہے گا، تو تو باقی نہیں رہے گا۔ سو مجھ سے چھٹکارا پالے، اور جلدی آنے والی موت سے پہلے نیکی کی تیزی کر۔

اور ایک شخص نے کہا: میں اسے بہت چاہتا تھا اور لوگوں میں فضیلت میں اسے دوسروں پر ترجیح دیتا تھا، میرا فائدہ یہ ہے کہ میں کوشش کرنے والا اور تمہارا خیر خواہ ہوں، جب موت کی مصیبت واقع ہو جائے گی تو میں لڑنے والا نہیں، لیکن تجھ پر روؤں گا اور افسوس کروں گا، اور جب (تیرے متعلق) کوئی پوچھے گا تو میں تعریف کروں گا۔ پیدل چلنے والوں کے ساتھ الوداع کرتے ہوئے میں بھی چلوں گا۔ اور ہر اٹھانے والے کے جلد نرمی سے مدد کروں گا، تیرے اس گھر کی طرف جس میں تجھے داخل کیا جائے گا، اور جو میری مشغولی ہوگی میں اس پر اناللہ وانا الیہ راجعون کہوں گا۔ گویا ہمارے درمیان دوستی تھی ہی نہیں، اور نہ باہمی داد و دہش کی اچھی محبت تھی۔ تو یہ آدمی کے رشتہ دار اور ان کے فائدے ہیں اگرچہ وہ کتنے ہی حریص ہوں ان کا کوئی فائدہ نہیں۔

اور ان میں کا ایک شخص کہے گا: میں تیرا وہ بھائی ہوں جس جیسا تو سخت مصیبت کے وقت بھی نہیں دیکھے گا، تو مجھے غیر کے پاس ملے گا کہ میں بیٹھا ہوں گا اور تیرے بارے میں جھگڑوں گا، اور وزن کے روز میں اس پلڑے میں بیٹھوں گا جس میں میرا بیٹھنا (تیرے اعمال کے لئے) بوجھ کا باعث ہوگا، لہٰذا مجھے نہ بھولنا اور میری جگہ تجھے معلوم ہونی چاہئے، کیونکہ میں تجھ پر مہربان، تیرا خواہ ہوں اور تجھے بے یار و مددگار چھوڑنے والا نہیں، یہ ہر وہ نیکی ہے جسے تو نے آگے بھیجا، اگر تو نیکی کرتا رہا تو باہمی ملاقات (یعنی قیامت کے روز) اس سے ملے گا۔

تو رسول اللہ ﷺ اور مسلمان ان کی اس بات سے رو پڑے، عبداللہ بن کرز جب بھی مسلمانوں کی کسی جماعت پر گزرتے تو وہ آپ کو بلاتے اور انہیں شعر سنانے کو کہتے جب آپ انہیں اشعار سناتے وہ رو پڑتے۔

الرامهرمزی فی الامثال وفیه عبدالله بن عبدالعزیز اللیثی عن محمد بن عبدالعزیز الزهری ضعیفان

۴۲۹۸۲..... ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: راحت پانے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کی جائے گی، راحت پانے والا تو مؤمن ہے جو دنیا کے غموں سے راحت پا گیا اور جس سے راحت پائی گئی وہ فاجر ہے۔ الرویانی، ابن عساکر

۴۲۹۸۳..... حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جبان میں داخل ہوا میں نے آپ کو فرماتے سنا: السلام علیکم اے ندامت والو! گھر آباد کر لئے گئے، مال تقسیم ہو گئے عورتوں کی شادیاں ہو گئیں، یہ تو ہمارے پاس کی خبر ہے، جو تمہارے حالات ہیں وہ بیان کرو، پھر (میری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا: اگر انہیں بولنے کی اجازت ہوتی تو کہتے: ''توشہ لایا کرو اور بہترین توشہ تقویٰ ہے''۔ ابومحمد الحسن بن محمد الخلال فی کتاب النادمین

۴۲۹۸۴..... ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں نے دنیا کی ایک مثال بیان کی ہے اور انسان کی موت کے وقت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست ہوں، جس وقت اس کی موت قریب آگئی، تو اس نے ان میں سے ایک سے کہا: تو میرا دوست تھا میری عزت کرتا اور مجھے ترجیح دیتا تھا اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہو چکا تو دیکھ رہا ہے تو تیرے پاس کیا ہے؟ تو اس کا وہ دوست کہے گا: میرے پاس کیا ہے اور اللہ کا یہ حکم مجھ پر غالب ہے میں تمہاری مصیبت دور نہیں کر سکتا اور نہ تمہارا غم گھٹا سکتا ہوں اور نہ تمہاری محنت کا بدلہ دے سکتا ہوں، لیکن مجھ سے یہ توشہ لے جاؤ تمہیں فائدہ دے گا۔

پھر دوسرے کو بلا کر کہے گا: تو میرا دوست تھا اور میرے تینوں دوستوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وقعت والا تھا، مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہوا تو دیکھ رہا ہے تو تیرے پاس کیا ہے؟ وہ کہے گا: میرے پاس کیا ہے! اللہ کا یہ حکم مجھ پر غالب ہے میں نہ تمہاری مصیبت دور کر سکتا ہوں نہ غم گھٹا سکتا ہوں اور نہ تمہیں تمہاری محنت کا بدلہ دے سکتا ہوں لیکن میں تمہاری بیماری میں تمہاری تیمارداری کروں گا جب تم فوت ہو جاؤ گے میں تمہیں غسل دوں گا نئے کپڑے کا کفن پہناؤں گا تمہارا بدن ڈھانپوں گا، اور تمہاری شرم گاہ چھپاؤں گا۔

پھر وہ تیسرے کو بلا کر کہے گا: مجھ پر اللہ تعالیٰ کا جو حکم نازل ہوا وہ تم دیکھ رہے ہو اور تو تینوں میں سے میرے نزدیک سب سے کم درجہ تھا اور میں تمہیں ضائع کرتا رہا اور تجھ سے بے رغبت رہا تو تمہارے پاس کیا ہے وہ کہے گا میرے پاس یہ ہے کہ میں تمہارا دوست ہوں اور دنیا وآخرت

میں تمہارا خلیفہ ہوں، میں تمہارے ساتھ تمہاری قبر میں داخل ہوں گا جب تو اس میں داخل ہوگا اور اس سے اس وقت نکلوں گا جب تو نکلے گا، اور تجھ سے کبھی جدا نہیں ہوں گا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تو یہ اس کا مال اہل وعیال اور عمل ہے، رہا اول تو اس نے کہا: مجھ سے توشہ لے لے، تو وہ اس کا مال ہوا، اور دوسرا اس کے اہل وعیال ہے اور تیسرا اس کا عمل ہے۔ الرامھر مزی فی الامثال، وفیہ ابوبکر الھذلی واہ

۴۲۹۸۵ ... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا ایک جنازہ گزرا، آپ نے فرمایا: یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا فلانے کا فلاں جنازہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کام کرتا اور انہی کی کوشش کرتا، آپ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا، آپ نے فرمایا: یہ کیسا جنازہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا فلانے کا فلاں جنازہ ہے جو اللہ ورسول سے بغض رکھتا اور اللہ کی نافرمانی کے اعمال کرتا اور انہی کی کوشش میں لگا رہتا آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔

لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ کا جنازے کے بارے میں تعریف اور ارشاد، پہلے کی تعریف کی گئی اور دوسرے کی مذمت بیان کی گئی اور آپ کا واجب ہوگئی فرمانا؟ آپ نے فرمایا: ہاں ابوبکر! یقیناً اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو انسانی زبانوں پر آدمی کے بارے میں بھلائی یا برائی بلوادیتے ہیں۔ حاکم، بیھقی فی شعب الایمان

زیارت اور اس کے آداب

۴۲۹۸۶ ... حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت کی۔ ابو نعیم

۴۲۹۸۷ ... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا: (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، تو عورتیں بیٹھی تھیں، آپ نے فرمایا: تم یہاں کیسے بیٹھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم ایک جنازے کا انتظار کررہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم غسل دینے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: تو کیا تم (میت کی چارپائی) اٹھانے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم قبر میں رکھنے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے، کیا تم قبر پر مٹی ڈالنے والی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا واپس چلی جاؤ گناہ لے کر بغیر ثواب کے۔ ابن ماجۃ، ابن الجوزی فی الواھیات وفیہ دینار ابوعمرو وقال الازدی: متروک

کلام: ... ضعیف ابن ماجہ ۳۴۴، المتناھیۃ ۱۵۰۷۔

۴۲۹۸۸ ... زیاد بن نعیم سے روایت ہے کہ ابن حزم، ابوعمارہ یا ابوعمرو نے کہا: کہ ایک قبر سے مجھے نبی ﷺ نے دیکھا میں نے ٹیک لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: اٹھو قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ یا وہ تمہیں اذیت پہنچائے گا۔ البغوی

۴۲۹۸۹ ... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا: آپ کو کیا ہوا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی قبر کا پڑوس چھوڑ کر قبرستان کا پڑوس یعنی جنت البقیع اختیار کرلیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے انہیں سچ کا پڑوسی پایا جو برائی سے رکے رہتے ہیں اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۰ ... حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر سے ٹیک لگائے دیکھ کر فرمایا: قبر والے کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۹۹۱ ... فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبروں کو برابر کرنے کا حکم دے دیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۹۲ ... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب طاعون ہوتا تو وہ جنازے پڑھاتے اور جب قبرستان آتے تو فرماتے: اے مؤمن قوم کے گھر والو! السلام علیکم تم ہمارے سابقہ لوگ تھے اور ہم تمہارے پیرو ہیں اور انشاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔
رواہ ابن عساکر

اہل قبور سلام کا جواب دیتے ہیں

۴۲۹۹۳..... زید بن اسلم حضرت ابوہریرۃ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی جب کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جسے وہ جانتا نہ ہو اور اسے سلام کرے تو وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ابن ابی الدنیا، بیهقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۴..... ابان المکتب (کتابیں نقل کرانے والے) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر والوں کو ایک جگہ میں دفن کرتے تھے پھر جب کسی جنازہ میں آتے تو اپنے گھر والے کے پاس سے گزرتے اور ان کے لئے دعا واستغفار کرتے۔

ابن ابی الدنیا، بیهقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۵..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ جب جبانہ قبرستان میں آتے تو فرماتے: السلام علیکم اے فنا ہونے والی روحو! اور گلنے والے جسمو! اور بوسیدہ ہونے والی ہڈیو، جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئیں، اے اللہ! ان پر اپنی رحمت اور میری طرف سے سلام داخل فرما۔رواہ الدیلمی

۴۲۹۹۶..... (مسند علی) امام مالک سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قبرستان میں زیادہ دیر بیٹھے بیٹھے) قبروں پر سر رکھ لیٹ جاتے تھے۔

۴۲۹۹۷..... حارث سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قبرستان آتے تو فرماتے، اے مسلمانوں اور مؤمنین کے گھر والو! السلام علیکم۔ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۹۹۸..... (مسند انس) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا پھر میرے لئے (بذریعہ وحی) ظاہر ہوا، تو ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان سے دل نرم ہوتے، آنکھیں اشکبار ہوتیں اور وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔سو ان کی زیارت کیا کرو اور فضول بات مت کرو۔بیهقی فی شعب الایمان

۴۲۹۹۹..... (اسی طرح) کدیمی سے بواسطہ ابن قمیر عجلی وہ جعفر بن سلیمان سے، وہ ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس اپنی سنگدلی کی شکایت کرنے لگا، آپ نے فرمایا: قبروں کو دیکھا کر اور حشر کا خیال کیا کر۔

بیهقی فی شعب الایمان وقال متن منکر ومکی بن قمر مجهول

۴۳۰۰۰..... (اسی طرح) ابان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص قبرستان سے گزرا تو اس نے کہا: اے فنا ہونے والی روحوں اور بوسیدہ ہونے والی ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے تجھ پر ایمان کی حالت میں رخصت ہوئیں ان پر اپنی رحمت اور ہماری طرف سے سلام بھیج! تو اس کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے لوگ فوت ہوئے تھے انہوں نے استغفار کیا۔رواہ ابن النجار

فصل ...... لمبی عمر

۴۳۰۰۱..... (مسند علی) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ میں بچپن میں مر کر جنت میں چلا جاؤں اور بڑا نہ ہوں کہ اپنے رب کو پہچان سکوں۔حلیۃ الاولیاء

۴۳۰۰۲..... (مسند انس) ابن النجار! ابواحمد عبدالوہاب بن علی الامین، فاطمۃ بنت عبداللہ بن ابراہیم، ابومنصور علی بن الحسین بن الفضل بن الکاتب، ابوعبداللہ احمد ابن محمد بن عبداللہ بن خالد الکاتب، ابومحمد علی بن عبداللہ بن العباس الجوہری، ابوالحسن احمد بن سعید الدمشقی، زبیر بکار، ابوضمرۃ، یوسف بن ابی ذرہ الاسلمی، جعفر ابن عمرو بن امیہ الضمری کے سلسلۂ سند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اسلام میں چالیس سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین طرح کے مصائب دور کر دیتا ہے۔

جنون (پاگل پن) کوڑھ اور برص، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی کے کاموں میں انابت ورجوع کی توفیق دیتا ہے اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اور آسمان والے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں پھر جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول کرتا اور اس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کا نام ''اللہ کی زمین میں اللہ کا قیدی'' رکھا جاتا ہے اور اس کے گھرانے کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

۴۳۰۰۳ ... عبدالاعلیٰ بن عبداللہ القرشی، عبداللہ بن الحارث بن نوفل، ان کے سلسلہ سند میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب چالیس کی عمر پوری کر کے پچاسویں سال میں داخل ہوتا ہے تو تین بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ پاگل پن، کوڑھ اور برص سے، اور (پورا) پچاس کا ہو چکتا ہے تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا، اور ساٹھ سال والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی توفیق دی جاتی ہے اور ستر سال والے سے آسمانی فرشتے محبت کرتے ہیں، اور اسی سال والے کی نیکیاں لکھی جاتی اور برائیاں نہیں لکھی جاتیں ہیں، اور نوے سال والے کے پچھلے (صغیرہ) گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کے گھرانے کے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے، اور آسمانِ دنیا کے فرشتے اسے زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی لکھتے ہیں۔ ابن مردویہ

۴۳۰۰۴ ... عبداللہ بن واقد، عبدالکریم بن جذام، عبداللہ بن عمرو بن عثمان، ان کے والد سے وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین بلاؤں سے محفوظ فرما دیتا ہے۔ برص، کوڑھ اور جنون سے، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں تخفیف فرماتا ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کے کاموں میں اسے انابت ورجوع عطا فرماتے ہیں، اور ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمانی فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کی نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور فرشتے ''زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی'' اس کا نام رکھ دیتے ہیں۔ ابن مردویہ

۴۳۰۰۵ ... عمرو بن اوس، محمد بن عمرو بن عفان، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بندہ جب چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں تخفیف فرماتے ہیں اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس پر اس کے حساب کو آسان فرما دیتے ہیں۔ اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو اسے انابت کی توفیق دیتے ہیں اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمان والے اسے پسند کرتے ہیں اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اس کی نیکیاں برقرار رکھی جاتی اور اس کی برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور آسمان میں اسے ''زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی'' لکھا جاتا ہے۔ ابویعلی والبغوی

کلام: ...... ترتیب الموضوعات ۸۷ ج ۳، اللآلی ج ۱ ص ۱۳۹۔

۴۳۰۰۶ ... یسار بن خاتم العنبری، سلام ابوسلمہ مولی ام ہانی، فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے شخص کو کہتے سنا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میرا بندہ چالیس سال کا ہوتا ہے تو میں اسے تین مصیبتوں سے عافیت کر دیتا ہوں: جنون، کوڑھ اور برص سے، جب وہ پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس کا آسان حساب لیتا ہوں، اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو رجوع وانابت کو اس کا محبوب بنا دیتا ہوں، اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں، اور جب اسی ۸۰ سال کا ہوتا ہے تو اسکی نیکیاں لکھی جاتی اور اس کی برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جب نوے سال کا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہے' اور اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کے گھر والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

رواہ الحکیم

۴۳۰۰۷..... مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کا کوئی بال اسلام میں سفید ہوا، قیامت کے روز اس کے لئے نور کا باعث ہوگا۔ ابن راھویہ

کلام:....... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۷۰۔

سفید بال قیامت میں نور ہوگا

۴۳۰۰۸..... مجاہد سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سفید بالوں کو نہیں رنگتے تھے کسی نے ان سے کہا: آپ بال کیوں نہیں رنگتے؟ جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا کیا کرتے تھے! آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کا اسلام میں کوئی بال سفید ہوگیا تو وہ قیامت کے روز اس کے لئے نور ہوگا اس لئے میں اپنے سفید بال رنگتا نہیں ہوں۔ ابن راھویہ، ابن حبان

۴۳۰۰۹..... عبید اللہ بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں دو آدمیوں کے درمیان (رشتہ) مواخات (بھائی چارہ) قائم کیا، تو ان میں ایک شخص قتل کر دیا گیا اور دوسرا اس کے بعد (طبعی موت سے) فوت ہوا، تو ہم لوگوں نے اس کا جنازہ پڑھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کے لئے کیا کہا؟ ہم نے عرض کیا: ہم نے اس کے لئے دعا کی، ہم نے (یوں) کہا: اے اللہ! اسے اپنے ساتھی سے ملا دے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز، روزے اور عمل میں، اور اس کی نماز، روزے اور عمل میں ایسا ہی فرق ہے جیسا زمین آسمان کے مابین ہے۔ رواہ ابن النجار

۴۳۰۱۰..... (مسند طلحہ) عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عذرہ کے تین شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوگئے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ان تینوں کے بارے میں میری کون مدد کرے گا؟ تو حضرت طلحہ نے عرض کیا: میں، فرماتے ہیں: وہ تین آدمی میرے پاس تھے تو آپ نے ایک مہم بھیجی جس میں ان میں کا ایک بھی گیا اور شہید ہوگیا، پھر جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا (مسلمان) رکے رہے، پھر آپ نے ایک سریہ روانہ فرمایا، تو اس مین ان کا دوسرا شخص نکلا تو وہ بھی شہید ہوگیا، ان میں تیسرا شخص باقی رہ گیا جو بستر پر طبعی موت سے دوچار ہوا۔

حضرت طلحہ فرماتے ہیں: میں نے (خواب میں) دیکھا گویا میں جنت میں داخل کیا جارہا ہوں تو میں ان لوگوں کو ان کے ناموں اور حلیوں سے پہچان رہا تھا تو ان میں سے جو شخص بستر علالت پر فوت ہوا، وہ دونوں سے پہلے جنت میں داخل ہوا، اور دو شہید ہونے والوں میں سے دوسرا شخص اس کے پیچھے ہے اور جس کی شہادت سب سے پہلے ہوئی وہ سب سے آخر میں ہے، فرماتے ہیں مجھے بڑی حیرانگی ہوئی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر اس کا ذکر کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس مؤمن سے افضل نہیں جسے اسلام میں لمبی عمر ملی، اس کے اللہ اکبر الحمدللہ، سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کی وجہ سے۔ ابن زنجویہ

۴۳۰۱۱..... بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے تو دیکھا جاتا ہے کہ وہ جو نیکی بھی کرتا ہے اس کا ثواب اس کے والد یا اس والدین کے لکھا جاتا ہے اور اگر کوئی گناہ کا کام کرلے تو اس کا وبال نہ اس پر ہوتا ہے نہ اس کے والدین پر، لیکن جب بالغ ہو چکتا ہے اور اس پر احکام جاری ہوجاتے ہیں تو دوان فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں کہ دونوں اس کی حفاظت کریں اور اس کی رہنمائی کریں، پھر جب اسلام میں چالیس برس کا ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین مصائب سے محفوظ فرماتا ہے۔ کوڑھ، برص اور پاگل پن سے، اور جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس کا حساب ہلکا کردیتے ہیں اور جب ساٹھ برس کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں رجوع وانابت کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جب ستر سال کا ہوتا ہے تو آسمان والے اسے پسند کرنے لگتے ہیں۔ اور جب اسی سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں لکھتے اور اس کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں، اور جب نوے ۹۰ سال کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیتا اور اس کے گھرانے کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آسمان میں اس کا نام "اللہ کی زمین میں اللہ کا قیدی" ہوتا ہے اور جب انتہائی ضعیف العمر ہوجاتا ہے تا کہ علم کے بعد کسی چیز کو نہ جان سکے، تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ نیکی لکھتے ہیں جو وہ اپنی صحت میں کیا کرتا تھا، اور اگر وہ کوئی برائی کر بیٹھے تو وہ اس کے ذمہ نہیں لکھی جاتی۔ رواہ الحکیم

کتاب پنجم......ازحرف میم ازقسم اول

نصیحتیں اور حکمتیں

اس کے تین ابواب ہیں۔

باب اول......مواعظ اور ترغیبات

اس کی کئی فصلیں ہیں۔

فصل اول......مفردات

۴۳۰۱۲......مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادیا کر۔مسلم، ابن ماجة عن ابی برزة

۴۳۰۱۳......اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وفاداری کے زیادہ لائق ہے۔بخاری عن ابن عباس

۴۳۰۱۴......اللہ تعالیٰ (سے کردہ) کا عہد ادائیگی کے زیادہ لائق ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۳۱۔

۴۳۰۱۵......یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں نے خیر وشر کو پیدا فرمایا، اور وہ شخص خوش ہو جس کے ہاتھ کو میں نے بھلائی کی قدرت دی، اور اس کے لئے خرابی ہے جس کے ہاتھ کو میں نے برائی پر قدرت دی۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۱۹۔

۴۳۰۱۶......بے شک کچھ لوگ خیر کے لئے چابیوں اور شر کے لئے تالوں کی حیثیت رکھتے ہیں جب کہ کچھ لوگ خیر کے لئے بندش اور شر کے لئے کشادگی کا باعث ہوتے ہیں۔تو اس کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کی کنجیاں اس کے ہاتھوں میں عطا کردیں اور خرابی ہے جس کے ہاتھوں میں شر کی کنجیاں ہیں۔ابن ماجة عن انس

کلام:......اسنی المطالب ۳۶۴، التمیز ۴۸۔

۴۳۰۱۷......اللہ کے پاس خیر وشر کے خزانے ہیں جن کی کنجیاں مرد ہیں، تو اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو خیر کی کنجی اور شر کے لئے تالا ہے اور خرابی ہے اس کے لئے جو شر کی چابی بنا اور خیر کی بندش کا ذریعہ بنا۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سهل بن سعد

۴۳۰۱۸......یہ خیر خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں سو ان کی چابیاں مرد ہیں۔سو اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی اور شر کا تالا بنایا اور اس شخص کے لئے خرابی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شر کے لئے چابی اور خیر کا تالا بنایا۔

ابن ماجة، حلية الاولياء عن سهل بن سعد

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۲۱، ضعیف ابن ماجہ ۴۶۔

۴۳۰۱۹......اللہ تعالیٰ احسان کرنے والا ہے سو تم بھی احسان کیا کرو۔ابن عدی عن سمرة

۴۳۰۲۰......اللہ تعالیٰ اپنی فرض شدہ چیزوں پر عمل کو پسند کرتے ہیں۔ابن عدی عن عائشة

۴۳۰۲۱......اللہ تعالیٰ اونچے اور بلند کام پسند کرتا ہے اور گھٹیا کو ناپسند کرتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن الحسین بن علی

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۱۹۔

عبادت میں مشغول ہونا

۴۳۰۲۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا میں تیرے سینہ کو غنا سے بھردوں گا اور تیرا فقر مٹادوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دونوں ہاتھ کاموں سے بھردوں گا اور تیری محتاجی بھی ختم نہیں کروں گا۔مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۰۳۲۳۔۔۔ سب سے افضل عمل مؤمن کو خوشی پہنچانا ہے تم اس کا قرض ادا کردو، اس کی ضرورت پوری کردو، اس کی پریشانی دور کردو۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابن المنکدر مرسلا

۴۳۰۲۴۔۔۔ یہ بات مغفرت کو لازم کردینے والی ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرو۔طبرانی فی الکبیر عن الحسین بن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۱۲۔

۴۳۰۲۵۔۔۔ کیا میں تمہیں تمہارے بروں میں سے تمہارا اچھا شخص نہ بتاؤں! تم میں بہترین شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور اس کے شر سے مطمئن رہا جائے اور تمہارا برا شخص وہ ہے جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے اطمینان بھی نہ ہو۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۲۶۔۔۔ کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے لوگوں کا نہ بتاؤں! لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اپنے اونٹ کی پیٹھ یا اپنے قدموں پر کام کرے یہاں تک کہ اسے موت آجائے، اور وہ لوگوں میں سے نہ ڈرے۔

مسند احمد، نسائی، حاکم عن ابی سعید)

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۵۹۔

۴۳۰۲۷۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کی اس امت کے لئے مثال بیان کی گئی ہے۔تو ان دونوں سے بھلائی حاصل کرو۔

ابن جریر، عن الحسن مرسلاً

کلام:......الاتقان ۱۲۷۰، ضعیف الجامع ۱۳۶۱۔

۴۳۰۲۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کی مثال بیان کی ہے تو ان دونوں کی بھلائی اختیار کرو اور ان کا شر چھوڑ دو۔ابن جریر عن الحسن مرسلاً و عن بکر بن عبداللہ مرسلاً

۴۳۰۲۹۔۔۔ تمہارے اعمال تمہارے قریبی مردہ رشتہ داروں اور عزیزوں کے سامنے لائے جاتے ہیں اگر کوئی نیکی ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہو تو کہتے ہیں: اے اللہ! انہیں موت نہ دینا یہاں تک کہ انہیں ایسے ہی ہدایت دے دے جیسے ہمیں ہدایت دی۔

مسند احمد و الحکیم عن انس

کلام:......ضعیف الجامع ۱۳۹۶۰، الضعیفۃ ۸۶۳۔۱۴۸۰)

۴۳۰۳۰۔۔۔ اگر تم نیکی کروگے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ابوداؤد عن والدۃ بھیسۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۹۱

۴۳۰۳۱۔۔۔ انجیل میں لکھا ہے جیسے کروگے ویسا تمہارے ساتھ کیا جائے گا، اور جس ناپ سے ناپوں گے اسی سے تمہیں ناپ کردیا جائے گا۔

فردوس عن فضالۃ بن عبید

کلام:......ضعیف الجامع ۵۲۷۱۔

۴۳۰۳۲۔۔۔ جیسے کروگے ویسے بھروگے۔ابن عدی عن ابن عمر

۴۳۰۳۳......جس بندے کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ جہنم کے لئے حرام ہے۔

ابو یعلی عن مالک بن عبداللہ الخثعمی الشیرازی فی الا لقاب عن عثمان

۴۳۰۳۴......جو لوگوں کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ لوگوں کی مشقت سے اس کی کفایت کردیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالہ کردیتے ہیں۔ترمذی عن عائشة

۴۳۰۳۵......یوں نہ کہا کرو: کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم لوگ کہتے ہو: کہ اگر لوگوں نے بھلا کیا تو ہم (بھی ان کے ساتھ) بھلا کریں گے اور اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو ہم بھی برا کریں گے، لیکن اپنے آپ کو اس کا عادی بناؤ کہ اگر لوگ احسان کریں تو تم بھی اچھا برتاؤ کروگے اور اگر وہ برا سلوک کریں تو تم ظلم نہیں کروگے۔ترمذی عن حذیفه

۴۳۰۳۶......تمہارا بہترین شخص وہ ہے جس کی خیر کی امید ہو اور اس کے شر سے اطمینان ہو اور تمہارا برا شخص وہ ہے جس کی بھلائی سے ناامیدی ہو اور اس کے شر سے اطمینان نہ ہو۔ابو یعلی عن انس

۴۳۰۳۷......ہر بندے کی شہرت ہوتی ہے پس اگر وہ نیک ہوا تو زمین میں رہ جائے گی اور اگر برا ہو تو زمین میں رہ جائے گی۔

الحکیم عن ابی بردة

کلام:......ضعیف الجامع ۴۷۳۴۔

۴۳۰۳۸......ہر بندے کی آسمان میں شہرت ہوتی ہے اگر آسمان میں اس کی شہرت اچھی ہو تو زمین میں اچھی شہرت اتاری جاتی ہے اور اگر آسمان میں اس کی شہرت بری ہو تو زمین میں بری شہرت اتاری جاتی ہے۔البزار عن ابی ھریرة

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۴۸۹۳۔

خوف وامید والا سو نہیں سکتا

۴۳۰۳۹......میں نے آگ کی طرح کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بھاگنے والا سو گیا ہو اور نہ جنت جیسی کہ اس کا طلبگار سو گیا ہو۔

ترمذی عن ابی ھریرة

۴۳۰۴۰......ہر صبح جب بندے صبح اٹھتے ہیں تو ایک پکار کر پکارنے والا کہتا ہے: اے لوگو! مٹی کے لئے جنو! فنا ہونے کے لئے جمع کرو! اور ویران ہونے کے لئے تعمیر کرو۔بیھقی فی شعب الایمان عن الزبیر

کلام:......الشذرہ ۳۰۷، کشف الخفاء ۲۰۴۱۔

۴۳۰۴۱......جس نے کسی کی نیکی کی رہنمائی کی تو اس کے لئے اس پر عمل کرنے والی کی طرح ثواب ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن ابی مسعود

کلام:......ذخیرة الحفاظ ۵۲۹۵۔

۴۳۰۴۲......جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کے لئے گیا اور اس کی ضرورت پوری ہوگئی تو اس کے لئے ایک حج اور عمرہ لکھا جائے گا۔اور اگر اس کی حاجت پوری نہ ہوئی تو ایک عمرہ لکھا جائے گا۔بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۵۵۸۷، الضعیفة ۶۹۷۔

۴۳۰۴۳......جس نے کوئی عیب دیکھ کر پردہ پوشی کی تو گویا اس نے ایک زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ بچالیا۔

بخاری فی الادب المفرد، ابوداؤد، حاکم عن عقبة بن عامر

۴۳۰۴۴......جس نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔مسند احمد عن رجل

۴۳۰۴۵ ... جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنایا تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں رہے گا جب تک اس پر اس کا ایک چیتھڑا بھی رہا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۲۵۰۔

۴۳۰۴۶ ...... جو تم میں سے اپنے بھائی کی اپنے کپڑے سے پردہ پوشی کرنا چاہے تو کرلے۔ فردوس عن جابر

۴۳۰۴۷ ... جس نے کسی مسلمان گھرانے کی رات دن کفالت کی تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردے گا۔ ابن عساکر عن علی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۶۹۱، الضعیفۃ ۱۸۵۲۔

نابینا شخص کی مدد کرنا

۴۳۰۴۸ ... جس نے کسی اندھے کی چالیس قدم تک رہنمائی کی تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ ابویعلی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر، ابن عدی عن ابن عباس وعن جابر، بیہقی فی شعب الایمان عن انس

کلام: ...... احادیث المختارہ ۹۱، التعقبات ۳۹۔

۴۳۰۴۹ ... جس نے کسی اندھے کا چالیس قدم تک ہاتھ تھاما تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خطیب عن ابن عمر

کلام: ...... احادیث مختارہ ۹۱، الاتقان ۴۳۔

۴۳۰۵۰ جس نے کسی مسلمان کی کوئی ضرورت پوری کی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے گویا اس نے تمام عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۹۲، الضعیفۃ ۷۵۳۔

۴۳۰۵۱ ...... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کی تو اس کے لئے اتنا اجر ہے گویا اس نے حج یا عمرہ کیا۔ خطیب عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۷۹۱، المتناھیۃ ۷۴۵۔

۴۳۰۵۲ ... جو دنیا سے توشہ لے گا اسے آخرت میں نفع ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان والضیاء عن جریر

کلام: ...... التی لااصل لھا فی الاحیاء ۳۵۶، ضعیف الجامع ۵۸۸۷۔

۴۳۰۵۳ جو اپنے بھائی کی ضرورت میں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت (برآری) میں ہوگا۔ ابن الدنیا فی قضاء الحوائج عن جابر

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۴۔

۴۳۰۵۴ ...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کی (عبادت میں) مشغولی والے آخرت میں اللہ تعالیٰ کی مشغولی والے ہوں گے۔ اور دنیا میں اپنے آپ میں مشغول آخرت میں اپنے آپ میں مشغولی والے ہوں گے۔ خطیب فی الافراد، فردوس عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۱۰۸، ۲۱۵۱، الضعیفۃ ۲۵۸۳۔

۴۳۰۵۵ ... جنت تمہارے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور یہی حال جہنم کا ہے۔ مسند احمد بخاری عن ابن مسعود

۴۳۰۵۶ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۸۷۰۔

۴۳۰۵۷ اللہ تعالیٰ نوجوان عبادت گزار پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں فرماتے ہیں: دیکھو میرے بندے کو اس نے میری خاطر اپنی خواہش چھوڑ دی۔ ابن السنی، فردوس، عن طلحۃ

کلام :......ضعیف الجامع ۱۶۸۲۔

۴۳۰۵۸......تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جوتمہارے بوڑھوں سے مشابہت رکھتے ہوں، اورتمہارے برے بوڑھے وہ ہیں جوتمہارے جوانوں کے مشابہہ ہوں۔

ابویعلیٰ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ، بیهقی فی شعب الا یمان عن انس وعن ابن عباس ابن عدی، عن ابن عباس

کلام :......ضعیف الجامع ۲۹۱۱، الکشف الالٰہی ۳۵۹۔

۴۳۰۵۹......اس عبادت گزار نوجوان کی فضیلت جواپنے بچپن میں عابد بن گیا، اس بوڑھے پر جو بڑھاپے کے بعد عبادت گزار ہو یہ ہے جیسے انبیاء کی فضیلت تمام لوگوں پر ہوتی ہے۔ابومحمد التکریتی فی معرفة النفس، فردوس، عن انس

کلام :......ضعیف الجامع ۳۹۶۴، المتغیر ۱۰۰۔

۴۳۰۶۰......اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند کرتا ہے جواپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کھپائے۔حلیة الاولیاء عن ابن عمر

کلام :......ضعیف الجامع ۱۷۰۲۔

۴۳۰۶۱......تمہارے رب نے فرمایا: اگر میرے بندے (صحیح معنوں میں) میری اطاعت وفرمانبرداری کرنے لگ جائیں تو میں انہیں رات کے وقت بارش سے سیراب کروں، اوردن کے وقت ان پر سورج طلوع کروں، اورانہیں بجلی کی کڑک کی آواز نہ سناؤں۔

مسند احمد حاکم عن ابی هریرة

کلام :......ضعیف الجامع ۴۰۶۲، الضعیفة ۸۸۳۔

۴۳۰۶۲......واللہ، اللہ اپنے محبوب بندے کوآگ میں نہیں ڈالے گا۔حاکم عن انس

۴۳۰۶۳......اللہ تعالیٰ کے کام کوغالب رکھواللہ تعالیٰ تجھے غالب رکھے گا۔فردوس عن ابی امامة

کلام :......ضعیف الجامع ۹۴۰۔

۴۳۰۶۴......اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے بندوں میں پیدا کرواللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔طبرانی فی الکبیر والضیاء عن ابی امامة

کلام :......ضعیف الجامع ۲۶۸۵، الکشف الالٰہی ۳۲۰۔

۴۳۰۶۵......لوگوں کوزیادہ نفع پہنچانے والاسب سے بہترین شخص ہے۔القضاعی عن جابر

کلام :......الکشف الالٰہی ۶۶۴۔

۴۳۰۶۶......بھلائی بہت زیادہ ہے (لیکن) اس پرعمل کرنے والے بہت کم ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۳۰۶۷......جس بندے میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہواللہ تعالیٰ اس کا پردہ فاش نہیں کرتا۔ابن عدی عن انس

کلام :......ضعیف الجامع ۱۶۸۱۔

۴۳۰۶۸......ایک مؤمن عورت کی اس وجہ سے بخشش کردی گئی کہ وہ ایک کتے پر سے گزری جوکسی کنویں کی منڈیر پر (پیاس سے ہانپ رہا تھا) پیاس کی شدت سے مرنے لگا تھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اسے اپنے دوپٹے سے باندھا اور کتے کے لئے پانی بھر کر نکالا (کتے نے پانی پیا) اس وجہ سے اس کی مغفرت کردی گئی۔بخاری عن ابی هریرة

جنت کی نعمتوں کی کیفیت

۴۳۰۶۹......اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کررکھا ہے جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے (ان کی آواز) سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان (کی حقیقت) کا خیال آیا۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۳۰۷۰ ...... آدمی کی سعادت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ اس کے دینی اور دنیاوی کام میں اس پر بھروسا کیا جائے۔ابن النجار عن انس
کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۱۷۶۔
۴۳۰۷۱ ...... ایک دفعہ ایک شخص راستہ پر جارہا تھا اسے سخت پیاس لگی، اسے کنواں نظر آیا اس میں اتر کر پانی پیا، باہر نکلا تو ایک کتا پیاس کی شدت سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا، تو وہ کہنے لگا: جتنی پیاس مجھے لگی تھی اسی شدت سے اس کتے کو بھی لگی ہے چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اپنا موزہ بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا کر کتے کو سیراب کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارے لئے جانوروں کے بارے میں (بھی) اجروثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہرترجگر والی چیز کے (بارے) میں اجر ہے۔
مالک، مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ
۴۳۰۷۲ ...... تمہارے لئے ہرحق دار جگر میں ثواب ہے۔طبرانی فی الکبیر عن فحول السلمی
۴۳۰۷۳ ...... ایک دفعہ ایک کتا کسی کنویں کے اردگرد چکر لگا رہا تھا پیاس سے وہ مرنے لگا تھا اچانک اسے بنی اسرائیل کی کسی عورت نے دیکھ لیا، اس نے اپنا موزہ اتارا (کنویں سے بذریعہ دوپٹہ) کتے کو پانی پلایا تو اس کی وجہ سے اس مغفرت ہوگئی۔بیہقی عن ابی ھریرۃ، ابن ماجۃ
۴۳۰۷۴ ...... جس شخص کا چہرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے امن عطا کرے گا اور قیامت کے روز اسے جہنم سے محفوظ رکھے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ
۴۳۰۷۵ ...... جس نے کسی نیکی کا طریقہ نکالا اور اس پر عمل کیا گیا تو اسے کامل اجر ملے گا اور جنہوں نے اس پر عمل کیا ان کی اجروں میں سے بھی اسے حصہ ملے گا، اور ان کے اجروں میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے کسی برائی کی بنیاد رکھی اور اس پر عمل کیا جانے لگا تو اس پر اس کا مل گناہ ہے اور جن لوگوں نے اس پر عمل کیا ان کا بھی گناہ اس پر ہے اور (اس سے) ان کی گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ
۴۳۰۷۶ ...... جس نے کسی گمراہی کی دعوت دی اور اس کی اتباع کی گئی تو اس پر پیروی کرنے والوں کی طرح گناہ ہے اور ان کے گناہوں سے کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ابن ماجۃ عن انس

نیکی کی طرف بلانے والے کا اجر

۴۳۰۷۷ ...... جس نے کسی ہدایت کی طرف بلایا تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والوں کے اجر کی طرح اجر ہے ان کے اجروں سے کمی نہیں ہوگی، اور جس نے کسی گمراہی کی طرف بلایا تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی طرح گناہ ہے اور اس سے ان کے گناہوں میں کمی نہیں ہوگی۔مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ
۴۳۰۷۸ ...... جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اس کے لئے اس کا اجر اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر ہے ان کے اجروں سے کمی کئے بغیر، اور جس نے اسلام میں کوئی غلط طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے ان کے گناہوں سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن جریر
۴۳۰۷۹ ...... جس نے کوئی اچھا طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کے لئے اس کا اور ان لوگوں کے اجروں جیسا اجر ہے ان کے اجروں میں کمی کئے بغیر اور جس نے کوئی برا طریقہ نکالا اور اس کے بعد اس پر عمل ہونے لگا تو اس پر اس کا اور ان لوگوں کے بوجھ جیسا بوجھ ہے ان کے بوجھوں سے کمی نہیں ہوگی۔ابن ماجۃ عن ابی جحیفۃ
۴۳۰۸۰ ...... دو (اعمال کی) حفاظت کرنے والے فرشتے جب بھی اللہ تعالیٰ کے حضور محفوظ (اعمال) پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ یومیہ اعمال نامہ میں شروع اور آخر میں نیکی دیکھ کر فرشتوں سے فرماتے ہیں گواہ رہو کہ میں نے اپنے بندے کے وہ اعمال جو اس اعمال نامہ کے درمیان ہیں بخش دیے۔
ابو یعلی عن انس

۴۳۰۸۱...... جس نے بھلائی سے اپنے دن کا آغاز کیا اور بھلائی سے اختتام کیا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس کے ذمہ درمیانی اوقات کے گناہ نہ لکھو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۴۰۶، الضعیفۃ ۲۲۳۸۔

۴۳۰۸۲...... بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا رحمت واجب کرنے کا سبب ہے۔ حاکم عن جابر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۱۲۔

۴۳۰۸۳...... جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کی کشادگی جاری کردی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کی پریشانیاں اس سے دور کرے گا۔

خطیب عن الحسین بن علی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۳۷، الضعیفۃ ۱۸۱۵۔

۴۳۰۸۴...... جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنے آپ کو ذلیل کیا وہ اس شخص سے زیادہ عزت مند ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں عزت مند بنا۔ حلیۃ الاولیاء عن عائشۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۳۸۱۔

مسلمان کی عزت کا دفاع

۴۳۰۸۵...... جس نے مسلمان سے کوئی برائی دور کی تو وہ اس شخص سے بہتر ہے جس نے کسی زندہ درگور ہونے والی لڑکی کی زندگی بچائی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۴۴۳۔

۴۳۰۸۶...... جس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں گردآلود ہوئے اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کردے گا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن ابی عبس

۴۳۰۸۷...... جس نے کسی مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی کی (یعنی اسے راحت پہنچائی) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آنکھ ٹھنڈی کرے گا۔

ابن المبارک عن رجل مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۴۶۶۔

۴۳۰۸۸...... جو کسی مسلمان کی عزت کرتا ہے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کی تعظیم بجالاتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۵۴۷۳، المغیر ۱۲۴۔

۴۳۰۸۹...... ایک شخص راستہ میں پڑی شاخ پر سے گزرا، وہ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اسے ضرور مسلمانوں کی راہ سے ہٹاؤں گا تاکہ وہ انہیں اذیت نہ پہنچائے، تو اسے جنت میں داخل کردیا گیا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۹۰...... مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادو۔ ابن حبان، ابویعلی عن ابی ھریرۃ

۴۳۰۹۱...... جس نے مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کی، اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کی نیکی لکھی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ضیاء عن معقل بن یسار

۴۳۰۹۲...... جس نے راستے سے پتھر اٹھایا، اس کے لئے نیکی لکھی جائے گی اور جس کی نیکی لکھی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۴۳۰۹۳.....اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کردی جس نے راستے سے کانٹے دار شاخ ہٹادی، اللہ تعالیٰ نے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے۔

ابن زنجويه عن ابی سعيد و ابی هريرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۹۱۷۔

۴۳۰۹۴.....ایک دفعہ ایک شخص راستہ پر جارہا تھا اسے راستہ پر خاردار شاخ ملی، اس نے اسے راستہ سے پیچھے کردیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کی اور اس کی مغفرت کردی۔ مالک، حاکم، ترمذی عن ابی هريرة

۴۳۰۹۵.....جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ چیز نکال دی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی وجہ سے ایک نیکی لکھے گا اور جس کی عند اللہ نیکی لکھی گئی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء

۴۳۰۹۶.....جس نے اپنے بھائی کو ایک تسمہ دیا گویا اس نے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری پر بٹھایا۔ خطيب عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۵۶۵ الکشف الالٰہی ۸۱۳۔

اکیلی اکیلی ترغیب.....از اکمال

۴۳۰۹۷.....اللہ سے ڈرو، رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا اور آپس میں بغض نہ رکھو! ابن عدی عن انس

۴۳۰۹۸.....اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات درست رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اصلاح کرتا ہے۔ حاكم عن انس

۴۳۰۹۹.....جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے ساتھ ہی کوئی نیکی کرلیا کرو، پوشیدہ کے بدلہ پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔

ابن النجار عن معاذ

۴۳۱۰۰.....اپنے جسموں کو بھوک پیاس کے ذریعہ تر رکھو۔ (یعنی عادی بناؤ) اور گوشت کو کم کرو اور چربی پگھلاؤ، تمہارا گوشت اچھے گوشت میں تبدیل ہو جائے جو جنت میں مشک و کافور سے بھرا ہوگا۔ الديلمی عن انس وفيه اسمعيل بن ابی زياد الشاشی متروک يضع الحديث

۴۳۱۰۱.....اللہ تعالیٰ روزانہ ارشاد فرماتے ہیں: میں تمہارا غالب رب ہوں! جو دونوں جہانوں کی عزت چاہے وہ غالب کی اطاعت کرے۔

الديلمی، خطيب والرافعی عن انس واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۴۳۱۰۲.....اے ابوامامۃ! اللہ تعالیٰ کے معاملہ کو عزت دو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت وغلبہ دے گا۔ الديلمی عن ابی امامة

۴۳۱۰۳.....وہ نوخیز نوجوان اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے جو خوبصورت ہو اور اپنی جوانی اور خوبصورتی کو اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت میں لگادے، اس کی وجہ سے رحمت تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوتے فرماتے ہیں: یہ یقیناً میرا بندہ ہے۔

ابن عساكر عن ابن مسعود وفيه ابرهيم العجری ضعيف

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۸۰۸۔

۴۳۱۰۴.....جو نوجوان بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھتے مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے۔

طبرانی فی الكبير عن ابی امامة

۴۳۱۰۵.....جو نوجوان دنیا کی لذت وخواہش چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی جوانی لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ننانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے۔

طبرانی فی الكبير عن ابی امامة

۴۳۱۰۶.....جو نوجوان دنیا کی لذت وخواہش چھوڑ کر اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بانوے صدیقوں کا اجر عطا کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ نوجوان جو میری خاطر اپنی شہوت کو ترک کررہا اور اپنی جوانی کو خرچ کررہا ہے میرے نزدیک تیری حیثیت میرے بعض فرشتوں کی سی ہے۔ (الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء عن شریح فرماتے ہیں، مجھ سے یہ روایت بدری صحابی نے کی ان میں

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں۔)

۴۳۱۰۷......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مؤمن نوجوان جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا اور میری قضا پر یقین رکھتا، میرے (عطا کردہ) رزق پر صبر وقناعت سے کام لیتا، میری وجہ سے اپنی شہوت کو چھوڑ دیتا ہے وہ میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔الدیلمی عن عمر

۴۳۱۰۸......اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں۔الدیلمی عن انس

۴۳۱۰۹......تمہارے بہترین نوجوان وہ ہیں جو بوڑھوں کے مشابہ ہیں اور تمہارے بڑے بوڑھے وہ ہیں جو نوجوانوں کی طرح ہوں، اگر ان دو نمازوں (عشاء وفجر) سے پیچھے رہ جانے والوں کو (ان کی فضیلت کا) علم ہو جائے تو وہ گھٹنوں کے بل آئیں، اور خیانت کا صدقہ قبول نہیں اور نہ بغیر وضو کے نماز ہوتی ہے۔ابن النجار عن انس

۴۳۱۱۰ ... جب تم کوئی ایسا نوجوان دیکھو جس کا بڑھاپا سچائی اور پاکدامنی سے شروع ہوا۔ابن عدی عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۱۱......موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک پریشان آدمی کے پاس سے گزرے، آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت کی دعا کی، آپ سے کہا گیا: موسیٰ! اسے شیطانی وسوسہ ہوا تھا اس نے میری خاطر اپنے آپ کو بھوکا رکھا ہے جو حالت تمہیں نظر آ رہی ہے تاکہ میں اسے روزانہ (نظر رحمت سے) کئی بار دیکھوں، میں اس کی اپنی فرمانبرداری سے خوش ہوں، اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ میرے پاس روزانہ اس کی دعا ہوتی ہے۔طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۳۴۵ عن ابن عباس وفیہ مقال

کلام:......الضعیفۃ ۳۱۷۔

۴۳۱۱۲......جس شخص پر شہوت کا غلبہ ہوا اور اسے روکا اور اسے اپنے آپ پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے گا۔

دارقطنی فی الافراد وابو الشیخ فی الثواب عن ابن عمر

کلام:......تذکرۃ الموضوعات ۱۵۱، التنزیہ ج ۲ ص ۲۸۷۔

۴۳۱۱۳......جو شخص حرام پر قدرت کے باوجود صرف اللہ تعالیٰ کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا کی زندگی میں اس سے بہتر سے بدل دے گا۔ابن جریر عن قتادۃ مرسلاً

۴۳۱۱۴......جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقہ سے عبادت کرو اور جنت کی خوشخبری پاؤ۔بیھقی عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۱۵......عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا، آپ اپنے صحابہ (کے سامنے آنے) سے (تھوڑی دیر) رکے رہے کسی نے عرض کیا: آپ کو کس نے روک رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک جانور (مراد بلی) پانی پی رہا تھا۔عبدالرزاق عن عطاء بن یسار

۴۳۱۱۶ ... ایک عورت کی اس طرح مغفرت ہوگئی کہ وہ ایک کتے پر سے گزری جو کسی کنویں کے کنارے ہانپ رہا تھا پیاس کی شدت سے جاں بلب تھا اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اسے اپنے دوپٹے سے باندھا اور اس کے لئے پانی کھینچا، اس وجہ سے اس کی مغفرت کر دی گئی۔

بخاری عن ابی ھریرۃ

کلام:......مر برقم ۴۰۰۶۸۔

۴۳۱۱۷ ...... ہر لائق جگر میں اجر ہے۔ابن سعد عن حبیب ابن عمر السلامانی

۴۳۱۱۸......اللہ تعالیٰ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے جب انہیں حق عطا کیا جائے تو اسے قبول کر لیتے ہیں، اور اگر اس کا ان سے سوال کیا جائے تو اسے خرچ کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو اپنے لئے فیصلہ کرتے ہیں۔الحکیم عن عائشۃ

۴۳۱۱۹......تمہارے رب نے فرمایا: میں نے اپنے ایماندار بندوں کے لئے جنہوں نے نیک اعمال کئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کی آواز سنی اور نہ کسی دل میں ان (کی حقیقت) کا خیال آیا۔ابن جریر عن الحسن بلاغا

۴۳۱۲۰......اگر کسی مرد کے چہرے پر جس دن وہ پیدا ہوا اس سے لے کر مرنے کے دن تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بڑھاپا کھینچا جائے تو وہ

قیامت کے روز اسے حقیر جانے گا، اوراس کی خواہش ہوگی کہ اسے دنیا کی طرف لوٹایا جاتا تاکہ اس کا اجروثواب بڑھ جائے۔

ابن المبارک مسند احمد، بخاری فی التاریخ، ابو نعیم، طبرانی فی الکبیر، بیھقی عن محمد بن ابی عمرة المزنی وصحح

۴۳۱۲۱...... جو خیر کی طرف بلائے گا اس کے لئے اس کا اجر اوراس کی پیروی کرنے والے کا اجر ہوگا اس سے ان کے اجروں میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوگی۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

بھلائی اور برائی پھیلانے والا

۴۳۱۲۲...... جس نے بھلائی کی بات سنی اوراسے پھیلا دیا تو گویا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے اور جس نے کوئی برائی سنی اوراسے پھیلا دیا تو وہ اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔ الرافعی عن ابی ھریرۃ وابن عباس

۴۳۱۲۳...... جس نے نیکی کا کام نکالا اوراس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے کامل اجر ہے اوراس کی پیروی کرنے والوں کا اجر ہے جس سے ان کے اجروں میں کمی نہیں ہوگی، اور جس نے برا طریقہ نکالا اوراس کی پیروی کی جانے لگی، تو اس کے لئے اس کا کامل گناہ اوراس کی پیروی کرنے والوں کا گناہ ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۲۴...... جس نے اسلام میں بھلائی کی بنیاد رکھی اوراس کی پیروی کی گئی تو اس کے لئے اس کا اوراس پر عمل کرنے والوں کے اجر کی طرح اجر ہے ان کے اجروں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا اور جس نے کسی برے طریقہ کی بنیاد ڈالی تو اس پر اس کا گناہ ہے اوراس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی طرح گناہ ہے ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔ مسند احمد، بزار، طبرانی فی الاوسط، حاکم، سعید بن منصور عن عبیدة بن حذیفة عن ابیه

۴۳۱۲۵...... جس نے صحیح راستہ کی بنیاد رکھی اوراس کی پیروی کی جانے لگی تو اس کے لئے اس کا اوراس پر عمل کرنے والوں کے اجر کا ثواب ہے ان کے اجروں سے کوئی کمی نہیں ہوگی، جس نے گمراہی کا طریقہ نکالا اوراس کا اتباع کیا گیا تو اس کے لئے اس کا گناہ اوران لوگوں کا گناہ ہے اوران کے گناہوں سے کمی نہیں ہوگی۔ السجزی فی الابانة عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۲۶...... جس نے بھلائی کا طریقہ نکالا تو اس کے لئے اس کا اوراس پر عمل کرنے والوں کا اجر ہے زندگی میں اوراس کی موت کے بعد جب تک اس پر عمل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ عمل ترک کر دیا گیا، اور جس نے برا طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ ہے یہاں تک کہ اسے ترک کر دیا جائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرکی حفاظت میں گھوڑا باندھے مرا تو اس کے لئے حفاظت کرنے والے کا اجر جاری کیا جائے گا یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے اٹھایا جائے۔ طبرانی فی الکبیر والسجزی فی الابانة عن واثلة

مذکورہ بالا احادیث جن میں اسلام میں اچھا یا برا طریقہ نکالنے پر بشارت وعذاب کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد بدعت حسنہ ہرگز نہیں، حدیث کا مطلب ہے کہ جو کام نیکی کا سبب بنے مثلاً کوئی شخص اچھی کتاب لکھ جاتا ہے، کوئی عبادت گاہ مسجد وغیرہ بنا جاتا ہے تو اسے ثواب ملتا رہے گا اور کوئی شخص سینما گھر بنا گیا، یا جوے کا اڈا قائم کر گیا تو جتنے لوگ اس میں مبتلا ہوں گے ان کا گناہ بھی اس کے سر ہوگا کیونکہ یہ گناہ کا سبب بنا، بہرکیف نیکی اور بدی کی دعوت وترغیب کا جدا جدا اجر وعذاب ہے۔

۴۳۱۲۷...... جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی ذات کی محبت پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی پریشانی سے اس کی کفایت کرے گا۔

ابوعبدالرحمن السلمی عن عائشة

اللہ تعالیٰ کی محبت کی ترغیب

۴۳۱۲۸...... جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو لوگوں کی محبت پر فوقیت دی تو اللہ تعالیٰ اس کے لوگوں کی مشقت سے کفایت کرے گا۔

الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنھا

۴۳۱۲۹۔۔۔ تم میں سے جس کا بس چلے کہ وہ چاول کے پیمانے والے شخص کی طرح ہو سکے تو ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! چاول کے پیمانے والا کون ہے؟ تو آپ نے حدیث غار کا ذکر کیا۔

ابو داؤد عن ابن عمر، قلت حدیث الغار ذکرت فی کتاب القصص رقم ۴۰۴۶۳

کلام:۔۔۔۔۔۔ ضعیف ابی داؤد ۸۳۴۔

۴۳۱۳۰۔۔۔۔۔۔ جس نے کسی مسلمان کو گھوڑا دیا اور اس سے ایک گھوڑا پیدا ہوا تو اس کے لئے ستر گھوڑوں کا ثواب ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لادا جائے، اور اگر اس سے گھوڑا پیدا نہ ہو تو اس کے لئے اس ایک گھوڑے کا اجر ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لادا جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر ابن حبان عن ابی کبشة

۴۳۱۳۱۔۔۔۔۔۔ جس نے کسی مریض کو اس کا من پسند کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا، جس نے کسی مؤمن کو پیاس پر پانی پلایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے مہر زدہ شراب پلائے گا۔ ابو الشیخ، حلیة الاولیاء عن ابی سعید

۴۳۱۳۲۔۔۔ جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی چیز پہنچی جس میں فضیلت تھی اور اس نے ایمان اور اس کے ثواب کی امید سے اس پر عمل کرلیا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ (ثواب) عطا کردے گا اگرچہ وہ ایسی نہ تھی۔ ابو الشیخ والخطیب وابن النجار والدیلمی عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔۔ التمییز ۱۳۳، الشذرہ ۷۵۴۔

۴۳۱۳۳۔۔۔۔۔۔ جسے اللہ تعالیٰ کی طرف فضیلت والی کوئی چیز ملی تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کردے گا اگرچہ وہ ایسی نہ ہو۔ الدیلمی وابن النجار عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ اللآلی ج ۱ ص ۲۱۵۔

۴۳۱۳۴۔۔۔ جس کے لئے خیر کا دروازہ کھل جائے وہ اس کے لئے اٹھ کھڑا ہو کیونکہ اسے علم نہیں کہ وہ کب بند ہو جائے۔

ابن المبارک عن حکیم بن عمیر مرسلاً، ابن شاهین عن عبدالله بن ابان بن عثمان بن خلیفة بن اوس عن ابیه عن جده عن حذیفة

۴۳۱۳۵۔۔۔۔۔۔ جس نے چالیس قدم کسی اندھے کی رہنمائی کی اس کے چہرہ کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ابن النجار عن نعیم بن سالم عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ احادیث المختارة ۱۹۱، اللآلی ج ۲ ص ۸۹۔

۴۳۱۳۶۔۔۔ جس نے چالیس گز کسی اندھے کی رہنمائی کی تو اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے جیسا ثواب ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۳۱۳۷۔۔۔۔۔۔ جس نے چالیس یا پچاس گز کسی اندھے کی رہنمائی تو اس کے لئے گردن آزاد کرنے جیسا ثواب لکھا جائے گا۔ ابن منیع عن انس

۴۳۱۳۸۔۔۔۔۔۔ جس نے کسی اندھے کی رہنمائی کی یہاں تک کہ اسے اس کی منزل تک پہنچادیا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دے گا اور چار ایسے کبیرہ گناہ جن کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکی تھی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔ اللآلی ج ۲ ص ۹۰۔

۴۳۱۳۹۔۔۔۔۔۔ جس نے اللہ کے کسی ولی کو کوئی کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا، اور جس نے اسے بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا، اور جس نے اسے پیاس کی حالت میں پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مہر زدہ شراب پلائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس

ننگے کو کپڑے پہنانے کی فضیلت

۴۳۱۴۰۔۔۔۔۔۔ جس نے کسی مسلمان کو عریانی میں کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا ریشم پہنائے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی سعید

۴۳۱۴۱۔۔۔۔۔۔ جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو جب تک اس پر اس کا ایک دھاگہ یا تانا بھی رہا وہ اللہ تعالیٰ کے پردے میں ہے۔

حاکم وتعقب، ابو الشیخ عن عباس

۴۳۱۴۲..... جس نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنایا تو جب تک اس پر ایک چیتھڑا بھی رہا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۱۴۳... جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ننگے پاؤں چلا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنے فرائض کے بارے میں نہیں پوچھے گا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی بکر اللآلی ج ۱ ص ۱۹۵

۴۳۱۴۴..... اے حذیفہ! جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ یہ کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، حذیفہ! جانتے ہو کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ جب یوں کریں تو وہ ان کی بخشش کردے۔نسائی عن حذیفة

۴۳۱۴۵..... اسید! کیا تم جنت پسند کرتے ہو؟ عرض کیا: جی، تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔

عبداللّٰہ بن احمد و ابن قانع عن خالد بن عبداللہ القسری عن ابیہ عن جدہ یزید بن اسید

۴۳۱۴۶..... اے یزید بن اسید جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو۔ابن سعد، ابن جریر، مسند احمد، ابو یعلی، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبیر عن خالد بن عبداللہ القسری عن ابیہ عن جدہ یزید بن اسید

۴۳۱۴۷..... اے یزید بن اسید! کیا تمہیں جنت پسند ہے، تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو۔

حاکم عن خالد بن یزید القسری عن ابیہ عن جدہ

۴۳۱۴۸..... حمزہ! کیا زندہ نفس آپ کو زیادہ محبوب ہے یا مردہ؟ عرض کیا زندہ، فرمایا: اپنی ذات کا خیال رکھو۔مسند احمد، عن ابن عمر

۴۳۱۴۹... جب تم کسی کام کی تدبیر کرو تو اس کے انجام میں غور کرو اگر بہتر ہو تو کر گزرو اور اگر گمراہی ہو تو اس سے رک جاؤ۔

ھناد عن عبداللہ بن مسعود

۴۳۱۵۰..... کیا تم کوئی وصیت کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم کوئی وصیت کرنا چاہتے ہو؟ جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام میں غور کرلیا کرو، اگر ہدایت ہو تو کر گزرو اور اگر اس کے علاوہ کوئی چیز ہو تو اس سے باز رہو۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، عن وھیب بن ورد المکی

۴۳۱۵۱... دیکھو اگر تمہارے دو غلام ہوتے ان میں سے ایک تم سے خیانت کرتا اور جھوٹ بولتا اور دوسرا نہ خیانت کرتا اور نہ جھوٹ بولتا، تم کون سا زیادہ اچھا لگتا؟ یہی حالت تمہاری رب تعالیٰ کے ہاں ہے۔

مسند احمد، والحکیم، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن والدابی الاحوص

۴۳۱۵۲... حق کی طرف توجہ دو چاہے وہ حق تمہارے پاس چھوٹا شخص لایا ہو یا بڑا، اگرچہ وہ تمہارا دشمن ہی ہو، اور باطل اس شخص پر لوٹا دو جو تمہارے پاس لایا ہو چھوٹا ہو یا بڑا اگرچہ تمہارا دوست ہو۔الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۱۵۳..... آج تم میدان میں ہو اور کل سبقت میں ہوگے، سبقت تو جنت ہے اور انتہاء جہنم ہے معاف کرنے سے نجات پاؤ گے اور رحمت سے داخل ہوگے اور اپنے اعمال کے ذریعہ تم تقسیم ہوگے۔ابن لال فی مکارم الاخلاق عن جابر

کلام:...... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۔

۴۳۱۵۴..... آج گھڑ دوڑ ہے اور کل جیت ہوگی انتہاء جنت ہے جو جہنم میں داخل ہوا وہ ہلاک ہونے والا ہے میں سب سے پہلے، ابوبکر دوسرے نمبر پر اور عمر تیسرے نمبر پر جنت میں داخل ہوں گے پھر دوسرے لوگ پہلے رفتار کے مطابق ایک ایک کرکے داخل ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عدی، والخطیب عن ابن عباس وفیہ اخرم بن حوشب متروک

۴۳۱۵۵..... اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دنوں سے نصیحت کرو اور اس کے ایام اس کی نعمتیں ہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی

۴۳۱۵۶.... اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرف وحی بھیجی کہ میری حکمت کے ذریعہ اپنے آپ کو نصیحت کرو، اگر تمہیں فائدہ ہو تو لوگوں کو بھی نصیحت کرتے رہو ورنہ مجھ سے حیا کرو۔الدیلمی عن ابی موسی

۴۳۱۵۷۔۔۔۔۔اس جیسی (نعمتوں) کے لئے اے میرے بھائیو! تیاری کرو۔مسند احمد، ابن ماجۃ، ابو یعلی، سعید بن منصور عن البراء

۴۳۱۵۸۔۔۔۔ تمہارے آنسوؤں سے، جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔ (الخطیب عن زین ارقم، کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں کس ذریعہ جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اور یہ الفاظ ذکر کئے۔)

۴۳۱۵۹۔۔۔۔۔ ہر دن پکار کر کہتا ہے: اے ابن آدم! میں ایک نئی چیز ہوں، جو کچھ مجھ میں کرے گا میں اس پر گواہ ہوں، سو مجھ میں بھلائی کر میں تمہارے لئے اس کی گواہی دوں گا۔ کیونکہ اگر میں گزر گیا اور تو نے مجھے نہیں دیکھا، یہی بات رات بھی کہتی ہے۔ ابو نعیم عن معقل بن یسار
کلام:۔۔۔۔۔۔ تلبیض الصحیفۃ ۳۵۔

خیر کا نداء دینے والا فرشتہ

۴۳۱۶۰۔۔۔۔ ہر روز جب سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ منادی کرتا ہے خبردار! مجھ سے کوئی بھلائی کا توشہ حاصل کرنے والا ہے کیونکہ میں قیامت تک ہرگز اس کی طرف لوٹ کر آنے والا نہیں، یوں ہر روز بندے کے اعمال کا گواہ ہوتا ہے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۱۶۱۔۔۔۔۔ انسان پر جو دن بھی آتا ہے وہ ندا کرتا ہے اے ابن آدم! میں نئی مخلوق ہوں، اور کل میں تیرے خلاف گواہ ہوں گا، سو مجھ میں بھلائی کا کام کر کل میں تیرے حق میں گواہی دوں گا، اور میں اگر گزر گیا تو تو مجھے ہرگز کبھی بھی نہیں دیکھ سکے گا، اور رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

ابو القاسم حمزۃ بن یوسف السھمی فی کتاب آداب الدین والرافعی عن معقل بن یسار

۴۳۱۶۲۔۔۔۔۔ جس دن کا سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: جس سے ہو سکے وہ مجھ میں نیکی کر لے کیونکہ میں پھر کبھی بھی تمہارے پاس لوٹ کر آنے والا نہیں، اور ہر دن آسمان سے دو منادی کرنے والے ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے خیر کے طلب گار خوش ہو! اور اے شر کے طلب گار رک جا، اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ میں مال عطا فرما، اور ایک کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کو ضائع ہونے والا مال عطا کر۔ (بیہقی فی شعب الایمان عن عثمان بن محمد بن المغیرۃ بن الاخنس مرسلاً الدیلمی عنہ عن سعید عن ابن عباس وزاد قولہ ''ابدا'' اسی طرح رات کہتی ہے۔)

۴۳۱۶۳۔۔۔۔ اے امت تمہاری مثال اس لشکر کی سی ہے کہ کوچ کا نقارہ بج گیا اور اس کا پہلا حصہ چل پڑا ہو، کتنی جلدی پچھلا گروہ پہلے سے ملے گا، اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی چھلانگ کی طرح ہے اللہ کے بندو! حدود کا خیال رکھو حدود کا خیال رکھو اور اللہ تعالیٰ اپنے رب سے مدد طلب کرو۔ ابن السنی والدیلمی عن عمر

۴۳۱۶۴۔۔۔۔ جو اپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کی خاطر) ذلیل کرتا ہے اپنے دین کو غالب کرتا ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو غالب رکھا اپنے دین کو ذلیل کرے گا، جب کہ دین ضروری ہے، اور جس نے اپنے آپ کو موٹا کیا اس کا دین کمزور ہوگا، اور جس نے اپنے دین کو مضبوط کیا تو اس کا دین اور نفس موٹا ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ

اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنے پر وعید

۴۳۱۶۵۔۔۔۔۔ جس نے لوگوں کو راضی کرنے میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا، تو اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوگا اور جنہیں اس نے راضی کیا انہیں بھی ناراض کردے گا، اور جس نے لوگوں کی ناراضگی میں اللہ کو راضی کیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہوگا اور انہیں بھی راضی کردے گا جو اس کی رضا مندی میں اس سے ناراض ہوئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے قول وعمل کو اس کی آنکھوں میں چمکائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۳۱۶۶۔۔۔۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے معاملات درست رکھے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ اس کے معاملات درست کردے گا، اور جس نے

اپنے پوشیدہ اعمال درست کرلئے اللہ تعالیٰ اس کے ظاہری اعمال درست کردے گا اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا جویاں ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اپنی اور لوگوں کی رضامندی عطا کردے گا، اور جو لوگوں کی رضامندی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی اور لوگوں کی رضامندی روک دے گا۔

الدیلمی عن قدامة بن عبداللہ بن عمار عن رجل له صحبة

۴۳۱۶۷ ...... جس نے وہ چیز مانگی جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو آسمان اس کا سائبان ہے زمین اس کا بچھونا، اسے دنیا کی کسی چیز کی فکر نہیں ہوگی، وہ فصل نہیں بوئے گا (لیکن) روٹی کھائے گا، درخت نہیں لگائے (لیکن) پھل کھائے گا اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے، اور اس کی مرضی تلاش کرتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کو اس کے رزق کا ضامن بنادے گا، (باقی لوگ) رزق کے بارے میں تھکیں گے اور اسے حلال کرلائیں گے، جب کہ اسے پورا رزق ملے گا وہ بھی بغیر حساب یہاں تک کہ اسے موت آجائے۔

حاکم وتعقب عن ابن عمر، قال الذهبي: منكر او موضوع

کلام: ...... الضعیفة ۴۴۵۔

۴۳۱۶۸ ...... اللہ کی قسم! کسی سرخ کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں، صرف دینی فضیلت ہے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۱۶۹ ...... اس شخص کی کوئی عزت نہیں جسے اس کی عزت نے جہنم میں داخل کردیا، اور اس شخص کی کوئی ذلت نہیں جسے اس کی ذلت نے جنت میں داخل کردیا، عزت کے بعد ضرورت سرخ موت ہے۔ الخلیل فی مشیخة عن ابی هریرة

۴۳۱۷۰ ...... اے علی! جو گھر والے بھی نعمت والے تھے عبرت انہیں اپنے پیچھے چلائے گی، اے علی! ہر نعمت ختم ہوجائے گی صرف جنت کی نعمت ختم نہیں ہوگی، اور ہر غم ختم ہوجائے گا صرف جہنمیوں کا غم ختم نہیں ہوگا، اے علی! سچ کی پابندی کرو اگرچہ دنیا میں تمہیں نقصان ہو تمہارے لئے آخرت میں خلاصی کا باعث ہوگا۔ ابن ابی الدنیا وابن عساکر عن انس

۴۳۱۷۱ ...... اے عائشہ! گناہوں (کے اسباب سے) دوری اختیار کرو یہ بہترین ہجرت ہے اور نمازوں (کے اوقات) کی حفاظت کرو یہ سب سے افضل نیکی ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

۴۳۱۷۲ ...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس وقت تک بندے کے حق کو نہیں دیکھتا یہاں تک کہ وہ میرے حق کو دیکھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس وضعف

کلام: ...... القدسیة الضعیفة ۸۵۔

۴۳۱۷۳ ...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! جہنم کے مقابلہ میں جنت کو اختیار کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو ورنہ اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیئے جاؤ گے اور اس میں ہمیشہ رہو گے۔ الرافعی عن علی

۴۳۱۷۴ ...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تو مجھ سے انصاف نہیں کرتا، میں نعمتوں کے ذریعہ تجھے محبوب بناتا ہوں جب کہ تو گناہوں کے ذریعہ مجھے ناراض کرتا ہے میری بھلائی تیری طرف اترتی ہے اور تیرا شر میری جانب بلند ہوتا ہے ہر رات دن ایک معزز فرشتہ میرے پاس تیری طرف سے برا عمل لے کر آتا ہے اے ابن آدم! اگر تو اپنے علاوہ کسی سے اپنی تعریف سنے اور تجھے موصوف کا علم نہ ہو تو تو اس سے جلد ناراض ہوجائے گا۔ الدیلمی الرافعی عن علی کرم اللہ وجهه

۴۳۱۷۵ ...... تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو گمراہی سے (بچاکر) ہدایت دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے گمراہی واجب کردیتا ہے۔

الدیلمی عن زید بن ابی اوفیٰ

فصل ثانی ...... دوہری نصیحتیں

۴۳۱۷۶ ...... بروقت نماز (ادا کرنا) اور والدین سے حسن سلوک (کرنا) سب سے افضل عمل ہے۔ مسلم عن ابن مسعود

۴۳۱۷۷...... بروقت نماز اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سب سے افضل عمل ہے۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۴۳۱۷۸...... دو شخص جنت میں جائیں گے، جو زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرے وہ جنت میں جائے گا۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشۃ

۴۳۱۷۹...... جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی (گناہوں سے حفاظت کی) ضمانت دے دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

مسند احمد، ترمذی، ابن حبان حاکم عن سھل بن سعد

۴۳۱۸۰...... صاف دل اور سچی زبان والا سب سے بہترین شخص ہے کسی نے عرض کیا: صاف دل کیا ہے؟ فرمایا: وہ پرہیزگار صاف دل جس میں نہ گناہ نہ ہو سرکشی اور نہ حسد، کسی نے عرض کیا: اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا: جو دنیا سے بغض رکھے اور آخرت سے محبت کرے، کسی نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ فرمایا: اچھے اخلاق والا مومن۔ابن ماجۃ عن ابن عمرو

۴۳۱۸۱...... جس نے کسی مؤمن سے نرمی کا برتاؤ کیا یا اس کی کسی ضرورت میں کمی کردی چاہے وہ ضرورت چھوٹی ہو یا بڑی اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت کا خادم عطا کرے۔البزار عن انس

کلام:...... ضعیف الجامع ۵۴۸۱۔

ثنائی......از اکمال

۴۳۱۸۲...... جانتے ہو کون سی چیز جنت میں زیادہ داخل کرنے والی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق، جانتے کون سی چیز زیادہ جہنم میں داخل کرنے والی ہے؟ دو خالی اعضاء منہ اور شرم گاہ۔ابو الشیخ فی الثواب والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ھریرۃ

۴۳۱۸۳...... اپنے آپ کو دنیا کو مشقتوں میں داخل کرو اور صبر کے ذریعہ ان سے نکال لو، اور جو برائی تمہیں اپنے متعلق معلوم ہے وہ تمہیں لوگوں (کی عیب جوئی) سے روک دے۔ابن ابی الدنیا، بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۴۳۱۸۴ مقدام بن شریح بن ھانی اپنے والد سے اپنے دادا کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی عمل کا حکم دیں (جسے میں پابندی سے کیا کروں) فرمایا: کھانا کھلایا کرو اور سلام پھیلایا کرو۔طبرانی فی الکبیر حاکم

۴۳۱۸۵...... کھلایا کرو اور میٹھی بات کیا کرو۔خطیب عن ابی مسلم رجل من الصحابہ

۴۳۱۸۶...... کھانا کھلایا کرو اور سلام پھیلایا کرو جنتوں کے وارث بن جاؤ گے۔طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن عبداللہ بن الحارث

۴۳۱۸۷...... جو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔ابن سعد عن حمزۃ بن صھیب عن ابیہ

۴۳۱۸۸...... سلام پھیلانا اور اچھے اخلاق کو اپنی اوپر لازم کرلو۔

بخاری فی الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ھانی بن یزید

۴۳۱۸۹...... جس نے پانی (کا کنواں) کھودا اور اس سے کسی پیاسے جگر، انسان، جن درندے یا پرندے نے پانی پی لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اجر دے گا۔جس نے کبوتر کے گھونسلے یا اس سے بھی چھوٹی سجدہ گاہ بنا دی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔

ابن خزیمۃ والشاشی وسمویہ، سعید بن منصور عن جابر

۴۳۱۹۰...... جس شخص نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا کھانا کھلائے گا اور جس نے کسی خوفزدہ کو امن دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے اسے امن دے گا۔الرافعی عن انس

۴۳۱۹۱ حسد دو آدمیوں کے بارے میں ہوسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دولت سے نوازا اس نے اس پر عمل کیا اس کے حلال کردہ کو حلال اور اس کے حرام کردہ کو حرام جانا، اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اس نے اس کے ذریعہ اپنے اعزہ وا قارب سے صلہ رحمی اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے کام کئے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۳۱۹۲..... جس سے حسد کیا جا سکتا ہے تو اس سے دو خصلتوں کی بنا پر حسد کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا وہ رات دن کی گھڑیوں میں اسے پڑھتا ہے دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ اسے خرچ کرتا ہے۔ بیھقی عن ابن عمرو

۴۳۱۹۳..... دنیا میں حسد صرف دو آدمیوں سے کیا جا سکتا ہے، ایک آدمی دوسرے سے حسد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت سا مال عطا کرے جس سے وہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرتا ہے، دوسرا کہتا ہے: کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس کی طرح خرچ کرتا تو اچھا ہوتا، تو وہ اس سے حسد کرتا ہے اور ایک شخص قرآن پڑھتا اور رات قیام میں اسے پڑھتا ہے اور اس کے پاس ایک شخص ہے جسے قرآن کا علم نہیں، تو وہ اس کے قیام اور جو اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کا علم عطا فرمایا اس پر حسد کرتا ہے وہ کہتا ہے: اگر مجھے بھی اللہ تعالیٰ اس کی طرح ہم (قرآن) عطا کرتا تو میں بھی قیام کرتا۔

طبرانی فی الکبیر عن سمرة

قابل رشک شخصیت

۴۳۱۹۴..... تم میں صرف دو چیزوں کی وجہ سے مقابلہ ہو سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا اور وہ رات دن کی گھڑیوں میں اسے پڑھتا اور اس کے احکام کی پیروی کرتا ہے تو کوئی شخص کہتا ہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس کی طرح (علم قرآن) عطا کرتا تو میں بھی اس کی طرح قیام کرتا، اور ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا وہ اسے خرچ کرتا اور اس کا صدقہ کرتا ہے تو کوئی شخص کہتا ہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا مال عطا کرتا جیسا اسے عطا کیا ہے تو میں بھی صدقہ کرتا۔

مسند احمد ومحمد بن نصرفی الصلاة، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن یزید بن الاخنس السلمی

۴۳۱۹۵..... (معاذ!) میں تمہیں بات کی سچائی اور پڑوسی کی (اذیت سے) حفاظت کی نصیحت کرتا ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

۴۳۱۹۶..... کیا میں تمہیں بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے اس بات کا منتظر ہے کہ (اللہ کی راہ میں) کسی دشمن پر حملہ کرے یا کوئی اس پر حملہ کرے کیا میں تمہیں اس کے بعد کا بہترین آدمی بتاؤں؟ وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں میں ہے (وہاں) نماز قائم کرتا، زکوۃ دیتا اور جانتا ہے کہ اس کے مال میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ لوگوں کے شر و فتنے سے دور ہو چکا ہے۔

ابن سعد عن ام مبشر بن البراء بن معرور

۴۳۱۹۷..... ہمارا رب دو آدمیوں سے خوش ہوتا ہے: ایک وہ شخص جو اپنے گھر والوں میں سے اپنے محبوب کے پہلو سے اپنے بستر اور لحاف کو چھوڑ کر نماز کی طرف کود پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو اپنے گھر کے محبوب کے پہلو سے نرم بستر اور لحاف چھوڑ کر نماز کی طرف کود پڑا محض میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب سے ڈرنے کی بنا پر، (اس نے ایسا کیا ہے)

اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور اسے شکست ہوئی اور اسے شکست اور واپس (دشمن کی طرف بھاگنے کا) پتہ ہے لیکن پھر وہ لوٹ آتا ہے اس کا خون بہا دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو: میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب سے خوف کی وجہ سے لوٹ آیا، یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

مسند احمد وابن نصر، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی فی السنن عن ابن مسعود

۴۳۱۹۸..... تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کا مٹھی بھر خون حائل نہ ہو جسے وہ یوں بہا دیتا ہے جیسے کوئی مرغی ذبح کی جاتی ہے وہ جنت کے جس دروازے کا قصد کرے گا وہ خون اس کے درمیان حائل ہو جائے گا، اور جس سے ہو سکے کہ وہ اپنے پیٹ میں پاک (حلال) چیز ہی داخل کرے تو وہ ایسا ہی کرے، کیونکہ سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوگا۔

ابن ابی عاصم فی الدیات طبرانی فی الکبیر والبغوی عن جندب البجلی

۴۳۱۹۸..... جس نے لوگوں کو اپنے مقابلہ میں انصاف دلایا وہ بلند جنت (کے حصول میں) کامیاب ہو گیا، اور جسے مالداری سے

زیادہ فقر پسند ہو تو حرمین کے عبادت گزار اگر کوشش بھی کریں کہ جو (اجر و ثواب) اسے ملا اسے حاصل کرلیں تو حاصل نہ کرسکیں گے۔

الدیلمی عن ابن عباس

کلام:.......تذکرۃ الموضوعات ۲۰۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۱۳۔۳۱۴۔

۴۳۲۰۰.......کیا تمہیں گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ نہ بتاؤں؟ مشقت میں مکمل وضو کرنا، نماز کے بعد نماز کا انتظار، پس یہی بندھن ہے۔

یعقوب بن شیبہ فی مسند علی وابن جریر عن علی

۴۳۰۲۱.......جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دے دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

العسکری فی الامثال عن سہل بن سعد

۴۳۲۰۲.......جو میرے لئے اپنی زبان اور شرم گاہ کا ضامن بنتا ہے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ حاکم عن سہل بن سعد

کلام:.......مر برقم ۴۳۱۷۹۔

۴۳۲۰۳.......جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں جائے گا۔ حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۶۳۔

جنت کی ضمانت

۴۳۲۰۴ جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی رافع، طبرانی فی الکبیر عن سہل بن سعد

۴۳۲۰۵.......جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کے داخلے کا ضامن ہوں۔

الحاکم فی الکنی والعسکری فی الامثال، بیہقی فی شعب الایمان عن جابر

۴۳۲۰۶.......جو یہ پسند کرے کہ وہ جہنم سے دور کیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے، اور اسے یوں موت آئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے رہا ہوں، تو وہ لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۴۳۲۰۷.......جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوں اور میرے بارے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو تو اس کے لئے اس کا گھر کافی ہے اور اپنے گناہ پر روئے، اور جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے روز پر ایمان رکھتا ہو، میرے بارے میں رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو، تو وہ بھلائی کی بات کرے تاکہ فائدہ اٹھائے یا خاموش رہے اگر پھسلے تو سلامت رہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن امامۃ

۴۳۲۰۸.......میں چاہتا ہوں کہ تو اس وقت تک دنیا سے نہ نکلے یہاں تک کہ کسی یتیم کی کفالت کرے یا کسی مجاہد کو سامان جہاد مہیا کرے۔

عقیلی فی الضعفاء، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۴۳۲۰۹.......اے حرملہ، برائی سے بچو اور نیکی کا کام کرو، جو بات تجھے کسی قوم سے سننے میں اچھی لگی جب تو ان کے پاس سے اٹھے تو وہ تجھے کہیں، تو اس بات پر عمل کر، اور جو بات تجھے کسی قوم سے بری لگے جب تو ان کے پاس سے اٹھنے لگے تو اس سے پرہیز کر۔

حلیۃ الاولیاء عن حرملۃ بن ایاس

۴۳۲۱۰....... ایک دن میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اپنے حواریوں سے کہا: اے حواریوں کی جماعت! برائی سے کمزوری میں کبوتر کی طرح ہو جاؤ اور کوشش و بچاؤ میں وحشی جانور کی طرح جب اسے شکاری تلاش کرنے لگیں۔ ابن عدی عن ابی امامۃ

کلام:.......الالحاظ ۹۸۔

فصل سوم ...... تین نصیحتیں

۴۳۲۱۱...... تین چیزوں سے بندہ دنیاو آخرت کی مرغوب چیزیں حاصل کرلیتا ہے، مصائب پر صبر کرنا، تقدیر پر راضی رہنا، اور خوش حالی میں دعا کرنا۔

ابو الشیخ عن عمران بن حصین

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۷۰۔

۴۳۲۱۲...... تین باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے ذریعہ ایمان کی مٹھاس پالے گا، کہ اللہ ورسول سے بڑھ کر اسے کوئی محبوب نہ ہو، اور کسی کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے پسند کرے، اور ایمان کے بعد کفر میں لوٹنے کو ایسے ہی ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجة عن انس

۴۳۲۱۳...... جس میں تین باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈالے گا، اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا، کمزور کے ساتھ نرمی، والدین پر شفقت اور غلام کے ساتھ اچھا برتاؤ۔ ترمذی، عن جابر

۴۳۲۱۴...... جس میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی پناہ دے گا اور اس پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ جسے دیا جائے تو شکر کرے اور جب اسے قدرت ہو تو معاف کردے اور جب غصہ آئے تو کمزور پڑ جائے۔

حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: ...... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲۱ ضعیف الجامع ۲۵۴۶)

۴۳۲۱۵...... تین باتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا، اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا، جو تمہیں محروم رکھے اسے تم دیا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو، اور جو تجھ سے ناتا توڑے اس سے جوڑے رکھو۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، طبرانی فی الاوسط، حاکم عن ابی هریرة

۴۳۲۱۶...... جس میں تین خصلتیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ اس کی بخشش کردے گا، جس کی موت اس حالت میں ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا، اور نہ وہ جادوگر تھا کہ جادوگروں کے پیچھے چلتا، اور نہ اپنے بھائی سے حسد کرتا ہو۔

بخاری فی الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۱۔

۴۳۲۱۷...... جس میں تین باتیں ہوئیں اس نے اپنے اوپر ثواب واجب کرلیا اور ایمان کامل کرلیا، اخلاق جس کے ذریعہ وہ لوگوں میں زندگی بسر کرے اور تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے اور بردباری جو اسے جاہل کی جہالت سے ہٹادے۔ البزار عن انس

کلام: ...... الاتقان ۱۶۱۶۔ ۲۰۴۷ ضعیف الجامع ۲۵۴۷۔

۴۳۲۱۸...... جس میں تین یا تین میں سے ایک خصلت ہوئی وہ جہاں چاہے حور عین سے شادی کرلے، جو شخص کسی امانت کا امین بنایا گیا وہ صرف اللہ کے خوف سے ادا کردیتا ہے، وہ شخص جس نے اپنے قاتل کے لئے راستہ صاف کردیا اور وہ شخص جو ہر نماز کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔

ابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۴۹۔

۴۳۲۱۹...... جس میں تین باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سائے تلے سایہ دے گا جس دن صرف اسی کا سایہ ہوگا، سختیوں پر وضو کرنا، اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا، بھوکے کو کھانا کھلانا۔ ابو الشیخ فی الثواب، والاصبهانی فی الترغیب عن جابر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۴۸، الضعیفۃ ۵۷۲۔

۴۳۲۲۰۔۔۔۔۔۔جو تین خصلتیں ایمان کے ساتھ لے کر آیا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے اور جہاں چاہے حورعین سے شادی کر لے: جس نے اپنے قاتل کو معاف کر دے اور خفیہ قرض ادا کر دے اور ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔

ابو یعلی عن جابر

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۵۴۱، الضعیفۃ ۶۵۴۔

۴۳۲۲۱۔۔۔۔۔۔تین چیزیں ایسی ہیں جس نے ان کی حفاظت کی وہ یقیناً ولی ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا، وہ یقیناً میرا دشمن ہے، نماز، روزہ اور جنابت۔

طبرانی فی الاوسط عن انس، سعید بن مصور عن الحسن مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۵۴۲، المغیر ۵۱۔

۴۳۲۲۲۔۔۔۔۔۔تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، وہ مکاتب جو (مال کتابت) ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، اور وہ نکاح کرنے والا جو پاک دامنی کا ارادہ رکھتا ہو۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، حاکم عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۲۳۔۔۔۔۔۔جس نے تین کام اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید کرتے ہوئے کیے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کریں اور اسے برکت عطا کریں، جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے، اور اسے برکت دے، جس نے بنجر زمین اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے آباد کی اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کرے اور اسے برکت دے۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۳۲۲۴۔۔۔۔۔۔جسے تین چیزیں عطا ہوئیں تو گویا اسے آل داؤد جیسی چیزیں عطا کی گئیں، غصہ میں انصاف کرنا، فقر میں رضا و میانہ روی، اور ظاہر و پوشیدگی میں مالداری اور اللہ تعالیٰ کا ڈر۔الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔التی لا اصل لھا فی الاحیاء ۳۷۷، ضعیف الجامع ۲۵۳۹۔

۴۳۲۲۵۔۔۔۔۔۔تین باتیں ایمان کے اخلاق کا حصہ ہیں: وہ جسے غصہ آئے تو اسے باطل میں داخل نہ کرے، اور جب اسے راضی کیا جائے تو اس کی رضا اسے حق سے نہ نکالے، اور جسے جب قدرت ہو تو کسی کی چیز نہ لے۔طبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۴۳۱، الضعیفۃ ۵۴۱۔

۴۳۲۲۶۔۔۔۔۔۔تین باتیں ایمان کی اصل و بنیاد ہیں: اس سے (ہاتھ کے استعمال سے) رکنا جس نے لا الہ الا اللہ کہا، نہ ہم گناہ کی وجہ سے اس کی تکفیر کرتے ہیں اور نہ اسے کسی عمل کی وجہ سے اسلام سے نکالتے ہیں، اور جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اس وقت سے اس دور تک کہ جہاد جاری رہے گا کہ میرا آخری امتی دجال کو قتل کرے، اسے (جہاد کو) کسی ظالم کا ظلم روک سکتا ہے نہ کسی عادل کا عدل باطل کر سکتا ہے اور تقدیر پر ایمان لانا۔ابو داؤد عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۵۳۲۔

نیکی کا خزانہ

۴۳۲۲۷۔۔۔۔۔۔تین چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں۔خفیہ صدقہ کرنا، مصیبت کو چھپانا اور شکایت کو پوشیدہ رکھنا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لے اور اپنے عیادت کرنے والوں سے میرا شکوہ نہ کرے، تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت میں اور اس کے خون کو بہترین خون میں تبدیل کر دیتا ہوں اور اگر اسے شفایاب کروں تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اگر اسے موت دے دوں تو میری رحمت (جنت) کی طرف (جائے گا)۔طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۲۲۸ ..... تین چیزیں نیکی کا خزینہ ہیں۔فاقوں، آزمائشوں اور مصیبتوں کو چھپانا اور جس نے انہیں (ہر ایک کو بتا کر) پھیلایا تو اس نے بے صبری کی۔تمام عن ابن مسعود

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۵۵۹،الضعیفۃ ۶۸۲۔

۴۳۲۲۹ ..... تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں۔تنگدستی میں خرچ کرنا اور دنیا میں اسلام پھیلانا اور اپنے نفس سے انصاف دلانا۔

البزار، طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۵۳۳۔

۴۳۲۳۰ ..... تین چیزیں نماز کو مکمل کرنے والی ہیں۔مکمل وضو کرنا، صف سیدھی رکھنا اور امام کی اقتدا کرنا۔عبدالرزاق عن زید بن اسلم مرسلاً

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۵۴۔

۴۳۲۳۱ ..... تین چیزیں نبوت کے اخلاق سے تعلق رکھتی ہیں۔جلدی روزہ کھولنا، دیر سے سحری کرنا اور نماز میں بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھنا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۴۳۲۳۲ ..... تین باتوں کی میں قسم کھا سکتا ہوں (کہ برحق ہیں)۔صدقہ سے کبھی کوئی مال کم نہیں ہوتا سو صدقہ کیا کرو اور جس شخص نے اپنے پر کئے ظلم کو معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرے گا سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت میں اضافہ کرے گا، اور جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا اللہ تعالیٰ اس کے لئے محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عبدالرحمن بن عوف

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۱۔

۴۳۲۳۳ ..... تین کی تین باتیں ہر مسلمان پر حق ہیں۔مریض کی بیمار پرسی، جنازہ میں حاضر ہونا، چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ الحمد للہ کہے۔

بخاری فی الادب المفرد عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۵۔

دنیا میں سعادت کی باتیں

۴۳۲۳۴ تین باتیں مسلمان آدمی کے لئے دنیا میں اس کی سعادت ہیں۔نیک پڑوسی، کشادہ گھر اور پسندیدہ سواری۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن نافع بن الحارث

۴۳۲۳۵ ..... تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کا پتہ چل جائے تو ان میں خیر و برکت کی وجہ سے ان کی حرص میں قرعہ اندازی کی جانے لگے۔نماز کی اذان کہنا، جماعتوں کی طرف جلدی جانا اور پہلی صف میں نماز پڑھنا۔ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام: ..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۱۶،ضعیف الجامع ۲۵۲۸۔

۴۳۲۳۶ ..... تین چیزیں ایمان کا حصہ ہیں۔شرم و حیا، پاکدامنی، زبان کی جہالت (خاموشی) فقہ اور علم کی جہالت نہیں۔یہ چیزیں دنیا میں کم ہوں تو آخرت میں بڑھ جاتی ہیں، اور آخرت میں دنیا کی نسبت زیادہ بڑھتی ہیں۔اور تین چیزیں نفاق کا حصہ ہیں: بیہودہ بکواس، فحش گوئی اور بخل و کنجوسی، یہ چیزیں جتنی دنیا میں بڑھیں اتنی آخرت میں کم ہوتی ہیں دنیا میں بڑھوتری سے زیادہ آخرت میں کم ہوتی ہیں۔

رستہ عن عون بن عبداللہ بن عتبہ بلاغاً

کلام: ..... الجامع ۲۵۳۴۔

۴۳۲۳۷ ..... تین آوازوں پر اللہ تعالیٰ (اپنے) فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے، اذان، اللہ کی راہ میں تکبیر، تلبیہ میں آواز بلند کرنا۔

ابن النجار، فردوس عن جابر

۴۳۲۳۸ ...... تین آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑی گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتی رہی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی۔ حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۷۵۔

۴۳۲۳۹ ...... قیامت کے روز تین چیزیں عرش کے نیچے ہوں گی:

۱ ...... قرآن جس کا ظاہر و باطن ہے بندوں سے جھگڑے گا۔

۲ ...... رشتہ داری پکارے گی: جس نے مجھے جوڑا اسے جوڑ اور جس نے مجھے توڑا اسے توڑ اور

۳ ...... امانت۔ الحکیم ومحمد بن نصر عن عبدالرحمن بن عوف

۴۳۲۴۰ ...... تین شخص قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے ان پر اولین و آخرین رشک کریں گے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کیا، اور وہ جس نے ایسی قوم کی امامت کی کہ وہ اس سے راضی ہیں اور وہ شخص جو رات دن میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی عن ابن عمر

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۳۳۹ ضعیف الجامع ۲۵۷۹۔

۴۳۲۴۱ ...... تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے بڑی گھبراہٹ نہ انہیں ڈرائے گی اور نہ وہ گھبرائیں گے جب لوگ گھبرا رہے ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے قرآن پاک سیکھا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور جو اللہ کے پاس نعمتیں ہیں ان کے لئے قیام کرتا ہے وہ شخص جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کے لئے دن رات میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے اور وہ غلام جسے دنیا کی غلامی (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کی عبادت سے نہ روکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۷۸۔

تین آدمیوں کے لئے عرش کا سایہ

۴۳۲۴۲ ...... تین آدمی اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک وہ شخص جو جہاں کا بھی ارادہ رکھے اسے یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے اور ایک وہ شخص جسے کوئی عورت اپنی طرف (برائی کے لئے) بلاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اسے چھوڑ دیتا ہے اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے جلال کے لئے (کسی سے) محبت کرتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۸۱ الضعیفۃ ۲۴۴۴۔

۴۳۲۴۳ ...... تین آدمی عرش کے زیر سایہ ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ صلہ رحمی کرنے (رشتہ داری جوڑنے) والا، اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں اضافہ اور اس کی عمر کو لمبا فرمائیں گے وہ عورت جس کا خاوند کچھ یتیم چھوڑ مرا، تو وہ دل میں کہنے لگی۔ میں شادی نہیں کروں گی (بلکہ) ان یتیموں کی دیکھ بھال کروں گی، یا تو یہ مرجائیں یا اللہ تعالیٰ انہیں (میری پرورش سے) مستغنی بے ضرورت کردے، اور وہ بندہ جس نے کھانا بنایا، جس میں مہمان کی مہمان نوازی اور اس پر بہتر خرچ کیا، یتیم اور مسکین کو اس کھانے میں بلایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے انہیں کھلایا۔

ابو الشیخ فی الثواب، الاصبھانی، فردوس عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۵۸۰۔

۴۳۲۴۴ ...... تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں۔ وہ شخص جو کسی مسجد کی طرف نکلا، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے نکلا، اور وہ شخص جو حج کرتے نکلا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۴۵ ...... تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے نکلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت

میں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے موت دیدے اور پھر اسے جنت میں داخل کردے یا اسے اجر وغنیمت دے کر واپس کردے اور وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ اسے موت دے اور پھر جنت میں داخل کرے یا اجر وثواب دے کر واپس کرے، اور وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرکے داخل ہوا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ابو داؤد. ابن حبان، حاکم عن ابی امامة

۴۳۲۴۶۔۔۔ تین شخص ایسے ہیں کہ انہوں نے جو کھایا جب حلال ہو تو ان سے حساب نہیں لیا جائے گا، روزہ دار، سحری کھانے والا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والا۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۵۸۲، الضعیفہ ۶۳۱۔

۴۳۲۴۷۔۔۔ تین خصلتیں جس میں ہوئیں اس کا ایمان مکمل ہوجائے گا۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا، اور نہ اپنے کسی عمل میں ریا کرتا ہے اور جب اس کے سامنے دو کام آتے ہیں ایک دنیا کا اور ایک آخرت کا تو وہ دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے کام کو فوقیت دیتا ہے۔ابن عساکر عن ابی ھریرة

۴۳۲۴۸۔۔۔ تین چیزیں سعادت اور تین چیز شقاوت و بدبختی (کی علامات) ہیں۔ سعادت تو وہ نیک بیوی جسے دیکھ کر تمہیں خوشی ہو اور تمہاری عدم موجودگی میں اپنی اور تمہارے مال کی حفاظت کرے، اور سواری جو سدھائی ہوئی ہو اور تمہیں تمہارے ساتھیوں تک پہنچا دے، اور کشادہ گھر جس میں ضروریات کی بہت سی چیزیں ہوں۔ اور بدبختی کی چیزیں سو ایسی عورت جسے دیکھو تو تمہیں بری لگی، اور تجھ پر زبان درازی کرے، اور تمہاری عدم موجودگی میں نہ اپنی (عصمت کی) حفاظت کرے اور نہ تمہارے مال کی۔ اور سواری اڑیل ہو اگر تم اسے مارو تو تمہیں (مار کھا کھا کر) تھکا دے، اور اگر چھوڑے رکھو تو تمہیں تمہارے ساتھیوں سے نہ ملائے، اور گھر تنگ ہو اور اس میں ضرورت کی چیزیں تھوڑی ہوں۔

حاکم عن سعد

کلام:.....کشف الخفاء ۱۰۴۷۔

تین باتیں اچھے اخلاق میں ہیں

۴۳۲۴۹۔۔۔ تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھے اخلاق ہیں۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو رشتہ توڑے تم اس سے ناتا جوڑو۔خطیب عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۵۸۶۔

۴۳۲۵۰۔۔۔ تین آدمی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نوجوان ہوں گے، وہ شخص جو دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا پیدا نہ کرے، وہ شخص جس کے دل میں زنا کا خیال نہ آیا، وہ شخص جس کی کمائی کے ساتھ سود نہ ملے۔

کلام:.....ضعیف الجامع حلیۃ عن انس، ۲۵۸۹۔

۴۳۲۵۱۔۔۔ تین آدمیوں کی آنکھیں قیامت کے روز (جہنم کی) آگ نہیں دیکھیں گی وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیا، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں (کے دیکھنے) سے جھک گئی۔طبرانی فی الکبیر عن معاویة بن حیدة

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۵۹۱۔

۴۳۲۵۲۔۔۔ تین آدمیوں کو دوہرا اجر دیا جائے گا۔ وہ (بنی اسرائیلی) کتابی جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی ﷺ کا زمانہ پایا تو ان پر ایمان لے لایا ان کی پیروی اور تصدیق کی تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے وہ شخص جس کے پاس کوئی باندی ہو وہ اسے اچھی غذا دے پھر اس کی اچھی تربیت کرے، اچھی تعلیم دے کر اسے آزاد کردے اور پھر اس سے شادی کرلے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجة عن ابی موسی

۴۳۲۵۳ ... تین آدمی عرش کے سائے تلے باتیں کر رہے ہوں گے جب کہ لوگ حساب (دینے) میں (مشغول) ہوں گے۔ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت نے نہ روکا ہو، وہ شخص جس نے حرام مال کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا ہو، وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ہو۔ الاصبھانی فی ترغیبہ عن ابن عمر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۰۷۔

۴۳۲۵۴ ... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین سے نفرت کرتا ہے وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو وہ شخص ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے محض اللہ تعالیٰ کی ذات کے ذریعہ سوال کیا باہمی رشتہ داری کی وجہ سے سوال نہیں کیا، انہوں نے اسے کوئی چیز نہیں دی، ان لوگوں کے آخر میں ایک شخص پیچھے پلٹا اور اس مانگنے والے کو ایسے خفیہ طریقہ سے دیا کہ صرف اللہ تعالیٰ اور دینے والے کو علم ہے، وہ قوم جو رات میں چلتے رہے اور پھر نیند کے مقابلہ میں انہیں کوئی چیز بھلی نہ لگی یوں وہ اپنے سر رکھ کر سو گئے ان میں سے ایک شخص اٹھا اور میری آیات پڑھ کر میرے سامنے عاجزی کرنے لگا، اور وہ شخص جو کسی جنگی مہم میں تھا اس کا دشمن سے مقابلہ ہوا انہوں نے شکست دی یہ سینہ تان کر آگے بڑھتا گیا کہ فتح ہوتی ہے یا اسے قتل کر دیا جاتا ہے، اور تین جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم مالدار۔

ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی ذر

کلام: ...... ضعیف النسائی ۱۶۰۔

۴۳۲۵۵ ... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا اور تین سے نفرت کرتا ہے وہ شخص جس کا دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اور وہ سینہ سپر ہو جاتا ہے بالآخر اسے قتل کیا جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح ہو اور کچھ لوگ سفر کر رہے ہوں اور ان کا سفر لمبا ہو جائے پھر ان کا سونے کا ارادہ ہوتا ہے وہ کسی جگہ پڑاؤ کرتے ہیں ان میں سے ایک شخص ان سے علیحدہ ہوتا ہے اور نماز پڑھنے لگ جاتا ہے، پھر ان لوگوں کو کوچ کے لئے جگاتا ہے، اور وہ شخص جس کا پڑوسی پڑوس کی وجہ سے اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرتا ہے بالآخر موت یا سفر کی وجہ سے ان دونوں میں جدائی ہو جاتی ہے۔

اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ مبغوض و ناپسند کرتا ہے (جھوٹی) قسمیں کھانے والا تاجر، متکبر فقیر اور احسان جتلانے والا بخیل۔

مسند احمد عن ابی ذر

۴۳۲۵۶ ...... تین شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ وہ شخص جو رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے، اور وہ شخص جو کسی معرکہ میں تھا اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ دشمن کے سامنے ڈٹ گیا۔

ترمذی عن ابن مسعود

کلام: ...... ضعیف الترمذی ۴۷۱، ضعیف الجامع ۲۶۰۹۔

۴۳۲۵۷ ...... تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ جلدی افطار کرنا، تاخیر سے سحری کرنا، اور نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر (مارنا) باندھنا۔

طبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۰۸۔

تین آدمی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا

۴۳۲۵۸ ...... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز خوش ہوگا، وہ شخص جو رات کو نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور وہ قوم جو نماز کے لئے صف بستہ ہو اور وہ قوم جو جنگ کے لئے صف بنائے کھڑی ہو۔ مسند احمد، ابویعلی عن ابی سعید

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۶۱۱۔

۴۳۲۵۹ ...... تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، امانت دار تاجر، منصف امام اور

دن کے وقت سورج کی نگہبانی کرنے والا (نمازوں کے اوقات کا خیال رکھا جاسکے)۔حاکم فی تاریخہ، فردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۶۱۲۔

۴۳۲۶۰۔۔۔سب سے پہلے جنت میں جانے والے تین آدمی سے مجھے دکھائے گئے: پاک دامن شہید، وہ غلام جس نے اچھے طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اپنے مالکوں سے خیر خواہی کی۔ترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الترمذی ۲۷۸ ضعیف الجامع ۳۷۰۲۔

۴۳۲۶۱۔۔۔جس آدمی کے بدن سے روح اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین باتوں سے بری ہو وہ جنت میں جائے گا، تکبر، قرض اور خیانت۔(جو مال غنیمت میں تقسیم سے پہلے ہو)۔مسند احمد ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن ثوبان

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الترمذی ۲۷۰۔

۴۳۲۶۲۔۔۔جنت اور جہنم میں تین جانے والوں میں سے پہلے شخص کو میرے سامنے پیش کیا گیا، سو جنت میں داخل ہونے والے تین تو شہید ہے اور وہ غلام جس نے اپنے رب کی اچھے طریقہ سے عبادت کی اور اپنے مالک سے خیر خواہی کی، اور انتہائی پاک دامن، اور جہنم میں تین داخل ہونے والوں میں سے پہلا شخص، زبردستی قبضہ کرنے والا حاکم (گورنر) اور وہ مال دار جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا اور فخر وتکبر کرنے والا فقیر۔مسند احمد، حاکم بیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۷۰۳۔

۴۳۲۶۳۔۔۔۔تین چیزیں نجات کا باعث ہیں: مجلس وتنہائی میں اللہ تعالیٰ کا خوف، غصہ ورضامندی میں انصاف سے کام لینا، اور ناداری و مالداری میں میانہ روی۔ اور تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں۔ وہ خواہش جس کی پیروی کی جائے، ایسا بخل جس کی فرمانبرداری کی جائے، خود پسندی۔(اپنے آپ کو اچھا اور دوسروں کو برا سمجھنا) عجب۔ابو الشیخ فی التوبیخ، طبرانی فی الاوسط عن انس

۴۳۲۶۴۔۔۔تین چیزیں، تین چیزیں، تین چیزیں، سو تین چیزوں میں قسم نہیں، تین میں لعنت ہے اور تین چیزوں کے بارے میں مجھے شک ہے، وہ تین چیزیں جن میں قسم نہیں، تو بیٹے کی اپنے باپ کے ساتھ، عورت کی اپنے خاوند کے ساتھ، غلام کی اپنے آقا کے ساتھ قسم نہیں۔(یعنی قسم کھا کر گواہی دینا) رہے وہ جن پر لعنت کی گئی ہے تو وہ شخص ہے جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ (اللہ کے علاوہ کسی نبی ولی بزرگ، جن فرشتہ آگ) کے لئے ذبح کرے اور وہ شخص ملعون ہے جو زمین کے نشانات مٹائے۔(جن سے زمین کی حدود دوسروں سے ممتاز ہوتی ہیں) اور وہ چیزیں جن میں مجھے شک ہے تو عزیر کے بارے میں مجھے علم نہیں کہ وہ نبی تھے یا نہیں، اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ تبع نے لعنت کی یا نہیں، اور نہ مجھے یہ علم ہے کہ حدود جن پر لگائی جاتی ہیں ان کے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہیں یا نہیں۔

الاسماعیلی فی معجمہ و ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۵۶۲۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اعمال

۴۳۲۶۵۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ (یہ) اعمال پسند ہیں۔اللہ پر ایمان لانا، صلہ رحمی، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، اور یہ اعمال اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، قطع رحمی کرنا۔ابویعلی عن رجل عن خثعم

۴۳۲۶۶۔۔۔۔جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تم پر واجب کی ہیں انہیں ادا کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ان سے بچو سب سے زیادہ پرہیزگار بن جاؤ گے اور جو اللہ نے تمہارے لئے تقسیم کر دیا اس پر راضی رہو سب سے زیادہ مالدار (بے نیاز) بن جاؤ گے۔ابن عدی عن ابن مسعود

۴۳۲۶۷.....تین عمل سب سے درست ہیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر، نفس سے انصاف کرنا، مال سے بھائی کی مدد کرنا۔

ابن المبارک وھناد والحکیم عن ابی جعفر، حلیۃ الاولیاء عن علی موقوفاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۸۳۸، الضعیفۃ ۱۶۶۵۔

۴۳۲۶۸.....تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون ہیں؟ وہ لوگ ہیں جب انہیں حق پیش کیا جائے تو اسے قبول کر لیتے ہیں اور جب ان سے حق کا سوال کیا جاتا ہے اسے خرچ کرتے ہیں، اور لوگوں کے لئے ایسے ہی فیصلہ کرتے ہیں جیسے اپنے لئے۔

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن عائشۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۱۔

۴۳۲۶۹.....سب سے افضل یہ عمل ہے کہ تم اپنے بھائی کو خوش کرو، یا اس کا قرض ادا کر دیا اسے روٹی کھلاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ، ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

کلام:.....کشف الخفاء ۴۵۱۔

۴۳۲۷۰.....یہ سب سے فضیلت کی بات ہے کہ وہ جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے اسے (دل سے) معاف کر دو۔ مسند احمد، طبرانی عن معاذ بن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۳۳۔

۴۳۲۷۱.....وقت پر نماز پڑھنا سب سے افضل عمل ہے پھر والدین سے اچھا سلوک کرنا، پھر یہ کہ لوگ تمہاری زبان (کے شر) سے محفوظ رہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۲۹۔

۴۳۲۷۲.....وقت پر نماز پڑھنا، والدین سے نیکی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا سب سے افضل عمل ہے۔ خطیب عن انس

۴۳۲۷۳.....اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے خوش ہوتا ہے۔ نماز کی صف، وہ شخص جو رات کی گھڑی میں نماز پڑھے اور وہ شخص جو لشکر کے پیچھے (ان کے دفاع میں) جنگ کرے۔ ابن ماجۃ عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۳۵، ضعیف الجامع ۱۶۵۶۔

۴۳۲۷۴.....بوڑھے مسلمان کا ادب کرنا اللہ تعالیٰ کی بزرگی کا تقاضا ہے اور وہ صاحب قرآن جو نہ اس میں غلو و زیادتی کرے اور نہ اس سے دور ہو اور عادل بادشاہ کا ادب واحترام۔ ابو داؤد عن ابی موسیٰ

کلام:.....التعقبات ۴۵، التنزیہ ج ۱ ص ۲۰۷۔

۴۳۲۷۵.....اللہ تعالیٰ تمہاری تین چیزوں کو پسند کرتا اور تین چیز کو ناپسند کرتا ہے تمہاری یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تم اللہ تعالیٰ کی رسی مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں (دینی) پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو تمہارا حاکم بنایا ہے ان سے خیر خواہی کرو اور تمہاری فضول گفتگو کو ناپسند کرتا ہے، بکثرت سوال کرنا، اور مال کو ضائع کرنا۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۷۶.....اللہ تعالیٰ اس مانگنے والے سے خوش ہوتے ہیں جو جنت کے علاوہ کوئی چیز مانگے، اور اس دینے والے سے جو اللہ کے علاوہ کے لئے دے اور اس پناہ مانگنے والے سے جو جہنم کے سوا کسی چیز سے پناہ مانگے۔ خطیب عن ابن عمرو

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۴۲۔

محتاج ومساکین کی مدد

۴۳۲۷۷......اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا: اے انسان! میں بیمار ہوا (لیکن) تو نے میری عیادت نہیں کی، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا تمہیں پتہ نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تم نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تمہیں پتہ نہیں کہ جب تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے (یعنی میری رحمت کو) اس کے پاس پاتے، اے انسان! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تجھے پتہ نہیں تجھ سے میرے بندے نے کھانا مانگا (لیکن) تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا، کیا تمہیں پتہ نہیں، کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو مجھے اس کے پاس پاتے، اے انسان! میں نے تم سے پانی مانگا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پلاتا جب کہ آپ تو رب العالمین ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا، (لیکن) تم نے اسے پانی نہیں پلایا، اگر تم اسے پانی پلادیتے تو میرے پاس اس کا ثواب پاتے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۷۸......اگر تم یہ چاہو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول محبوب رکھیں، تو جب تمہیں امین بنایا جائے تو (امانت) ادا کرو اور جب بولو تو سچی بات کرو اور جو تمہارے پڑوس میں رہے اس سے اچھا سلوک کرو۔ طبرانی فی الکبیر، عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۴۳۲۷۹......اللہ تعالیٰ سے جیسا حیا کرنے کا حق ہے ویسے حیا کرو، سر اور اس کے عضاء کی، پیٹ اور اس کے مشتملات کی حفاظت کرو، موت اور گلنے کو یاد کرو، جس نے ایسا کیا تو اس کا ثواب جنت الماویٰ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن الحکیم بن عمیر

کلام:......ضعیف الجامع ۸۰۵۔

۴۳۲۸۰......وہ شخص کامیاب ہے جس کی خاموشی فکر والی ہو، اور اس کی نظر عبرت والی ہو، وہ شخص کامیاب ہے جس کے اعمال نامہ میں بکثرت استغفار ہو۔ فردوس عن ابی الدرداء

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۵۷۔

۴۳۲۸۱......میٹھی بات، سلام کرنے اور کھانا کھلانے کی پابندی کرو۔ بیھقی فی شعب الایمان من ھانی بن یزید

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۵۱۔

۴۳۲۸۲......تقدیر پر راضی ہونے والے اور قدر دانی کے لئے کوشش کرنے والے کہاں ہیں! مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو ہیشگی کے گھر پر یقین رکھتا ہے پھر بھی دھوکے کے گھر کے لئے کوشش کرتا ہے۔ ھناد عن عمرو بن مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۸۷۔

۴۳۲۸۳......جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا اہتمام کر، ہر درخت وپتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور جب کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے نزدیک ہی توبہ کر لیا کرو، خفیہ کے بدلہ خفیہ اور علانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔ مسند احمد فی الزھد، طبرانی فی الاوسط عن معاذ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۴۷۔

۴۳۲۸۴......میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ ہر چیز کی جڑ ہے اور جہاد کو اختیار کرو کیونکہ وہ اسلام کی رہبانیت ہے اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر پابندی سے کرو، کیونکہ وہ آسمان میں تمہاری راحت اور زمین میں تمہارے ذکر کا باعث ہے۔

مسند احمد، عن ابی سعید

۴۳۲۸۵......رحمٰن تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، کھانا کھلاتے رہو، سلام پھیلاتے رہو اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ترمذی عن ابی ھریرۃ

۴۳۲۸۶ جس نے کسی مسلمان کو ننگے پن میں کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا، اور جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جنت کے پھل کھلائے گا، اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو پیاس میں سیراب کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مہر زدہ شراب پلائے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف ابی داؤد ۳۷۱ ضعیف الجامع ۲۲۴۹۔

۴۳۲۸۷......اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سائے کی طرف بڑھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے جب ان کے سامنے حق آئے تو اسے قبول کر لیتے ہیں، اور جب حق کا سوال کیا جائے تو اسے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو جیسا اپنے لئے فیصلہ کرتے ہیں ویسا ہی لوگوں کے لئے کرتے ہیں۔

الحکیم عن عائشة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۳۳۔

۴۳۲۸۸......اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو جہالت چھوڑ دے، فالتو مال دے دے اور انصاف پر عمل کرے۔

حلیة الاولیاء عن زید بن اسلم مرسلا

کلام:......ضعیف الجامع ۳۶۴۱۔

۴۳۲۸۹ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اپنی زبان پر قابو رکھے، اس کا گھر اس کے لئے کفایت کرے اور اپنی خطا پر آنسو بہائے۔

طبرانی فی الاوسط، حلیة الاولیاء عن ثوبان

۴۳۲۹۰ جب تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی چھپے اور ظاہر برے کام چھوڑ دیئے تو تم (حقیقت میں) مہاجر ہو اگرچہ تم خضرمہ میں فوت ہو جاؤ۔

مسند احمد عن ابن عمرو

کلام:......ضعیف الجامع ۳۹۳۔

۴۳۲۹۱ رحمٰن کی عبادت کرو سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ۔ ابن جریر، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن العرباض

۴۳۲۹۲...... کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے، مشقت میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ ابن ماجة عن ابی سعید

۴۳۲۹۳......جس نے رمضان کے روزے رکھے، نمازیں پڑھیں، بیت اللہ کا حج کیا، تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے اگرچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا اپنی مرزبومی زمین میں ٹھہرا رہا۔ ترمذی عن معاذ

۴۳۲۹۴......انسان کا کوئی عمل، نماز، آپس کی صلح اور حسن اخلاق سے بڑھ کر افضل نہیں۔

بخاری فی التاریخ، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

۴۳۲۹۵ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی، یا تنگدست قرض خواہ کی یا اپنی آزادی میں کوشش کرنے والے مکاتب کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔

مسند احمد، حاکم عن سھل بن حنیف

کلام:......ضعیف الجامع ۵۴۴۷۔

۴۳۲۹۶...... جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور گناہ ہو جانے کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، ترمذی حسن والدارمی، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان، ضیاء، عن ابی ذر؛ نسائی، طبرانی فی الکبیر، معاذ بن جبل، وقال ترمذی! الصحیح حدیث ابی ذر، ابن عساکر عن انس

ثلاثیات ..... از اکمال

۴۳۲۹۷..... سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی نکٹا غلام ہی کیوں نہ ہو، اور جب تم شوربہ بناؤ تو اس کا پانی بڑھا دو پھر اپنے پڑوسیوں کے گھر والوں کو دیکھو اور دستور کے مطابق انہیں پہنچاؤ، اور وقت پر نماز پڑھا کرو اور جب دیکھو کہ (مسجد میں) امام نماز پڑھ چکا ہے تو تم نے اپنی نماز کو جمع کر لیا ورنہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ بخاری فی الادب المفرد عن ابی ذر

۴۳۲۹۸..... میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں، تین چیزوں کے بارے میں میں قسم کھاتا ہوں، کسی بندے کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوا، جس بندے پر ظلم ہوا اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ کر دے گا۔ اور جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سامنے فقر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کبشۃ الانماری

کلام: ..... مر برقم ۴۳۲۳۲۔

۴۳۲۹۹..... تین آدمیوں پر رحم کرو۔ کسی قوم کا عزت مند شخص جو ذلیل ہو گیا ہو، وہ مالدار جو فقیر ہو گیا ہو اور عالم جو جاہلوں کے درمیان ہو۔

ابن حبان فی الضعفاء، عن انس

۴۳۳۰۰..... تین اعمال سب سے زیادہ درست ہیں۔ تمہارے اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا، اپنے مال سے بھائی کی مدد کرنا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ الرافعی بسند جلیل، عن المزنی عن الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر

۴۳۳۰۱..... تین اعمال سب سے زیادہ سیدھے ہیں۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر لوگوں کا ایک دوسرے سے انصاف کرنا، اور بھائیوں کی مدد۔

الدیلمی عن علی

۴۳۳۰۲..... جب مومن مر جاتا ہے تو نماز اس کے سرہانے، صدقہ اس کی دائیں طرف، اور اس کے سینہ کے پاس ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

۴۳۳۰۳..... تین عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ مال سے بھائی کو تسلی دینا، اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ ابن النجار عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین معضلاً

۴۳۳۰۴..... حج کیا کرو مالدار ہو جاؤ گے، سفر کیا کرو صحت مند رہو گے اور نکاح کیا کرو تاکہ تمہاری کثرت ہو اور میں تمہاری وجہ سے (دوسری) امتوں پر فخر کر سکوں۔ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۳۰۵..... اپنے مالوں کو زکوٰۃ سے محفوظ کرو، اور اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور دعا کے ذریعہ مصیبت کا سامنا کرو۔

العکسری عن الحسن مرسلاً

۴۳۳۰۶..... آدمی جب اپنی لونڈی کو اچھا ادب سکھائے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے، اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنی کتاب پر اور ہماری کتاب پر ایمان لائے، تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالک کا حق ادا کرے اس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔ عبدالرزاق عن موسیٰ

۴۳۳۰۷..... تین شخصوں میں سے پہلا شخص جو جنت میں جائے گا۔ شہید اور وہ فقیر جو صاحب عیال پاک دامن و پاکباز ہو اور وہ بندہ جو اپنے رب کی اچھے طریقہ سے عبادت کرے اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے، اور جہنم میں پہلے تین داخل ہونے والے، زبردستی قبضہ کرنے والا حاکم اور وہ مالدار جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرے، اور فخر و تکبر کرنے والا فقیر۔ ابن حبان، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرۃ

۴۳۳۰۸..... تین شخص ایسے ہیں جو حساب کی پروا نہیں کریں گے اور نہ انہیں چیخ سے گھبراہٹ ہوگی، اور نہ انہیں بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا۔ صاحب قرآن جو کچھ اس میں ہے اپنے رب کے سامنے پیش کرتا ہے اور اپنے رب کے سامنے سردار و عزت مند پیش ہوگا، یہاں تک کہ

مسلمانوں کے ساتھ مل جائے گا۔ جس نے ساٹھ سال بلا اجرت اذان دی، اور وہ غلام جو (اپنے) اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مالک کا حق اپنے نفس سے ادا کرے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:..... الضعیفہ ۲۳۱۷۔

تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر

۴۳۳۰۹..... تین آدمی قیامت کے روز سیاہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، انہیں بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا اور نہ حساب کی نوبت آئے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہوجائے۔ وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے قرآن پڑھا اور اسکے ذریعہ لوگوں کی امامت کرائی اور وہ اس سے راضی تھے، وہ شخص جس نے کسی مسجد میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اذان دی، اور وہ غلام جس کی غلامی اسے آخرت کی طلب سے غافل نہ کرے۔ بیھقی فی شعب الایمان وابونصر السجزی فی الابانة والخطیب عن ابی ہریرة وابی سعید معا

۴۳۳۱۰..... تین آدمیوں کو بڑی گھبراہٹ کا خوف ہوگا اور نہ حساب کی نوبت آئے گی اور وہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے تک مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔

وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے قرآن پڑھا، پھر اس کے ذریعہ لوگوں کی امامت کرائی اور وہ اس سے خوش تھے اور وہ داعی جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نمازوں کی دعوت (بذریعہ اذان) دیتا ہو اور وہ غلام جو اپنے اور اپنے رب کے درمیان اچھا تعلق رکھے اور اپنے اور اپنے مالکوں کے درمیان بہتر معاملہ کرے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۴۳۳۱۱..... تین آدمی قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ٹہل رہے ہوں گے۔ وہ شخص جو دن رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا طلبی کے لئے نماز کی طرف بلاتا ہو اور وہ شخص جس نے کتاب اللہ سیکھی اور اس کے ذریعہ ایسی قوم کی امامت کی کہ وہ اس سے راضی تھے، اور وہ غلام جسے دنیا کی غلامی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ کرسکی۔ عبدالرزاق عن اسمعیل بن خالد مرسلاً

۴۳۳۱۲..... تین آدمیوں کے لئے دوہرا اجر ہے۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کرے، وہ شخص جو کسی باندی کو آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے، اور اہل کتاب کی مسلمان عورت۔ عبدالرزاق عن عمرو بن دینار بلاغاً

۴۳۳۱۳..... بندے کی روح اس کی نیند میں قبض کرلی جاتی ہے اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی طرف واپس آئے گی یا نہیں، جب کہ اس نے اپنے وتر ادا کرلئے یہ اس کے لئے بہتر ہے اور جس نے مہینہ کے تین روزے رکھے گویا اس نے پورا زمانہ روزوں میں گزارا، کیونکہ ایک نیکی کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور بندے کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! جوڑ (سے) کیا (مراد) ہے؟ فرمایا: انسان کے جسم کی ہر ہڈی کا سرا، جب وہ دو رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ پڑھتا ہے تو جو صدقہ جسم پر واجب تھا وہ اس نے ادا کردیا۔ (ابن عساکر عن ابی الدرداء فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں وتر ادا کئے بغیر نہ سویا کروں اور مجھے ہر ماہ کے تین دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور چاشت کے وقت سورج بلند ہونے کے بعد چار سجدوں کا حکم دیا، پھر ان کی تفسیر میرے سامنے بیان کی تو فرمایا۔)

۴۳۳۱۴..... جنت کا ایک درجہ ہے جسے صرف تین آدمی حاصل کرسکیں گے۔ عادل بادشاہ، یا صلہ رحمی کرنے والا رشتہ دار یا صبر کرنے والا عیالدار جو کچھ وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے ان پر احسان نہیں رکھتا۔ الدیلمی عن ابی ہریرة

۴۳۳۱۵..... اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر تین باتیں واجب ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی حق دیکھے تو اسے ایسے دنوں کی طرف موخر نہ کرے کہ پھر اسے نہ پاسکے، اور اعلانیہ بھی وہ ایسا عمل کرے جیسا وہ تنہائی میں کرتا ہے اور جس کی وہ امید رکھتا ہے اس کی بہتری کو جمع کرے، اس طرح اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن جابر

۴۳۳۱۶..... جنت میں ایک محل ہے جس کے اردگرد اونچے قبے ہیں جس کے پانچ ہزار دروازے ہیں جس میں صرف نبی یا صدیق یا شہید یا

عادل بادشاہ ہی داخل ہوگا اور اس میں رہے گا۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۴۴۳۱۷۔۔۔۔ ہم انبیاء کی جماعت کو یہ حکم ہے کہ ہم سحری تاخیر سے اور افطار جلدی کیا کریں، اور ہم لوگ اپنی نمازوں میں اپنے داہنے ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑیں۔ ابن سعد عن عطا مرسلاً، طبرانی فی الکبیر عن عطاء وطاؤس عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الدارقطنی ۲۱۸۔

۴۴۳۱۸۔۔۔۔ ہم انبیاء کی جماعت کو تین باتوں کا حکم ہے۔ جلد افطار، تاخیر سے سحری کرنا اور نماز میں بائیں ہاتھ پر داہنا ہاتھ رکھنا۔

ابن عدی، بیھقی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۵۷۔

بھلائی کے دروازے

۴۴۳۱۹۔۔۔۔ اگر تمہاری خواہش ہوتو میں تمہیں بھلائی کے دروازے بتاؤں: روزہ ڈھال ہے اور اس سے زیادہ لوگوں کے مناسب وہ صدقہ ہے جو برائی کو ختم کر دیتا ہے اور لوگوں کے اس سے زیادہ مناسب وہ رات کی شب بیداری ہے جس سے تم اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں جو اپنے رب کو خوف وامید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ محمد بن نصر فی الصلاۃ عن معاذ بن جبل

۴۴۳۲۰۔۔۔۔ کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں! جس کا کندھا نرم ہو، اس کے اخلاق اچھے ہوں، اور جب اسے قدرت ہو تو اپنی بیوی کی عزت کرے۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق من طریق بشر بن الحسین الا صبھانی عن الزبیر بن عدی عن انس

۴۴۳۲۱۔۔۔۔ کیا میں تمہیں دنیا وآخرت کا سب سے اچھا اخلاق نہ بتاؤں! جو اپنے سے ناتا توڑنے والے سے جوڑے اور اس پر ظلم کرنے والے کو معاف کرے اور اپنے محروم رکھنے والے کو عطا کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عجرۃ

۴۴۳۲۲۔۔۔۔ کیا میں تمہیں دنیا وآخرت کے اچھے اخلاق نہ بتاؤں! جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو اور جو تم سے ناتا توڑے اس سے جوڑو۔ بیھقی عن علی

۴۴۳۲۳۔۔۔۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا اور گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، مشقتوں پر مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے۔ ابن حبان و ابن جریر عن جابر

۴۴۳۲۴۔۔۔۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ گناہوں کا جاذب اور رفع درجات کا سبب بناتا ہے؟ مشقتوں میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت قدم اٹھانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری (ایمانی) سرحدوں کی حفاظت ہے، یہی تمہاری سرحدوں کی حفاظت ہے۔

مالک والشافعی، ابو یعلی، عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم وابن زنجویہ، ابن حبان ترمذی، نسائی عن ابی ھریرۃ

۴۴۳۵۲۔۔۔۔ کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ نے گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں میں اضافے کا سبب بنایا ہے۔ مشقتوں میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، تم میں سے جو بھی اپنے گھر سے باوضو نکلتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتا اور پھر دوسری نماز کا انتظار کرنے لگ جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کی بخشش فرما، اے اللہ اس پر رحم فرما، اس لئے جب تم لوگ نماز کا ارادہ کرو تو اپنی صفوں کو برابر رکھو، انہیں سیدھا رکھو خالی جگہوں کو بھر دو، کیونکہ میں تمہیں (بعض دفعہ) اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں، اور جب تمہارا امام "اللہ اکبر" کہے، تو تم کہا کرو: اللہ اکبر، اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کیا کرو، جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک

الحمد، اور مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اور ان کی بری صف آخری ہے اور عورتوں کی بہترین آخری ہے اور ان کی بری صف پہلی ہے، اے عورتو! جب مرد سجدہ کیا کریں تو ان کی شرم گاہوں کو تہبند کی تنگی کی وجہ سے نہ دیکھا کرو۔

مسند احمد وعبدبن حمید، والدارمی، ابو یعلی، ابن جریر وابن خزیمة، ابن حبان، حاکم، سعید بن منصور عن ابی سعید

۴۳۳۲۶ ..... گناہوں کا کفارہ تمہیں نہ بتاؤں! مشقتوں سے وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہی تمہارا جہاد ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت، طبرانی فی الکبیر . مسند احمد. عن خولة بنت قیس

۴۳۳۲۷ ..... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا اور گناہوں کو مٹاتا ہے، مشقتوں میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف بکثرت جانا، اور نماز کا انتظار کرنا۔ رزین عن ابی هریرة

۴۳۳۲۸ جمعوں کی طرف پیدل جانا گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور سخت سردی میں مکمل وضو کرنا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔

طبرانی فی الکبیر عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیه

۴۳۳۲۹ ..... کیا میں تمہیں اس کام کی جڑ نہ بتادوں جس کے ذریعہ تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرسکو، ذکر کرنے والوں کی مجلس کا اہتمام کرو، اور تنہائی میں جتنا ہوسکے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں حرکت دو، اللہ تعالیٰ کے لئے محبت و بغض رکھو، ابورزین! کیا تمہیں پتہ ہے کہ جب بندہ اپنے گھر سے اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت و ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو اسے ستر ہزار فرشتے چھوڑنے آتے ہیں، سب اس کے لئے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے اللہ اس نے آپ کی خاطر ناتا جوڑا آپ اسے جوڑ کر رکھیں تو جہاں تک ہوسکے کہ تم اس میں اپنے جسم کو کام میں لاؤ تو ایسا ہی کرو۔

حلیة الاولیاء وابن عساکر عن ابی رزین وفیه عثمان بن عطاء الخراسانی ضعیف وقال ابونعیم لاباس به وقال ابوحاتم یکتب حدیثه

۴۳۳۳۰ ..... تین خصلتیں جس میں نہ ہوئیں اس کا مجھ سے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ایسی بردباری جس سے جاہل کی جاہلیت کو ہٹایا جاسکے، ایسا اچھا اخلاق جس کی وجہ سے لوگوں میں رہ سکے، اور ایسا تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک سکے۔ الرافعی عن علی

کلام: ..... کشف الخفاء ۲۶۰۹۔

ایسا شخص جس پر جہنم حرام ہے

۴۳۳۳۱ جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ جہنم پر اور جہنم اس پر حرام ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت، اور کفر میں لوٹنا اسے ایسے ہی ناپسند ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔ مسند احمد، ابویعلی، حلیة الاولیاء عن انس

۴۳۳۳۲ ..... جس میں تین یا ان میں سے ایک بات ہوگی اس کی شادی حورعین سے ہوگی جہاں وہ چاہے گا، وہ شخص جس کے پاس (اس کی من) پسند امانت رکھی گئی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے ادا کردی، وہ شخص جس نے قاتل کو معاف کردیا، اور وہ شخص جس نے ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ "قل ھو اللہ احد" پڑھا۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة وابوالشیخ فی الثواب. ابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ..... ضعیف الجامع ۲۵۴۹۔

۴۳۳۳۳ ..... جس میں تین سے ایک خصلت ہوگی اللہ تعالیٰ حورعین سے اس کی شادی کرائے گا۔ جس کے پاس خفیہ پسندیدہ امانت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اسے ادا کردے یا وہ شخص جو اپنے (رشتہ دار کے) قاتل کو معاف کردے یا وہ شخص جو ہر نماز کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۳۳۳۴ جو قیامت کے روز تین چیزیں لے کر نہ آیا تو اس کے لئے کچھ بھی نہیں۔ ایسا تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک دے، اخلاق جس سے لوگوں کے ساتھ مدارات کرے، اور بردباری و برداشت جس سے بے وقوف کی جہالت دور کرسکے۔ الحکیم عن بریدة

۴۳۳۳۵ ... جس شخص میں تین میں سے ایک بھی نہ ہوگی اسکے کسی عمل کو شمار میں نہیں لایا جائے گا، جس میں اتنی ہدایت نہ ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روک دے، یا اخلاق جس کے ذریعہ لوگوں میں گزر بسر کر سکے یا بردباری جس سے بے وقوف سے چھٹکارا پا سکے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق و ابن النجار عن ابن عباس

۴۳۳۳۶ ... جس نے تین چیزوں کی حفاظت (پابندی) کی تو وہ یقیناً میرا ولی ہے اور جس نے انہیں ضائع کر دیا وہ یقیناً میرا دشمن ہے۔ نماز، روزہ اور جنابت (سے فوری بلا عذر غسل کرنا)۔ سعید بن منصور عن الحسن مرسلاً

۴۳۳۳۷ ... تین میں جس میں ایک چیز بھی نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کی اس کے علاوہ گناہوں کی مغفرت فرما دے، جس کی موت اس حالت میں ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ (نہ ذات میں نہ صفات میں) اور جو نہ ساحر و جادوگر ہو کہ جادوگروں کے پیچھے پھرتا رہے اور جو اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ نہیں رکھتا۔ طبرانی فی الاوسط وابن النجار عن ابن عباس

۴۳۳۳۸ ... جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کی حفاظت کرے گا اور جس نے انہیں ضائع کر دیا اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں کرے گا۔ اسلام کی عزت، میری عزت اور میری رشتہ داری کی عزت۔ حاکم فی تاریخہ عن ابی سعید

۴۳۳۳۹ ... تین خصلتوں سے صرف جنتی ہی غافل رہتے ہیں۔ علم کی طلب، مردوں کو رحمۃ اللہ علیہم کہنا، اور فقراء سے محبت کرنا۔

الدیلمی عن انس

کلام: ...... التنزیہ ج ۲ ص ۳۹۶، ذیل اللآلی ۱۹۱۔

۴۳۳۴۰ ... تین خصلتیں جس میں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات تک وہ اس میں رہیں تو وہ جہنم پر اور جہنم اس پر حرام ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، دوم اللہ تعالیٰ سے محبت، سوم، اور اسے آگ میں ڈالا جانا کفر میں لوٹ جانے سے زیادہ پسند ہو۔ رواہ ابن النجار

۴۳۳۴۱ تین باتیں نیکیوں کے خزانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ خفیہ صدقہ کرنا، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا اور (مصیبت سے ہونے والی) شکایت کو چھپا کر رکھنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اپنے عیادت کرنے والوں میں سے کسی سے میری شکایت نہ کرے، پھر میں اسے صحت یاب کر دوں تو اس کے گوشت سے بہترین گوشت، اور اس کے خون سے بہترین خون میں تبدیل کر دیتا ہوں اور اگر میں اسے (دنیا میں) بھیج دوں تو اس حال میں بھیجتا ہوں کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور اگر اسے موت دے دی تو میری رحمت کی طرف۔ طبرانی فی الکبیر حاکم، عن انس

کلام: ... التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۳۴۲ ... تین چیزیں نیکیوں کا خزانہ ہیں۔ خفیہ صدقہ، شکایت پوشیدہ رکھنا مصیبت کو چھپانا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو مصیبت میں مبتلا کیا اور اس نے بیمار پرسی کرنے والوں سے میری شکایت نہیں کی تو میں اس کے گوشت کو بہترین گوشت اور اس کے خون کو بہترین خون میں بدل دیتا ہوں، اگر اسے (دنیا میں) بھیج دوں تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اگر اسے موت دے دی تو میری رحمت کی طرف۔

ابن عساکر عن انس

کلام: ...... التعقبات ۱۵، التنزیہ ج ۲ ص ۳۵۴۔

۴۳۳۴۳ تین طرح کے لوگ ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔ رات دن اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے، سحری کے وقت استغفار کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۴۳۳۴۴ تین آدمی بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، وہ شخص جس نے اپنا کپڑا دھویا اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی کپڑا نہیں، وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہانڈیاں نہ چڑھیں، اور وہ شخص جس نے پانی مانگا اور اسے یوں نہیں کہا گیا کہ وہ کون سا (پانی) چاہتا ہے۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۴۳۳۴۵ ... تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے ادائیگی کردے، وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اپنی

مکاتبت (آزادی کا عدد قیمت کی صورت میں ادا کرنے کی بات) کی، تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اس کی طرف سے ادا کرے، اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے پاک دامن رہنے کے لئے شادی کی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کی مدد کریں اور اسے رزق دیں، اور وہ شخص جس نے کوئی ویران زمین خریدی اور اسے آباد کیا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے اس میں برکت دے اور اسے اجر دے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۳۴۶..... تین آدمیوں کے لئے زمین وآسمان لیل ونہار اور فرشتے استغفار کرتے ہیں: (العلماء، طالب علم اور سخی لوگ)۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۴۳۳۴۷..... تین آدمیوں کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ اپنے خاوند کی فرمانبردار عورت، والدین کی فرمانبردار اولاد، اپنے خاوند کی غیرت کو رونے والی عورت۔ ابو الشیخ عن ابن عباس

۴۳۳۴۸ تین آدمیوں کو دنیا وآخرت کا فتنہ نہیں پہنچے گا۔ تقدیر کا اقرار کرنے والا، وہ شخص جو ستاروں میں (اعتقاد کے ساتھ) غور وفکر نہیں کرتا، اور میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرنے والا۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۴۳۳۴۹..... تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز خوش ہوگا۔ وہ شخص جو رات کھڑے ہوکر (تہجد کی) نماز پڑھتا ہے اور وہ قوم جو نماز کے لئے صف باندھتی ہے اور وہ قوم جو دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوتی ہے۔

مسند احمد وعبد بن حمید ابویعلی، ابن جریر، وابن نصر عن ابی سعید

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۶۱۱۔

تین آدمی اللہ کے محبوب ہیں

۴۳۳۵۰ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان سے خوش ہوتا اور ان کی وجہ سے خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ وہ شخص جب لشکر منتشر ہوجائے تو وہ اکیلا اللہ تعالیٰ کے لئے لڑتا رہے پھر یا تو وہ قتل کردیا جائے یا اللہ تعالیٰ (ساتھیوں کے ذریعہ) اس کی مدد کرے اور اسے کافی ہوجائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے اس بندے کو دیکھو! اس نے کیسے میرے لئے صبر کیا، اور وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی اور نرم بستر ہوتو وہ رات کے وقت اٹھے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ شخص اپنی خواہش (نفس) چھوڑ کر مجھے یاد کرتا ہے اگر یہ چاہتا تو سویا رہتا، اور وہ شخص جو کسی سفر میں تھا اور اس کے ساتھ قافلہ تھا وہ لوگ رات بھر جاگتے (سفر کرتے) رہے پھر (ستانے کو) سوگئے چنانچہ وہ شخص سحری کے وقت خوشحالی اور تنگدستی میں اٹھا (اور نماز پڑھنے لگا)۔ طبرانی فی الکبیر حاکم، عن ابی الدرداء

۴۳۳۵۱..... تین آدمیوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اگر وہ زندہ رہے تو انہیں رزق دیا جائے گا اور ان کی کفایت کی جائے گی اور اگر مرگئے تو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے نکلا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسے موت دے اور اسے اجر وغنیمت جو اسے حاصل ہوئی دے کر جنت میں داخل کرے۔ اور وہ شخص جو مسجد گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسے موت دے اور جو اجر وفائدہ اسے ملنا ہے دے کر اسے جنت میں داخل کرے، اور وہ شخص جو اپنے گھر سلام کرکے داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

ابوداؤد، ابن حبان وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی، سعید بن منصور عن ابی امامۃ

۴۳۳۵۲ جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اللہ تعالیٰ اسے آگ کے لئے حرام کردیتا ہے۔ اور اس آنکھ کو جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بیدار رہی، اور اس آنکھ کو جو (جنت) فردوس کے لئے روئی، اس شخص کے لئے خرابی ہے جس نے کسی مسلمان پر زیادتی اور اس کا حق گھٹایا، اس کے لئے خرابی پھر اس کے لئے خرابی ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۴۳۳۵۳ اپنے مالوں کو زکوۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو اور دعا کے ذریعہ مصیبتوں کی امواج کا مقابلہ وسامنا کرو۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:......الشذرہ ۳۶۳، کشف الخفاء ۱۲۸۔

۴۳۳۵۴......اپنے اموال کو زکوۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اور اپنے بیماروں کا صدقہ کے ذریعہ علاج کرو اور آزمائش کی مصیبت کو دعا سے ہٹاؤ۔

بیھقی فی شعب الایمان عن سمرة

۴۳۳۵۵......صلہ رحمی، حسن اخلاق اور اچھا پڑوس، گھروں کو آباد رکھتے اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔

مسند احمد وابو الشیخ، بیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

۴۳۳۵۶......(امامت کے لئے) اپنے نیک لوگوں کو آگے کیا کرو تا کہ تمہاری نماز اچھی ہو، اور (سحری میں) حلال کھایا کرو تا کہ تمہارا روزہ پورا ہو۔ اور لاالہ الا اللہ کے ساتھ پاکیزہ اعمال کا اضافہ کر دیا کرو تا کہ قیامت کے روز تمہارے (اعمال کا) وزن بڑھ جائے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۳۵۷......تین آنکھوں کے سوا قیامت کے روز ہر آنکھ اشکبار ہوگی۔ وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی، اور وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں (کے دیکھنے) سے جھک گئی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی۔ ابن النجار عن ابن عمر

۴۳۳۵۸......نماز کی طرف چلنے سے زیادہ کوئی عمل افضل نہیں، اور نہ آپس کی صلح صفائی سے بڑھ کر اور نہ بلند اخلاق سے بڑھ کر کوئی عمل ہے جو مسلمانوں کے درمیان ہو۔ ابن عساکر عن ابی ہریرة

۴۳۳۵۹ جو اللہ تعالیٰ کے پاس تین چیز لے کر حاضر ہوا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کیا، اور جس نے اپنے مال کو زکوۃ خوش دلی اور ثواب کی امید سے ادا کی۔ اور (امیر کی بات) سنی اور فرمانبرداری کی۔

ابن جریر عن ابی ہریرة

اللہ تعالیٰ کی محبت والی باتیں

۴۳۳۶۰...... جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے تو وہ سچی بات کیا کرے، امانت ادا کیا کرے، اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچایا کرے۔ عبدالرزاق فی المصنف، بیھقی فی شعب الایمان عن رجل من الانصار

۴۳۳۶۱...... جس نے اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ درست رکھا اللہ تعالیٰ لوگوں اور اس کے درمیانی تعلقات کے لئے کافی ہوگا، اور جس نے اپنی تنہائی کو درست رکھا اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت کو درست کر دے گا، اور جس نے آخرت کے لئے عمل کیا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے لئے کفایت کرے گا۔ حاکم فی التاریخ عن ابن عمرو

۴۳۳۶۲...... جس نے روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی، جنازے کے ساتھ چلا جس نے یہ سارے کام (ایک) دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر، ابو یعلی عن ابن عباس

۴۳۳۶۳...... جس نے نماز قائم کی زکوۃ ادا کی اور اس حالت میں اس کی موت ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اس نے ہجرت کی یا اپنی جائے پیدائش میں بیٹھا رہا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی مالک الاشعری

۴۳۳۶۴...... جو نماز قائم کرتا رہا، زکوۃ دیتا رہا اور ایسی حالت میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، اس نے ہجرت کی یا اپنی جائے پیدائش میں مر گیا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ بات کیوں نہیں پھیلا دیتے؟ فرمایا: لوگوں کو چھوڑ دو وہ عمل میں لگے رہیں، کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجہ میں زمین آسمان جتنا فاصلہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے اگر مجھے اپنے بعد کے لوگوں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ایک جہادی مہم سے بھی پیچھے نہ رہتا، جسے میں روانہ کرتا ہوں، لیکن پھر لوگوں میں میرے ساتھ جانے کی وسعت نہیں ہوگی اور مجھ سے پیچھے رہ جانے کو

پسند نہیں کریں گے، میرے پاس انہیں دینے کی کوئی چیز نہیں، اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے پھر زندہ کیا جائے، پھر میں جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے، پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر شہید کیا جائے۔

الرویانی وابن عساکر، سعید بن منصور عن ابی ذر. نسائی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی الدرداء

۴۳۳۶۵۔۔۔ جس نے حلال کھایا، سنت پر عمل کیا، اور لوگ اس کی اذیتوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں جائے گا، لوگوں نے عرض کیا: یہ تو آج کل آپ کی امت میں بہت ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے بعد کچھ زمانے ہوں گے۔

ترمذی، غریب، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان ضیاء عن ابی سعید

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الترمذی ۴۵۳۔

۴۳۳۶۶۔۔۔ بہترین پانی، ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں، اور بہترین چراگاہ پیلو اور کانٹے دار درخت ہے جب اس کے پھول لگتے تو چاندی سے چمکتے نظر آتے اور جب گرتے ہیں تو پرانی خشک گھاس ہوتے ہیں اور جب (یہ پتے) کھائے جاتے ہیں تو دودھ لانے کا سبب بن جاتے ہیں۔الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۳۶۷۔۔۔ جسے تین چیزیں مل گئیں گویا اسے خاندان داؤد علیہ السلام کی چیزیں مل گئیں ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا خوف، رضا مندی، و ناراضگی میں انصاف، مالداری و ناداری میں میانہ روی۔ابن النجار عن ابی ذر

۴۳۳۶۸۔۔۔ جس کی نعمتیں بکثرت ہوں وہ الحمدللہ پڑھا کرے اور جس کی پریشانیاں بڑھ جائیں وہ استغفار کیا کرے، اور جس پر محتاجی ٹوٹ پڑے وہ لاحول ولا قوة الا باللہ کی کثرت کرے۔الخطیب عن انس

۴۳۳۶۹۔۔۔ جو شخص قیامت کے روز تین چیزوں سے بری ہو کر آیا جنت میں جائے گا۔تکبر، خیانت اور قرض۔ابن حبان عن ثوبان

۴۳۳۷۰۔۔۔ جسے اللہ تعالیٰ نے حسن اخلاق اور نعمت اسلام سے نوازا اسے جنت میں داخل کرے گا۔ابن النجار عن انس

۴۳۳۷۱۔۔۔ جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور جس نے اپنا غصہ روکا اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک دے گا، اور جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا۔الحکیم عن انس

۴۳۳۷۲۔۔۔ جو (اپنے پاس) کوئی نعمت دیکھے الحمدللہ کہے، اور جو رزق میں تنگی محسوس کرے استغفار کرے، اور جسے کوئی کام درپیش ہو وہ لاحول ولاقوة الا باللہ کہے۔حاکم فی تاریخه والدیلمی عن علی

۴۳۳۷۳۔۔۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہے یا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے اسے چاہئے کہ وہ گفتگو میں سچائی پیدا کرے، اور جس چیز کا اسے امین بنایا جائے اسے ادا کرے، اور جس کے پڑوس میں رہے اچھے انداز سے رہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن عبدالرحمن بن ابی قراد

۴۳۳۷۴۔۔۔ جو چاہے کہ اس کی عمارت بلند ہو اور اس کے درجات عالی ہوں اسے چاہئے کہ ظلم کرنے والے کو معاف کردے، اور محروم کرنے والے کو عطا کرے، اور قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرے۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم وتعقب عن عبادة بن الصامت عن ابی بن کعب قال ابن حجر فی اطرافه: فیه ضعف وانقطاع

۴۳۳۷۵۔۔۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے دنیا کی کوئی پریشانی دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے روز کی ستر پریشانیاں دور کردے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔تو ایک شخص عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! جنتی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر نرم مزاج، کم مرتبہ، سہولت والا قریب رہنے والا شخص۔الخطیب عن انس

جس کا خاتمہ لا الٰہ الا اللہ پر ہو

۴۳۳۷۶..... جس نے لا الٰہ الا اللہ، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کہا: اس کا اسی پر خاتمہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا اور جس نے کسی دن رضائے الٰہی کے لئے روزہ رکھا تو اس کا اچھا انجام ہوگا۔ وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے صدقہ کیا اس کا انجام بہتر ہوگا اور وہ جنت میں جائے گا۔ مسند احمد عن حذیفه

۴۳۳۷۷..... جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ حق سچ بات کیا کرے یا خاموش رہا کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان ہو وہ اپنے مہمان کی عزت و تکریم کیا کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی هریرة

۴۳۳۷۸..... جس کا اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور آخرت پر ایمان ہو پس وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اپنے مہمان کا اکرام و احترام کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور آخرت پر ایمان ہو اسے چاہئے کہ وہ سچی بات کہے یا خاموش رہے۔ مسند احمد عن رجال من الصحابه

۴۳۳۷۹..... جس میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اور اسے اپنی محبت نصیب کرے گا اور وہ اس کی حفاظت میں ہوگا۔ جسے کوئی چیز دی جائے تو شکریہ ادا کرے، اور جب اس کا بس چلے تو معاف کر دے اور جب اسے غصہ آئے تو نرم پڑ جائے۔

بیهقی فی شعب الایمان، وضعفه عن ابی هریرة

۴۳۳۸۰..... جس نے غصہ کو باوجودیکہ وہ اسے نکال سکتا تھا، پی لیا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے حور عین کا اختیار دے گا۔ اور جس نے باوجود قدرت زیبائش کا کپڑا نہیں پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایمان کی چادر پہنائے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی بندے کا نکاح کرا دیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھے گا۔

طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء ابن عساکر عن سهل بن معاذ بن انس عن ابیه

۴۳۳۸۱..... جس میں تین میں سے ایک چیز بھی نہیں وہ اپنے عمل کو کسی شمار میں نہ لائے۔ ایسا تقویٰ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روکے، بردباری جو بے وقوف سے باز رکھے یا اخلاق جس کی وجہ سے لوگوں میں رہ سکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمة

۴۳۳۸۲..... رحمٰن کی عبادت کرو، سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور میں جب کسی بات کا حکم دیا کروں اسے مانا کرو۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن العرباض

۴۳۳۸۳..... جب تک یہ امت گفتگو میں سچائی، فیصلہ میں انصاف اور رحم کی اپیل پر رحم کرتی رہے گی بھلائی میں رہے گی۔

ابویعلی والخطیب فی المتفق والمفترق عن انس

۴۳۳۸۴..... لوگوں سے کچھ نہ مانگ تو تیرے لئے جنت ہے غصہ نہ ہوا کر تو تیرے لئے جنت ہے۔ دن میں سورج غروب ہونے سے پہلے ستر مرتبہ استغفار کرلیا کر تیرے ستر سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے انہوں نے عرض کیا: میرے ستر سال کے گناہ تو نہیں (یعنی میری عمر ہی اتنی نہیں) فرمایا: تمہارے والد کے، عرض کیا میرے والد کے بھی ستر سال کے گناہ نہیں؟ فرمایا: تمہارے گھر والوں میں سے کسی کے، عرض کیا میرے گھر والوں میں سے کسی کے نہیں، فرمایا: تمہارے پڑوسیوں کے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن دلهم

۴۳۳۸۵..... ابوبکر! جب تم لوگوں کو دنیا کی طرف جلدی کرتا دیکھو تو تم آخرت کے لئے کوشش کرو، ہر پتھر اور ڈھیلے کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر، وہ تمہیں یاد کرے گا جب تم اس کا ذکر کرو گے۔ اور کسی مسلمان کو ہرگز حقیر نہ سمجھنا، کیونکہ چھوٹا مسلمان اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا ہے۔

السلمی والدیلمی عن علی

لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند ہو

۴۳۳۸۶.....ابوالدرداء جس کے پڑوس میں رہو تو اچھا برتاؤ کرو تو تم مؤمن ہو، جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مسلمان کہلاؤ گے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو تقسیم کر دیا اس پر راضی رہو سب سے مالدار ہو جاؤ گے۔الخطرانطی فی مکارم الاخلاق عن ابی الدرداء

۴۳۳۸۷.....لوگو! اپنے رب کی طرف رجوع کرو، جو (مال واسباب) تھوڑا اور کافی ہو وہ اس زیادہ سے اچھا ہے جو غافل کر دے، لوگو! وہ تو دو مقام ہیں نیکی اور برائی کا، برائی کا مقام تمہارے لئے نیکی کے مقام سے زیادہ پسندیدہ نہیں بنایا گیا، لوگو! اگر کھجور کے ٹکڑے سے بھی (جہنم کی) آگ سے بچ سکو تو بچو! طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۳۳۸۸.....بسرہ! غلطی کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کر، اللہ تعالیٰ اس غلطی کے وقت تجھے مغفرت سے یاد کرے گا، اپنے خاوند کی بات مانا کر تجھے دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے اپنے والدین سے نیکی کیا کر تیرے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ ہوگا۔ابونعیم عن بسرة

۴۳۳۸۹.....حذیفہ! جس نے روزے سے دن گزارا اور اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود تھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی ننگے کو کپڑا پہنایا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ابویعلی، ابن عساکر عن حذیفه

۴۳۳۹۰.....اللہ تعالیٰ تین سے خوش ہوتا ہے۔نماز سے صف بستہ قوم سے، وہ شخص جو اپنے (جہاد میں شریک) ساتھیوں کے دفاع میں لڑتا ہے اور وہ شخص جورات کی تاریکی میں (نماز کا) قیام کرتا ہے۔ابن ابی شیبة وابن جریر عن ابن سعید

۴۳۳۹۱.....(سب) لوگ کھلے میدان میں جمع ہوں گے آنکھ انہیں دیکھے گی اور ایک بلانے والا انہیں سنائے گا، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: مجمع والے جان لیں کہ کرم نوازی آج کس کے لئے ہے، تین بار کہے گا: پھر کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے؟ پھر کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی؟ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: مجمع والے جان لیں آج کس کے لئے کرم نوازی ہے! پھر وہ کہے گا: زیادہ تعریف کرنے والے کہاں ہیں؟ وہ لوگ کہاں ہیں جو (اللہ تعالیٰ) اپنے رب کی تعریف کیا کرتے تھے۔حاکم وابن مردویه بیهقی فی شعب الایمان، حلیة الاولیاء، عن عقبة بن عامر

۴۳۳۹۲.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ (تمام) لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا، انہیں ایک بلانے والا سنائے گا اور آنکھ دیکھے گی ایک پکارنے والا اٹھ کر پکارے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو تختی وخوشحالی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کیا کرتے تھے؟ تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ لوٹ کر اعلان کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں "جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے اور اپنے رب کو خوف وامید سے پکارتے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا تھا اس میں سے خرچ کرتے تھے" تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، پھر وہ لوٹ کر اعلان کرے گا: وہ لوگ اٹھیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی تھی" تو تھوڑے سے لوگ اٹھیں گے اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر سب لوگ اٹھیں گے اور ان سے حساب لیا جائے گا۔

هناد ومحمد بن نصر فی الصلاة، وابن ابی حاتم وابن مردویه عن اسماء بنت یزید

۴۳۳۹۳.....مخنف! صلہ رحمی کرو تمہاری عمر لمبی ہوگی، نیکی کا کام کرو تمہارے گھر کی خیر و برکت بڑھے گی، ہر پتھر اور ڈھیلے کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کر قیامت کے روز تمہاری شہادت وگواہی دے گا۔ابونعیم عن مخنف بن یزید

۴۳۳۹۴.....عویمر! اس بات کی پابندی کیا کرو کہ وتر پڑھے بغیر رات نہ گزرے، اور چاشت کی (نماز کی) دو رکعتیں سفر وحضر میں، ہر مہینے کے تین دن کے روزے تم نے پورا زمانہ مکمل کر لیا۔الحکیم عن ابی الدرداء

۴۳۳۹۵.....علی! تین چیزوں میں دیر (تاخیر) نہ کرو، نماز کا جب وقت ہو جائے، جنازہ حاضر ہو تب، اور بے نکاح (عورت ہو یا مرد) کا جب

جوڑ (کارشتہ) مل جائے۔حاکم، بیھقی، غریب منقطع، والعسکری فی الامثال عن علی

کلام:.......ضعیف الترمذی ۲۵-۱۸۲۔

۴۳۳۹۶.....سائب! اپنے وہ اخلاق دیکھو جو تم جاہلیت میں رکھتے تھے انہیں اسلام میں استعمال کرو، مہمان کی ضیافت، یتیم پر کرم نوازی اور اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کیا کرو۔مسند احمد و البغوی، عن السائب بن ابی السائب عبدالله المخزومی

۴۳۳۹۷.....جس نے یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا یہاں تک کہ وہ مستغنی ہو گیا تو یقیناً اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا پھر جہنم میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ اسے دور کرے اور جس کسی مسلمان (غلام لونڈی) کو آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے چھٹکارے کا باعث ہے آزاد کرنے والے کی ہر ہڈی، آزاد ہونے والے کی ہر ہڈی کی عوض۔

الباوردی عن ابی بن مالک العامری، مسند احمد عن مالک بن عمرو والقیصری

۴۳۳۹۸ عقبہ بن عامر! اپنی زبان قابو میں رکھو تمہارے لئے تمہارا گھر ہی کافی ہونا چاہئے اور اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر والخطیب عن عقبة بن عامر

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۴۳۔

راحت وسکون کے اسباب

۴۳۳۹۹.....معاذ! شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، اور وہ نیک بیوی جو تمہارے دنیاوی اور دینی کاموں میں مددگار رہو اس سے بہتر ہے جو لوگ حاصل کریں۔طبرانی فی الکبیر، ابن حبان عن ابی امامة

۴۳۴۰۰.....قرض کم کرو آزاد رہو گے، کم گناہ کرو موت آسانی سے ہوگی، اور دیکھ کسی نظام میں اپنے بیٹے کو لگا رہے کیونکہ رگ اثر کھینچ لیتی ہے۔

الدیلمی عن ابن عمر

کلام:.......الضعیفۃ ۲۰۲۳۔

۴۳۴۰۱ نماز قائم کیا کرو زکوۃ دیا کرو برائی چھوڑ دو اور اپنی قوم کی زمین میں جہاں دل چاہے رہو۔طبرانی فی الکبیر عن فدیک

۴۳۴۰۲.....اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لوح محفوظ میں لکھا: بسم الله الرحمٰن الرحیم، میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی دعا وعبادت کے لائق نہیں، میرا (ذات وصفات میں) کوئی شریک نہیں، جس نے اپنے آپ کو میری تقدیر کے سامنے جھکا دیا اور میری آزمائش پر صبر کیا، میرے فیصلے پر راضی رہا میں اسے صدیق لکھ دیتا ہوں اور اسے قیامت کے روز صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ابن النجار عن علی

کلام:.......ذیل اللآلی ۱۱۴، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۹، ۱۹۰۔

۴۳۴۰۳.....عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! کام تین ہیں۔ایک وہ جس کی ہدایت تمہارے لئے واضح ہے سو اس کی اتباع کرو، اور ایک وہ جس کی گمراہی واضح ہے سو اس سے پرہیز کرو، اور ایک وہ ہے جس میں اختلاف ہے سو اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو، اور ایک روایت میں ہے بات اس سے باخبر شخص کے سامنے پیش کرو۔طبرانی فی الکبیر وابونصر السجزی فی الا بانة عن ابن عباس

۴۳۴۰۴ ..ایک غافل پر تعجب ہے کہ وہ اس سے غافل نہیں، اور دنیا کے طلب گار پر تعجب ہے جب کہ موت اس کی تلاش میں ہے اور منہ بھر کر ہنسنے والے پر تعجب ہے جب کہ اسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے یا ناراض۔ابو الشیخ وابونعیم عن ابن مسعود

۴۳۴۰۵.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! تین چیزیں ہیں ایک میرے لئے، ایک تیرے لئے اور ایک ہم دونوں کے درمیان (مشترک) ہے میرے لئے یہ ہے کہ تم میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور تیرے لئے یہ ہے کہ میں تمہیں تمہارے ہر عمل کا بدلہ دوں اور اگر میں بخش دوں تو میں بخشنے والا مہربان ہوں اور جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تمہارے ذمہ دعا اور سوال کرنا ہے قبول کرنا اور عطا کرنا

میرا کام ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سلمان

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۵۸۔

۴۴۴۰۶..... آدمی کے لئے وہ جس کی اس نے (ثواب کی) امید رکھی اور اس کے ذمہ وہ چیز ہے جو اس نے کمائی، اور آدمی جس کے ساتھ محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا، اور جو کسی ارادے سے مرا تو وہ انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابی امامة وفیه عمر بن بکر السکسکی له عن الثقات احادیث مناکیر

۴۴۴۰۷..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! اگر تیری آنکھ میری حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں سے تیری اعانت ومدد کی ہے تو ان دونوں پردوں (پپوٹوں) میں اسے بند کرلے، اور اگر تیری زبان میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں (ہونٹوں) سے تیری مدد کی ہے تو ان دونوں میں اسے بند کرلے، اور اگر تیری شرم گاہ میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں کے ذریعہ تمہاری مدد کی ہے تو ان دونوں (رانوں) میں اسے بند کرلے۔

الدیلمی عن ابی هریرة

۴۴۴۰۸..... عقلمند کو چاہئے کہ وہ صرف تین باتوں میں مصروف ہو، معیشت گزر اوقات کی روزی کی تلاش میں، آخرت کے لئے قدم اٹھانے میں یا حلال چیز کی لذت میں۔ الخطیب والدیلمی عن علی

کلام:.....المتناھیة ۱۱۸۰۔

۴۴۴۰۹..... لوگو! تمہیں شرم نہیں آتی! تم وہ جمع کرتے ہو جسے کھاؤ گے نہیں، اور وہ بناتے ہو جسے آباد نہیں کروگے اور اس چیز کی تمنا رکھتے ہو جسے پا نہیں سکو گے کیا تمہیں اس سے شرم نہیں آتی۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الولید بنت عمر بن الخطاب

۴۴۴۱۰..... نصیحت ویاددہانی سے لوگوں کی حفاظت کرو، نصیحت کے بعد نصیحت سے کام لینا اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کے ذریعہ لوگوں کو مضبوط کرنے کا اچھا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں جمع ہونا ہے۔

ابو نعیم والدیلمی عن عبید بن سخر ابن لوذان

فصل رابع ..... چار گوشی احادیث

۴۴۴۱۱..... آگاہ رہو! وہ چار چیزیں ہیں (جن کی تم نے پاسداری کرنا ہے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اور جس نفس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا اسے ناحق قتل نہ کرنا، اور زنا نہ کرنا، اور چوری نہ کرنا۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن سلمة بن قیس

۴۴۴۱۲..... ابوہریرہ! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں جب تک تم زندہ رہے انہیں کبھی بھی نہ چھوڑنا، جمعہ کے روز غسل کرنا اور اس کی طرف جلدی جانا، (اور دوران جمعہ) فضول اور بےہودہ کام کرنا، اور ہر مہینہ تمہیں دن کے روزوں کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ زمانہ کے روزے ہیں اور تمہیں سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور تمہیں فجر کی دو رکعتوں کی وصیت کرتا ہوں انہیں ترک نہ کرنا، اگرچہ تم رات بھر (نفل) نماز پڑھتے رہو کیونکہ ان دونوں میں رغبت کی نعمتیں ہیں۔ ابویعلی عن ابی هریرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۱۲۳۔

۴۴۴۱۳..... چار باتیں اگر تم میں ہوئیں تو دنیا کی کوئی چیز نہ بھی ہوتی تو تم پر کوئی ملامت نہیں، بات کی سچائی، امانت کی حفاظت، اچھے اخلاق، کھانے کی پاکیزگی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر حاکم بیهقی عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو، ابو عدی وابن عساکر عن ابن عباس

کلام:.....الحفاظ ۴۰۔

۴۴۴۱۴...... چار آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ جہاد کرنے والا، شادی کرنے والا (شادی شدہ) مکاتب، اور حاجی (جو حج کرنے جارہا ہو)۔مسند احمد عن ابی هريرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۴۹۔

چار خصلتوں کی وجہ سے جہنم کا حرام ہونا

۴۴۴۱۵...... چار باتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے لئے حرام کردے گا اور شیطان سے اسے محفوظ فرمائے گا، جس نے رغبت خوف شہوت اور غضب کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھا، اور چار چیزیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نچھاور کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ جس نے مسکین کو ٹھکانہ دیا، کمزور پر رحم کھایا، غلام سے نرمی کی، اور والدین پر خرچ کیا۔الحکیم عن ابی هريرة

۴۴۴۱۶...... جسے چار چیزیں عطا ہو گئیں (گویا) اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔ ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، مصیبت جھیلنے والا بدن، اور ایسی بیوی جو اس کے مال اور اپنے بارے میں خاوند کو خوفزدہ نہیں کرتی۔طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام:...... تلبیض الصحیفہ ۳ ضعیف الجامع ۷۵۶۔

۴۴۴۱۷...... چار چیزیں آدمی کی سعادت مندی ہیں۔ نیک بیوی، فرمانبردار اولاد، نیک ساتھی، شریک اور اس کی روزی (کا بندوبست) اس کے شہر میں ہو۔ابن عساکر، فردوس عن علی، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن عبدالله بن الحکم عن ابیه عن جده

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۵۹ الضعیفہ ۷۵۹، ۱۱۴۸۔

۴۴۴۱۸...... چار چیزیں تعجب سے حاصل ہوتی ہیں۔ خاموشی اور وہ اولین عبادت ہے تواضع، اللہ تعالیٰ کا ذکر، اور کسی چیز کی کمی۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:...... تلبیض الصحیفہ ۴، ترتیب الموضوعات ۹۵۰۔

۴۴۴۱۹...... چار آدمیوں کو دہرا اجر دیا جائے گا۔ نبی ﷺ کی گھر والیاں، اہل کتاب کے مسلمان ہونے والے لوگ، کسی کے پاس کوئی باندی تھی جو اسے بھلی لگی اسے اس نے آزاد کر کے اس سے شادی کرلی، اور وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۶۹۔

۴۴۴۲۰...... چار چیزیں جنت کا خزانہ ہیں۔ خفیہ صدقہ، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، صلہ رحمی اور "لاحول و لاقوة الابالله" کہنا۔خطیب عن علی

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۶۶۔

۴۴۴۲۱...... جس میں چار خصلتیں ہوئیں وہ مسلمان ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے وسیع گھر بنائے گا۔ جس کے کام کی حفاظت لاالٰہ الاالله ہو اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے استغفر اللہ کہے، اور جب کوئی نعمت ملے الحمدللہ کہے اور جب کوئی مصیبت پہنچے انالله وانا اليه راجعون کہے۔ابو اسحاق المراغی فی ثواب الاعمال عن ابی هريرة

کلام:...... ضعیف الجامع ۷۶۲۔

۴۴۴۲۲...... تین چیزوں کے بارے میں قسم کھا سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نہ بنائے۔ جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں تو گویا اس کا حصہ ہی نہیں، اور اسلام کے تین حصے ہیں۔ نماز روزہ اور زکوٰۃ، جس بندہ کو اللہ تعالیٰ دنیا میں دوست بنائے قیامت میں اس کے علاوہ کو دوست نہیں بناتا، اور جو شخص جس جماعت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ان میں شامل کردیتا ہے اور چوتھی چیز ایسی ہے کہ میں اگر اس کے بارے قسم کھاؤں تو مجھے امید ہے کہ میں گنہگار نہیں ہوں گا: جس بندہ کی اللہ تعالیٰ دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

مسند احمد، حاکم، نسائی، بیهقی فی شعب الایمان عن عائشة، ابو یعلیٰ عن ابن مسعود، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۴۴۴۲۳.....تین باتیں جس نے کہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جواللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہوا اور اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر اور چوتھی بات کے لئے ایسے ہی فضیلت ہے جیسے زمین وآسمان کے درمیان اور وہ فی سبیل اللہ جہاد ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۵۸۴۔

۴۴۴۲۴.....جو چار چیزوں سے بچا وہ جنت میں جائے گا۔ خونوں، مالوں، شرم گاہوں اور (حرام) مشروبات سے۔ البزار عن انس

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۳۳۶، الکشف الالٰہی ۹۳۷۔

۴۴۴۲۵.....جس نے جمعہ کے روز روزہ رکھا، کسی بیمار کی بیمار پرسی کی، کسی مسکین کو کھانا کھلایا اور کسی جنازے کے پیچھے چلا تو چالیس سال کوئی گناہ اس کا پیچھا نہیں کرے گا۔ ابن عدی، بیهقی فی شعب الایمان، بخاری فی التاریخ عن جابر

کلام:.....تذکرۃ الموضوعات ۱۱۴، التنزیہ ۲ص ۱۰۴۔

۴۴۴۲۶.....جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، کسی بیمار کی بیمار پرسی کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا یا کوئی صدقہ کیا تو اس نے اپنے لئے (رحمت خداوندی) واجب کرلی۔ بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۴۳۷، التنزیہ ج ۲ص ۱۰۴۔

افضل اسلام والا

۴۴۴۲۷.....اس مؤمن کا اسلام سب سے افضل ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں اور اس مؤمن کا ایمان سب سے افضل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور وہ مہاجر سب سے افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزیں چھوڑ دے، اور اس کا جہاد افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۴۴۴۲۸.....نماز قائم کرو زکوٰۃ دیا کرو حج وعمرہ کیا کرو اور تم لوگ سیدھے رہو تمہاری وجہ سے لوگ سیدھے رہیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرة

۴۴۴۲۹.....اگر لوگوں کو اذان اور صف اول (کی فضیلت) کا پتہ چل جائے پھر اس تک پہنچنے کے لئے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑتی تو یہ لوگ کر لیتے۔ اور اگر انہیں دوپہر کی نماز کا (فضل ومرتبہ) معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے، اور اگر انہیں عشاء اور فجر کے بارے میں علم ہو جائے تو اگر ان نمازوں میں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑتا تو آ جاتے۔ مالک، مسند احمد، بیهقی، نسائی عن ابی هریرة

۴۴۴۳۰.....اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود (رکاوٹیں) مقرر کر رکھی ہیں انہیں عبور (کراس) نہ کرو اور کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو اور کچھ چیزیں حرام قرار دی ہیں ان کا ارتکاب نہ کرو، اور کچھ چیزیں بن بھولے چھوڑ دی ہیں (وہ) تمہارے رب کی طرف سے تم پر رحمت ہے تو انہیں قبول کرلو ان کے بارے بحث ومباحثہ نہ کرو۔ حاکم عن ابی ثعلبة

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۵۹۷۔

منجملہ وہ امور ہیں جن کا تعلق عالم اخروی یا عالم برزخ سے جن کا ادراک وعقل انسانی نہیں کر سکتی، جیسے، شہداء کی حیات، مردوں کا عذاب قبر کس کیفیت سے ہوتا ہے وغیرہ۔

۴۴۴۳۱.....اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق تمہارے درمیان ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے مابین تمہارا رزق تقسیم کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا چاہنے والے اور نہ چاہنے والے کو (بھی) عطا کرتا ہے اور دین صرف چاہنے والے کو عطا کرتا ہے سو جسے اس نے دین عطا کیا ہے تو اسے پسند کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب تک بندے کا دل اور زبان مسلمان نہیں ہو جاتی بندہ مسلمان نہیں ہوتا اور جب تک اس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں اور اذیتوں سے محفوظ نہیں ہو جاتا وہ ایماندار نہیں ہوتا، یہ نہیں ہوسکتا کہ بندہ کوئی حرام مال کمائے اور پھر اس میں

برکت ہواور اس میں سے صدقہ کرے اور وہ قبول ہو، اور اگر چھوڑ مرے گا تو اس کے لئے توشہ جہنم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو نیکی سے ختم کرتا ہے جبکہ خبیث کو نہیں مٹاتا۔ مسند احمد، حاکم، بیھقی عن ابن مسعود
عرق گلاب میں مزید عرق گلاب ملانے سے اس کی خوشبو رنگت اور نکھار میں اضافہ ہوگا جب کہ پیشاب پر پیشاب بہانے سے گندگی بڑھے گی۔

۴۴۴۳۲..... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بندہ بھی پانچ نمازیں پڑھتا رمضان کے روزے رکھتا زکوۃ ادا کرتا اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا رہتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس سے کہا جائے گا: جنت میں امن وسلامتی سے داخل ہوجا۔ نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی ھریرۃ وابی سعید

۴۴۴۳۳..... میرے پاس جبرائیل آکر کہنے لگے، اے محمد! (ﷺ) آپ کا رب آپ کو سلام کہہ کر فرمارہا ہے: میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان صرف مالداری سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں نادار وفقیر کردوں تو کافر ہوجائیں۔ اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان فقر وفاقہ سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں مالدار کردوں تو وہ کافر ہوجائیں، اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان بیماری سے درست رہتا ہے میں اگر انہیں صحت یاب کردوں تو کافر ہوجائیں، اور میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان صحت سے قائم رہتا ہے میں اگر انہیں بیمار کردوں تو کافر ہوجائیں۔ خطیب عن عمر

اللہ کی راہ میں تیر چلانے کی فضیلت

۴۴۴۳۴..... جس بندے نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا پھر وہ نشانے پر لگایا خطا ہوگیا تو بھی اس کے لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کو آزاد کرانے کا ثواب ہے جس مسلمان کا بال سفید ہوا تو وہ اس کے لئے نور ہے اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو آزاد ہونے والے کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے چھٹکارے کا باعث ہے۔ اور جو شخص نماز کے ارادے سے اٹھا اور وضو کے ہر عضو کو صحیح طریقے سے دھویا تو اپنے ہر گناہ اور غلطی سے محفوظ ہوجائے گا۔ پھر اگر وہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور اگر وہ سوگیا تو سلامتی سے سوئے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسہ

۴۴۴۳۵..... اے لڑکے! میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کراسے (مدد میں) اپنے سامنے پائے گا، جب تو کوئی سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کر اور جب مدد طلب کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیا کر اور یہ جان لو کہ اگر لوگ تمہیں نفع پہنچانے میں اکٹھا ہوجائیں تو وہ تمہیں اتنا ہی فائدہ پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں کوئی نقصان دینے پر اتفاق کرلیں تو اتنا نقصان دے سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ رکھا ہے قلم خشک ہوگئے اور رجسٹر اٹھالئے گئے۔ مسند احمد ترمذی، حاکم عن ابن عباس

بعض بزرگوں سے جو غیر اللہ کو پکارنے کی باتیں ملتی ہیں اس میں زیادہ دخل باطل پرست لوگوں کا ہے۔ کبھی کوئی خدارسیدہ بزرگ ہرگز ہرگز شرک کی تعلیم نہیں دے سکتا۔

۴۴۴۳۶..... روک دینے والے بڑھاپے، جھپٹا مار لینے والی موت، بے کار کردینے والی بیماری اور ناامید کردینے والی آس سے پہلے اعمال میں جلدی کرو۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

۴۴۴۳۷..... اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہ ہر بھلائی کا جامع ہے اور جہاد کو نہ چھوڑنا کیونکہ وہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت ضرور کیا کرنا کیونکہ وہ تیرے لئے زمین میں نور اور آسمان میں تیرے ذکر کا باعث ہے اپنی زبان سے صرف نیکی کی بات کرنا، اس سے تم شیطان پر غالب رہوگے۔ ابن الضریس، ابو یعلی عن ابی سعید

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۷۶۔

۴۴۴۳۸۔۔۔انبیاء کاذکرعبادت ہے اور صالحین کاذکر کفارہ ہے اور موت کاذکر صدقہ اور قبر کو یاد کرنا تمہیں جنت کے قریب کردے گا۔
فردوس عن معاذ

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۰۴۸، الکشف الالٰہی ۴۰۱۔

۴۴۴۳۹۔۔۔۔تنگدست کو نجات دلاؤ، بلانے والے کو جواب دو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو۔ مسند احمد، بخاری عن ابی موسی

۴۴۴۴۰۔۔۔جسے جنت کا شوق ہوگا وہ نیکی کے کاموں میں جلدی کرے گا اور جہنم سے ڈرا وہ خواہشات کو چھوڑ دے گا۔ اور جس نے موت کا دھیان کیا لذتیں اسے بے کار لگیں گی۔ اور جس نے دنیا سے بے رغبتی کی مصیبتیں جھیلنا اس کے لئے آسان ہوگا۔
بیھقی فی شعب الایمان عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔المتنزیہ ج ۲ ص ۳۴۱۔

۴۴۴۴۱۔۔۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور کسی کو اس کا شریک نہ بنانا، اور جیسا قرآن چلے ویسا چلنا، اور حق چاہے چھوٹے سے یا بڑے سے پہنچے چاہے وہ تمہارا پرانا دشمن ہی کیوں نہ ہو اسے قبول کرو اور باطل کو دھتکار دو چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے چاہے وہ تمہارا قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔ضعیف الجامع ۹۲۳۔

۴۴۴۴۲۔۔۔میں تمہیں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اور پھر ان کے بعد کے لوگوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور پھر جھوٹ کا رواج پڑ جائے گا آدمی سے قسم لی نہیں جائے گی لیکن پھر بھی وہ قسم کھائے گا، اور گواہ بغیر مطالبہ گواہی شہادت و گواہی دے گا۔ خبردار! ہرگز کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے (ورنہ) ان کا تیسرا شیطان ہوگا۔ (مسلمانوں کی) جماعت کی پابندی کرنا اور فرقہ بندی میں نہ بٹ جانا، کیونکہ شیطان تنہا آدمی کے ساتھ ہوتا ہے جب کہ وہ دو سے بہت دور (بھاگتا) ہے جو جنت کا درمیان چاہے وہ جماعت کا ساتھ نہ چھوڑے اور جسے اس کی نیکی سے خوشی اور برائی سے ناخوشی ہو تو وہی مؤمن ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن عمر

عصر حاضر میں حق پرست اور سلف صالحین کے نقش قدم پر گامزن صرف اہل السنۃ والجماعۃ کے پیروکار ہیں پھر ہر ملک وعلاقہ کے اہل توحید اور بدعت کے مخالف اہل ایمان ہیں چاہے ان کا انداز جیسا کیسا ہی کیوں نہ ہو۔

۴۴۴۴۳۔۔۔گفتگو نرمی سے کیا کر، سلام پھیلایا کر، صلہ رحمی کیا کر، جب لوگ سو رہے ہوں اس وقت نماز پڑھا کر، پھر سلامتی سے جنت میں داخل ہو جا۔
حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۴۴۔۔۔اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اس کے (اپنے) عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل کردیں، اور اپنے مال سے فالتو خرچ کرے، اور اپنی فضول بات کو قابو میں رکھے، اور سنت اس کے لئے کافی ہو بدعت میں مبتلا نہ ہو۔ فردوس عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۳۶۴۴، المشتھر ۳۰۔

۴۴۴۴۵۔۔۔بندہ سوال کرنے کے لئے جب دروازے پر کھڑا ہوتا ہے تو رحمت بھی اس کے ساتھ کھڑی رہتی ہے، جو اسے قبول کرے سو کرے اور جو اسے بتائے سو بتادے، جس نے مسکین کی طرف رحمت سے دیکھا، اللہ تعالیٰ رحمت سے اسے دیکھے گا، اور جس نے لمبی نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس پر نرمی کرے گا جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، جو زیادہ دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: جانی پہچانی آواز ہے، قبول کی جانے والی دعا اور پوری کی جانے والی حاجت ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ثور بن یزید مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۳۱۷۔

۴۴۴۴۶۔۔۔۔۔ہجرت ضرور کرنا کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں اور جہاد نہ چھوڑنا کیونکہ جہاد جیسا کوئی عمل نہیں اور روزہ پابندی سے رکھنا کیونکہ اس جیسا کوئی اور عمل نہیں اور سجدے کی پابندی کرنا، کیونکہ تم جو سجدہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تمہارا درجہ بلند کرے گا اور تمہارا ایک گناہ کم کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی فاطمۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۴۴۔

۴۳۴۴۷...... سلام پھیلاؤ، کھانا کھاؤ، صلہ رحمی کرو، جب لوگ سورہے ہوں تو نماز پڑھا کرو، جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔

مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرۃ

۴۳۴۴۸......اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہنے والے آنسوؤں کے قطرے، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خون کا قطرہ جو بہایا جائے، اور دو نشان، ایک تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگنے والا نشان اور دوسرا جو کسی فرض کی وجہ سے پڑ گیا ہو۔ ترمذی عن ابی امامۃ

۴۳۴۴۹...... جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کا بیرون ان کے اندر سے نظر آتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے والے، نرمی سے بات کرنے والے، پے در پے روزے رکھنے والے اور رات جب لوگ سورہے ہوں نماز پڑھنے والے کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی مالک الاشعری ترمذی عن علی

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۰۔

۴۳۴۵۰...... نیکی کے کام میں آؤ، ناشائستہ حرکت سے بچو اور دیکھو جب کسی قوم کے پاس سے اٹھنے لگو اور وہ تمہیں کوئی بات کہیں اور تمہیں بھلی لگے تو وہی کرو اور جب ان کے پاس سے اٹھنے لگو اور وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تمہیں بری لگے تو اس سے بچنا۔ بخاری فی الادب وابن سعد والبغوی فی معجمہ والباوردی فی المعرفۃ بیہقی فی شعب الایمان عن حرملۃ بن عبداللہ بن اوس ومالہ غیرہ

چار گوشی ترغیب......از اکمال

۴۳۴۵۱...... بلانے والے کو جواب دو، مریض کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، اور (تنگدستی میں مبتلا) قیدی کو چھڑاؤ۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۴۳۴۵۲......اگر چار چیزیں تجھ میں ہوئیں پھر دنیا کی کوئی چیز تجھے نہ ملی تو تجھ پر کوئی الزام نہیں، امانت کی حفاظت، بات کی سچائی، خوش اخلاقی اور حلال لقمہ۔ مسند احمد، طبرانی، بیہقی عن ابن عمر، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عدی، حاکم عن ابن عباس

کلام:......الالحاظ ۴۰۔

۴۳۴۵۳......چار آدمیوں کا عمل از سر نو شروع ہوتا ہے۔ بیمار جب شفایاب ہو جائے، مشرک جب مسلمان ہو جائے، اور جمعہ سے ایمان اور ثواب کی امید سے لوٹنے والا، اور حاجی۔ الدیلمی عن علی

کلام:......اسنی المطالب ۱۳۸، تذکرۃ الموضوعات ۱۱۵۔

۴۳۴۵۴...... چار چیزیں بڑھانے والی ہیں اور چار مٹانے والی ہیں رہی بڑھانے والی تو تمہارا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا سات سو گنا ہے اور تمہارا اپنے والدین پر خرچ کرنا سات سو گنا ہے اور عید الفطر کے روز تمہارا اپنے گھر والوں کے لئے بکری ذبح کرنا سات سو گنا ثواب رکھتا ہے اور مٹانے والی چیزیں رمضان کے روزے، بیت اللہ کا حج کرنا، رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اور بیت المقدس کی مسجد میں آنا۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ

۴۳۴۵۵...... چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی عادات ہیں۔ حیا، بردباری، مسواک اور عطر لگانا۔

البغوی عن ملیح بن عبداللہ الحطمی عن ابیہ عن جدہ

۴۳۴۵۶......چار آدمیوں کی میں قیامت کے روز شفاعت کروں گا۔ میری اولاد کی عزت کرنے والا، اور ان کی حاجات پوری کرنے والا، اور ان کے معاملات میں کوشش کرنے والا جب انہیں اس کی سخت ضرورت پڑے، اور اپنی زبان و دل سے ان سے محبت رکھنے والا۔

الدیلمی عن طریق عبداللہ بن احمد بن عامر عن ابیہ عن بن موسی الرضا عن آبائہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۳۴۵۷ جس میں چار باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے نور میں ہوگا۔ جس کی حفاظت لا الٰہ الا اللہ ہو اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچے تو الحمد للہ کہے اور جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو استغفر اللہ کہے اور جب کوئی مصیبت پہنچے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۴۳۴۵۸ ..... ثابت قدم رہو اور یہ بہت ہی بہتر ہے کہ تم ثابت قدم رہو! وضو کی پابندی کیا کرو (کیونکہ) نماز تمہارا سب سے بہترین عمل ہے زمین سے بچو کیونکہ وہ تمہاری (ماں) اصل ہے جو کوئی بھلائی یا برائی زمین پر کرتا ہے وہ اسے بتادے گی۔ طبرانی والبغوی عن ربیعة الجرشی

۴۳۴۵۹ ..... جس دن تمہارا روزہ ہو (اچھی طرح) تیل لگا کر کنگھا کیا کر، روزے والے دن ترش رو نہ ہوا کر، مسلمانوں میں سے جو شخص بھی تجھے بلائے اس کی دعوت قبول کیا کر جب تک وہ موسیقی کا اظہار نہ کریں ورنہ ان کی دعوت قبول نہ کرنا اور ہمارے قبلہ والا کوئی مرجائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا اگر چہ اسے سولی دی گئی یا سنگسار کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے حضور تو گناہوں سے منڈھی زمین لے کر جائے اس سے بہتر یہ ہے کہ تو کسی قبلہ والے مسلمان کے بارے میں گواہی دے۔ طبرانی عن ابن مسعود

۴۳۴۶۰ ..... کھانا کھلایا کر، سلام پھیلایا کر، صلہ رحمی کیا کر اور جب دوسرے لوگ سور ہے ہوں تو رات کو اٹھا کر، سلامتی سے جنت میں چلا جائے گا۔

ابن حبان عن ابی هريرة

۴۳۴۶۱ ..... جنت میں ایک درخت ہے جس کی چوٹی سے جوڑے نکلتے ہیں اور اس کی جڑ سے سفید سیاہ ملے رنگ کے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں جن پر زینیں کسی ہوئی اور انہیں موتیوں اور یاقوت کی لگامیں ڈلی ہوئی ہوں گی، وہ گھوڑے نہ لید کریں گے اور نہ پیشاب، ان کے پر ہوں گے، ان پر اللہ کے دوست بیٹھیں گے، وہ ان کی خواہش کے مطابق لے کر اڑیں گے، ان کے نچلے طبقے والے لوگ کہیں گے: اے جنتیو! ہم سے انصاف کرو، اے میرے رب! یہ لوگ اس عزت ومقام تک کیسے پہنچے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ لوگ روزے رکھتے تھے اور تم روزے نہیں رکھتے تھے، وہ رات کو قیام کرتے اور تم سوتے تھے وہ خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے۔ وہ دشمن سے جہاد کرتے جب کہ تم بزدلی کرتے تھے۔

ابو الشيخ في العظمة والخطيب عن علی

عمدہ اخلاق کی مثالیں

۴۳۴۶۲ ..... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عالیشان گھر بناتا اور درجات بلند کرتا ہے جو تیرے ساتھ جہالت کرے تو اس کے ساتھ بردباری سے پیش آئے، اور جو تجھ سے ناتا توڑے تو اس سے ناتا جوڑے، اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کرے، اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۴۳۴۶۳ ..... ہجرت کی پابندی کرنا کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں، اور جہاد ضرور کرنا اس کا مثل کوئی نہیں، اور روزہ نہ چھوڑنا کیونکہ اس جیسی کوئی عبادت نہیں، اور سجدوں کی مداومت کرنا کیونکہ تم جو سجدہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا درجہ بلند کرے گا اور تمہارا گناہ کم کرے گا۔ طبرانی عن ابی فاطمة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۷۴۴۔

۴۳۴۶۴ ..... حق کو چھوڑ کے بغیر نرمی ومعافی سے کام لینا، جاہل کہے گا: اس نے اللہ کا حق چھوڑ دیا، اور تم نے جاہلیت کا کام مٹایا، ہاں جسے اسلام نے اچھا قرار دیا تمہاری سب سے زیادہ فکرمندی نماز (کے لئے) ہونی چاہئے، کیونکہ یہ اسلام (کے خیمہ) کی چوٹی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اقرار کرلے۔

ابن لال عن معاذ

۴۳۴۶۵ ..... قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی پابندی کرنا، کیونکہ وہ تمہارے لئے آسمانوں میں ذکر اور زمین نور کا باعث ہے، اکثر خاموش رہا کر کیونکہ اس سے شیطان بھاگتا اور یہ بات تیرے دین کے کام میں تیری مددگار ثابت ہوگی۔ اور حق بات کہتے رہنا اگر چہ تلخ ہی

کیوں نہ ہو۔ابن لال عن ابی ذر، ابوالشیخ عن ابی سعید

۴۳۴۶۶۔۔۔داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی! جوشخص تیری رضا جوئی کے لئے کسی میت کے پیچھے اس کی قبر تک جائے اس کا کیا بدلہ ہے؟ فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اس کی میت میں اپنے فرشتے بھیجتا ہوں جو اس کی روح کے لئے دوسری ارواح کے درمیان دعا کرتے ہیں۔عرض کیا: اے اللہ! اور جو تیری رضا کی خاطر کسی غمگین کو تسلی دے اس کا کیا بدلہ ہے؟۔۔۔۔عرض کیا: اے اللہ! اس کا کیا بدلہ ہے جو کسی یتیم یا بیوی کی کفالت تیری خوشنودی کے لئے کرے؟ فرمایا: اس کا بدلہ یہ ہے کہ جس دن میرے (عرش کے) سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا میں اسے اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔عرض کیا: بارالہا! اس کا کیا بدلہ ہے جس کے رخساروں پر تیرے خوف سے آنسو بہہ رہے ہوں؟ فرمایا: میں اس کے چہرے کو جہنم کی لپیٹ سے بچالوں گا اور بڑی گھبراہٹ کے روز اسے امن دوں گا۔ابن عساکر والدیلمی عن ابن مسعود وفیہ حسن بن فرقد ضعیف

۴۳۴۶۷۔۔۔۔داؤد علیہ السلام نے اپنی مناجات میں عرض کیا: اے میرے رب! آپ کا کون سا بندہ آپ کو سب سے محبوب ہے تاکہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کروں؟ فرمایا: داؤد! میرا وہ بندہ مجھے سب سے محبوب ہے جس کا دل اور ہتھیلیاں صاف ہوں، جو کسی سے برائی نہ کرے، چغلخوری نہ کرے، پہاڑ ٹوٹ جائیں لیکن وہ نہ ٹلے اس نے مجھ سے اور میرے چاہنے والوں سے محبت کی اور بندوں کے دل میں میری محبت پیدا کی، عرض کیا: میرے رب! آپ جانتے ہیں: کہ میں آپ سے اور آپ کے چاہنے والوں سے محبت کرتا ہوں، تو آپ کی محبت آپ کے بندوں میں کیسے پیدا کروں؟ فرمایا: انہیں میرے انعام واکرام اور میری آزمائش یاد دلاؤ، داؤد! جو بندہ کسی مظلوم کی مدد کرتا یا اس کی دادرسی کے لئے اس کے ساتھ چلتا ہے تو جس دن قدم لڑکھڑائیں گے میں اسے ثابت قدم رکھوں گا۔

بیھقی فی شعب الایمان، ابن عساکر عن ابن عباس

۴۳۴۶۸۔۔۔قیامت کے روز ماسوائے چار آنکھوں کے ہر آنکھ رو رہی ہوگی: وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑی گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے جھک گئی، اور وہ آنکھ جو جاگتی رہی۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ فرشتوں پر فخر کرے گا اور فرمائے گا: میرے بندے کو دیکھو! اس کی روح میرے پاس اور اس کا بدن میری فرمانبرداری میں لگا ہے جب کہ اس کا جسم بستروں سے دور ہے مجھے خوف اور میری رحمت کی امید سے پکارتا ہے، گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔الرافعی عن اسامۃ بن زید

۴۳۴۶۹۔۔۔غصہ کا گھونٹ جسے کوئی آدمی پی لے یا مصیبت پر صبر کا گھونٹ جسے کوئی پئے اس سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نہیں، اور جو قطرہ آنسو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہے یا جو خون کا قطرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہے اس سے زیادہ پسندیدہ قطرہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں ہے۔

ابن المبارک عن الحسن مرسلاً

دو پسندیدہ گھونٹ

۴۳۴۷۰۔۔۔۔دو گھونٹوں سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ نہیں، غصہ کا گھونٹ جسے کوئی بندہ برداشت اور معافی سے پی لے اور انتہائی غمناک مصیبت کا گھونٹ جسے بندہ صبر اور بہتر تسلی سے پی لے۔اور دو قدموں سے زیادہ کوئی قدم اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب نہیں وہ قدم جو صلہ رحمی کے لئے اٹھایا جائے، یا کسی فرض کی ادائیگی کے لئے اٹھایا جائے۔ابن لال عن علی

۴۳۴۷۱۔۔۔جسے چار چیزیں دی گئیں اسے چار چیزوں سے نہیں روکا گیا۔جسے شکر کی توفیق ملی ہو پھر اسے اضافہ سے روکا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم شکر کرو گے میں تمہیں مزید نعمتیں عطا کروں گا، اور جسے دعا کی توفیق دی گئی اور پھر اسے قبولیت سے روکا جائے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔اور جسے استغفار کی توفیق دی گئی پھر اسے مغفرت سے باز رکھا جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے رب سے مغفرت مانگو بے شک وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے'' اور جسے توبہ کی توفیق دی گئی پھر اسے قبولیت سے روکا جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے''۔بیھقی فی شعب الایمان عن عطارد بن مصعب

۴۴۴۷۲.....جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں ہوگا۔ جسے دعا کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، اور جسے شکر کی توفیق ملی وہ مزید انعام سے محروم نہیں ہوگا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر تم نے شکر کیا میں تمہیں مزید نوازوں گا، اور جسے استغفار کی توفیق ملی وہ مغفرت سے محروم نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اپنے رب سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے اور جسے توبہ کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۴۴۴۷۳.....جسے چار چیزیں عطا ہوئیں اسے چار چیزیں ملیں گی۔ اور اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے جسے ذکر کی توفیق ملی اسے اللہ تعالیٰ یاد کرے گا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم مجھے یاد کرو میں (اپنی رحمت سے) تمہیں یاد کروں گا، اور جسے دعا کی توفیق ملی اسے قبولیت بھی عطا ہوگی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور جسے شکر کی توفیق ملی اسے مزید انعام عطا ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر تم شکر گزاری کرو گے تو میں مزید نوازوں گا۔ اور جسے استغفار کی توفیق ملی اسے مغفرت عطا ہوگی اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اپنے رب سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۴۴۴۷۴.....جسے اللہ تعالیٰ نے کسی جسمانی مصیبت میں مبتلا کیا تو وہ اس کے لئے حصہ ہے جس نے کوئی نیکی کی تو وہ اس کے بدلے دس نیکیاں پائے گا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نفلی خرچ کیا تو اس کا ثواب سات سوگنا ہے اور جس نے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادی تو وہ اس کے لئے نیکی ہے۔ ابن عساکر عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۴۴۴۷۵.....جس نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی رمضان کے روزے رکھے اور وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا تو اس کے لئے جنت ہے کسی نے عرض کیا: کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ (ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنے کو) شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جنگ سے (بزدل ہوکر) بھاگنا۔ ابن جریر عن ابی ایوب

۴۴۴۷۶.....جس نے اپنی قسم پوری کی، زبان سے سچ بولا، اور اس کا دل درست رہا، اس کا پیٹ (حرام کھانے سے) اور اس کی شرم گاہ پاک دامن رہی تو یہی شخص (اپنے) علم میں مضبوط ہے۔ ابن جریر وابن ابی حاتم، طبرانی عن ابی الدرداء وانس وابی امامۃ وواثلہ معاً

۴۴۴۷۷.....جس میں اللہ تعالیٰ نے چار خصلتیں جمع کردیں (گویا) اس میں دنیا وآخرت کی تمام بھلائیاں یکجا کردیں۔ شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، درمیانے درجے کا گھر اور نیک بیوی۔ ابن النجار عن انس

۴۴۴۷۸.....جس کی نماز (رکوع وسجود کے لحاظ سے) اچھی ہوئی، اس کا مال کم ہوا، اس کے کھانے پینے والے زیادہ ہوئے اور اس نے لوگوں کی غیبت نہیں کی، تو وہ جنت میرے ساتھ ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوگا۔ سمویہ عن ابی سعید

۴۴۴۷۹.....حکمت کا نور بھوک ہے اور دین کی جڑ دنیا (کی محبت) ترک کرنا اللہ تعالیٰ کی نزدیکی (اعمال صالحہ کے ذریعہ) تلاش کرنا، مسکینوں کی محبت (پر موقوف) اور ان کے قریب رہنا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور وہ ہے جو طاقتور گناہوں پر قدرت رکھے پیٹ بھرا ہو، لہٰذا اپنے پیٹوں کو نہ بھرو ورنہ (تمہارا) نور حکمت تمہارے سینوں میں بجھ جائے گا کیونکہ حکمت دل میں چراغ کی طرح چمکتی ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۴۴۴۸۰.....اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر، نماز قائم کیا کر، زکوٰۃ ادا کیا کر اور جو تو لوگوں سے برتاؤ کو پسند کرے وہی ان کے لئے پسند کر!

ابن قانع عن خالد بن عبداللہ القشیری عن ابیہ عن جدہ

۴۴۴۸۱.....اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور جس طرف قرآن چلے اس طرف چل، اور حق چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے اگر چہ تمہارا پرانا دشمن ہی کیوں نہ ہو، قبول کر، اور باطل چاہے چھوٹے سے آئے یا بڑے سے اگر چہ تمہارا قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو، قبول نہ کر رد کردے۔ ابن عساکر والدیلمی عن ابن مسعود

کلام:.....ضعیف الجامع ۹۲۳۔

چار باتیں جنت کو واجب کرتی ہیں

۴۳۴۸۲۔۔۔ مؤمن میں جب چار چیزیں جمع ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے، زبان میں صداقت، مال میں سخاوت، دل میں محبت، کسی کی موجودگی وغیر موجودگی میں خیر خواہی۔ حاکم فی تاریخہ عن ابن عمر. وفیہ عمرو بن هارون البلخی متروک

۴۳۴۸۳۔۔۔ عقبہ! کیوں نہ تمہیں دنیا وآخرت والوں کے سب سے اچھے اخلاق بتاؤں! جو تم سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کرو، خبردار! جو یہ چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت اور اس کی عمر میں اضافہ ہو اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور صلہ رحمی کیا کرے۔ مسند احمد وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، طبرانی، حاکم عن عقبة بن عامر

۴۳۴۸۴۔۔۔ اے علی! سخاوت کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سخاوت کرنے والے کو پسند کرتا ہے اور بہادر بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ دلیر کو پسند کرتا ہے اور غیرت والے بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ غیرت مند شخص کو پسند کرتا ہے اگر کوئی شخص تم سے اپنی ضرورت کا سوال کرے تو اس کی ضرورت پوری کردو اگر وہ اس کا اہل نہ ہو تو تم اس کے اہل ہو۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن علی

۴۳۴۸۵۔۔۔ وہ شخص ایماندار نہیں جس کا پڑوسی اس کی (ذہنی جسمانی) اذیتوں سے محفوظ نہ ہو، جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہئے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے، جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو وہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے، اللہ تعالیٰ حیا والے پاک دامن و پاکباز کو پسند کرتا ہے اور بیہودہ گو، بکواسی، لپٹ کر سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے کا سبب) ہے اور فحش گوئی بیہودہ گوئی کا حصہ ہے اور بیہودہ گوئی جہنم میں (لے جانے کا باعث)۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود عن فاطمة الزهراء

۴۳۴۸۶۔۔۔ ابو ہریرہ! میں تمہیں چار باتوں کی وصیت کرتا ہوں مرتے دم تک انہیں کبھی نہ چھوڑنا، جمعہ کے روز غسل کرنا اور اس کی طرف جلدی نکلنا، لغویات اور بے کار حرکت نہ کرنا، اور ہر مہینہ کے تین روزوں کی تمہیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ زمانے کے روزے ہیں، اور سونے سے پہلے تمہیں وتر ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور ہرگز فجر کی دو سنتیں نہ چھوڑنا چاہے تم رات بھر نفلیں پڑھتے رہے کیونکہ ان دونوں میں بڑی رغبت کی چیزیں ہیں آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ ابویعلی والشیرازی فی الالقاب عن ابی هریرة

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۲۱۲۳۔

۴۳۴۸۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جو پہلی تختیوں میں احکام عطا کئے، (وہ یہ تھے) اپنے والدین کا اور میرا شکر گزار رہنا میں تجھے مصائب سے بچاؤں گا، اور تمہاری عمر میں اضافہ کروں گا اور تجھے پاکیزہ زندگی دوں گا اور اسے بہترین زندگی کی طرف پلٹ دوں گا، اور جس جان کو میں نے حرام قرار دیا اسے ناحق قتل نہ کرنا، ورنہ زمین باوجود اپنی کشادگی اور آسمان اپنی وسعت کے تم پر تنگ ہو جائیں گے اور تو میری ناراضگی کا مستحق ہو کر جہنم میں چلا جائے گا، اور میرے نام کی جھوٹی قسم نہ کھانا، کیونکہ میں نہ اسے پاک کرتا ہوں اور نہ صاف کرتا ہوں جو میری اور میرے نام کی پاکیزگی اور عظمت کا خیال نہ کرے۔ الدیلمی عن جابر

۴۳۴۸۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چار خصلتیں ہیں ایک میرے لئے ایک تیرے لئے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے اور ایک تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ رہی میرے لئے تو وہ یہ ہے تم میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو تمہارا مجھ پر حق ہے وہ یہ کہ تم جو عمل کرو میں تمہیں اس کا بدلہ دوں اور جو تیرے اور میرے درمیان ہے وہ یہ کہ تم دعا کرو اور میں قبول کروں اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ کہ تم ان کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ ابویعلی، حلیة الاولیاء عن انس وضعف

۴۳۴۸۹۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد سب سے بہترین عمل ہے اور لوگوں سے بھلائی اس سے بھی زیادہ بہتر ہے روزہ اور صدقہ بہترین عمل ہیں اور لوگوں سے بھلائی اس سے بھی زیادہ بہتر ہے، خاموشی میں امن وسلامتی ہے اے معاذ بن جبل! تمہاری ماں تمہیں روئے! لوگوں کو جہنم میں

اوندھے منہ صرف ان کی باتوں نے گرایا ہے،اس لئے جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کرے یا خاموش رہے بری بات نہ کرے، اچھی بات کہو گے فائدہ اٹھاؤ گے اور شر (کو زبان پر لانے) سے خاموش رہو سلامتی میں رہو گے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت

فصل پنجم ...... پنج گوشہ ترغیب

۴۳۴۹۰...... پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو! اپنی زندگی کو موت سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی فراغت کو مشغولی سے پہلے، اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور اپنی بے احتیاجی کو محتاجی سے پہلے۔

حاکم، بیھقی عن ابن عباس، مسند احمد فی الزھد حلیۃ الاولیاء، بیھقی عن عمرو بن میمون

کلام:...... کشف الخفاء ۴۳۶۔

۴۳۴۹۱...... پانچ کام ایسے ہیں ان میں سے ایک بھی کسی نے کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ جس نے کسی بیمار کی عیادت کی، یا جنازہ کے ساتھ نکلا، یا جہاد کے لئے نکلا، یا اپنے امام کے پاس اس کی مدد اور عزت بچانے کے لئے آیا، یا اپنے گھر بیٹھا رہا کہ لوگ اس کے شر سے اور وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہا۔ مسند احمد، طبرانی عن معاذ

۴۳۴۹۲...... پانچ کام جس نے ایک دن میں کئے اللہ تعالیٰ اسے جنتی لکھے گا۔ جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، جمعہ کے لئے گیا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوا، کسی غلام لونڈی کو آزاد کرایا۔ ابو یعلی، بیھقی عن ابی سعید

۴۳۴۹۳...... پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ کم کھانا، مسجدوں میں بیٹھنا، کعبہ کو دیکھنا، قرآن مجید کو دیکھنا، اور عالم کے چہرے کو دیکھنا۔

فردوس عن ابی ھریرۃ

پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے

۴۳۴۹۴ پانچ چیزیں عبادت ہیں۔ قرآن مجید کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، والدین کو دیکھنا، زمزم کو دیکھنا وہ گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے اور عالم کے چہرے کو دیکھنا۔ دار قطنی فی

کلام:...... ضعیف الجامع ۲۸۵۴۔

۴۳۴۹۵...... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کسی نیکی کو ہرگز حقیر نہ سمجھنا، اگرچہ تم اپنے ڈول کا پانی، پانی طلب کرنے والے کے برتن میں انڈیل دو اور اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو، اور شلوار لٹکانے سے بچنا کیونکہ شلوار و تہبند لٹکا کر چلنا تکبر میں شامل ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا، جب کوئی شخص تمہیں کسی ایسی بات کی عار دلائے اور برا بھلا کہے جو تجھ میں ہو، تو اسے کسی ایسے کام کی عار نہ دلانا جو اس میں موجود ہو، اسے چھوڑ اس کا وبال اسی پر ہوگا اور اس کا اجر تمہیں ملے گا اور کسی کو ہرگز گالی نہ دینا۔

الطیالسی، ترمذی، بیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن سلیم الھجیمی

۴۳۴۹۶...... ہرگز کسی کو گالی نہ دینا، اور ہرگز کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا، اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے، کیونکہ یہ بھی نیکی ہے اور آدھی پنڈلی تک اپنا تہبند اٹھا کر رکھنا اگر یہ نہ چاہو تو ٹخنوں تک اور ازار کو گھسیٹنے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر ہے اور تکبر اللہ تعالیٰ کو نہیں بھاتا، اگر کسی آدمی کو تمہارے بارے میں کوئی بات معلوم ہے جو تجھ میں ہو اور وہ تمہیں برا بھلا کہے اور عار دلائے تو تم اسے عار نہ دلانا اگرچہ تمہیں اس کی بات معلوم ہو کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ ابو داؤد عن جابر بن سلیم

۴۳۴۹۷...... ابو ہریرہ پرہیزگار بنو سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تقسیم کر دیا ہے اس پر راضی رہنا

سب سے زیادہ بے احتیاج ہوجاؤ گے اور مسلمانوں کے لئے وہی پسند کرنا جو تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے وہی ناپسند کرنا جو تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہو تو تم (حقیقت میں) مؤمن بن جاؤ گے، اور جس کسی کا پڑوس اختیار کرو تو اچھا برتاؤ کرو تم مسلمان کہلاؤ گے، زیادہ ہنسنے سے بچنا، کیونکہ زیادہ ہنسی دل کی خرابی ہے۔ابن ماجة عن ابی هريرة

۴۳۴۹۸..... پرہیزگار بنو سب سے زیادہ عبادت گزار ہوجاؤ گے، تھوڑے پر صبر کرو لوگوں میں سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مؤمن بن جاؤ گے، جس کا پڑوس اختیار کرو احسان کرو مسلمان بن جاؤ گے، کم ہنسا کرو کیونکہ کثرت سے ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے۔الخرائطي في مكارم الاخلاق، بيهقي عن واثلة وابی هريرة

۴۳۴۹۹..... ہر چیز کی ایک جڑ ہوتی ہے اور ایمان کی جڑ تقویٰ ہے اور ہر چیز کی شاخ ہوتی ہے اور ایمان کی شاخ صبر ہے اور ہر چیز کا ایک اونچا حصہ ہوتا ہے اور اس امت کا بلند حصہ میرا چچا عباس ہے اور ہر چیز کا ایک فرزند ہوتا ہے اور اس امت کا فرزند حسن اور حسین ہیں ہر چیز کا بازو ہوتا ہے اور اس امت کا بازو علی بن ابی طالب ہے۔ابن عساکر

۴۳۵۰۰..... حرام چیزوں سے بچو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تقسیم کردیا ہے اس پر راضی ہوجاؤ تو سب سے زیادہ مال دار ہوجاؤ گے، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو مؤمن ہوجاؤ گے، اور جو اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو مسلمان کہلاؤ گے، زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔مسند احمد، ترمذی، بيهقي عن ابی هريرة

۴۳۵۰۱..... سلام پھیلایا کر، کھانا کھلایا کر اور اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کیا کر جیسے قوم کے کسی باوقار شخص سے حیا کرتے ہو۔تمہارے اخلاق اچھے ہوں، جب کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو نیکی کرلیا کرو کیونکہ نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں۔طبرانی فی الکبير عن ابی امامة

۴۳۵۰۲..... آگاہ رہو! دنیا میں بہت سے کھانے والے ناز و نعمت میں رہنے والے قیامت کے روز بھوکے اور ننگے ہوں گے، آگاہ رہو! دنیا میں بہت سے بھوکے ننگے قیامت کے روز کھانے والے اور نرم لباس پہننے والے ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنی عزت کرنے والے اس کی توہین کرنے والے ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنے نفس کی توہین کرنے والے اس کی عزت کرنے والے ہوں گے، آگاہ رہو! بہت سے لوگ ان چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی ہیں ان میں گھسے رہتے اور عیش عشرت کرتے رہتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کچھ بھی نہیں، خبردار! جنت کا عمل سخت اونچی جگہ ہے اور جہنم کا (عمل) نرم اور پسندیدہ ہے، خبردار! ایک گھڑی کی خواہش لمبے عرصے کا غم دے دیتی ہے۔

ابن سعد، بيهقي عن ابی البجير

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۸۱۔

۴۳۵۰۳..... میں تمہیں ظاہر و پوشیدگی میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور جب کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو نیکی کرلیا کرو، کسی سے ہرگز کوئی چیز نہ مانگنا، اور نہ کبھی کسی کی امانت رکھنا، اور نہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا۔مسند احمد عن ابی ذر

۴۳۵۰۴..... کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں جنت میں داخل کرے! تلوار چلانا، مہمان کو کھانا کھلانا، نماز کے اوقات کا اہتمام کرنا، اور سرد رات میں مکمل وضو کرنا، اور باوجود کھانے کی خواہش کے اسے کھلا دینا۔ابن عساکر عن ابی هريرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۵۳۔

۴۳۵۰۵..... کیا تمہیں تمہارے جنتی مرد نہ بتاؤں؟ نبی، شہید، صدیق، بچہ جنت میں ہے وہ شخص جو اپنے بھائی کی شہر کے کونے میں ملاقات کرتا ہے جنت میں ہے کیا تمہیں تمہاری جنتی عورتیں نہ بتاؤں؟ زیادہ محبت کرنے اور زیادہ بچے جننے والی جب تو اس پر ظلم کرے تو وہ کہے: میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے جب تک تو راضی نہیں ہوجاتا میں ایک لقمہ نہیں چکھوں گی۔

دارقطني في الافراد، طبرانی فی الکبير عن کعب بن عجرة معا

پنج گوشی ترغیب.....از اکمال

۴۳۵۰۶..... اللہ کے لئے ایسے عمل کر گویا اسے دیکھ رہے ہو، اگر دیکھ نہیں رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اپنے اعضاء وضو مکمل دھونا، جب مسجد میں آ ؤ تو موت کو یاد کرو، کیونکہ آدمی جب موت کو یاد کرتا ہے تو اس کی نماز اچھی ہوتی ہے اور اس شخص کی طرح نماز پڑھنا جسے گمان ہے کہ یہ اس کی آخری نماز ہے اور ہر ایسے کام سے بچنا جس سے معذرت کرنا پڑے۔ الدیلمی عن انس

۴۳۵۰۷ اللہ تعالیٰ فیاض ہے اور فیاضی کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق پسند کرتا ہے جب کہ برے اخلاق سے نفرت کرتا ہے تین آدمیوں کی عزت کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی عزت ہے۔ بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا، ایسے صاحب قرآن کی عزت جو قرآن سے غفلت کرتا ہے اور نہ اس میں غلو سے کام لیتا ہے اور عادل بادشاہ۔ هناد والخرائطی فی مکام الاخلاق عن طلحة بن عبید اللہ بن کریز مرسلاً

کلام:..... اللآ لی ج ۲ ص ۱۵۲۔ ۱۵۳۔

۴۳۵۰۸... جنت میں کچھ کمرے ایسے ہیں کہ جب ان کے مکین ان میں ہوں گے تو انہیں باہر کی چیزیں دکھائی دیں گی اور جب باہر نکلیں گے تو اندر کی چیزیں نظر آئیں گی، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کمرے کس کے لئے ہوں گے؟ فرمایا: جس نے شیریں گفتگو کی، مسلسل روزے رکھے اور کھانا کھلایا، سلام پھیلایا، اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے تھے نماز پڑھی۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! شیریں کلام کیا ہے؟ فرمایا: "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر وللہ الحمد" یہ کلمات قیامت کے روز اس حال میں آئیں گے کہ ان کے آگے پیچھے دائیں فرشتے ہوں گے، عرض کیا گیا: لگا تار روزوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: رمضان پائے تو اس کے روزے رکھے پھر رمضان پائے تو اس کے روزے رکھے۔ کسی نے عرض کیا: کھانا کھلانا کیا ہے؟ فرمایا: جو چیز اہل وعیال کی ضرورت ہو انہیں کھلاؤ، کسی نے عرض کیا: سلام پھیلانا کیا ہے؟ فرمایا: تمہارا اپنے بھائی سے مصافحہ کرنا اور سلام کہنا۔ کسی نے عرض کیا: رات کے وقت نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھنا اور یہود ونصاریٰ سو رہے ہوں۔ الخطیب عن ابن عباس

۴۳۵۰۹... جنت میں کچھ کمرے ایسے ہیں جس سے باہر کے لوگ اندر کے لوگوں کو دیکھیں گے، اور اندر کے لوگ باہر کے لوگوں کو دیکھیں گے وہ ان لوگوں کے لئے ہیں جنہوں نے شیریں کلام کیا، سلام پھیلایا اور جب لوگ سو رہے تھے نماز پڑھی۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۴۳۵۱۰ واہ واہ، پانچ چیزیں جس نے ان کا یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی جنت میں جائے گا۔ اللہ وآخرت پر ایمان، جنت ودوزخ پر ایمان مرنے کے بعد جی اٹھنے اور حساب پر ایمان رکھنا۔ مسند احمد عن مولی رسول اللہ ﷺ ورجالہ ثقات

۴۳۵۱۱ واہ واہ، پانچ چیزیں! میزان کو کس قدر وزنی کرنے والی ہیں۔ سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر، نیک لڑکا جو مرجائے اور اس کا والد ثواب کی امید کرے، اور پانچ چیزوں پر جس نے یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس کے لئے جنت واجب ہے۔ جس نے لاالہ الااللہ اور محمد عبدہ ورسولہ کی گواہی دی موت وحساب کا یقین رکھا اور جنت وجہنم کا یقین کیا۔

ابن ابی شیبة مسند احمد عن ابی سلام عن رجل من الصحابة

۴۳۵۱۲ واہ واہ پانچ چیزیں کیا ہی شاندار ہیں! اور کس قدر میزان کو وزنی کرنے والی ہیں۔ سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر، نیک بچہ جو مسلمان آدمی کا ہو فوت ہو تو اس کا والد صبر سے کام لے۔

رزین، طبرانی فی الاوسط وتمام، ابن عساکر سعید بن منصور عن ثوبان، ابن سعد، نسائی، ابو یعلی، ابن حبان والبغوی والباوردی، حاکم طبرانی، ابونعیم، بیہقی عن ابی سلمی راعی رسول اللہ ﷺ واسمہ حریث مسند احمد، عن مولی رسول اللہ ﷺ، ابو داؤد طیاسی۔ مسنداحمد والرویانی، سعید بن منصور عن ابی امامة، ابن ابی شیبہ، عن ابی الدرداء، مرفوعاً

۴۳۵۱۳..... پانچ چیزیں ایمان کے ساتھ جو شخص قیامت کے روز لائے گا جنت میں جائے گا۔ جس نے پانچ نمازوں کی، وضو، رکوع وسجود اور ان کے اوقات کی حفاظت کی، رمضان کے روزے رکھے، اگر قدرت ہوئی تو حج بیت اللہ کیا، اپنے مال سے بخوشی زکوۃ ادا کی، امانت کی ادائیگی کی۔ کسی نے عرض کیا: اللہ کے نبی! امانت کی ادائیگی کیا ہے؟ فرمایا: غسل جنابت اگر چہ انسان اس کے علاوہ اپنے دین کی کسی چیز کی حفاظت نہ کر سکے۔

محمد بن نصر، ابن جرير، طبراني في الكبير، نسائي عن ابي الدرداء وحسن

۴۳۵۱۴..... جس نے دن میں پانچ کام کرلئے اللہ تعالیٰ اسے جنتی لکھے گا۔ جمعہ کا روزہ، جمعہ کے لئے جانا، مریض کی عیادت، جنازہ میں حاضری اور گردن (جو غلامی میں جکڑی ہوا ہے) آزاد کرنا۔ ابويعلى، ابن حبان، سعيد بن مصور عن ابي سعيد

۴۳۵۱۵..... جس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، رمضان کے روزے رکھے مہمان کی ضیافت کی وہ جنت میں جائے گا۔

طبراني، بيهقي عن ابن عباس وضعف

اللہ کے لئے سوال کرنے کی رعایت

۴۳۵۱۶..... جو تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا سوال کرے اسے پناہ دو، اور جو تم سے اللہ کے نام مانگے اسے دو، اور جو تم سے اللہ کے نام پناہ مانگے اسے پناہ دو، اور جو تمہیں بلائے اسے جواب دو (اس کی دعوت قبول کرو) جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اسے اس کا بدلہ دو، اگر بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے لئے (جزاک اللہ کہہ کر) دعا کر دیا کرو یہاں تک کہ تمہیں اندازہ ہو جائے کہ تم نے بدلہ دے دیا۔ ابو داؤد طيالسي، مسند احمد ابو داؤد سجستاني، نسائي والحكيم، طبراني في الكبير، بيهقي، حلية الاولياء، حاكم، بيهقي وابن جرير في تهذيبه عن ابن عمر

۴۳۵۱۷..... جس نے اپنی رضامندی عام کی اپنے غصہ کو روکا، اپنی نیکی پھیلائی، اپنی امانت ادا کی اور صلہ رحمی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے نور میں ہوگا۔

ابن ابي الدنيا في ذم الغضب عن الحسن، الديلمي عن عبدالله بن الحسن بن الحسن عن ابيه عن جده علي

۴۳۵۱۸..... جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے، اور جس نے بیمار کی عیادت کی وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے جو صبح یا شام مسجد گیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے جو اپنے گھر بیٹھا رہا اور کسی کی برائی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے اور جو امیر کی امداد کے لئے اس کے پاس گیا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ الروياني، طبراني، ابن حبان، حاكم، بيهقي عن معاذ

۴۳۵۱۹..... جو کسی مسلمان کے نکاح میں حاضر ہوا گویا اس نے ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھا، اور ایک دن سات سو گنا کا ہے۔ اور کسی مسلمان کے رشتہ میں حاضر ہوا گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور ایک دن سات سو گنا کا ہے، اور جس نے کسی بیمار کی عیادت کی گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور دن سات سو گنا کا ہے، اور جس نے جمعہ کے روز غسل کیا تو گویا اس نے اللہ کی راہ میں روزہ رکھا اور ایک دن سات سو گنا کا ہے۔

الازدي في الضعفاء، ابوالبركات ابن السقطي في معجمه وابو الشيخ، ابن النجار عن ابن عمر

۴۳۵۲۰..... جس نے نماز جمعہ پڑھی اور جمعہ کا روزہ رکھا، کسی بیمار کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ طبراني في الكبير، ابو سعيد السمان في مشيخته عن ابي امامة

۴۳۵۲۱..... جسے جمعہ کے روزے کی توفیق ملی، اس نے کسی بیمار کی عیادت کی، کسی جنازے میں حاضر ہوا اور صدقہ کیا اور کوئی آزاد کرایا تو اس کے لئے اس دن انشاء اللہ تعالیٰ جنت واجب ہے۔ ابويعلى، بيهقي عن سعيد

۴۳۵۲۲..... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرتے رہنا، زکوۃ دیتے رہنا مسلمان کی خیر خواہی کرنا اور مشرک سے دور رہنا۔

ابن سعد عن جرير

۴۳۵۲۳..... بندہ اس وقت تک ایمان کی واضح حقیقت کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی، ظلم کرنے والے کو معاف، برا بھلا کہنے والے کو درگزر اور برائی سے پیش آنے والے سے نیکی کا برتاؤ نہ کرے۔ ابو الشيخ عن ابي هريرة

۴۳۵۲۴..... اے انسان! تیرے لئے وہ ہے جس کی تو نیت کرے، اور تیرے لئے وبال وہ ہے جو تو نے کمایا، اور تیرے لئے وہ (اجر) ہے جس کی تو نے امید رکھی اور صبر کیا، اور جس سے تجھے محبت ہے اس کے لئے ساتھ ہے اور جو جس انداز عمل پر مرا وہ انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا۔

ابن عساکر عن ابی امامة

اللہ کے لئے محبت اللہ کے لئے بغض

۴۳۵۲۵..... ابن مسعود! تمہیں پتہ ہے کہ ایمان کی کون سی کڑی سب سے مضبوط ہے؟ ایمان کی سب سے وہ کڑی مضبوط ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی خاطر دوستی ہو، اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور بغض ہو۔ ابن مسعود! کیا تمہیں علم ہے کہ کون سا مؤمن افضل ترین ہے؟ وہ شخص سب سے افضل ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو جب دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

ابن مسعود! جانتے ہو کہ کون سا مؤمن تمام لوگوں میں سے زیادہ علم والا ہے، وہ جب لوگ اختلاف کریں تو اسے حق سب سے زیادہ سجھائی دے اگر چہ اس کے عمل میں کوتاہی ہو، اگر چہ وہ اپنی سرین کے بل گھسٹتا ہو، ابن مسعود! جانتے ہو کہ بنی اسرائیل میں (۷۲) بہتر فرقے بنے صرف تین فرقوں نے نجات پائی باقی ہلاک ہو گئے۔ ایک فرقہ بادشاہوں اور طاقت وروں میں ٹھہرا جس نے انہیں دین عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت دی، انہیں پکڑ کر قتل کیا گیا، آروں سے چیرا گیا، آگ میں جلایا گیا انہوں نے صبر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے، پھر دوسرا گروہ اٹھا ان میں قوت وطاقت نہ تھی اور نہ وہ عدل وانصاف قائم رکھ سکتے تھے وہ پہاڑوں میں جا بسے وہاں عبادت ورہبانیت میں مشغول ہو گئے انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا: اور وہ رہبانیت جسے انہوں نے ایجاد کر لیا ہم نے ان پر فرض نہیں کی، رہبانیت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ایجاد کی، پھر انہوں نے اس کی حفاظت نہ کی تو ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اجر دیا، یہ وہی لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی ''اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں'' جو مجھ پر ایمان لائے اور نہ میری تصدیق کی، تو انہوں نے جیسا رہبانیت کا حق تھا اس کی رعایت نہیں کی، انہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فاسق قرار دیا۔

عبد بن حمید والحکیم ابویعلی، طبرانی، حاکم، بیهقی عن ابن مسعود

۴۳۵۲۶..... خباب! اگر تم نے پانچ کام کر لئے تو مجھے دیکھو گے: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اگر چہ تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں، تمہیں آگ میں جلا دیا جائے، اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھنا اور اس کا علم رکھنا کہ جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ تم سے ٹل گئی، اور شراب نہ پینا کیونکہ اس کا گناہ دوسرے گناہوں کو پیدا کرتا ہے جیسے درخت اپنی شاخوں کی بدولت درختوں سے اونچا ہو جاتا ہے اور اپنے والدین سے اچھا سلوک کرتے رہنا اگر چہ وہ تمہیں دنیا کی ہر چیز خرچ کرنے کا حکم دیں اور جماعت کی رسی کو مضبوط تھامنا، کیونکہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست (رحمت) ہوتا ہے، خباب! اگر تم نے مجھے قیامت کے روز دیکھا تو مجھ سے جدا نہیں ہو گے۔ طبرانی فی الکبیر عن خباب

۴۳۵۲۷..... عمران! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتے اور روک رکھنے کو ناپسند کرتے ہیں، لہٰذا خرچ کرو اور کھلاؤ، تھیلی کو مضبوطی سے باندھ کر نہ رکھو ورنہ تمہیں تلاش کرنے میں دشواری ہوگی، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ شبہات کے وقت تلاش کی نظر کو پسند کرتا ہے، اور شہوات کے پیش آنے کے وقت پوری عقل کو پسند کرتے ہیں، اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں چاہے وہ کچھ کھجوروں کی ہو اور بہادری کو چاہتے ہیں چاہے سانپ بچھو کو مارنے کی صورت میں ہو۔ ابن عساکر عن عمران بن حصین

۴۳۵۲۸..... ایمان بغیر تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے، اور جب تک آپس میں محبت نہیں رکھو گے ایمان والے نہیں بنو گے، کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جسے کرنے سے آپس میں تم محبت کرنے لگو، آپس میں سلام پھیلایا کرو، عشاء اور فجر کی نماز منافقین کے لئے بڑی بوجھل ہیں، اگر انہیں ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو گھٹنوں کے بل بھی ان میں شامل ہو جائیں، بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری میں دیا جائے، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جن کی ذمہ داری تم پر ہے ان سے (خرچ) شروع کرو تمہاری والد، تمہارے والدہ، تمہاری بہن، بھائی اور قریبی قریبی

رشتہ دار۔حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

۴۳۵۲۹..... جسے پانچ چیزوں کا الہام ہوا..... جسے دعا کا الہام ہوا۔ضیاء عن انس

چھٹی فصل ..... شش گوشی ترغیب

۴۳۵۳۰..... مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔نماز، زکوۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ اور زبان۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۱۳۸۔

۴۳۵۳۱..... مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو وفا کرو، امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہیں نیچی رکھو، اپنے ہاتھوں کو (دوسروں کو تکلیف دینے سے) روک کر رکھو۔

مسند احمد، حاکم بن حبان، بیھقی عن عبادۃ بن الصامت

۴۳۵۳۲..... میری طرف سے چھ چیزیں قبول کرلو میں تمہاری طرف سے جنت قبول کرلوں گا۔جب تم میں کا، کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ نہ توڑے، جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے، اپنی نگاہیں نیچی رکھو، اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔حاکم، بیھقی عن انس

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۷۳۔

۴۳۵۳۳..... مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔اپنی میراث کے وقت ظلم نہ کرو، لوگوں کو اپنے آپ سے انصاف دلاؤ، دشمن سے جنگ کے وقت بزدل نہ بنو، غنیمتوں میں خیانت نہ کرو، اپنے ظالم کو اپنے مظلوم سے روکو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۸۹۶۔

۴۳۵۳۴..... مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، جب امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے، جب وعدہ کرے تو وعدہ نہ توڑے، اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو، اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

البغوی، طبرانی، عن ابی امامۃ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۳۔

۴۳۵۳۵..... چھ خصلتیں بھلائی کا حصہ ہیں۔اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے تلوار (ہتھیار) سے جہاد کرنا، گرمی میں روزہ رکھنا، مصیبت کے وقت اچھے طریقے سے صبر کرنا، حق پر ثابت کے سامنے جھگڑا چھوڑ دینا، ابر آلودگی کے روز جلدی نماز پڑھنا، اور سردی کے ایام میں اچھے انداز سے وضو کرنا۔

بیھقی عن ابی مالک الاشعری

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۴۳، الکشف الالٰہی ۴۳۹۔

۴۳۵۳۶..... چھ خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان میں سے کسی ایک میں فوت ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔وہ شخص جو جہاد کے لئے نکلا اگر فوت ہوگیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جو کسی جنازے کے پیچھے چلا، اگر فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر نماز کے لئے مسجد کا رخ کیا، راستہ میں فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے وہ شخص جو اپنے گھر میں ہے کسی مسلمان کی غیبت نہیں کرتا، نہ کسی سے ناراض ہوتا نہ ضرر پہنچاتا ہے پھر وہ فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشۃ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۸۲۹۔

چھ مخصوص عبادات

۴۳۵۳۷......جو شخص چھ چیزوں میں سے ایک بھی لے کر آیا اس کے لئے قیامت کے روز وعدہ ہوگا ہر ایک ان میں سے کہے گی: کہ اس کا مجھ پر عمل تھا۔ نماز زکوٰۃ، حج، روزہ، امانت کی ادائیگی اور صلہ رحمی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

کلام:......ضعیف الجامع ۳۳۴۵، الضعیفة ۲۴۴۶۔

۴۳۵۳۸......جس میں چھ چیزیں ہوئیں وہ برحق مؤمن ہے۔ مکمل وضو کرنا، اور سخت بارش کے روز مسجد کی طرف جلدی جانا، سخت گرمی میں بکثرت روزے رکھنا، اور دشمنوں کو تلوار سے مارنا، مصیبت پر صبر کرنا، اور اگرچہ تو حق پر ہو جھگڑا نہ کرنا۔ فردوس عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۳۳۴۶۔

۴۳۵۳۹......چھ جگہوں میں مؤمن اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہو، جامع مسجد میں، بیمار کے پاس، جنازے میں اپنے گھر میں یا عادل بادشاہ کے پاس جس کی مدد و عزت کے لئے جائے۔ البزار، طبرانی عن ابن عمرو

۴۳۵۴۰......اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، واجب کو روکنا اور ناحق کو لینا حرام کیا ہے اور فضول بات کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا ناپسند کیا ہے۔ بیہقی عن المغیرہ بن شعبة

۴۳۵۴۱......سب سے بڑا چور وہ ہے جو حاکم کی زبانی چوری کرے، (یعنی اس کی چغلی کھائے) اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جس نے کسی کا مال ناحق ہتھیالیا، اور بیمار کی عیادت کرنا نیکی ہے اور مکمل عیادت یہ ہے کہ تم بیمار پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھو تمہارا کیا حال ہے؟ سب سے افضل سفارش یہ ہے تم دو آدمیوں کے درمیان نکاح کے لئے سفارش کرو اور دو شخص آپس میں اکٹھے ہو جائیں، اور شلوار سے پہلے قمیص پہننا انبیاء کا لباس ہے، چھینک کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ طبرانی عن ابی رهم السمعی

کلام:......ضعیف الجامع ۱۹۸۶۔

۴۳۵۴۲......انصاف بہتر ہے لیکن امراء میں بہت ہی بہتر ہے، سخاوت بہتر ہے لیکن مالداروں میں بہت ہی بہتر ہے، تقویٰ بہتر ہے لیکن علما میں بہترین ہے، صبر بہتر ہے لیکن فقراء میں بہترین ہے تو بہ اچھی ہے لیکن نوجوانوں میں بہت اچھی ہے حیا بہتر ہے لیکن عورتوں میں بہترین ہے۔

فردوس عن علی

کلام:......ضعیف الجامع ۳۸۵۶، کشف الخفاء ۱۷۱۶۔

۴۳۵۴۳......اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو، حج و عمرہ کرو، رمضان کے روزے رکھو، اور دیکھو تم لوگوں کے برتاؤ کو پسند کرو کہ تمہارے ساتھ کریں تو وہی کرو اور جوان کا برتاؤ تمہیں برا لگے تو اسے چھوڑ دو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی هریرة

۴۳۵۴۴......آج کی رات میں نے اپنے رب کو انتہائی حسین صورت میں دیکھا فرمایا: اے محمد (ﷺ) جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے تھے؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ دیا جس کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی، تو مجھ زمین و آسمان کی چیزیں نظر آنے لگیں، فرمایا: محمد! (ﷺ) جانتے ہو ملأ اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، کفارات اور درجات کے بارے میں، کفارات: نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، اور جماعتوں کی طرف پیدل جانا، سختیوں (سردی) میں پورا وضو کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد تم نے سچ کہا؟ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کی زندگی جیے گا، بھلائی پر مرے گا اور اپنے گناہوں سے یوں نکلے گا جیسا آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنا ہے۔

فرمایا: محمد! جب تم نماز پڑھ لوتو کہا کرو: اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے کاموں ناشائستہ باتوں کو چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ میری مغفرت فرمائیں مجھ پر رحم کریں، اور میری توبہ قبول کریں، اور جب اپنے بندوں کو آزمانا چاہیں تو مجھے بغیر آزمائے اپنے پاس اٹھالینا، اور درجات، سلام پھیلانا، کھانا کھلانا، جب لوگ سورہے ہوں نماز پڑھنا۔ عبدالرزاق، مسند احمد، عبد بن حمید، ترمذی عن ابن عباس

۴۳۵۴۵ میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ مجھے آج صبح تمہارے پاس آنے میں کیوں تاخیر ہوگئی، میں نے وضو کیا اور جتنا میرے مقدر میں نماز پڑھنا تھا میں نے پڑھی، نماز کے دوران مجھے اونگھ آگئی یہاں تک کہ میری طبیعت بوجھل ہونا شروع ہوگئی، اچانک میں نے اپنے رب کو انتہائی اچھی صورت میں دیکھا، فرمایا: محمد! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں میرے رب! فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: مجھے علم نہیں، آپ نے یہ بات تین بار دہرائی، میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ دیا جس کی ٹھنڈک میں نے محسوس کی، میرے سامنے ہر چیز واضح ہوگئی اور میں نے پہچان لیا، فرمایا: محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں، فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کفاروں میں، فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: نیکی کے کاموں کے لئے پیدل چلنا، اور نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا، کھانا کھلانا، نرمی سے بات کرنا اور لوگ سورہے ہوں تو نماز پڑھنا، فرمایا: سوال کرو، میں نے عرض کیا: اے اللہ میں تجھ سے نیکی کے کاموں، ناشائستہ کاموں کو چھوڑنے مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں، آپ میری مغفرت فرمائیں، مجھ پر رحم کریں، اور جب کسی قوم کو آزمانا چاہیں تو مجھے بغیر آزمائے اٹھالینا، میں آپ کی، آپ سے محبت کرنے والے کی اور ہر ایسے عمل کی محبت سوال کرتا ہوں جو مجھے آپ کی محبت کے قریب کردے، یہ برحق ہے اسے پڑھ لو اور پھر سیکھ لو۔ ترمذی، حاکم عن معاذ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۶۴۳۔

شش گوشی ترغیب......از اکمال

۴۳۵۴۶ جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرے سچ بولے، وعدہ کرے تو پورا کرے، امانت رکھی جائے تو ادا کرے، اپنی نظر کی حفاظت کرے، شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے ہاتھ کو روک کر رکھے۔

عبدالرزاق بیھقی عن الزبیر موسلا

۴۳۵۴۷ ...جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں، دشمن سے بزدلی نہ کرنا، اپنے لشکر سے بغاوت نہ کرنا، لوگوں کو انصاف دلانا، اور اپنے ظالم واپنے مظلوم سے روکنا، اور اپنی میراث کی تقسیم میں ظلم نہ کرنا، اور اپنے رب کی رحمت کے دعوے میں گناہ نہ کرنا، جب تم نے ایسا کرلیا تو جنت میں جاؤ گے۔ الدیلمی عن ابی امامة

۴۳۵۴۸ ...جس نے اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ اس نے چھ باتوں پر عمل نہیں کیا وہ جنت میں جائے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا، نہ چوری کی، نہ زنا کیا، نہ کسی پاک دامن عورت پر تہمت (زنا) لگائی اور نہ حکمران کی نافرمانی کی، خاموش رہا یا گفتگو کی تو حق کہا۔ بیھقی والخرائطی فی مساوی الاخلاق، ابن عساکر عن ابی ھریرة

۴۳۵۴۹... موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے چھ باتوں کے بارے میں پوچھا جن کے متعلق ان کا گمان تھا کہ وہ ان کے ساتھ خاص ہیں اور ساتویں چیز موسیٰ علیہ السلام کو پسند نہ تھی، عرض کیا: اے میرے رب! آپ کا کون سا بندہ زیادہ پرہیزگار ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اور بھولے نہیں، عرض کیا۔ آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟ فرمایا: جو ہدایت کی پیروی کرے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والا ہے؟ فرمایا: جو بندوں کے لئے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے، عرض کیا آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ علم والا ہے؟ فرمایا: وہ عالم جو علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا، وہ لوگوں کے لئے کو اپنے علم کے ساتھ جمع کرتا رہتا ہے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ عزت مند ہے؟ فرمایا۔ وہ جسے جب قدرت ہو تو معاف کردے، عرض کیا: آپ کا کون سا بندہ سب سے زیادہ مالدار

ہے؟فرمایا: جسے جو ملے اس پر راضی رہے،عرض کیا: آپ کا کون سابندہ زیادہ محتاج ہے؟ فرمایا: مسافر، پھر رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں فرمایا: مال کی وجہ سے مال داری نہیں، مالداری تو دل کی مالداری ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اس کے دل میں مالداری پیدا فرمادیتے ہیں اس کے دل کو متقی بنادیتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو محتاجی اس کا مقصد بنادیتے ہیں۔

الرویانی وابوبکر بن المقری فی فوائدہ وابن لال وابن عساکر عن ابی ھریرۃ وروی البیھقی بعضہ

۴۳۵۵۰ جس میں چھ باتیں ہوئیں وہ یقیناً مؤمن ہے: مکمل وضو کرنا، سخت بارش کے روز نماز کے لئے جلدی جانا، سخت گرمی میں زیادہ روزے رکھنا، اور دشمنوں سے تلوار کے ذریعہ جہاد کرنا، اور مصیبت پر صبر کرنا، اور باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کرنا۔ الدیلمی عن ابی سعید

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۴۶۔

لوگوں کے مراتب سے عبادات کے مراتب

۴۳۵۵۱ چھ چیزیں اچھی ہیں لیکن چھ قسم کے لوگوں میں بہت ہی اچھی ہیں: انصاف اچھا ہے لیکن امراء میں بہت ہی اچھا ہے سخاوت بہتر ہے لیکن اغنیاء میں بہترین ہے تقویٰ اچھا ہے لیکن علماء میں بہت ہی اچھا ہے، صبر بہتر ہے لیکن فقراء میں بہترین ہے توبہ اچھی ہے لیکن نوجوانوں میں بے حد اچھی ہے، حیاء بہتر ہے لیکن عورتوں میں بہترین ہے۔ الدیلمی عن علی

۴۳۵۵۲..... جو مسلمان ان خصلتوں میں کوئی ایک اللہ تعالیٰ کے ہاں کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے تو قیامت کے روز وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کرکے چھوڑے گی۔ (ابن حبان والرویانی، طبرانی، بیہقی، سعید بن منصور عن ابی ذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بندے کو جہنم سے کیا چیز نجات دلائے گی؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، میں نے عرض کیا: ایمان کے ساتھ عمل بھی ہونا چاہئے؟ فرمایا: تھوڑا بہت خرچ کرے جو اسے اللہ تعالیٰ دے، میں نے عرض کیا: اگر وہ فقیر ہو اور اس کے پاس تھوڑا بہت دینے کے لئے نہ ہو تو؟ فرمایا: نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے، میں نے عرض کیا: اگر وہ اچھے طریقہ سے نہ بول سکتا ہو کہ نیکی کا حکم دے یا برائی سے روکے؟ فرمایا: کسی جاہل کے ساتھ نیکی کردے، میں نے عرض کیا: اگر وہ خود جاہل ہو کسی کے ساتھ احسان نہیں کرسکتا؟ فرمایا: کسی مغلوب کی مدد کردے، میں نے عرض کیا: اگر وہ کمزور ہو کسی مغلوب کی مدد نہ کرسکتا ہو؟ فرمایا: کیا تم اپنے ساتھی میں کوئی نیکی نہیں چھوڑنا چاہتے، لوگوں سے اذیت وتکلیف کو دور کردے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب وہ یہ کام کرلے گا تو جنت میں جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۳۵۵۳..... جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فالتو خرچ کیا تو سات سوگنا دوگنا ہے اور جس نے اپنے آپ پر یا اہل وعیال پر خرچ کیا یا بیمار کی عیادت کی، یا راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادی یا صدقہ کیا تو وہ ایک نیکی دس کے بدلہ ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے، جسے اللہ تعالیٰ نے کسی بدنی تکلیف میں مبتلا کیا تو وہ اس کے گناہوں کی جھاڑن ہے۔ ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ابن منیع والدارمی،

ابویعلی والشاشی وابن خزیمہ، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان، بیھقی، سعید بن منصور عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۴۳۵۵۴ تم اس وقت مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک لوگ تمہاری زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہیں ہوجاتے، اور اس وقت تک عالم نہیں ہو جب تک علم پر عمل نہ کرو، اور جب تک پرہیزگار نہیں بن جاتے تب تک عبادت گزار نہیں ہو، اور اس وقت تک دنیا سے بے رغبت نہیں ہو (جب تک) زیادہ خاموش رہو، اکثر غور وفکر کرو اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسی سے دل (مردہ) خراب ہوجاتا ہے۔

العسکری فی الامثال عن ابن مسعود وسندہ ضعیف

۴۳۵۵۵..... معاذ! میں تمہیں مہربان بھائی کی طرح نصیحت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، بیمار کی عیادت کیا کرو، بیواؤں اور کمزوروں کی ضروریات پوری کرنے میں لگے رہا کرو، فقراء اور مساکین کے ساتھ بیٹھا کرو، لوگوں کو اپنے آپ سے انصاف دلایا کرو، حق بات

کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کے بارے کسی کی پرواہ نہ کرنا۔حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

۴۳۵۵۶..... میرے رب نے مجھ سے فرمایا: محمد! جانتے ہو ملاء اعلیٰ والے کس بارے میں جھگڑ رہے تھے۔

ابن خزیمۃ عن ثوبان، قلت الحدیث بطولہ مذکور فی منھج العال فی الترغیب السداسی

ساتویں فصل.....سات پہلو احادیث

۴۳۵۵۷..... علم مؤمن کا دوست ہے عقل اس کی رہبر ہے عمل اس کا سہارا ہے، بردباری اس کا وزیر ہے صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے نرمی اس کا والد ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے۔بیھقی عن الحسن مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۸۱۴، الضعیفہ ۲۳۷۹۔

۴۳۵۵۸..... کیا تجھے ایسی باتیں نہ سکھاؤں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے، علم حاصل کرو کیونکہ علم مؤمن کا دوست ہے بردباری اس کا وزیر عقل اس کی رہنما، عمل اس کا آسرا نرمی اس کا والد مہربانی اس کا بھائی اور صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے۔الحکیم عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۶۸۔

۴۳۵۵۹..... علم حاصل کرو کیونکہ علم مؤمن کا دوست ہے بردباری اس کا وزیر، عقل اس کی رہبر، عمل اس کا سہارا ہے نرمی اس کا باپ مہربانی اس کا بھائی صبر اس کے لشکر کا گورنر ہے۔الحکیم عن ابن عباس

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۷۴۳۔

کسی پریشان حال کی پریشانی دور کرنا

۴۳۵۶۰..... جس نے دنیا کی کوئی پریشانی کسی مؤمن سے دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کرے گا، جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا وآخرت میں اس کی سہولت پیدا کرے گا، جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ رہتی ہے اور جس نے علم کے حصول کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کرے گا، اللہ تعالیٰ کے جس کے گھر میں کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت اور آپس میں اس کی دہرائی کریں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی اور انہیں رحمت گھیر لیتی اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے پاس والے فرشتوں کے ہاں ان کا ذکر کرتا ہے جسے اس کا عمل پیچھے چھوڑ دے اسے اس کا نسب جلدی نہیں پہنچائے گا۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۳۵۶۱..... سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، عادل بادشاہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان، وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے یہاں تک کہ مسجد میں واپس لوٹ آئے، اور وہ دو شخص جن کی محبت وجدائی محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو اور وہ شخص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو (خوف ومحبت سے) یاد کیا تو اس کے آنسو بہہ پڑے، اور وہ شخص جسے کسی باوقار وباجمال عورت نے (گناہ کی) دعوت دی ہو اور وہ کہہ دے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور وہ شخص جس نے ایسا خفیہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں کہ اس کے دائیں نے کیا خرچ کیا۔

مالک، ترمذی عن ابی ھریرۃ وابی سعید، مسند احمد، بخاری، نسائی عن ابی ھریرۃ مسلم عن ابی ھریرۃ وابی سعید معاً

۴۳۵۶۲..... سات شخص عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اس کے

آنسو بہہ پڑے، وہ شخص جو کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے کیونکہ وہ مسجدوں سے بے حد محبت کرتا ہے وہ شخص جو اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور اسے خفیہ دے گویا وہ اپنے بائیں ہاتھ سے چھپا رہا ہو، عادل بادشاہ جو رعیت میں انصاف کرے اور وہ شخص جسے کوئی باوقار و باجمال عورت اپنی پیش کش کرے اور اللہ تعالیٰ کے جلال و ہیبت کی وجہ سے اسے چھوڑ (بھاگے) اور وہ شخص جو کسی غزوے میں لوگوں کے ساتھ تھا دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی، انہیں شکست ہوئی تو وہ ان کے نشانات قدم (جن پر وہ بھاگ کر چھپ گئے تھے) مٹاتا رہا یہاں تک کہ وہ خود اور وہ سارے نجات پا گئے یا وہ شہید ہوگیا۔ ابن زنجویہ عن الحسن مرسلاً، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۲۳۶، الکشف الالٰہی ۱۳۶۰۔

۴۳۵۶۳.....سات شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے، جسے مالدار عورت بلائے، اور وہ کہے مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، اور دو شخص اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، اور وہ شخص جو حرام کردہ چیزوں سے نظر بچاتا ہے اور وہ آنکھ (والا) جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیا وہ آنکھ (والا) جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اشکبار رہا۔

البیھقی فی الا سماء عن ابی ھریرۃ

کلام:.....الالحاظ ۳۳۶، ضعیف الجامع ۳۲۲۸۔

۴۳۵۶۴.....سات چیزوں سے پہلے اعمال (صالحہ) میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں بھلا دینے والے فقر فاقہ کا انتظار ہے یا سرکش بنا دینے والی مالداری کے منتظر ہو، یا خراب کرنے والی بیماری کی راہ دیکھ رہے ہو، یا ہلاک کرنے والی کا انتظار ہے یا دجال تو وہ تو برا ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا تو قیامت دہشت ناک اور سخت ہے۔ ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:.....ضعیف الترمذی ۴۰۰، ضعیف الجامع ۲۳۱۵۔

آٹھویں فصل.....آٹھ پہلوی احادیث

۴۳۵۶۵.....اے بھائی! میں تمہیں ایک وصیت کرنے والا ہوں اس کی حفاظت کرنا شاید اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ذریعہ نفع دے، قبروں کی زیارت دن کے وقت کبھی کبھی کرلیا کرو زیادہ نہیں اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی، مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ ہلاک ہونے والے جسم کو ہاتھ لگانے میں بڑی نصیحت ہے اور جنازے پڑھا کرو شاید اس سے تمہارا دل غمزدہ ہو کیونکہ غمگین دل اللہ کے سائے میں اور ہر بھلائی کا ہدف ہے اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اور جب ان سے ملو تو انہیں سلام کرو، اور مصیبت زدہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اور اس پر ایمان رکھتے ہوئے کھایا کرو، تنگ اور کھردرے کپڑے پہنا کرو شاید تکبر و بڑائی کی تم میں گنجائش نہ ہونے پائے، اور کبھی کبھار اپنے رب کی عبادت کے لئے مزین و آراستہ ہوا کرو، کیونکہ مؤمن ایسا پاکبازی، شرافت اور خوبصورتی کے لئے کرتا ہے اور کسی مخلوق خدا کو آگ میں نہ جلانا۔

ابن عساکر عن ابی ذر

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۱۸۲۔

ہفت گوشی ترغیب.....از اکمال

۴۳۵۶۶.....احسان دیندار سے ہوتا ہے یا خاندانی آدمی سے، کمزوروں کا جہاد حج ہے، عورت کا جہاد اپنے خاوند سے اچھا برتاؤ ہے محبت سے پیش آنا آدھا دین ہے وہ شخص کبھی ضرورت مند نہیں ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی، صدقہ کے ذریعہ رزق کو اتراؤ، اللہ تعالیٰ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ وہ بندوں کا رزق وہاں پیدا کریں جہاں ان کا گمان ہو۔ بیھقی وضعفہ عن علی

کلام:.....کشف الخفاء ۵۸، المقاصد الحسنہ ۱۴۔

۴۳۵۶۷۔۔۔۔۔ سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، عادل بادشاہ، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا نوجوان، وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے اور وہ دو شخص جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھیں اسی پر اکٹھے ہوں اور اسی پر ان کی جدائی ہو، اور وہ شخص جسے باوقار و باجمال عورت بلائے اور وہ کہے کہ مجھے اللہ رب العالمین کا ڈر ہے اور وہ شخص جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو اس کے دائیں ہاتھ کے خرچ کی خبر نہ ہو اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور آنسو بہہ پڑیں۔ مسند احمد، بخاری مر برقم ۴۳۵۶۱، مسلم، نسائی، ابن حبان عن ابی هریرة، ترمذی، حسن صحیح عن ابی هریرة اور عن ابی سعید و ابی هریرة معاً

۴۳۵۶۸۔۔۔۔۔ سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل بادشاہ، وہ شخص جسے باوقار و باجمال عورت اپنی پیش کش کرے اور وہ کہے: مجھے اللہ رب العالمین کا خوف ہے اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہے اور وہ شخص جس نے بچپن میں قرآن سیکھا اور بڑھاپے میں اس کی تلاوت کی، اور وہ شخص جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کیا اور اپنے بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھا، اور وہ شخص جس نے جنگل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اللہ کے خوف سے اس کے آنسو بہہ پڑیں۔ اور وہ شخص جو کسی سے ملا اور کہا میں اللہ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں تو وہ شخص بھی اسے کہتا ہے میں اس کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں۔ بیهقی عن ابی هریرة

۴۳۵۶۹۔۔۔۔۔ سات خصلتیں بھلائی کی جامع ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی محبت، فقراء سے محبت اور ان کے ساتھ بیٹھنا، اور اس شخص سے اطمینان میں نہ رہو جو برائی پر ہے وہ بھلائی کی طرف لوٹ آئے گا اور اسی پر مرے گا، اور وہ شخص جو بھلائی پر ہے اس کے بارے میں اطمینان میں نہ رہو کہ ہو سکتا ہے کہ وہ برائی کی طرف پلٹ آئے اور اس پر اس کی موت واقع ہو اور وہ اپنے نفس کے بارے میں جو بات تمہیں معلوم ہے وہ لوگوں سے غافل کر دے۔

ابن السنی والدیلمی عن ابی ذر

قبر کھودنے کی فضیلت

۴۳۵۷۰۔۔۔۔۔ جس نے (میت کے لئے) قبر کھودی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور جس نے میت کو غسل دیا وہ اپنے گناہوں سے (پاک ہو کر) یوں نکلے گا جیسے آج اس کی ماں نے اسے جنا ہے جس نے میت کو کفن دیا اسے اللہ تعالیٰ جنت کے جوڑے عطا کرے گا، جس نے غمگین کو تسلی دی اسے اللہ تعالیٰ تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں میں اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا، جس نے مصیبت زدہ کو دلاسا دیا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا نہیں ہو سکتی، جو جنازے کے پیچھے گیا اور دفن تک رہا تو اس کے لئے تین قیراط ثواب لکھا جائے گا ایک قیراط احد سے بڑا ہے جس نے یتیم یا بیوہ کی کفالت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۴۳۵۷۱۔۔۔۔۔ انس! مکمل وضو کیا کرو تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا، اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو تمہارے گھر کی خیر و برکت بڑھے گی، انس! میری امت کے جس آدمی سے ملو اسے سلام کرو تمہاری نیکیاں بڑھیں گی، انس! ضرور باوضو رات گزارنا کیونکہ اگر تم (اس رات) فوت ہو گئے تو شہید فوت ہو گے، اور چاشت کی نماز پڑھا کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور رات دن (نفل) نماز پڑھا کرو حفاظت کے فرشتے تم سے محبت کریں گے، بڑے کی عزت کرو چھوٹے پر رحم کرو کل مجھ سے ملو گے۔ ابن عدی فی الکامل عقیلی فی الضعفاء عن انس

کلام: ۔۔۔۔۔ اللآلی ج ۲ ص ۳۸۳۔

۴۳۵۷۲۔۔۔۔۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے پورے دین کے لئے زینت ہے قرآن کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کیونکہ وہ آسمان میں تمہارے ذکر کا اور زمین میں تمہارے نور کا سبب ہے سوائے بھلائی کے اکثر خاموش رہا کرو، کیونکہ اس سے شیطان تم سے دور رہے گا، اور تمہاری دین کے معاملہ میں مدد ہوگی، زیادہ ہنسنے سے بچنا، کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور چہرے کی

رونق ختم ہوجاتی ہے جہاد کرتے رہنا کیونکہ وہ میری امت کی رہبانیت ہے مسکینوں سے محبت کرنا، اوران کے ساتھ بیٹھنا، اپنے سے کم درجہ کو دیکھنا اپنے سے اونچے کو نہ دیکھنا کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری نہیں ہوگی۔ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا اگرچہ وہ قطع رحمی کریں، حق بات کہنا اگرچہ کڑوی ہو، اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی کی پرواہ نہ کرنا، جو تجھے اپنا عیب معلوم ہے وہ تمہیں لوگوں سے روک دے، اور جو کام تم کرتے ہو اس میں انہیں نہ ڈانٹنا، آدمی کے بزدل ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس میں تین خصلتیں ہوں اسے لوگوں کے عیب معلوم ہوں اور اپنے آپ سے غافل ہو، اور جس بات میں خود مبتلا ہے ان سے اس میں حیا کرے، اور انہیں اذیت پہنچائے۔ ابوذر! تدبیر جیسی عقل نہیں اور باز رہنے جیسا تقویٰ نہیں، حسن اخلاق جیسی کوئی اچھائی نہیں۔

عبد بن حميد في تفسيره، عبدالله بن احمد في زوائده، ابويعلى طبراني. بيهقي وابن عساكر عن ابي ذر

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۲۲۔

۴۳۵۷۳......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے تواضع کرے، اور میری مخلوق کے سامنے تکبر نہ کرے، میری یاد میں اس کا دن کٹے اور اپنے گناہ پر اصرار میں اس کی رات نہ گزرے، بھوکے کو کھانا کھلائے، مسافر کو ٹھکانا دے، چھوٹے پر رحم کرے، بڑے کی عزت کرے، تو یہ ہے وہ شخص کہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، میرے سامنے تضرع وزاری کرے میں اس پر رحم کروں، میرے ہاں اس کا مرتبہ وہی ہے جیسا جنتوں میں فردوس کا، جس کے نہ پھل خراب ہوں نہ حالت تبدیل ہو۔ دارقطني في الافراد عن علي

آٹھ پہلوی ترغیب......از اکمال

۴۳۵۷۴......نماز میں قرآن پڑھنا نماز کے بغیر قرآن پڑھنے سے افضل ہے، اور نماز کے بغیر قرآن پڑھنا ذکر سے افضل ہے اور ذکر صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزے سے افضل ہے اور روزہ آگ سے (بچاؤ کے لئے) ڈھال ہے، روزہ دار کی نیند عبادت اس کا سانس تسبیح ہے جو روزہ رکھتا ہے تو اس کے اعضاء تسبیح بیان کرتے ہیں اور آسمان اس کے لئے منور ہوتے ہیں اور آسمان کا ہر فرشتہ اس کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اگر وہ سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہے تو ستر ہزار فرشتے، اسے ملتے ہیں جو سورج غروب ہونے تک اس کا ثواب لکھتے ہیں، عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں، اور نیت کے بغیر قول وعمل بے کار ہیں اور جب تک سنت کا صحیح طریقہ نہ ہو تو قول وعمل اور نیت بے فائدہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے تھوڑے رزق پر راضی رہا اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہوجائے گا۔

ابونصر عن وهب بن وهب ابي البختري عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده وقال وهب ليس بالقوى وفي الا سناد ارسال

۴۳۵۷۵......اے بیٹے! میرا راز چھپانا مؤمن کہلاؤ گے، وضو مکمل کرنا، حفاظت کے فرشتے تم سے محبت کریں گے اور تمہاری عمر میں اضافہ ہوگا، انس! جنابت کے غسل میں زیادتی کرنا کیونکہ جب تم اپنے غسل خانے سے باہر نکلے اور تمہارے بالوں کی جڑیں گیلی ہوئیں تو تم پر کوئی گناہ اور معصیت نہیں ہوگی، جلد اچھی طرح صاف کرنا۔

اے بیٹے! اگر تم ہمیشہ باوضو رہ سکو تو ایسا ہی کرنا، کیونکہ جسے وضو کی حالت میں موت آئی تو اسے (درجہ میں) شہادت ملے گی، اے بیٹے! ہمیشہ نماز پڑھتے رہنا کیونکہ جب تک تم نماز پڑھتے رہو گے فرشتے تم پر رحمت بھیجتے رہیں گے۔ انس! جب نماز پڑھو تو مضبوطی سے اپنے گھٹنے پکڑو، اپنی انگلیاں کشادہ رکھو اور (رکوع میں) اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے دور رکھنا، اے بیٹے! جب تو رکوع سے سر اٹھائے تو ہر عضو کو اپنی جگہ ٹھہرانا، کیونکہ جو رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں رکھتا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ اے بیٹے! جب سجدہ کرو تو اپنی پیشانی اور دونوں ہتھیلیاں زمین سے ملا دو اور مرغ کی طرح ٹھونک نہ مارنا، اور نہ کتے کی طرح بیٹھنا، اور نہ درندے کی طرح اپنے بازو پھیلانا، اپنے قدموں کے اوپر والا حصہ زمین پر بچھا کر اپنی ایڑیوں پر بیٹھ جانا کیونکہ یہ تمہارے لئے قیامت کے روز حساب

میں زیادہ آسانی کا باعث ہے۔

اور نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچنا، کیونکہ نماز میں ادھر ادھر کی توجہ ہلاکت ہے اگر ضرورت پڑے تو نفل میں نہ کہ فرض میں، اے بیٹے! اگر اپنے گھر کچھ نماز پڑھ سکو تو پڑھ لیا کرو اس سے تمہارے گھر کی خیر و برکت میں اضافہ ہوگا۔ اے بیٹے! جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان پر تمہاری نگاہ پڑے تو اسے سلام کرنا ایسا کرنے سے تم بخشے ہوئے لوٹو گے، اے بیٹے! جب گھر (واپس) آؤ تو سلام کرو تو تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت ہوگی، اے بیٹے! اگر ایسا ہو سکے کہ صبح و شام تمہارے دل میں کسی کے لئے کھوٹ نہ ہو تو ایسا کرنا اس سے تمہارے حساب میں آسانی ہوگی، اے بیٹے! اگر تم نے میری وصیت پر عمل کیا تو موت سے زیادہ محبوب تمہیں کوئی چیز نہیں لگے گی، اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت زندہ کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ درجہ میں ہوگا۔

ابویعلی، ابوالحسن القصان في المطولات، ابو داؤد طیالسی، سعید بن منصور عن سعید بن المسیب عن انس

۴۳۵۷۶ جس نے اللہ تعالیٰ کی تصدیق کی نجات پائی، اور جس نے اسے پہچان لیا پرہیزگار رہا، اور جسے اس سے محبت ہوئی وہ حیا کرتا ہے اور جو اس کی تقسیم پر راضی رہا بے پرواہ ہوا، اور جو اس سے ڈرا امن میں رہا اور جس نے اس کی اطاعت کی کامیاب ہوا، اور جس نے اس پر توکل کیا اس کے لئے وہ کافی ہے اور جس کا سوتے جاگتے لا الہ الا اللہ کا قصد ہو تو دنیا اس کے نیچے کا تحت ہے جو آخرت تک پہنچائے اور کمر توڑنے والی اسے ڈرائے گی۔ ابو عبدالرحمن اسلمی عن الحکم بن عمیر

نویں فصل......دس پہلوی احادیث

۴۳۵۷۷..... اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیا، تو انہوں نے اس میں تھوڑی تاخیر کردی تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ یا تو وہ یہ باتیں پہنچا دیں یا تم پہنچا دو تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور فرمایا: آپ کو پانچ باتوں کا حکم دیا گیا تھا کہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، تو وہ باتیں ان تک آپ پہنچائیں یا میں پہنچا دوں، تو انہوں نے ان سے کہا: اے روح اللہ! مجھے ڈر ہے کہ اگر آپ نے مجھ سے پہل کردی تو ہو سکتا ہے مجھے کوئی عذاب ہو جائے یا مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے، چنانچہ یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی، آپ اونچی جگہ چڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا: کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تمہیں ان کا حکم دوں اور تم بھی ان پر عمل کرو پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو کیونکہ جو شرک کرتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے کوئی غلام خریدا، پھر اسے رہنے کو گھر دیا، اور کہا: کام کرو اور پیسے مجھے دیا کرو چنانچہ وہ غلام کام تو کرنے لگا لیکن پیسے مالک کے علاوہ کسی کو دینے لگا، تو تم میں سے کون چاہے گا کہ اس کا غلام اس جیسا ہو۔ (لہذا دیکھو) اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا تمہیں رزق دیا سو اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور اس نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے لہذا جب نماز کا ارادہ کرو تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف توجہ کرتا ہے جب تک وہ کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ اور تمہیں روزے کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور وہ کسی جماعت میں بیٹھا ہو وہ سب اس کی خوشبو محسوس کر رہے ہوں، اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے، اور اس نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ دیا ہو اور اس کی گردن اڑانے کے لئے پیش کر رہے ہوں، وہ ان سے کہہ دے: کیا تم فدیہ کے بدلہ میری جان بخشی کر سکتے ہو؟ تو وہ اپنی جان کے بدلہ میں تھوڑا بہت مال دے کر جان چھڑا لیتا ہے۔

اور اس نے تمہیں کثرت سے ذکر کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کا پیچھا دشمن بھاگ کر رہے ہوں، وہ کسی مضبوط قلعہ میں آکر اپنی جان محفوظ کر لیتا ہے اور بندہ جب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔ اور میں تمہیں پانچ

باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت، بات سننا اور ماننا، ہجرت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد، کیونکہ جس نے بالشت بھر بھی جماعت کو چھوڑا تو اس نے اپنے گلے سے اسلام کا بندھن اتار پھینکا البتہ یہ کہ واپس آ جائے۔ اور جس نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا تو وہ جہنم کا ڈھیر ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے نماز پڑھے اور اپنے تئیں گمان رکھے میں مسلمان ہوں، سو اللہ تعالیٰ کے نعرہ کو بلند کرو جس نے اللہ کے بندو! تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا ہے۔ مسند احمد، بخاری فی التاریخ، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن الحارث بن الحارث الاشعری

۴۳۵۷۸ نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج وعمرہ کر، اپنے والدین سے اچھا سلوک کر، صلہ رحمی کر، مہمان کی ضیافت کر، نیکی کا حکم دے، برائی سے منع کر، اور جس طرف حق ہو اس طرف جا۔ بخاری فی التاریخ، حاکم عن ابن عباس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۸۲۔

۴۳۵۷۹ ...(معاذ!) تم نے مجھ سے بڑی بات پوچھی ہے اور وہ اس شخص کے لئے معمولی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کردے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز قائم کرو، زکوۃ مفروضہ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو، کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ برائی کو یوں مٹاتا ہے جیسے آگ کو پانی بجھاتا ہے، رات میں آدمی کا نماز پڑھنا، کیا میں تمہیں دین کی جڑ، اس کا ستون اور اس کی اونچی چوٹی نہ بتاؤں دین کی جڑ اسلام ہے اور جو مسلمان ہو گیا اس کو سلامتی مل گئی، اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلندی کی چوٹی جہاد ہے کیا میں تمہیں اس سب کی مضبوطی سے آگاہ نہ کروں، اسے (آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) قابو میں رکھو معاذ! تمہیں تمہاری والدہ گم کرے! لوگوں کو جہنم میں اوندھے منہ صرف ان کی زبانوں کی کٹائی نے گرایا ہے۔ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی عن معاذ! زاد طبرانی بیہقی: کہ جب تک خاموش رہو گے تو سلامت رہو گے اور جب بولو گے تو تمہارے لئے یا تمہارے خلاف لکھا جائے گا۔)

۴۳۵۸۰ اللہ تعالیٰ سے ڈر، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر، بیت اللہ کا حج وعمرہ کر، اپنے والدین سے اچھا برتاؤ کر، صلہ رحمی کر، مہمان نوازی کر، نیکی کا حکم دے برائی سے منع اور جس طرف حق ہو اس طرف جا۔ طبرانی فی الکبیر عن مخول السلمی

کلام: ...... ضعیف الجامع ۱۰۹۔

خرچ میں میانہ روی آدھی کمائی ہے

۴۳۵۸۱ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی جڑ لوگوں سے محبت کرنے ہے، دنیا میں محبت والوں کا جنت میں درجہ ہے اور جس کا جنت میں درجہ ہوا وہ جنت میں ہوگا، اچھے انداز سے سوال کرنا آدھا علم ہے اور خرچ میں میانہ روی، آدھی گزران ہے آدھے خرچ کو باقی رکھتا ہے پرہیزگار کی دو رکعتیں ملے جلے کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔ انسان کا دین اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب اس کی عقل پوری ہو جائے، اور دعا فیصلہ بھی کو ٹال دیتی ہے اور خفیہ صدقہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم کر دیتا ہے اور ظاہری صدقہ بری موت سے بچاتا ہے اور لوگوں سے احسان کرنے والا آفات وہلاکتوں کی برائی سے بچ جاتا ہے، دنیا میں نیکی والے آخرت میں بھی نیکی والے ہوں گے، اور عرف لوگوں میں تو ختم ہو جاتا ہے لیکن جس نے اسے بنایا اس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ختم نہیں ہوتا۔ الشیرازی فی الالقاب بیہقی عن انس

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۰۷۲۔

۴۳۵۸۲ اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے بغیر کمی کے تواضع کی، بغیر مسکینی کے اپنے آپ کو ذلیل کیا، اور اپنے جمع کردہ مال سے معصیت کے علاوہ میں خرچ کیا، اور اہل حکمت اور فقہ سے میل جول رکھا، اور ذلت و مسکینی والوں پر رحم کیا، اس کے لئے خوشخبری جس نے اپنے آپ کو ذلیل کیا، اور اس کی کمائی اچھی ہے اس کی سیرت اچھی ہے اور ظاہری حالت شریفانہ ہے اور لوگوں سے اپنی برائی دور کی، اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور فالتو مال خرچ کیا، اور فضول بات روک رکھی۔

بخاری فی التاریخ والبغوی والباوردی وابن قانع. طبرانی. بیہقی فی السنن عن رکب المصری

کلام:...... الاتقان ۱۰۴۸ اسنی المطالب ۸۶۰۔

۴۳۵۸۳...... جولوگوں کوزیادہ نفع پہنچائے وہ اللہ تعالیٰ کوزیادہ محبوب ہےاور سب سے پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی مسلمان کوخوش کرنا ہے یا تم اس کی کوئی پریشانی دور کردو، یا اس کا قرض ادا کردو، یا اس کی بھوک ختم کردو۔ میں اپنے کسی مسلمان کی ضرورت کے لئے جاؤں یہ مجھے اس مسجد میں مہینہ بھر اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے جس نے اپنا غصہ روکا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا، جس نے غصہ پی لیا باوجود یکہ وہ غصہ نکال سکتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا دل خوشی ورضامندی سے بھردے گا، جو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کسی ضرورت کے لئے چلا یہاں تک اس کی ضرورت پوری کردی اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم جمائے گا جس دن قدم ڈگمگائیں گے۔ اور برے اخلاق عمل کوایسے خراب کرتے ہیں، جیسے سرکہ شہد کوخراب کردیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، طبرانی عن ابن عمر

دہ پہلوہی...... از اکمال

۴۳۵۸۴...... انبیاء کا تذکرہ عبادت ہےاور صالحین کا تذکرہ گناہوں کا کفارہ ہےاور موت کا ذکر صدقہ ہے، جہنم کا ذکر جہاد ہےاور قبر کی یاد تمہیں جنت کے قریب کردے گی، اور قیامت کی یاد تمہیں جہنم سے دور کردے گی، سب سے افضل عبادت، جہالت ترک کرنا ہےاور عالم کا سرمایہ تواضع ہےاور جنت کی قیمت حسد نہ کرنا ہےاور گناہوں پر ندامت سچی توبہ ہے۔ الدیلمی عن معاذ

کلام:...... تذکرۃ الموضوعات ۱۹۳، التنزیہ ج ۲ص ۶ف ۳۹۔

۴۳۵۸۵...... سبحان اللہ ترازو کا آدھا (وزن) ہےاور الحمدللہ میزان کوبھردیتی ہےاور لا الٰه الا اللہ فضا کوبھردیتے ہے، اللہ اکبر آدھا ایمان ہے، نماز نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے، صبر روشنی ہے قرآن تیرے لئے یا تیرے خلاف حجت ہے ہر انسان صبح کے وقت اپنے آپ کو بیچتا ہے کوئی اسے آزاد کرتا ہے تو کوئی بیچتا ہےاور کوئی ہلاک کرتا ہے۔ عبدالرزاق عن ابی سلمة بن عبدالرحمن مرسلاً، مسلم کتاب الطھارة)

۴۳۵۸۶ تم نے بڑی بات پوچھی یہ اس آدمی کے لئے معمولی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کردے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی کوشریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا، کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ دکھاؤں؟ روزہ ڈھال ہے صدقہ برائی کوایسے مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کوبجھادیتا ہے، رات کے حصہ میں آدمی کا نماز پڑھنا، کیا میں تمہیں دین کی جڑ اس کا ستون اور اس کی بلندی کی چوٹی نہ بتاؤں؟ اس کی جڑ اسلام ہے جو مسلمان ہوجاتا ہے وہ محفوظ ہوجاتا ہے، اس کا ستون نماز، اس کی بلندی کی چوٹی جہاد ہے کیا میں تمہیں اس کی مضبوطی نہ بتاؤں، اپنی زبان قابو میں رکھنا۔ زبان کی طرف اشارہ کیا۔ عرض کیا: اللہ کے نبی! ہماری گفتگو سے ہماری گرفت ہوگی؟ فرمایا: معاذ! تمہیں تمہاری ماں روئے! لوگون کوجہنم میں صرف ان کی زبانوں کی کٹائی نے اوندھے منہ گرایا ہے (ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح مر برقم ۴۳۵۷۹ ابن ماجہ، حاکم، بیہقی عن معاذ، زاد طبرانی بیہقی، جب تک خاموش رہوگے سلامت رہوگے اور جب بولوگے تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف لکھا جائے گا۔)

دسویں فصل...... جامع نصیحتیں اور تقریریں

۴۳۵۸۷...... امابعد! سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہےاور سب سے مضبوط کڑی تقوے کا کلمہ ہے سب سے بہتر ملت، ملت ابراہیمی ہےاور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا ہےاور سب سے اونچی بات اللہ تعالیٰ کا ذکر ہےاور سب سے اچھے قصے قرآن ہے سب سے بہترین کام مضبوط ارادے ہیں، اور سب سے برے کام (دین میں) نئے نئے ہیں اور سب سے اچھا طریقہ انبیاء کا ہے سب سے اونچی موت شہداء کی ہے سب سے زیادہ اندھا پن ہدایت کے بعد گمراہی ہے بہترین علم وہ ہے جو نفع دے، بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے اور سب سے زیادہ اندھا پن دل کا ہےاوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے، جوتھوڑا اور کافی ہووہ زیادہ اس سے بہتر ہے جو غافل کردے، اور بری معذرت

موت کے وقت کی ہے۔اور بری ندامت قیامت کے روز کی ہے بہت سے لوگ نماز کے آخر میں آتے ہیں۔اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کو بے توجہی سے یاد کرتے ہیں،اور جھوٹی زبان سب سے بڑی غلطی ہے اور بہترین مالداری دل کی ہے،تقویٰ بہترین توشہ ہے،اور اللہ تعالیٰ کا خوف حکمت کی جڑ ہے اور دلوں میں جو بہترین چیز بیٹھ جائے وہ یقین ہے اور شک کفر ہے نوحہ جاہلیت کا عمل ہے اور خیانت جہنم کا ڈھیر ہے اور خزانہ جہنم کا داغ ہے اور شعر گوئی ابلیس شیطان کی بانسری ہے،شراب گناہوں کی جامع ہے،عورتیں شیطان کا جال ہیں اور جوانی جنوں کا حصہ ہے اور سود سب سے بری کمائی ہے اور بدترین کھانا یتیم کا مال ہے نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے،بدبخت وہی ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو،تم میں سے کوئی (جنت یا جہنم) چار گز جگہ کے قریب ہو جاتا ہے،(لیکن) اعتبار انجام کا ہوتا ہے اور عمل کی مضبوطی اس کا خاتمہ ہے سب سے برے ناقلین جھوٹ کے ناقلین ہیں،جو آرہا ہے وہ قریب ہے مسلمان کو گالی دینا کھلا گناہ اور مؤمن کا قتل کفر ہے اور اس کا گوشت کھانا (اس کی غیبت) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور اس کا مال ایسے ہی حرام ہے جیسے اس کا خون،اور جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے قسم کھائی (جن کاموں کا بندے کو اختیار نہیں جیسے فلاں کو اللہ ضرور جہنم میں داخل کرے گا) اللہ اسے جھوٹا کردے گا اور جو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف کردے گا،اور جس نے درگزر کیا اللہ تعالیٰ بھی اسے بخش دے گا اور جس نے غصہ پی لیا اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا جو کسی مصیبت پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا عوض دے دے گا،جو تعریف سننے کے پیچھے لگے گا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دے گا اور جو صبر کرے گا اللہ اسے دہرا اجر دے گا،جس نے اللہ کی نافرمانی کی اللہ اسے عذاب دے گا۔

اے اللہ! میری اور میری امت کی مغفرت فرما،میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

البیھقی فی الدلائل وابن عساکر عن عقبة بن عامر الجھنی ابو نصر السجزی فی الا بانة عن ابی الدرداء، ابن ابی شیبة عن ابن مسعود موقوفاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۲۳۹،الضعیفۃ ۲۰۵۹۔

سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی صورت میں

۴۳۵۸۷..... امابعد! دنیا میٹھی شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا خلیفہ بنانے والا ہے اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو،سو دنیا سے بچو اور عورتوں سے ہوشیار رہو،کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کی صورت میں ظاہر ہوا،خبردار انسان مختلف طبقات پر پیدا ہوئے ہیں،بعض مؤمن پیدا ہوتے ہیں مؤمن زندہ رہتے ہیں اور ایمان پر مرتے ہیں۔اور بعض پیدا ہی کافر ہوتے ہیں کفر پر زندہ رہتے ہیں اور کفر میں ہی ان کی موت ہوتی ہے اور کچھ پیدائش کے وقت مؤمن ہوتے ہیں زندہ بھی مؤمن ہی رہتے ہیں (لیکن) کافر مرتے ہیں،اور بعض کافر پیدا ہوتے ہیں کفر میں زندہ رہتے ہیں (لیکن) ایمان کی حالت میں مرتے ہیں،خبردار،غصہ ایک چنگاری ہے جو انسانوں میں بھڑکائی جاتی ہے کیا تم اس (غضبناک شخص) کی آنکھوں کی سرخی اس کی رگوں کا پھیلاؤ نہیں دیکھتے (یہ اسی کی علامت ہے) جب تم میں سے کوئی یہ کیفیت محسوس کرے،تو زمین پر بیٹھ جائے،زمین سے لگ جائے،آگاہ رہو،بہترین مرد وہ ہے جسے دیر سے غصہ آئے،جلد راضی ہو جائے،اور بدترین شخص وہ ہے جسے فوراً غصہ آئے اور تاخیر سے راضی ہو،جب کوئی شخص دیر سے غصہ ہوتا ہے تو دیر سے راضی ہوتا ہے اور جو فوراً غصہ ہوتا ہے فوراً راضی ہو جاتا ہے یہ خصلت اس خصلت کے ساتھ ہے۔

خبردار! بہترین تاجر وہ ہے جو اچھے طریقے سے ادا کرے اور بہتر انداز سے مطالبہ کرے،اور بدترین تاجر وہ ہے جو ادائیگی اور مطالبہ میں برا ہو،اگر کوئی شخص ادائیگی میں اچھا اور مطالبہ میں برا ہو یا ادائیگی میں برا اور مطالبہ میں اچھا ہو تو یہ خصلت اس کے ساتھ ہے،خبردار! قیامت کے روز ہر غدار کے لئے اس کی بغاوت کے لحاظ سے ایک جھنڈا ہوگا خبردار سب سے بڑی غداری،عوامی امیر کی ہے،خبردار! انسان کو لوگوں کی دہشت حق گوئی سے باز نہ رکھے جب اسے علم ہو،آگاہ ہو! سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا ہے،خبردار! جتنی دنیا گزر چکی اور جتنی رہ گئی وہ تمہارے اس دن کی طرح ہے جس میں جتنا گزر چکا اور جتنا باقی ہے۔مسند احمد، ترمذی، حاکم، بیھقی عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۱۲۴۰۔

۴۳۵۸۹......وہ تو دو چیزیں ہیں، گفتگو اور ہدایت، سب سے بہتر کلام، اللہ کا ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد کا ہے، خبردار بدعات سے بچنا، کیونکہ بدعات سب سے برے کام ہیں ہر وہ نیا کام (جو قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہ ہو اور اسے ایجاد کرلیا ہو اور دین سمجھا جانے لگا ہو وہ) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے، خبردار! ایسا نہ ہو کہ تمہیں لمبے عرصہ کا موقع ملا اور تمہارے دل سخت ہو جائیں، خبردار آنے والی چیز نزدیک ہے اور دور وہ ہے جو آنے والی نہیں، آگاہ رہو بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، خبردار مسلمان سے جنگ کفر اور اسے گالی گلوچ کرنا کھلا گناہ ہے، کسی مسلمان کے لئے روا نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین ایام سے زیادہ ناراض رہے خبردار، جھوٹ سے بچنا، کیونکہ سنجیدگی اور مذاق میں جھوٹ جچتا نہیں، (اس جھوٹ کی وجہ سے) آدمی نہ اپنے بیٹے کو شمار کرتا ہے اور نہ اس کے ساتھ وفا کرتا ہے، اور جھوٹ تو گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ جہنم کی رہنمائی کرتا ہے اور سچ نیکی پر لگاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ بتاتی ہے اور سچے شخص کو سچا اور نیک کہا جاتا ہے اور جھوٹے کو جھوٹا اور فاجر کہا جاتا ہے، خبردار! بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن ماجۃ عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف ابن ماجہ ۳، ضعیف الجامع ۲۰۶۳۔

ظلم کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا

۴۳۵۹۰۔۔۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے سو آپس میں ظلم نہ کرو! اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو ہاں جسے میں ہدایت دوں سو مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت بخشوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو ہاں جسے میں کھانا کھلاؤں سو مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا دوں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو ہاں جسے میں کپڑا پہناؤں سو مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں کپڑا پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو بخشتا ہوں اس لئے مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کردوں گا، اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان تک نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور نہ میرے نفع تک پہنچ سکتے ہو کہ مجھے نفع پہنچاؤ!

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انس و جن تمہارے ایک پرہیزگار آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے جن و انس تمہارے ایک گمراہ آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں کمی نہیں کرسکتے، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن و انس ایک کھلے میدان میں (جمع ہو کر) مجھ سے سوال کریں پھر میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی کمی بھی نہیں ہوگی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے ہوتی ہے اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لئے شمار کرتا ہوں پھر تمہیں انہی کا بدلہ دوں گا، سو جو کوئی بھلائی پائے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو اس کے علاوہ کچھ پائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ مسلم عن ابی ذر

۴۳۵۹۱۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سارے کے سارے گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت دوں سو مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت سے نوازوں گا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جسے میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق دوں گا، اور تم سب کے سب گنہگار مگر جسے میں محفوظ رکھوں، سو جسے یہ علم ہو کہ مجھے گناہ بخشنے کی قدرت ہے وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی مغفرت کردوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندے اور مردے، خشک و تر میرے کسی بندے کے پرہیزگار دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندے مردے خشک اور تر میرے کسی بندے کے بدبخت دل کی طرح جمع ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی کمی نہیں ہوگی، اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندے اور

مردے خشک اور تر ایک میدان میں جمع ہو کر ہر انسان اپنی تمنا کے مطابق تم میں سے سوال کرے تو اس سے میری بادشاہت میں اتنی کمی بھی نہیں ہوئی جتنی تم میں سے کوئی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لے، یہ اس وجہ سے کہ میں سخی، پانے والا اور بزرگی والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میری عطا کلام ہے اور میرا عذاب کلام ہے، میرا تو کسی چیز کو حکم ہوتا ہے جب میں اس کا ارادہ کرتا ہوں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

نسائي، ترمذی، ابن ماجة عن ابی ذر

کلام:......ضعیف الجامع ۶۴۳۷۔

۴۳۵۹۲....گزشتہ رات میں نے عجیب (خواب) دیکھا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جسے عذاب کے فرشتوں نے گھیر رکھا ہے تو اس کا وضوآ یا اور اسے ان سے چھڑالیا، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس پر عذاب قبر وسیع کیا گیا تو اس کی نماز آئی اور اس سے چھڑالیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جسے شیاطین نے گھیر رکھا ہے تو ذکر اللہ نے آکر اسے ان سے چھڑالیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو پیاس کی شدت سے زبان نکال رہا تھا تو اس کے پاس روزہ آیا جس نے اسے سیراب کیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے آگے پیچھے دائیں بائیں، اوپر نیچے تاریکی ہی تاریکی ہے تو اس کے حج وعمرہ آئے جنہوں نے اسے نکال لیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے پاس موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا، تو والدین کے ساتھ اس کی، کی ہوئی نیکی آئی فرشتہ کو اس سے ہٹا دیا (یعنی یہی وجہ ہے کہ والدین سے اچھا برتاؤ کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے) میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو مومنین سے گفتگو تو کرتا ہے لیکن وہ اس سے بات چیت نہیں کر رہے تو اس کی صلہ رحمی آئی اور کہنے لگی: یہ اپنے رشتہ داروں سے ناتا جوڑنے والا ہے چنانچہ جب اس۔ نے (پھر) ان سے بات کی تو وہ بھی اس سے بولنے لگے اور وہ ان میں شامل ہو گیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ انبیاء کے پاس آیا اور ٹولیوں میں بیٹھے ہیں، وہ جب بھی کسی ٹولی کے پاس جاتا (کہ ان میں بیٹھے) ہٹا دیا جاتا، تو اس کا غسل جنابت آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس بیٹھا دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو اپنے چہرے سے آگ کی لپٹ وتپش ہٹا رہا ہے تو اس کا (دیا ہوا) صدقہ آیا جو اس پر سایہ اور چہرے (کے لئے آگ) سے (بچاؤ کا) پردہ بن گیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کے پاس عذاب کے فرشتے (پکڑنے کے لئے) آئے تو اس کے پاس اس کا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا آ گیا جس نے اسے چھڑالیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص جہنم میں گرتے دیکھا تو اس کے وہ آنسو آ گئے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہے تھے انہوں نے اسے آگ سے نکال لیا۔

اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا اس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں گر گیا ہے تو اس کا اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا، آ گیا تو اس نے اس کا نامہ اعمال لے کر دائیں ہاتھ میں دے دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کی ترازو ہلکی ہے تو اس کے آگے بھیجے ہوئے بچے آ گئے اور انہوں نے ترازو کو وزنی کر دیا، میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو جہنم کے کنارے ہے تو اس کے پاس ''اللہ تعالیٰ کا ڈر'' آیا جس نے اسے بچالیا، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو ایسے کانپ رہا ہے جیسے کھجور کی شاخیں کانپتی ہیں تو اس کے پاس اس کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا یقین آیا جس نے اس کی کپکپی روک دی، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ (پل) صراط پر کبھی گھسٹتا ہے اور کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے تو اس کے پاس اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود وسلام ہے اور اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ صراط سے گزر جاتا ہے میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جو جنت کے دروازوں کی طرف منسوب تھا پھر دروازے اس کے سامنے بند کر دیئے گئے تو اس کے پاس لا الٰہ الا اللہ کی گواہی آتی ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیتی ہے۔

الحکیم، بیهقی عن عبدالرحمن بن سمرة

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۸۶۔

تمام عبادات کی جڑ تقویٰ ہے

۴۳۵۹۳...... میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقوے کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ سارے معاملہ کی جڑ ہے قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر اللہ کا التزام کر کیونکہ یہ تیرے لئے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور کا باعث ہے سوائے بھلی بات کے اکثر خاموش رہا کر، یہ عمل شیطان کو ہٹاتا اور دین کے معاملہ میں تیرا مددگار ثابت ہوگا، زیادہ ہنسنے سے بچا کر کیونکہ بکثرت ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا اور چہرے کی رونق کی ختم کر دیتا ہے جہاد کی پابندی کرنا کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت (ترک دنیا) ہے مسکینوں سے محبت کرنا ان کے ساتھ بیٹھنا، اپنے سے کم درجہ کو دیکھ اپنے سے بالا مرتبہ کو نہ دیکھ اس سے تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں ہوگی، اپنے رشتہ داروں سے تعلق برقرار رکھنا اگرچہ وہ ناطہ توڑیں، حق بات کہو چاہے کڑوی ہو اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی پرواہ نہ کرنا، جو تجھے اپنے عیوب معلوم ہیں وہ تجھے لوگوں سے غافل کر دے، اور جو کام تو خود کرتا ہے ان پر غصہ نہ کر، آدمی میں تین خصلتیں عیب کے کافی ہیں۔ لوگوں کی باتیں اسے معلوم ہوں اور اپنی ذات سے ناواقف ہو اور جن کاموں میں خود مبتلا ہو وہ ان کے لئے برے سمجھے اپنے ساتھی کو تکلیف پہنچائے۔ ابوذر! تدبیر جیسی عقل نہیں، بچنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، حسن اخلاق جیسا کوئی حسب (خاندانی شرافت) نہیں۔ عبد بن حمید فی تفسیرہ طبرانی عن ابی ذر

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۱۲۲۔

۴۳۵۹۴ تین چیزیں ہلاک کرنے والی اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں، تین چیزیں کفارات ہیں اور تین چیزیں (رفع) درجات (کا سبب) ہیں، رہی ہلاک کرنے والی تو ایسا بخل جس کی پیروی کی جائے، ایسی خواہش جس کے پیچھے چلا جائے اور خود پسندی ہے اور نجات دینے والی تو غصہ میں انصاف کرنا، فقر و مالداری میں میانہ روی، اور تنہائی و مجلس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، رہی کفارات تو نماز کے بعد نماز کا انتظار، سخت سردی میں مکمل وضو کرنا، اور باجماعت نمازوں کے لئے پیدل جانا رہی (رفع) درجات کا سبب تو کھانا کھلانا سلام پھیلانا، جب لوگوں محو خواب ہوں نماز پڑھنا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

جامع مواعظ...... از اکمال

۴۳۵۹۵...... لوگو! امابعد! سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے مضبوط کڑی تقوی کی بات ہے اور سب سے بہتر ملت، ملت ابراہیمی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد (ﷺ) کا ہے اور سب سے اونچی بات اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور سب سے اچھے قصے یہ قرآن ہے اور بہترین کام مضبوط ہیں (جن کی صداقت پر یقین ہو) اور برے کام نئے نئے ہیں، اور بہترین طریقہ انبیاء کا ہے اور سب سے اونچی موت شہداء کی ہے اور سب سے زیادہ اندھاپن ہدایت کے بعد گمراہی ہے اور بہترین علم وہ ہے جو نفع بخش ہے اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے، اور بدترین اندھاپن، دل کا اندھاپن ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے جو تھوڑا اور کافی ہو وہ اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کردے، اور بہترین معذرت موت کے وقت کی ہے اور بدترین ندامت قیامت کے روز کی ہے اور بہت سے لوگ جمعہ کی نماز میں تاخیر سے آتے ہیں، اور ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کو بے توجہی سے یاد کرتے ہیں سب سے زیادہ خطا کار جھوٹی زبان ہے، سب سے بہتر مالداری دل کی بے نیازی ہے، تقویٰ بہترین توشہ ہے، حکمت و دانش کی جڑ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اور دل میں قرار پکڑنے والی بہترین چیز یقین ہے اور (خدا رسول اور ان کی ذات وصفات میں) شک کرنا کفر ہے نوحہ کرنا جاہلیت کا عمل ہے اور (مال غنیمت میں) خیانت جہنم کا ڈھیر ہے اور (سونے چاندی اور پیسوں کے) خزانے جہنم کا داغ ہیں، شعر شیطانی بانسری ہے، سب سے بری کمائی سود کی کمائی ہے اور سب سے برا کھانا یتیم کا مال ہے، نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے، بد بخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو تم میں سے کوئی چار گز کی جگہ کے قریب ہو چکا ہوتا ہے لیکن انجام کا اعتبار ہے، اور کام کی مضبوطی اس کا خاتمہ ہے، سب سے برے ناقلین، جھوٹ کے ہیں، جو آنے والا ہے وہ قریب ہے، مسلمان کو

گالی دینا کھلا گناہ اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا اللہ کی نافرمانی ہے اور اس کا مال ایسا ہی حرام ہے جیسا اس کا خون حرام ہے اور جس نے اللہ پر کوئی قسم ڈالی اللہ اسے جھوٹا کر دے گا، جو بخشے اللہ اسے بخشے گا، جو معاف کرے اللہ اسے معاف کرے گا جو غصہ پی لیتا ہے اللہ اسے اجر دے گا جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے اس کا عوض عطا کر دے گا، اور جو شہرت کے پیچھے لگے گا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دے گا، اور جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دہرا اجر دے گا، جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا، آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما، میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ بیھقی فی الدلائل، الدیلمی وابن عساکر عن عقبة بن عامر الجهنی، ابو نصر السجزی فی الا بانة، عن ابی الدرداء ابن ابی شیبة، حلیة الاولیاء، عن ابن مسعود موقوفاً

۴۳۵۹۶ ... لوگو! گویا اس (دنیا) میں موت ہمارے علاوہ کے لوگوں کے لئے فرض کی گئی، گویا حق ہمارے علاوہ کسی پر واجب ہے گویا ہم جن مردوں کو چھوڑنے جا رہے ہیں وہ تھوڑی دیر بعد لوٹ آئیں گے، ان کے گھر قبریں ہیں، اور ہم ان کی میراث کھا رہے ہیں گویا ہم ان کے بعد ہمیشہ رہیں گے، اس کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے عیب کی وجہ سے دوسروں کے عیوب سے غافل ہو جائے، اس کے لئے خوشخبری ہے، جو بغیر کمی کے اپنے آپ کو (اللہ کے ہاں) ذلیل کرے اور ذلت و مسکینی والوں پر رحم کرے، فقہ و حکمت والوں سے میل جول رکھے، اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنی ذات کو ذلیل کیا، اس کی کمائی پاک ہو اور اس کی سیرت درست ہو اس کا اخلاق اچھا ہو، اس کی ظاہری حالت اچھی ہو، لوگوں سے اپنی برائی روک کر رکھے اس کے لئے خوشخبری ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہوا پنا زائد مال خرچ کرے اور اپنی فضول بات کو قابو میں رکھے۔

الحکیم عن انس

۴۳۵۹۷ ... اپنے زمانے سے بھلائی طلب کرو، اپنی طاقت کے مطابق جہنم سے بھاگو، کیونکہ جنت ایسی چیز ہے جس کا طلب گار سوتا نہیں اور جہنم ایسی چیز ہے جس سے بھاگنے والا چین کی نیند نہیں سوتا، آخرت کو ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھانک دیا گیا ہے اور دنیا پسندیدہ چیزوں اور شہوات سے ڈھکی ہوئی ہے تو تمہیں دنیا کی خواہشات اور لذتیں آخرت سے ہرگز غافل نہ کریں، کیونکہ جس کی آخرت نہیں اس کا کوئی دین نہیں، اور جس کا دین نہیں اس کی آخرت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں ایسی حلال کر رکھی ہیں جن میں کشادگی ہے اور ناپاک چیزیں حرام کر دی ہیں تو جو چیزیں اس نے تم پر حرام کی ہیں ان سے بچو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو کیونکہ اللہ ہرگز کسی حرام کردہ چیز کو حلال اور نہ کسی حلال کردہ چیز کو تمہارے لئے حرام کرے گا، جس نے حرام چھوڑ دیا اور حلال کو حلال سمجھا تو اس نے رحمٰن تعالیٰ کی فرمانبرداری کی، اور ایسی مضبوط کڑی کو تھاما جو ٹوٹنے والی نہیں، اور دنیا و آخرت دونوں ہی اس کے لئے یکجا ہو گئیں، یہ (انعام) اس کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔

ابن صصری فی امالیه عن یعلی بن الا شدق عن عبدالله بن جراد

۴۳۵۹۸ ... جہنم سے بھاگو اور پوری کوشش سے جنت کا مطالبہ کرو! کیونکہ جنت کا طلبگار اور جہنم سے بھاگنے والا سوتا نہیں، اور آخرت ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھکی ہے دنیا شہوتوں اور لذتوں سے ڈھکی ہے تو تمہیں اس کی لذتیں اور شہوتیں آخرت سے ہرگز غافل نہ کریں۔

ابن مندة عن یعلی بن الا شدق عن کلیب بن جری عن معاویة بن خفا جه وقال: غریب

اللہ جسے ہدایت دے وہی ہدایت پا سکتا ہے

۴۳۵۹۹ ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سارے گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت دوں اور سب کمزور ہو ہاں جسے میں طاقتور کروں، اور فقیر ہو ہاں جسے میں مالدار کروں، سو مجھ سے مانگا کرو میں تمہیں دیا کروں گا، اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن وانس، زندے مردے، خشک وتر میرے کسی پرہیزگار بندے کے دل جیسے ہو جائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔

اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن وانس، زندے مردے، خشک وتر میرے کسی نافرمان بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں مچھر کے پر برابر بھی کمی نہ ہو، یہ اس وجہ سے کہ میں ایک ہوں، میرا عذاب کلام کرنا اور میری رحمت کلام کرنا ہے تو جسے میری اس قدرت کا

یقین ہے کہ میں مغفرت پر قادر ہوں اپنے دل میں تکبر نہ کرے تو میں اس کے سارے گناہ بخش دوں گا اگرچہ وہ بڑے گناہ ہوں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۴۳۶۰۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی: اے انبیاء کے بھائی! اے ڈرانے والوں کے برادر! اپنی قوم کو ڈراؤ کہ میرے جس گھر میں بھی داخل ہوں تو (شرک سے) سلامت دل، سچی زبانیں، پاک ہاتھ، پاکیزہ شرمگاہیں لے کر داخل ہوں، اور میرے کسی گھر میں اس حال میں داخل نہ ہوں کہ کسی کا کسی پر ظلم ہو کیونکہ جب تک وہ میرے سامنے نماز کے لئے کھڑا رہے گا میں اس پر لعنت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ وہ مظلوم سے اپنا ظلم ہٹالے، جب وہ ایسا کرلے گا تو میں اس کا کان بن جاؤں گا جس سے وہ سنے، میں اس کی آنکھ بن جاؤں گا جس سے دیکھے، وہ میرے دوستوں اور برگزیدہ لوگوں میں شامل ہوجائے گا، اور انبیاء صدیقین اور شہداء کے جنت میں میرا پڑوسی ہوگا۔ حلیۃ الاولیاء. حاکم فی تاریخہ.

بیھقی. ابن عساکر الدیلمی عن حذیفہ، وفیہ اسحاق بن ابی یحیی الکعبی ھالک یاتی بالمناکیر عن الاثبات

۴۳۶۰۱۔۔۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور قرآن کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ ظلمت میں نور دن میں ہدایت ہے اسے اپنی پوری طاقت سے پڑھتے رہنا، پھر اگر تجھ پر کوئی مصیبت آجائے تو اپنا مال دے کر اپنی جان بچا، پھر بھی مصیبت بڑھتی رہے تو اپنی جان و مال دے کر اپنے دین کی حفاظت کر، کیونکہ خالی ہاتھ وہ ہے جس کا دین چھین لیا جائے، اور ویران وہ کیا گیا جس کا دین اس سے نکل جائے، جنت کے بعد کوئی فاقہ نہیں، اور جہنم کے بعد کوئی مالداری نہیں، جہنم کا محتاج مستغنی نہیں ہوگا اور نہ اس کا قیدی چھوٹے گا۔

حاکم فی تاریخہ بیھقی وضعفہ والدیلمی وابن عساکر عن سمرۃ

۴۳۶۰۲۔۔۔۔ خبردار دنیا حاضر سودا ہے جس سے نیک و بد کھاتا ہے اور آخرت سچا وقت ہے جس میں قادر مالک فیصلہ کرے گا اور ساری کی ساری بھلائی جنت میں ہے، آگاہ رہو سارے کا سارا شر جہنم میں ہے، جان لو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور یہ بھی جان لو تمہارے سامنے تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے، جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الشافعی. بیھقی فی المعرفۃ عن عمرو مرسلا

۴۳۶۰۳۔۔۔ انبیاء رہنما ہیں، فقہاء سردار ہیں، ان کی مجلسوں میں بیٹھنا اضافہ ہے اور تم لوگ رات دن کی رفتار میں ہو، (جس میں) تمہارے اعمال محفوظ ہو رہے ہیں اور موت تمہارے پاس اچانک آئے گی، جس نے نیکی بوئی وہ اسے رغبت سے کاٹے گا، اور جس نے برائی کاشت کی وہ ندامت سے کاٹے گا۔ الدیلمی عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔ الاسرار المرفوعۃ ۳ تحذیر المسلمین ۱۲۶۔

۴۳۶۰۴ خبردار! دنیا نے اختتام کا اعلان کردیا، اور جلدی سے پلٹ رہی ہے اس میں اتنی دنیا ہی رہ گئی جتنا پانی کا گھونٹ جو کسی برتن میں ہو، اور تم ایسے گھر میں ہو جس سے تمہیں منتقل ہونا ہے تو جو کچھ تمہارے پاس ہے بھلائی سے کر منتقل ہو، اللہ کی قسم نبوت (ما بعد انبیاء کی قوموں میں) منتقل ہوتی آئی یہاں تک وہ بادشاہت اور غلبہ میں تبدیل ہوئی (یعنی لوگوں نے انبیاء کی تعلیم نبوت کو چھوڑ دیا اور حکومت میں لگ گئے) جہنم میں ایک چٹان پھینکی جاتی ہے اور وہ ستر سالوں میں تہہ تک پہنچے گی، وہ ضرور بھر جائے گی۔ جنت کے دروازوں کی چوکھٹ کا فاصلہ چالیس دن کا ہے۔ جنت کا ہر دروازہ روزانہ ہجوم سے بھرے ہوتے ہیں۔ طبرانی فی عتبۃ ابن عزوان مرفوعا وموقوفا

۴۳۶۰۵ خبردار! بہت سے لوگ قیامت کے روز کھانے والے اور عیش و عشرت میں ہوں گے، خبردار! بہت سے لوگ دنیا میں بھوکے ننگے ہیں، (لیکن) قیامت کے روز کھانے اور نرم لباس میں مشغول ہوں گے، خبردار! بہت سے اپنے نفس کی عزت کرنے والے اسے ذلیل کریں گے اور بہت سے اپنے آپ کو ذلیل کرنے والے اپنی عزت کریں گے، خبردار! بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ان چیزوں میں جو اللہ نے اپنے رسول کو دی ہیں ان میں انہماک و رغبت رکھنے والے ہیں جب کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ بھی نہیں، خبردار! جنت کا عمل ایک بلند سخت جگہ ہے اور جہنم کا عمل لذت کے ساتھ نرم جگہ ہے خبردار! ایک گھڑی کی لذت لمبا غم دے دیتی ہے۔

بیھقی فی الزھد. ابن عساکر عن جبیر ابن نفیر عن ابی بحیر وکان من الصحابۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۱۸۱۔

۴۳۶۰۶.....آگاہ رہو بہت سے لوگ دنیا میں کھاتے پیتے نرم لباس ہوں گے (لیکن) قیامت کے روز بھوکے اور ننگے ہوں گے، بہت سے لوگ اپنی عزت کرنے والے اپنی رسوائی کررہے ہوں گے، اور بہت سے اپنے آپ کو رسوا کرنے والے اپنی عزت کرنے والے ہوں گے۔

الرافعي عن ابن عباس

۴۳۶۰۷.....ندامت کرنے والا رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور خود پسند ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے، ہر عمل کرنے والا اپنی موت کے وقت اپنے بھیجے ہوئے اعمال کے پاس پہنچ جائے گا، اعمال کی مضبوطی دن کا خاتمہ ہے رات دن دو سواریاں ہیں آخرت تک پہنچنے کے لئے ان پر سوار ہو جاؤ، پھر توبہ کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے معافی کے دھوکے سے بچنا، اور جان رکھو کہ جنت و جہنم تمہارے جوتے کے تسمہ سے زیادہ تمہارے نزدیک ہے جس نے ذرہ برابر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الثقفي في الاربعين وابوالقاسم بن بشران في اماليه عن ابن عباس

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۰۰۔

ہلاکت اور نجات کی باتیں

۴۳۶۰۸.....تین چیزیں ہلاک کرنے والی تین نجات دینے والی تین درجات اور تین کفارات ہیں۔ کسی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہلاک کرنے والی کیا ہیں؟ فرمایا: ایسا بخل جس کی بات مانی جائے ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے، آدمی کی خود پسندی، کسی نے عرض کیا: نجات دینے کا سبب کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ، فقر و مالداری میں میانہ روی، رضامندی و ناراضگی میں انصاف کرنا، کسی نے عرض کیا: (گناہوں کا) کفارہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: مسجد کی طرف چل کر جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، اور سخت سردی میں ٹھنڈک کے روز مکمل وضو کرنا۔ العسکری في الامثال، ابواسحاق ابراهيم بن احمد المراعي في كتاب ثواب الاعمال والخطيب عن ابن عباس

۴۳۶۱۰.....اس (صحیفہ) میں تھا: اس شخص پر تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے پھر بھی دنیا سے خوش ہوتا ہے اس پر تعجب ہے جسے جہنم کا یقین ہے کیسے ہنستا ہے اس شخص پر تعجب ہے جسے حساب کا یقین ہے کیسے برے کام کرتا ہے اور اس شخص پر تعجب ہے جسے تقدیر پر یقین ہے کیسے تھکتا ہے، اس پر تعجب ہے جسے دنیا کا دنیا داروں کو لے کر پلٹنا نظر آرہا ہے دنیا پر کیسے مطمئن ہوتا ہے اس پر تعجب ہے جسے جنت کا یقین ہے اور وہ نیکی کے کام نہیں کرتا، لاالٰه الا الله محمد رسول الله ۔ (ابن عساکر عن ابی ذر، قال: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! موسیٰ علیہ السلام کے صحیفہ میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔☆

۴۳۶۱۱.....کیا تم میں سے ہر شخص جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! فرمایا: امیدیں کم کرو.....اور اپنی موتوں کو اپنے پیش نظر رکھے رہو، اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیا کرو، لوگوں نے عرض کیا: ہم بھی اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں، اللہ تعالیٰ سے حیا (کا مطلب) یہ ہے کہ قبروں اور گل سڑ جانے کو نہ بھولو، اور پیٹ اور اس کے متعلقات کو نہ بھولو، اور سر اور اسکے اعضا کو نہ بھولو، جو آخرت کی عزت چاہتا ہے دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے اس وقت بندہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہے، اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل کرلیتا ہے۔ ابن المبارک، حلية الاولياء عن الحسن مرسلاً

۴۳۶۱۲.....جسے اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے وہ زیادہ سے زیادہ الحمدللہ کہا کرے، اور جس کی پریشانی بڑھ جائے وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، اور جس کا رزق تنگ ہو جائے وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی کثرت کرے، جو جماعت کے ساتھ کسی جگہ پڑاؤ کرے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے، اور جو کسی قوم کے پاس آئے تو جہاں وہ کہیں وہیں بیٹھے کیونکہ لوگوں کو اپنے گھر کے پردہ کی خبر ہوتی ہے، اور وہ گناہ جس کی وجہ سے گناہ والے پر ناراضگی ہوتی ہے وہ کینہ، حسد، عبادت میں سستی اور گزران زندگی میں تنگی ہے۔ طبرانی، ابن عساکر، عن ابی هريرة

۴۳۶۱۳..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! اگر تو میری طرف متوجہ ہوگا تو میں تیرے دل کو بے نیاز کردوں گا، اور تیری آنکھوں سے محتاجی کو ختم کردوں گا، اور تیرے ہاتھ تیری جائیداد روکے رکھوں گا، تو صبح وشام مالدار و بے نیاز ہوگا، اور اگر تو نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا، تو میں تیرے دل سے بے نیازی ختم کردوں گا، اور فقر ومحتاجی کو تیرا نصب العین بنادوں گا اور تیری جائیداد مجھ سے چھڑالوں گا، تو صبح وشام فقیر ہی ہوگا۔

ابو الشیخ فی الثواب عن انس

۴۳۶۱۴..... تمہارا رب فرماتا ہے: انسان! میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا، میں تیرے دل کو مالداری سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھردوں گا، اے انسان! مجھ سے دور نہ ہونا ورنہ میں تیرے دل کو فقر وفاقہ سے اور تیرے ہاتھوں کو کاموں کی مشغولی سے بھردوں گا۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن معقل بن یسار

سب کچھ دست قدرت میں ہے

۴۳۶۱۵..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تو میرے ارادے اور مشیت سے جو کچھ اپنے لئے چاہے چاہ سکتا ہے، اور میرے ارادے سے تو جو کچھ ارادہ اپنے لئے کرنا چاہے کرسکتا ہے اور میری نعمت کی زیادتی کی وجہ سے جو تجھ پر میری نافرمانی پر قدرت پاسکتا ہے اور میری حفاظت، توفیق مدد وعافیت کے ذریعہ میرے فرائض انجام دے سکتا ہے، میں تیرے احسان کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں، اور تو میری نافرمانی میں مجھ سے زیادہ لائق ہے بھلائی کا آغاز میری طرف سے ہوا، اور برائی میرے پاس جو تو نے کمائی جاری ہوگئی، میں تیری وہ بات پسند کروں گا جو تو میری بات پسند کرے گا۔ ابو نعیم عن ابن عمر

۴۳۶۱۶..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان! میں نے تجھے حکم دیا تو تو نے سستی سے کام لیا، میں نے تجھے روکا تو تو آگے بڑھنے لگا، میں نے تجھ پر پردہ ڈالا (لیکن) تو نے پھاڑ دیا، میں نے تجھ سے اعراض کیا تو تو نے کوئی پرواہ نہیں کی، کاش کوئی ایسا ہوتا کہ جب بیمار ہوتا تو شکایت کرتا اور روتا، اور جب عافیت ملتی ہے تو سرکشی ونافرمانی کرتا ہے کوئی ایسا ہوتا کہ بندہ جب اسے پکارتا تو وہ دوڑتا اور لبیک کہتا ہے اور جب کوئی عزت مند بلاتا ہے تو اعراض کرتا اور دور ہوجاتا ہے۔

اگر تو مجھ سے مانگے گا میں تجھے عطا کروں گا، اور مجھ سے دعا کرے گا تو قبول کروں گا، اور اگر بیمار پڑے گا تو شفا دوں گا، اگر سلامتی مانگے گا تو دوں گا، اگر تو میری طرف متوجہ ہوگا تو میں تجھے قبول کروں گا، اور اگر تو مغفرت طلب کرے گا تو میں تیری مغفرت کردوں گا، اور میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۴۳۶۱۷..... اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں۔ اور کچھ طریقے مقرر کئے ہیں کچھ حدود وقیود رکھی ہیں، بعض چیزیں حلال اور بعض حرام قرار دی ہیں۔ اور دین کو شریعت بنایا اور اسے آسان، سہل اور واضح بنایا ہے اور اسے تنگ نہیں بنایا، خبردار! جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد نہیں اس کا دین نہیں، جس نے اس کا ذمہ توڑا میں اس سے مطالبہ کروں گا، اور جس نے میرا ذمہ توڑا میں اس سے جھگڑوں گا، اور جس سے میں جھگڑا میں اس پر غالب آؤں گا، جس نے میرا عہد توڑا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی نہ وہ حوض (کوثر) پر آئے گا، خبردار! اللہ تعالیٰ نے صرف تین آدمیوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے، ایمان لانے کے بعد (نعوذ باللہ) مرتد ہونے والا، پاک دامنی (کے سبب شادی) کے بعد زنا کرنے والا، کسی انسان کو قتل کرنے والا جس کے بدلہ میں اسے قتل کیا جائے۔ آگاہ رہو! کیا میں نے (اللہ کا پیام) پہنچادیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

خطبے......از اکمال

۴۳۶۱۸..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے، ہم اس سے مدد ومغفرت مانگتے ہیں، اپنے دلوں کی برائی سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ

ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرنے والا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی، (دعاوعبادت) کے لائق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے بندے ہیں، اے ایمان دارو! ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داری کے بارے میں بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا محافظ ہے'' ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے کما حقہ ڈرو اور تم مسلمان ہی مرنا'' ''اے ایمان والو، اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی بات کہا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی تو وہ بڑی کامیابی سے ہم کنار ہوا'' (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی حسن، نسائی ابن ماجہ وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، حاکم، بیہقی عن ابن مسعود قال، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حاجت کی دعا سکھائی تو یہ حدیث ذکر فرمائی)۔

۴۳۶۱۹..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے اور اس سے مدد مانگتے ہیں ہم اپنے دلوں کی برائی اور اپنے برے اعمال کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعاوعبادت کے لائق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجة، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۴۳۶۲۰..... تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے مدد و مغفرت طلب کرتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (پکاروعبادت) لائق نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کونسا دن زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ، فرمایا: کون سا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ مہینہ، فرمایا: کون سا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ شہر، فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال، تمہارے اس شہر، اس مہینہ اور اس دن کی حرمت کی طرح (آپس میں) حرام ہیں، تو کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔ (ابن سعد، طبرانی، بیہقی عن بنیط بن شریط، فرماتے ہیں: کہ میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر سوار تھا آپ ﷺ جمرہ کے پاس خطبہ دے رہے تھے پھر یہ حدیث ذکر کی)۔

اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور ہدایت کا سوال

۴۳۶۲۱..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہم اس سے مدد و مغفرت ہدایت و نصرت کا سوال کرتے ہیں، اپنی جانوں اور اپنے برے اعمال کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعا و پکار عبادت و تعظیم کے لائق) نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ بہک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ الشافعی، بیھقی فی المعرفة عن ابن عباس

۴۳۶۲۲..... تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے مدد مانگتے ہیں، اپنے دلوں کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، جسے اللہ نے ہدایت دی اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں، اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (دعاوعبادت کے لائق) نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت نے خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس کی نافرمانی تو وہ اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا البتہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

مواعظ ارکان ایمان کے متعلق ..... از اکمال

۴۳۶۲۳..... اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا، فرض نماز قائم کرنا اور فرض زکوٰۃ ادا کرنا، حج و عمرہ کرنا، رمضان کے روزے

رکھنا، دیکھو جو تم لوگوں کے برتاؤ کو اپنے ساتھ پسند کرتے ہو ان کے ساتھ بھی وہی کرنا، اور جو تم ان کے برتاؤ ناپسند کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں تو اسے چھوڑ دو۔البغوی، طبرانی عن ابی المنتفق

۴۳۶۲۴..... اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ پڑھو، اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اپنے گھر (بیت اللہ) کا حج کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔سعید بن منصور عن انس

۴۳۶۲۵..... اپنے رب کی بندگی کرو، پانچ نماز پڑھو، رمضان کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوۃ دو، اپنے امیر کی بات مانو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔حاکم عن ابی امامة

۴۳۶۲۶..... لوگو! کیا تم سنتے نہیں، اپنے رب کی اطاعت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو، اپنے امیر و حاکم کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ابن حبان عن ابی امامة

۴۳۶۲۷..... نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، عمرہ کرو اور سیدھے (دین پر قائم) رہو تمہیں دیکھ کر لوگ سیدھے ہو جائیں گے۔

طبرانی عن سمرة و حسن

۴۳۶۲۸..... واہ واہ، تم نے بڑی بات پوچھی ہے وہ اس شخص کے لئے معمولی ہے جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی دینا چاہے، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت (اللہ) کا حج کرنا، مرتے دم تک اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اور اسی پر تم قائم رہنا، معاذ بن جبل! اگر تم چاہو تو میں اس کی جڑ تمہیں نہ بتاؤں؟ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی مضبوطی نماز کا قیام اور زکوۃ کی ادائیگی ہے اور اس کی اونچی چوٹی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے، مجھے اس بات کا حکم ہے کہ جب تک لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کی گواہی نہیں دیتے ان سے جنگ کروں، اور یہ گواہی نہیں دے دیتے کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کریں زکوۃ ادا کریں، جب انہوں نے یہ کام کر لئے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچا لئے ہاں جو ان کا حق ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! فرض نماز کے بعد جہاد فی سبیل اللہ جیسا کوئی عمل ایسا نہیں جس کے ذریعہ جنت کے درجات حاصل کئے جائیں، چہرے کا زخمی ہونا اور پاؤں کا غبار آلود ہونا۔طبرانی عن معاذ

۴۳۶۲۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آ کر کہنے لگا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، فرض زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھتے رہنا۔

مسند احمد، ابن ماجه، بخاری عن ابی هريرة مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن حبان عن ابی ايوب وزاد وتصل الرحم

۴۳۶۳۰..... اللہ تعالیٰ اکیلے کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، فرض زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے ہیں، بیت اللہ کا حج کرنا، اور ان سب کو مکمل کرنے والی چیز یہ ہے کہ لوگوں کے جس برتاؤ کو تم اپنے لئے ناپسند سمجھو وہ برتاؤ ان سے بھی نہ کرو۔ابن ابی عمر عن ابن عمر، ورجاله ثقات

۴۳۶۳۱..... مغیرہ بن عبداللہ یشکری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے، اور جہنم سے دور کرے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرنا جس کے تم ان سے خواہاں ہو، اور ان کے ساتھ وہ برتاؤ نہ کرنا جو تمہیں ان کی جانب سے ناپسند ہو۔

ابن ابی شيبة، والعدنی، عبدالله بن احمد، والبغوی، ابن قانع، طبرانی عن المغيرة بن سعد الاخرم عن ابيه

۴۳۶۳۲..... عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کہنے لگا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی وصیت کریں! فرمایا: اللہ تعالیٰ کی

عبادت کرتے رہنا، اوراس کے ساتھ کسی کوشریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، حج وعمرہ کرنا، بات سننا اور ماننا۔

حاکم عن ابن عمر

۴۳۶۳۳ ... ابن المنتفق سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آکر عرض کرنے لگا: میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟ اورکون سی چیز مجھے جنت میں لے جائے گی، فرمایا: اگر تم سوال میں اختصار سے کام لیتے تو اچھا تھا، (مگر) تم نے بڑا اور لمبا سوال کر دیا تو پھر مجھ سے سمجھ لو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، فرض زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنا اور جس برتاؤ کو تم لوگوں سے ناگوار سمجھو اس سے بچو اور جسے پسند کرو تو وہی کرو۔

مسند احمد، طبرانی والبغوی، ابن جریر، ابو نعیم عن رجل من قیس یقال له: ابن المنتفق ویکنی ابا المنتفق، فذکره، طبرانی عن معن بن یزید، طبرانی عن صخر بن القعقاع الباهلی

۴۳۶۳۴...... اگر تم گفتگو مختصر کرتے تو (بہتر تھا) (لیکن) بہت عظیم اور لمبا سوال کیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، فرض نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا، جو لوگوں کا برتاؤ تمہیں پسند ہو ان سے وہی کرنا، اور جو ناپسند ہو اسے چھوڑ دینا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن مغیرة بن سعد بن الاخرم الطائی عن عمر

۴۳۶۳۵...... تم نے سوال میں بہت اختصار کیا اور تم نے پیش کر دیا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، پانچ نمازیں پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا اور لوگوں کا جو برتاؤ تمہیں ناپسند ہو، ان سے نہ کرنا۔ طبرانی عن معن بن یزید

۴۳۶۳۶...... تحقیق اسے توفیق ملی یا ہدایت دی گئی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، صلہ رحمی کرنا، (میری) اونٹنی کو چھوڑ دے۔ (ابن حبان عن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے لپک کر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور کہنے لگا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے، آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا، پھر ارشاد فرمایا، اور یہ حدیث ذکر کی۔)

۴۳۶۳۷...... اے لوگو! بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے، خبردار! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے رشتہ داروں سے ناتا جوڑو، اور خوش دلی سے اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرنا، اپنے حکمرانوں کی بات ماننا، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر، ضیاء عن ابی امامة

۴۳۶۳۸...... میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے، سو اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے حکمرانوں کی بات مانو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ طبرانی، البغوی عن ابی قتیلة

سب سے افضل اعمال کی ترغیب......از اکمال

۴۳۶۳۹...... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اوراس کی تصدیق کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، حج مقبول، اوراس سے آسان کام کھانا کھلانا، نرمی سے کلام کرنا، چشم پوشی، اوراچھے اخلاق، اوراس سے زیادہ آسان بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جس چیز کا فیصلہ کر دیا اس میں اللہ تعالیٰ پر تہمت نہ لگاؤ یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔

مسند احمد، ابن ابی شیبة، الحکیم ابو یعلی، طبرانی عن عبادة بن الصامت، وحسن، مسند احمد عن عمرو بن العاص

۴۳۶۴۰...... سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر حج مقبول کرنا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن ابی هریرة، مسند احمد، طبرانی، ابن حبان، ضیاء عن عبدالله بن سلام

مسند احمد، ضیاء، عبد بن حمدی و الحارث، ابویعلی، طبرانی عن الشفاء بنت عبداللہ

۴۳۶۴۱..... یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا دین کا ستون ہے پھر حج مقبول۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۴۲..... اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، مقبول حج، لوگوں نے عرض کیا: حج کی مقبولیت کیا ہے؟ فرمایا: کھانا کھلانا، کلام کی پاکیزگی۔

ابو داؤد طیالسی، ابن حمید، ابن خزیمہ ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء عن جابر

۴۳۶۴۳..... سب سے افضل اعمال، بروقت نماز پڑھنا، لوگوں کو جو سب سے بہتر چیز ملی ہے وہ اخلاق کی اچھائی ہے۔خبردار! اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے اخلاق کی اچھائی ہے۔خطیب ابن النجار عن انس

۴۳۶۴۴..... سب سے افضل عمل اچھے اخلاق ہیں۔طبرانی عن اسامۃ ابن شریک

۴۳۶۴۵ یہ سب سے افضل اعمال ہیں۔ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو، مقبول حج، سب سے افضل نماز لمبے قیام والی ہے، سب سے افضل صدقہ تنگدست کی کوشش ہے، اور افضل ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دے، افضل جہاد مشرکین سے اپنے مال اور اپنی جان کے ذریعہ جہاد کرنا، سب سے افضل قتل (شہادت) یہ ہے کہ آدمی کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔مسند احمد، الدارمی، ابو داؤد، نسائی، طبرانی، بیھقی، ضیاء عن عبداللہ بن حبشی الخثعمی

۴۳۶۴۶..... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اول وقت میں نماز پڑھنا سب سے افضل اعمال ہیں۔طبرانی عن امرأۃ من المبایعات

۴۳۶۴۷..... سب سے افضل اعمال میں نماز ہے، پھر نماز، پھر نماز، پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمرو

۴۳۶۴۸..... سب سے افضل عمل اللہ کے ہاں، ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو، مقبول حج۔

مسند احمد، بیھقی عن ابی ھریرۃ

سب سے افضل اعمال

۴۳۶۴۹..... اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔پڑاؤ کر کے سفر کرنے والا صاحب قرآن (قرآن منزل ہے اور پڑھنے والا مسافر ہے ایک دفعہ ختم کر کے پھر از سر نو شروع کر دے) ہے شروع سے آخر تک چلتا ہے اور آخر سے شروع کرتا ہے یہاں تک کہ شروع میں پہنچ جاتا ہے، جب بھی پڑاؤ کرتا ہے پھر چل پڑتا ہے۔حاکم عن ابن عباس وتعقب، حاکم عن ابی ھریرۃ وتعقب

۴۳۶۵۰..... سب سے افضل اعمال یہ ہیں۔نماز، پھر نماز کے علاوہ قرآن کی ''تلاوت'' پھر سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالٰہ الااللہ، اور اللہ اکبر کہنا، پھر صدقہ پھر روزے رکھنا۔الدیلمی عن عائشۃ

۴۳۶۵۱..... سب سے افضل عمل۔اللہ پر ایمان لانا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کسی نے عرض کیا: کون سا غلام سب سے افضل ہے؟ فرمایا: جو اپنے مالکوں کو بہت اچھا لگے اور اس کی قیمت زیادہ ہو، کسی نے عرض کیا: اگر میں غلام نہ خرید سکوں؟ فرمایا: تم کسی تنگ دست کی مدد کر دو، یا کسی کمزور کی اعانت کر دو، وہ شخص کہنے لگا: اگر مجھ میں اس کی طاقت بھی نہ ہو؟ فرمایا: لوگوں سے اپنی اذیت دور رکھو، یہ بھی صدقہ ہے جس کا تم اپنے آپ پر صدقہ کرتے ہو۔مسند احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

۴۳۶۵۲..... سب سے افضل وہ شخص ہے جو اپنے مال وجان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے، پھر وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور لوگوں سے اپنی برائی دور رکھتا ہو۔مسند احمد، عبدبن حمید، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید

۴۳۶۵۳..... سب سے افضل عمل بروقت نماز پڑھنا، پھر والدین سے نیکی کرنا، پھر لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔بیھقی عن ابن مسعود

کلام:......ضعیف الجامع ۱۰۲۹۔

فصل...... باقی رہنے والی نیکیاں

۴۳۶۵۴...... باقی رہنے والی نیکیوں کی کثرت کرو سبحان اللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، الحمدللّٰہ اللّٰہ اکبر اور لاحول و لاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔
مسند احمد عن ابی سعید

کلام:......ضعیف الجامع ۸۲۸۔

۴۳۶۵۵...... جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل رک جاتا ہے صرف تین اعمال کا ثواب نہیں رکتا۔ صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ بخاری فی الادب المفرد، مسلم عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۵۶...... چار آدمیوں کا اجر موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہتھیار باندھے فوت ہوا، جس نے کوئی علم سکھا دیا جب تک اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کا اجر اس کے لئے جاری رہے گا اور جس نے کوئی صدقہ کیا تو جب تک وہ صدقہ باقی رہا اس کا اجر اس کے لئے جاری رہے گا، اور کسی نے نیک اولاد چھوڑی جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔ طبرانی عن ابی امامۃ

۴۳۶۵۷...... مؤمن کو اس کی موت کے بعد اس کا جو عمل اور نیکیاں پہنچتی ہیں وہ علم جسے اس نے پھیلایا، نیک اولاد جو پیچھے چھوڑی، یا قرآن کسی کو دیا، یا کوئی مسجد بنادی، یا مسافروں کے لئے کوئی گھر بنادیا، یا کوئی نہر کھدوادی، یا اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں اپنے مال سے کوئی صدقہ کیا تو وہ اسے اس کی موت کے بعد مل جائے گا۔ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۵۸...... اپنی جنت کو اپنی دوزخ سے حاصل کرو، لوگو! کہا کرو! سبحان اللّٰہ، لاالٰہ الا اللّٰہ، اللّٰہ اکبر۔ کیونکہ یہ کلمات قیامت کے روز (پڑھنے والے کے) آگے، پیچھے، دائیں بائیں سے آئیں گے اور یہ باقی رہنے والے نیک کلمات ہیں۔ نسائی حاکم، عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۵۹...... انسان کے بعد اس کے تین اعمال نائب ہوتے ہیں۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا گو ہو، صدقہ جاریہ جس کا اسے اجر پہنچتا رہے اور علم جس کا اس کے بعد نفع ملتا رہے۔ ابن ماجۃ، ابن حبان عن ابی قتادۃ

۴۳۶۶۰ چار کام زندوں کے اعمال ہیں (لیکن) ان کا اجر وثواب مردوں کے لئے جاری رہتا ہے کسی نے نیک اولاد چھوڑی، جو اس کے لئے دعا کرتی ہے، ان کی دعا اسے فائدہ پہنچائے گی، کسی نے کوئی صدقہ جاریہ کیا تو اسے اس پر عمل کرنے والے کے ثواب جیسا ثواب ملے گا اس عامل کے ثواب میں سے کم نہیں کیا جائے گا۔ طبرانی عن سلمان

۴۳۶۶۱...... جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدت مقررسے تاخیر نہیں کرتا، البتہ عمر کی زیادتی۔ نیک اولاد جو بندے کو ملے اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعا کرتے ہوں تو اسے اپنی قبر میں ان کی دعا پہنچتی ہے تو یہ عمر کی زیادتی ہے۔ طبرانی عن ابی الدرداء

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۷۱، الضعیفۃ ۱۵۴۳۔

۴۳۶۶۲...... سات چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا ثواب بندے کے لئے اس کی موت کے بعد جاری رہتا ہے۔ جس نے کوئی علم سکھایا، یا کوئی نہر جاری کی، یا کوئی کنواں کھودیا، یا کوئی کھجور کا درخت (مراد پھلدار) لگادیا، یا کوئی مسجد بنادی یا کسی کو قرآن مجید (یا کوئی کتاب یا رسالہ) دیا، نیک اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہوں۔

باقی رہنے والی نیکیاں......از اکمال

۴۳۶۶۳ جانتے ہو باقی رہنے والی نیکیاں کیا ہیں؟ سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اللّٰہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ پڑھنا۔
ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۴۳۶۶۴۔۔۔ ان کلمات کو اختیار کرو اس سے پہلے کہ ان کے اور تمہارے درمیان (موت) حائل ہو جائے، یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور جنت کے خزانے ہیں سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ اور اللّٰہ اکبر .طبرانی عن ابی الدرداء

۴۳۶۶۵۔۔۔کہو! سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ، ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں، یہ گناہوں کے بوجھ کو ایسے گرا دیتی ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے اور یہ جنت کے خزانے ہیں۔طبرانی وابن مردویہ عن ابی الدرداء

۴۳۶۶۶۔۔۔زمین جو (مسلمان) شخص بھی یہ کلمات کہے گا: لا الٰہ الااللّٰہ، اللّٰہ اکبر سبحان اللّٰہ الحمد للّٰہ والا حول ولا قوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم، تو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد طبرانی، ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر، حاکم عن ابن عمر

۴۳۶۶۷۔۔۔جو پانچ چیزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور آیا اسے جہنم سے عافیت دی جائے گی اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔الحمدللّٰہ. سبحان اللّٰہ لاالٰہ الااللّٰہ، اللّٰہ اکبر، اور صبر کرنے والا بچہ۔الباوردی، عن الحصحاس

۴۳۶۶۸۔۔۔ابوبکر! جب تم لوگ مسجدوں میں جاؤ تو خوب سیر ہوا کرو کیونکہ جنت کے باغات مساجد ہیں، اور ان میں بکثرت خورونوش کرو سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اللّٰہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ

۴۳۶۶۹۔۔۔ابودرداء! سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ، لاالٰہ الااللّٰہ، اللّٰہ اکبر اور لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ کہا کرو! کیونکہ یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور گناہوں کو یوں گراتی ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں اور یہ جنت کا خزانہ ہیں۔

ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر عن ابی الدرداء

۴۳۶۷۰۔۔۔تین عمل بندے کے لئے اس کی موت کے بعد باقی رہتے ہیں۔صدقہ جو اس نے جاری کیا ہو، یا کسی علم کو زندہ کیا ہو، یا اولاد جو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہو۔ابو الشیخ فی الثوب عن انس

۴۳۶۷۱۔۔۔سات اعمال ایسے ہیں کہ بندہ قبر میں پڑا ہوتا ہے (لیکن) ان کا اجر بندے کے لئے موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔جس نے کوئی علم سکھا دیا، نہر کھدوا دی، کنواں کھود دیا، کوئی کھجور کا درخت لگا دیا، مسجد بنا دی، قرآن مجید دے دیا، یا نیک اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی ہے۔ابن ابی داؤد فی المصاحف، سمویہ بیہقی عن انس، مر برقم ۴۳۶۶۲

الحمدللہ آج بروز سوموار دن ایک بجے بتاریخ ۱۳/۹/۲۰۰۸ کنز العمال جلد ۱۵ کا ترجمہ مکمل ہوا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس دوران قصداً سہواً کسی قسم کی کوئی غلطی باوجود انتہائی احتیاط کے بھی واقع ہوگئی ہو، معاف فرمائے اور اس ترجمہ کو عوام الناس کے لئے نافع و فائدہ مند بنائے۔اس کے دوران جن حضرات نے علمی دسترس فرمائی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت فرمائے۔علماء کرام سے گزارش ہے معنوی اصلاح فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔فقط عامر شہزاد علوی۔　　۱۳/۹/۲۰۰۸۔

خداوندی تعلیم وہدایت کا جوسرمایہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دنیا کو ملا اس کے دو حصے ہیں، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے وہ ارشادات اور تمام قولی وعملی ہدایات وتعلیمات جو آپ نے بحیثیت نبی ورسولؐ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے معلّم وشارح ہونے کی حیثیت سے اُمّت کو دی ہیں۔ دنیا کی ہمیشہ کے لیے رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دو حصے چھوڑے ہیں جن کی ظاہری وباطنی حفاظت کے انتظامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء ومحدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ **کنز العُمّال** کا شمار بھی انہی مجموعوں میں ہوتا ہے جو **علامہ علاء الدین علی المتقیؒ** کی تالیف ہے۔ آپ نے اُمّتِ مسلمہ کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے اور ظاہری وباطنی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مذکورہ مجموعہ تیار کیا، ہر دور میں اس کی افادیت مسلّم رہی اُمّت نے اس سے بھرپور استفادہ کیا، واعظین، خطباء، علماء، مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا۔ بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب **کنز العُمّال** کے حوالے سے خالی نہیں۔

ذخیرۂ احادیث کے اس عظیم مجموعہ سے براہِ راست استفادہ عربی میں ہونے کی وجہ سے علماء تک محدود تھا۔ کتاب کی افادیت اور عصرِ حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے **حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ** کے مشورہ سے کتاب ہٰذا کا اپنے انتظامات سے اردو ترجمہ مختلف جیّد علماء سے کروایا گیا۔ جس کی پہلی حدیث کا ترجمہ **حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ** نے فرمایا تھا۔ جو بعینہٖ شامل ہے۔

پہلی فصل

ایمان کی حقیقت کے بارے میں

۱ " ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اور اسکے فرشتوں پر، اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ، نیز جنت، جہنم اور میزانِ عمل پر ایمان لاؤ، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ، اور اچھی بُری تقدیر پر ایمان لاؤ "

الحمدللہ اردو ترجمہ کا یہ کام تقریباً نو سال کی محنت کے بعد مکمل ہوا۔ آسان، عام فہم وسلیس ترجمہ اس انداز سے کیا گیا کہ مفہوم بآسانی سمجھ میں آجائے۔ **نیز رواۃِ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا ہے اس سے اردو نسخہ کی افادیت میں اضافہ ہوگیا۔** مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی نے مکمل ترجمہ پر نظرِ ثانی وبالاستیعاب موازنہ کیا اور عنوانات کا اضافہ بھی فرمایا، جابجا تصحیحات کرکے مزید نافع بنادیا۔ نبی کریم ﷺ کی قولی وعملی تعلیمات وہدایات پر بے مثال کتاب اور ہر زمانے کے طالبانِ ہدایت کے لیے مشعلِ راہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع اور آخرت میں شفاعت نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محض فضل وکرم ہے کہ ذخیرۂ احادیث کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل کتاب کا اردو ترجمہ علماء کرام کی جماعت کے ذریعہ کرا کے اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں جہانوں کے لیے قبول فرمالیں۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

کنزالعمال

